باقامة
CHECKED 1995

وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن امن وعمل صالحا ولا یلقا
الا الصابرون پھر یہہ فرمایا کہ بدی کے عوض مین نیکی کرنا دشمن کو دوست بنا د
قال تعالے ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا ال
بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم پھر یہہ خبر دی کہ یہہ خصلت انہین کو ملتی
کرنیوالے ہین وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم
کما کہ یہہ فرمایا ہے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالح
تواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ف پھر خلق کی تقسیم دو طرح پر کی ہے ایک اصح
دوسرے اصحاب مشأمہ میمنہ والے وہی لوگ ہین جو ایک دوسرے کو وصیت صبر ورحمت
ہین پھر ا ... مخصوص کیا ہے ساتھ منتفع ہونیکے اپنی آیتون سے تاکہ وہ
...ین ... ذ مین چار آیتون مین فرمایا ہے ان فی ذلک لایات ل
شکور ... کو عمل صالح وصبر پر لٹکایا ہے یہہ کام اونپر آسان ... پر آ
آسان ... تعالے الا الذین
مغفرۃ واجر کبیر پھر یہہ خبر دی ہے کہ صبر ومغفر ...
جنکی تجارت مین ٹوٹا نہین ہوتا ہے فقال ولمن صبر وغفر ان ... من عزم الا
اپنے رسول کو ... حکم پر صبر کرو اور خبر دی کہ یہہ صبر تمہارا ہمارے سبب سے ہو
باقی ہین فقال تعالے واصبر لحکم ربک فا
... فان ... بالصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی
... ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون غرضکہ صبر مومن کا
... ٹھکانا ہوتا ہے جسکو صبر نہین ہے اوسکو ایمان نہین ہے اور اگر ہے تو تھوڑا
... ہے ایسا آدمی اللہ کو کنارے پر پوجتا ہے اگر بھلا ... رہا اور ج
فتنہ پہونچا ... پھر گیا خسر الدنیا والاخرۃ ... ع ... الصنم ... نداد

مقام صبر مین دشمن سے موافقت کی صیغہ اسم فاعل یہہ ہے صابر صبّار صبور مصابر مصطبر
صیغہ مصابر صابر سے صیغہ مصطبر اصطبر سے صیغہ صابر صبر سے نکلا ہے صبّار و صبور ازان
مبالغہ مین سے ہین واللہ اعلم

باب۲ بیان مین حقیقت

صبر ایک خلق فاضل ہے اخلاق نفس سے جسکے سبب سے آدمی [illegible] بر محمود سے باز رہتا ہے
اور ایک قوت ہے قواے نفس سے جسکے سبب سے شان نفس و [illegible] ل ہوتی ہے حضرت
[illegible]ن محمد رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تہا صبر کیا ہے کہا تلخی [illegible] بغیر ترشروئی کے

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر	آرے شود	[illegible] بیاد [illegible] بجگر شود

ذوالنون نے کہا ہے صبر دور رہنا ہے مخالفات سے سکون ہے نزدیک تجرع غصص بلیہ کے
اظہار کرنا ہے غنا کا وقت نزول فقر کے اندر ساحات معیشت کے کسی نے کہا صبر یہہ ہے کہ بلا
کے ساتھہ حسن ادب سے رہے کسی نے کہا صبر غنا ہے بلوہی مین بلا ظہور شکوے کے ابو عثمان کہتے ہین
صبّار وہ ہے جسنے اپنی جان کو عادت ڈالی ہے ہجوم کی مکارہ پر کسی نے کہا صبر مقام کرنا ہے ہما
بلا کے ساتھہ حسن صحبت کے جسطرح کہ عافیت کے ہمراہ قیام کرتا ہے اسکے یہہ معنی ہوئے کہ اللہ
بندے پر حق عبودیت ثابت ہے عافیت و بلا دونون مین اسلیے بندے پر حسن صحبت عافیت
و حسن صحبت بلا بصبر واجب ہے [illegible] نے کہا ہے صبر یہہ ہے کہ ثابت رہے سا[illegible]
[illegible] دسکی بلا کو کشادہ دلی وخوشی سے لے یعنی جب کوئی بلا آوے تو اوس بصدر
ضیق و تسخط و شکوے سے پیش نہ آوے

غم چہ استادہ تو بر در ما	اندر آ یار ما برادر ما
بہ خوشی بر وے دل تنگ ما دری واکرد	خدا دراز [illegible]

خواص نے کہا ہے صبر یہہ ہے کہ احکام کتاب و سنت پر ثابت [illegible]

اوسکے نفس [illegible] اجابت داعی [illegible] سکا نام صبر ہے او [illegible] سطرح کا صیغہ [illegible] اوسکو حاصل کرلینا [illegible] ن آیا ہے و من یتصبر [illegible] نا [illegible] کے سبب و

کہ اکثر بلا بسبب اتباع کتاب وسنت کے ہاتھہ سے اہل بدعت وفسق کے آتی ہے او سوقت منضبط
رہنا لغزش نکرنا دلیل صبر وشکیبائی کی ہے ف عمرو نے کہا صبر کہتے ہین ترک شکوے کو یہہ تفسیر ہے
ساتھہ لازم کے کسی اور نے کہا ہے صبر یہہ ہے کہ مدد چاہے اللہ سے یعنی نہ کسی اور سے ابو علی
نے کہا ہے صبر مثل اپنے نام کے ہے یعنی تلخ ہے علی بن ابی طالب نے کہا ہے صبر ایسی سواری ہے
جو کبھی ٹھوکر نہین کھاتی ابو محمد جریری نے کہا ہے صبر یہہ ہے کہ حالت نعمت ومحنت مین کچھہ فرق
نکرے دونون حال مین ساکن رہے ف ابن القیم نے کہا ہے یہہ بات نہ کسی کے مقدور مین
ہے نہ مامور بہ ہے کیونکہ اللہ نے طبائع کو تفریق پر دونون حالتون کے ترکیب دیا ہے مقدور
اسیقدر ہے کہ نفس کو جزع سے روکے کیونکہ دونون حالتین نزدیک بندے کے نہین ہوسکتی ہین حسنات
عافیت کی بندے کے لیے ساعت صبر سے وسیع تر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ نے دعا
مشہور مین فرمایا ہے ان لم یکن بک غضب علی فلا ابالی غیر ان عافیتک اوسع لی یہہ کچھہ
مخالف اوس قول کے نہین ہے جو فرمایا ہے وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر
اسلیے کہ یہہ ارشاد بعد نزول بلا کے ہے جب بلا آگئی تو اب صبر سے بڑھکر اور کچھہ چیز نہین ہے
بلا کے عافیت سے زیادہ اوسع کوئی شے نہین ابو علی دقاق نے کہا ہے صبر یہہ ہے کہ تقدیر
کیفیت ضمن نکرے تمامت بلا کا ظاہر کرنا بغیر شکوے کے منافی صبر کے نہین ہے اللہ پاک نے قصہ ایوب
ذوالکلام مین فرمایا ہے انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب حالانکہ اونہون نے
صبر اور کہا رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ف یہہ تفسیر بلازم لفظ ہے کیونکہ
سنگستان ..ح پر ہوتا ہے ایک طرف اللہ پاک کے یہہ کچھہ منافی صبر کے نہین ہے جسطرح یعقوب
امر مین فرمایا تھا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ باوجود اوس قول کے فصبر جمیل
ماخوذ ہے ... سلام نے کہا تھا مسنی الضر حالانکہ اللہ پاک نے اونکو صابر فرمایا ہے قول
طعام وغیرہ ... مین بھی یون آیا ہے اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی و
ہوانی علی الناس موسی علیہ السلام نے کہا تھا اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان

وبک المستغاث وعلیک التکلان ولاحول ولاقوۃ الا بک دوسرا شکوی بتلی کا زبان حال یا قال سے ہوتا ہے سو وہ شکوی ہمراہ صبر کے جمع نہین ہوتا بلکہ مخالف و مضاد و مبطل صبر کا ہوتا ہے پس ان دونو ... رق ہے کسی نے کہا ہے صبر کہتے ہین شجاعت نفس کو اسی جگہہ سے یہ قول لیا گیا ہے ... یا ہے ایک ساعت کا ۵

تا جان نرود ننگ ...	... بیت	نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد	

کسی نے کہا ہے صبر ... دارد اضطراب مین ثابت قدم رہے صبر و جزع ایک دوسرے کی ضد ہین اسیلئے ... ذکر ... سے کے مقابلے مین آتا ہے قال تعالے عن اہل النار سواء علینا اجز ... ا جزع عجز کا قرین و شقیق ہے صبر کئیس یعنی عقل کا قرین و مادہ ہے جزع سے اگ ... باپ کون ہے تو وہ کہے عجز ہے کئیس سے اگر پوچھین کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہ ... واسطے بندے کے ایک سواری ہے جسپر وہ سوار ہو کر طرف جنت یا نار کے جاتا ہے ... ی کی لگام ہے اوس مطیہ کی زمام ہے اگر مطیہ کی خطام و زمام نہ ہو تو وہ ہر طرف بھاگ ... روکنا نفوس کا ضرور ہے کیونکہ وہ ہر بدی پر ہے وللہ الحمد ؕ

رہتے ہین اللہ پاک ... پر رحم کرے جسنے اپنے نفس کو لگام لگائی خطام و زمام سے روکا اللہ تعالے کے محارم سے صبر کرنا بہ نسبت صبر کرنیکے طاعت اللہ کے ...

خدا پر آسان ... کو دو طرح کی قوت ہوتی ہے ایک اقدام کی دوسری کے اوسکے نفس حقیقت صبر کی ... ت اقدام کو طرف نفع کے مصروف کرے قوت احجام کو ضرر کا اجابت داعی بعض لوگ ... طاعات پر صبر کرتے ہین مگر داعی ہوی سے صبر نہین کرسکتے اوسکا نام صبر ہے او سے صبر کر ... تے ہین بہ نسبت صبر کرنیکے مشقت طاعات پر بعضے اسطرح کا صیغہ واسطے کسی ایک ... ت صبر کی نہین ہوتی ہے بہتر وہ شخص ہے جو دونو ... ف اوسکو حاصل کرلیتا بہت لوگ ... کہ شب بیداری کرتے ہین راتکو گرمی سردی ... مین آیا ہے و من یتصبر رکھتے ... ہتے ہین لیکن نظر حرام سے صبر نہین کرسکتی ... ہے تو عورتونکے سجیت و

صابر ہین طرف صورت کے کسی طرح التفات نہین کرتے ہین مگر امر ... نہی عن المنکر جہاد کفار
و منافقین پر صابر نہین ہین بلکہ اس کام مین بہت ضعیف ... و در ماندہ ہین
اکثر ایسے ہین کہ اونکو کسی ایک امر پر بھی ان دونون امر ... مین ہوتا ہے دونون
جگہہ مین نہایت قلیل الصبر ہوتے ہین کسی نے کہا صبر یہہ ہے کہ ... عقل و دین کو مقابلہ باعث
ہوی و شہوت مین ثبات ہو مطلب یہہ ہوا کہ طبیعت تو مقتضی شئے محبوب کی ہے مگر باعث
عقل و دین مانع آتا ہے دونون مین جنگ قائم ہوتی ہے حرب سجال ہے جگہہ اس معرکہ
کی بندے کا دل ہے صبر شجاعت و ثبات ہے ۵

باب بیان مین اسماء صبر کے نسبت متعلقات صبر کے

صبر محمود وہی ہے جو نفسانی اختیاری ہے دعوت ہوا مذموم کو قبول نہین کرتا ہے اسلئے
... مراتب و اسماء حسب متعلقات کے جدا جدا ہوتے ہین کیونکہ اگر وہ صبر شہوت ستر حرام سے
ہو ... لیئے کہ یہہ عفت و پارسائی ہے اوسکی ضد فجور و زنا و عہر و حرامکاری و عیاشی ہے اور اگر
... ابطال شکم سے ہے کہ طرف طعام حرام و تناول شئے غیر حلال کے جلدی نہین کرتا ہی تو اوسکا
... کفیل ... نفس شبع نفس ہے اوسکی ضد شرہ و دنارت و ضاعت نفس ہے اور اگر وہ صبر یہہ ہے
... دوا پر ... اظہار کے نہین ہے اوسکو ظاہر نہین کرتا ہے تو اوسکا نام کتمان سر اخفار
صبر اوسکی ضد اذاعت افشا نمیمہ فحش و دشنام کذب قذف ہے پھر وہ صبر ... فضول
سنگستان ... وسکا نام زہد ہے اوسکی ضد حرص ہے اور اگر بقدر کفایت کے دنیا سے
امر مین ... ہے اوسکی ضد بھی یہی حرص ہے اور اگر وہ صبر یہہ ہے کہ داعی غضب کی
ماخوذ ہے ... غصہ پی جاتا ہے تو اوسکا نام حلم ہے اوسکی ضد تسرع ہے اور اگر وہ صبر
طعام وغیرہ ... کی اجابت نہین کرتا ہے تو اوسکا نام وقار ثبات ہے اوسکی ضد طیش
... یون ہے کہ داعی فرار و حرب کا مجیب نہین ہے تو اوسکا نام

شجاعت و بہادری ہے اوسکی ضد جُبن و خَوَر و نامردی ہے اور اگر وہ صبر یہہ ہے کہ داعی
انتقام کو قبول نہین کرتا ہے تو اوسکا نام عفو و صَفح ہے اوسکی ضد انتقام و عقوبت ہے پھر
اگر وہ صبر ہے اجابت داعی اساک و بخل سے تو اوسکا نام جود و سخا اوسکی ضد بخل ہے اور اگر
وہ صبر یہہ ہے کہ داعی طعام و شراب کو وقت مخصوص پر نہین مانتا تو اوسکا نام صوم
و روزہ داری ہے اوسکی ضد انطار ہے اور اگر وہ صبر یہہ ہے کہ داعی کسل و عجز کی اجابت
نہین کرتا تو اوسکا نام کیَس ہے اور اگر وہ صبر یون ہے کہ لوگون پہ بار نہین ڈالتا بلکہ
اونکا بار اوٹھاتا ہے تو اوسکا نام مروت ہے غرضکہ ہر فعل و ترک پہ صبر کا ایک نام خاص ہے
بحسب اوسکے متعلقات کے اسم جامع ان سب امور کا لفظ صبر ہے اس سے تجھکو یہہ بات ثابت
ہو گئی کہ سارے مقامات دین کے اول سے تا آخر مرتبط ہین ساتھ اسی صبر کے اسیطرح جب
درمیان دو متماثل کے برابری کیجاتی ہے تو اوس صبر کا نام عدل ہوتا ہے اوسکی ضد ظلم
ہوتی ہے پھر اگر تعلق اوس صبر کا بذل واجب مشی بالرضا والاختیار سے ہے تو اوسکا نام سماحت
و جوانمردی ہے بہرحال دارمدار سارے منازل دین کا اسی صبر پر ہے وللہ الحمد ؁

باب بیانمین فرق کے درمیان اسمار صبر کے

جیسے صبر و تصبر و اصطبار و مصابرہ فرق ان نامون مین بحسب حال ہر آدمی کے اوسکے نفس
مین اور بحسب اوسکے حال کے ساتھ غیر کے ہوتا ہے مثلاً اگر حبس و منع کرنا نفس کا اجابت داعی
امر قبیح و غیر مستحسن سے ہی اور یہہ اوس شخص کا خُلق ہے اور ملکہ ہو گیا ہے تو اوسکا نام صبر ہے اور
اگر بتکلف و تمرّن و تجرع مرارت ہے تو اوسکا نام تصبر ہے کیونکہ لغت مین اسطرح کا صیغہ واسطے
تکلف کے بنایا گیا ہے جیسے تحلم تشجع تکرم تجمل وغیرہ پھر جب کوئی بندہ بتکلف اوسکو حاصل کرلیتا
ہے تو پھر وہ اوسکی ایک خصلت و سجیت ہو جاتی ہے جسطرح حدیث شریف مین آیا ہی و من یتصبر
یصبرہ اللہ اسیطرح جو شخص بتکلف تعفف و پارسائی اختیار کرتا ہے تو عفت اوسکے سجیت و

عادت ہوجاتی ہے یہی حال سارے اخلاق کا ہے ؎

جسکی عادت کرے انسان وہ ہوسکتا ہے		عیش و آرام کی خصلت کو سبھی کھوسکتا ہے

ف اس مسئلے مین لوگون کا اختلاف ہے کہ اکتساب اخلاق ممکن ہے یا نہین ہے ایک گروہ نے کہا نہین ہے بلکہ خُلق مثل خَلق ظاہر کے ہے پس جسطرح اکتساب کرنا خَلق کا ناممکن ہے اسیطرح اکتساب کرنا خُلق کا ناممکن ہوتا ہے اور تخلق کبہی خلق نہین ہوسکتا ہے ؎

	خوے بد در طبیعتے کہ نشست		نرود جز بوقت مرگ از دست

قال الشاعر ؎

	يراد من القلب نسيانکم		وتأبى الطباع على الناقل

وقال الاخر ؎

	يا ايها المتحلى غير شيمته		ان التخلق يأتى دونه الخلق

اس گروہ کا یہہ قول ہے کہ اللہ تعالے خَلق وخُلق ورزق واجل سے فارغ ہوچکا ہے یعنی اب اوسمین کچہہ اولٹ پہیر نہین ہوسکتا ہے جسطرح کوئی بدصورت آدمی خوبصورت نہین بن سکتا ہے اسیطرح کوئی بدخو نیک خو نہین ہوسکتا ہے دوسرے گروہ نے کہا ہے یہہ بات نہین ہے بلکہ اکتساب کرنا خلق کا ممکن ہے مثل اکتساب عقل وحلم وجود وسخا وشجاعت کے وجود ان اشیا کا گواہ ہے اکتساب پر انکا قول یہہ ہے کہ المزاولات تعطی الملکات یعنی جب کوئی آدمی کسی بات کی مزاولت وعادت کرتا ہے اور اوسکے برتاو پر لگا رہتا ہے تو وہ بات اوسکا ملکہ وسجیہ وطبیعت ہوجاتی ہے عوائد طبائع کو نقل کردیتے ہین اللہ نے انسان مین قوت قبول وتعلم وتہیا رکمال کی رکہی ہے طبائع کا نقل اوسکے مقتضی سے کچہہ محال نہین ہے ہان اتنی بات ہے کہ یہہ انتقال کبہی ضعیف ہوتا ہے بندہ ادنی باعث سے طرف اپنی طبیعت کے پہر آتا ہے اور کبہی قوی ہوتا ہے لکن طبیعت کو انتقال تام نہین ہوتا تو پہر وقت قوت وشدت باعث کے عود طرف طبیعت کے کرجاتا ہے اور کبہی انتقال ایسا مستحکم ہوتا ہے کہ صاحب انتقال ایک طبیعت ثانی پیدا کرلیتا ہے اس انتقال کا

عَوْد طرف طبیعت منتقل عنہ کے البتہ نہین ہوتا ہے **ف** اصطبار ابلغ ہے تصبُّر سے کیونکہ صیغہ افتعال ہے صبر سے بمنزلہ اکتساب کے تصبر مبدء ہے اصطبار کا جسطرح تکسب مقدمہ ہے اکتساب کا تصبر متکرر ہوکر اصطبار ہو جاتا ہے رہی مصابرت سو وہ مقاومت کرنا ہے خصم سے میدان صبر مین کیونکہ مفاعلت درمیان دو کے ہوتی ہے جیسے مشاتمت مضاربت یعنی باہم گالی گلوچ مار کٹائی کرنا **قال تعالے** یاایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا اس آیت شریف مین حکم صبر کا دیا ہے صبر حال ہے صابر کا اوسکے نفس مین پھر حکم مصابرت کا فرمایا ہے یہہ حالت صبر کی ہے ساتھہ دشمن کے یعنی خصم کے مقابلہ مین جمے رہنا پھر حکم دیا مرابطت کا یہہ ثبات و لزوم و اقامت ہے تصبر و مصابرت پر کیونکہ بندہ کبھی صبر کرلیتا ہے مگر مصابرت نہین کرسکتا ہے اگر مصابرت کرلیتا ہے تو مرابطت نہین کرتا ہے پھر کبھی کسی بندے سے یہہ تینون کام ہوتے ہین مگر بدون قید تقوی کے اسلئے اللہ پاک نے یہہ خبر دی کہ اصل ان سبکی تقوی ہے فلاح عبد کی اسی تقوی پر موقوف ہے **فقال** واتقوا اللہ لعلکم تفلحون سو جسطرح مرابطت ظاہر اس بات کا نام ہے کہ آدمی سرحد اسلام پر نگاہبانی کرتا ہے کہ کہین ایسا نہو کہ دشمن یکایک سر پر آپڑے اسیطرح مرابطت باطن یہہ ہے کہ سرحد قلب کو لازم پکڑے رہے تاکہ ہوی و شیطان گھس کر کہین اوسکو اوسکی مملکت سے اوتار نہ دین ؟

باب ۵ بیان مین اقسام صبر کے باعتبار محل کے

صبر دو طرح پر ہے ایک بدنی دوسرا نفسانی پھر ہر ایک انمین دو قسم ہے اختیاری و اضطراری یہہ سب چار اقسام ہوئے بدنی اختیاری یون ہوتا ہے جیسے برتاؤ اعمال شاقہ کا بدن پر باختیار و ارادہ خود بدنی اضطراری جیسے صبر کرنا ضرب و مرض و جراحات و سردی و گرمی کے الم پر نفسانی اختیاری جیسے صبر کرنا نفس کا اوس کام پر جو شرعاً و عقلاً خوب نہین ہے نفسانی اضطراری جیسے صبر کرنا نفس کا فقدے محبوب سے جبراً قہراً جبکہ درمیان نفس اور اوس محبوب کے کوئی

شئے حائل ہوجاوے یہہ چارون انواع مختص ہین ساتھہ نوع انسان کے بہائم مین یہہ انواع
نہین ہوتے ہین ہان بہائم انسان سے دو نوع مین مشارکت رکہتے ہین ایک صبر اضطراری
بدن دوسرے صبر اضطراری نفس پہر کبہی کوئی سیمہ صبر مین انسان سے بڑہکر ہوتا ہے انسان کو
بہائم سے جوامتیاز ہے وہ اونہین دونوع اختیاری مین ہے بہت لوگ ایسے ہین جنکو قوت صبر کی
نوع مشارک بہائم مین زیادہ ہوتی ہے نہ نوع مختص بانسان مین اوسکو لوگ صابر سمجہتے
ہین حالانکہ وہ صابرین مین سے نہین ہوتا ہے ف جنات اس صبر مین مشارک انس کے
ہین کیونکہ صبر لوازم تکلیف سے ہے تکلیف امرونہی کی ایک سواری ہے جن مکلف بہ صبر ہین
اوامر پر مکلف بتصبّر ہین نواہی سے جسطرح کہ ہم مکلف ہین کسی نے کہا ہے جو چیزین لوازم نفوس
سے ہین جیسے حبّ و بغض ایمان و تصدیق دوستی و دشمنی او نہین ہم اور جن دونون یکسان
ہین اور جو چیزین لوازم بدن سے ہین جیسے غسل جنابت غسل اعضا وضو و استنجا ختان و
غسل حیض وغیرہ اونمین ہونا اونکے مساوات کا ہمارے ساتھہ کیفیت مین کچہہ واجب نہین ہے
گو تعلق ان امور کا اونسے بہی کسی طور مناسب پر اونکی خلقت و ہیات سے کیون نہو ف
رہے فرشتے کہ وہ بہی ان اقسام صبر مین ہمارے مشارک ہین یا نہین سو فرشتے مبتلا ہوئے
نہین ہین کہ وہ ہوئی اونکی عقلون اور معرفتون سے جنگ کرسکے بلکہ اونکے لئے عبادت و
طاعت مثل سانس کے واسطے ہماری ہے اسلئے اونکے حق مین صبر متصور نہین ہوسکتا ہے کیونکہ
حقیقت صبر کی اوپر یہہ گزر چکی ہے کہ صبر نام ہے ثبات باعث دین و عقل کا مقابلہ مین باعث
شہوت و ہوئی کے اور اگر اونکے لئے کوئی صبر لایق اونکے حال کے ہے جیسے ثبات و اقامت
اوس چیز پر کہ جسکے لئے وہ پیدا کئے گئے ہین بدون منازعت ہوئی یا شہوت یا طبع کے تو پہر
انسان بہی جبکہ اوسکا صبر باعث ہوئی و شہوت پر غالب آجاویگا فرشتون سے مل سکتا ہے
جسطرح کہ بسبب غلبہ باعث ہوئی و شہوت کے شیاطین سے ملجاتا ہے یا بسبب غلبہ باعث طبع کے
مثل اکل و شرب و جماع بہائم سے جا ملتا ہے قتادہ نے کہا ہے اللہ نے ملائکہ کو عقول بلا شہوت

بہائم کو شہوات بلا عقول پیدا کیا ہے انسان کو عقل و شہوت دونون دئے ہین سو جسکے عقل اوسکی شہوت پر غالب آگئی وہ ہمراہ ملائکہ کے ہے جسکی شہوت اوسکی عقل پر غالب ہوگئی وہ مثل بہائم کے ہے ف اللہ پاک نے انسان کو ابتدا امر مین ناقص بنایا ہے سوا شہوت غذا کے جسکا وہ محتاج ہے اور کچھ اوسمین پیدا نہین کیا ہے سوا اوسکا صبر اوس حال مین بمنزلہ صبر بہائم کے ہوتا ہے تمیز سے پہلے اوسکو قوت صبر اختیاری کی حاصل نہین ہوتی جب اوسمین شہوت لعب و لہو کی ظاہر ہوتی ہے تب کہین وہ واسطے صبر اختیاری کے باوجود ضعف قوت مذکور کے مستعد ہوتا ہے پھر جب اوس سے شہوت نکاح کی جالگتی ہے تب اوسمین قوت صبر کی ظاہر ہوتی ہے وقت حرکت و قوت سلطان عقل کے بعد د لشکر صبر غالب آتا ہے لیکن یہہ سلطان اور اوسکا لشکر استقلال مقاومت کا سلطان ہوئی اور اوسکے لشکر سے نہین رکہتا ہے کیونکہ نور ہدایت کا اول سن تمیز ہی سے اوسپر چمکنے لگتا ہے پہر بتدریج و آہستگی سن بلوغ تک بڑہتا رہتا ہے جسطرح اول صبح کا تاگا نمودار ہوکر پہر ظہور اوسکا زیادہ تر ہوتا جاتا ہے لیکن وہ ہدایت قاصر و غیر مستقل ہوتی ہے مصالح و مفاسد آخرت کو بخوبی دریافت نہین کرسکتی ہے نہایت درجہ یہہ ہے کہ بعض مصالح و مفاسد دنیا سے متعلق ہوجاتی ہے ہان جب آفتاب نبوت و رسالت کا نکلتا ہے اور اوسکا نور اوسپر چمکتا ہے تو اوس صبح کی روشنی مین مصالح و مفاسد دارین کے نظر آنے لگتے ہین عواقب امور کو دیکھکر ساز و برگ جنگ پہنتا ہے انواع اسلحہ لیکر واسطے دفع داعی طبع و ہوی کے طیار ہوجاتا ہے داعی عقل و ہدی سے کام لیتا ہے اوسوقت جسکو خدا نصرت کرے وہی منصور ہوتا ہے جسکی مدد نکرے وہ مخذول ہوتا ہے پھر یہہ لڑائی بند نہین ہوتی ہے جب تک کہ یکسوئی نہو جاوے اور جس کام کے لئے وہ دارین مین سے پیدا کیا گیا ہے اوس تک پہونچ نہ جاوے ٭
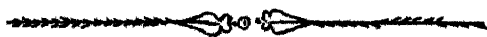
باب ۶ بیان مین اقسام صبر کے بحسب اختلاف قوت وضعف صبر اور متفاوت وعجز صبر کے حیثیت ہوئی سے

واسطے باعث دین کے بہ نسبت باعث ہوی کے تین حال ہوتے ہین ایک یہ کہ قہر وغلبہ داعی دین کو ہو وہ لشکر ہوی کو مغلوب کر ڈالے اور اس حالت کو آدمی دوام صبر سے پہونچتا ہے جو لوگ اس رتبہ کو پہونچ گئے ہین وہ دنیا و آخرت مین منصور ہوتے ہین یہہ وہی لوگ ہین جنکا مقولہ یہہ ہے الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اونہین لوگون سے ملائکہ وقت موت کے یہہ بات کہتے ہین لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون یہہ وہی لوگ ہین جنہون نے اللہ کے لئے پوری پوری کوشش کی اللہ نے اونکو اوروں مین سے ساتھہ اپنی ہدایت کے خاص فرما لیا ہے دوسری حالت یہہ ہے کہ قہر وغلبہ داعی ہوی کو ہو منازعت باعث دین کی بالکل ساقط ہو جاوے شیطان اور اوسکے لشکر کے ہاتھہ مین گرفتار آ جاوے وہ جہان چاہین اوسکو کھینچے پھرین اسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ لشکر واتباع شیطان سے ہو جاوے یہہ حال مرد عاجز وضعیف کا ہوتا ہے دوسری صورت یہہ ہے کہ خود شیطان منجملہ اوسکے لشکر کے ہو جاوے یہہ حالت فاجر قوی متسلط اور مبتدع داعیہ متبوع کی ہے جسطرح کسی شاعر نے کہا ہے ؎

وکنت امرءً من جند ابلیس فارتقی	بی الحال حتی صار ابلیس من جندی

اوسوقت مین شیطان اور اوسکا لشکر منجملہ اعوان واتباع اوس شخص کے ہو جاتا ہے یہہ وہ لوگ ہین جنپر شقوت وبدبختی غالب آ گئی ہے آخرت بیچ کر اونہون نے زندگی دنیا کو مول لیلیا ہے جب صبر سے مفلس ہو گئے تو اس حال کو پہونچ گئے ایسی حالت کو حالت جہد بلا درک شقا و سوء قضا شماتت اعدا کہتے ہین اون لوگون کا لشکر مکر خداع فریب دغابازی امانی باطلہ غرور تسویف طول امل ایثار عاجل علی الآجل ہے ایسے ہی شخص کے حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے العاجز من اتبع نفسہ ہواہا و تمنی علی اللہ الامانی اس حالت کے گو
کئی طرح پر ہوتے ہین ایک وہ آدمی ہین جو اللہ و رسول سے محاربہ کرتے ہین اونکی سعی و
کوشش ہسبات مین رہتی ہے کہ جو کچہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لائے ہین اوسکو
باطل کردین اللہ کی راہ سے اوسکے بندون کو روکدین سیدہے رستہ کو اپنے جہد سے
ٹیڑہا ٹہیرادین تحریف کرین لوگون کو اوسپر چلنے سے باز رکہین دوسرے وہ لوگ ہین جو
ماجاربہ الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روگردان ہین اپنی دنیا اور شہوتون
مین منہمک و غرقاب ہین تیسرے منافق ذو وجہین ہین جو کفر و اسلام دونون کے ذریعہ سے
کہاتے کماتے ہین چوتہے ماجن مثلاعب ہین جو راتدن گپ شپ دل لگی ٹہٹے بازی مسخراپن
کہیل کود تماشے لہو و لعب مین مشغول رہتے ہین پانچوین وہ لوگ ہین کہ جب اونکو وعظ
کہو نصیحت کرو تو شوق توبہ کا ظاہر کرتے ہین لکن اوسکے ساتہہ ہی یہہ بہی کہتے ہین کہ توبہ
کرنا مشکل ہے ہم سے توبہ کہان بن سکتی ہے چہٹے وہ لوگ ہین جنکا قول یہہ ہے کہ اللہ تعالے ہمارے
نماز و روزہ کا محتاج نہین ہے ہمکو ہمارا عمل نجات ندیگا اللہ غفور و رحیم ہے ہمین بخش ہی دیگا ساتوین
وہ لوگ ہین جو یہہ بات کہتے ہین کہ ترک کرنا معاصی کا اہانت کرنا ہے اللہ کے عفو و مغفرت کا ع

فکثر ما استطعت من الخطایا ‏ ‏ ‏ ‏ اذا کان القدوم علی کریم

آٹہوین وہ لوگ ہین جنکا مقولہ یہہ ہے کہ ہمارے عمل کے مقابلہ مین یہہ ہماری طاعت کیا حقیقت
رکہتی ہے اگر غریق کی ایک انگلی بہیگی اور سارا بدن ڈوب گیا تو کیا فائدہ نوین وہ لوگ ہین
جنکا قول یہہ ہے کہ ہم بعد چندے توبہ کرلین گے جب موت آویگی تائب ہوجاوین گے [illegible]
سے پہلے توبہ قبول ہوجاتی ہے اسطرح کے اور بہت سی اقسام مغترین کے [illegible]
مین اونکی شہوتون کے سبب اونہین جسکو دیکہو وہ اپنی عقل انہیں [illegible]
کرتا ہے جنسے تقضاء شہوت کا نسخہ ہاتہہ آئے ایسے شخص کی عقل [illegible] مثل ایک
قیدی کے ہاتہہ مین کافر کے ہوتی ہے کہ وہ اوس اسیر کا م[illegible] [illegible]یب کا لیتا ہے لو[illegible]

تفویض کرنے اپنی عقل کے ہاتھہ مین اون اعداء کے نزدیک اللہ کے بمنزلہٗ اوس آدمی کے ہوتا ہے جسنے ایک مسلمان کو مقہور کرکے کسی کافر کے ہاتھہ بیچدیا ہے اوسکے پاس اوسے اسیر کردیا ہے ❊

فصل

یہان ایک نکتہ معدہ ہے ذرا دلکو اوسکے بوجہنے سمجھنے کے لیے خالی کرنا چاہیئے وہ نکتہ بدیعہ یہہ ہے کہ جب اس شخص نے اللہ کے سلطان کو جسکے سبب سے اسکو عزت و شرف و رفع قدر حاصل ہوا تھا سپرد ابغض اعداء خدا کے کردیا قیدی بنا کر ہاتھہ مین قہر و تصرف و سلطان عدو کے دیدیا تو اللہ نے بھی اوس دشمن کو جسپر اسکو متسلط ہونا چاہیئے تھا خود اس شخص پر مسلط فرمادیا اوسکے قہر و تصرف و سلطان مین دیدیا اب وہ اسکو قید کرکے جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اوس دشمن کا لشکر و گروہ اسکو بیگار مین پکڑے ہوئے ہے سو جسطرح اس شخص نے اللہ کے سلطان کو ذلیل کیا تھا حوالہ دشمن کردیا تھا اوسیطرح اللہ نے اس شخص کو ذلیل کیا دشمن کو اسپر مسلط فرمادیا حالانکہ حکم یون دیا تہا کہ یہہ شخص اوس دشمن پر مسلط ہوکر اوسکو مقہور و ذلیل کرے مگر اسنے یہہ کام نہ کیا بلکہ خود اپنی جان کو سپرد ایک بڑے دشمن کے کردیا جو اسکو سخت عذاب و تکلیف دیتا ہے حالانکہ چاہیئے یہہ تھا کہ یہہ شخص درپے اوسکی قید و مقہور کرنے کے لگا رہتا اپنا غصہ اوس دشمن سے بخوبی نکالتا لکن جبکہ اسنے مقاومت و محاربت اوسکی چھوڑدی اور خود اپنی جان کو اوسے سونپ دیا تو اللہ نے بطور عقوبت اوسی دشمن کو سرپر اس شخص کے مسلط کردیا قال تعالےٰ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم انہ لیس لہ سلطان علی الذین اٰمنوا و علی ربہم یتوکلون انما سلطانہ علی الذین یتولونہ والذین ہم بہ مشرکون اس آیت مین اللہ نے یہہ بات ثابت فرمائی ہے سلطنت شیطان کی اونہین لوگون پر ہوتی ہے جو اوسکو چاہتے اور شرک کرتے ہین ــ

دوسری آیت مین نفی اس سلطنت کی کرکے قول شیطان کو مقرر رکہا ہے وقال الشیطان
لما قضی الامر ان اللہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی
علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی وقال تعالی ولقد صدق
علیہم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المؤمنین وما کان لہ علیہم من
سلطان الا لنعلم من یؤمن بالآخرة ممن ہو منہا فی شک سو یہہ آیات کچہہ مخالف آیت
اول کے نہین ہین اسلیئے کہ وہ سلطان شیطان جو کہ یہہ اولی مین ثابت فرمایا ہے اور
ہے اور یہہ سلطان جسکی ان آیتون مین نفی کی ہے اور ہے دو وجہ سے ایک یہہ کہ مراد سلطان
اول سے جسکو ثابت کیا ہے تمکن شیطان کا اور ملاعب اوسکا ہے ساتہہ اونکے جسطرح چاہتا ہے
اونکو طرف اپنی طاعت و دوستی کے لیئے پہرتا ہے اور مراد دوسرے سلطان سے جسکی نفی کی ہے
سلطان حجت ہے کہ ابلیس کے لیئے اونپر کوئی ایسی حجت نہین ہے جسکے سبب سے وہ اونپر متسلط
ہوجاوے فقط اتنی بات ہے کہ اوسنے اونکو بلایا اونہون نے اوسکا کہنا بلا حجت و برہان
کے مان لیا دوسری وجہ یہہ ہے کہ اللہ نے ابتدائً کوئی سلطان شیطان کو اونپر نہین دیا ہے خود
اونہین نے اوس ملعون کی طاعت کرکے اوسکو اپنے اوپر مسلط کرلیا ہے اوسکے لشکر و گروہ مین
داخل ہوگئے ہین سو یہہ تسلط اوسکا اونپر کچہہ اوسکی قوت سے نہین ہوا ہے کیونکہ اوسکا مکر تو
ضعیف ہے یہہ تسلط تو خود اونہین کے ارادہ و اختیار سے ہوا ہے ؏

رنجے کہ میکشم ہمہ از دست من بود	رفتم بہ آستان ستمگر بپائے خویش

فصل

دوسری حالت یہہ ہے کہ لڑائی سجال و دُوَل ہووے درمیان دو لشکرون کے کبہی تو
فتح ہے اور کبہی شکست ہے تو بیتین انتصار کی کبہی زیادہ ہین کبہی کم جیسے حال اکثر اون ایمان
والون کا ہے جنہون نے عمل صالح کو عمل سیئہ سے خلط ملط کیا ہے سو یہہ حال دن قیامت کی موازن

ہرستہ حال مذکور ہوگا سوائے بسواء بعض لوگ جنت مین جاوینگے نار مین داخل نہونگے بعض داخل نار ہونگے جنت مین نہ جاوینگے بعض نار مین جاکر پھر جنت مین آوینگے یہی تینون حال لوگون کے حالت صحت و مرض مین ہوتے ہین کہ بعض لوگونکی قوت تو مقابلہ مرض کا کرتی ہے سلطان قوت کو ہوتا ہے اور بعض کا مرض مقابلہ قوت کا کرتا ہے مگر غلبہ مرض ہی کو حاصل ہوتا ہے اور بعض وہ لوگ ہین جنکی بیماری و قوت مین جنگ رہتی ہے وہ متردد ہوتے ہین درمیان صحت و مرض کے ؛

فصل

بعض لوگ بہت جہد و مشقت سے صبر کرتے ہین اور بعض ادنی احمال کرنے سے نفس پر صابر ہوجاتے ہین پہلے شخص کی مثال یون ہے جیسے ایک آدمی نے کسی پہلوان سے کشتی کی بہت مشکل سے اوسکو پچھاڑا دوسرے شخص کی مثال ایسی ہے کہ کسی ضعیف سے کشتی کی بغیر مشقت کے اوسکو زمین پر گرا دیا اسیطرح کی کشتی درمیان حزب رحمن و لشکر شیطان کے رہتی ہے پھر جسنے لشکر شیطان کو پچھاڑ دیا اوسنے گویا شیطان کو گرا دیا ابن ابی الدنیا نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ ایک شیطان کی دوسرے شیطان سے ملاقات ہوئی کہا تو دبلا کیسا ہو رہا ہے اوسنے کہا مین ایک ایسے شخص کے پاس ہون جو وقت کھانیکے بسم اللہ کہتا ہے مین اوسکے ساتھ نہین کھا سکتا جب پیتا ہی تو بسم اللہ کہتا ہے مین اوسکے ہمراہ نہین پی سکتا جب گھر مین آتا ہے بسم اللہ کہتا ہی مین باہر گھر کے رہتا ہون شیطان اول نے کہا لکن مین تو پاس ایک ایسے آدمی کے ہون کہ جب وہ کھاتا ہی تو بسم اللہ نہین کہتا مین اوسکے ساتھ کھاتا ہون جب پیتا ہے تو بسم اللہ نہین کہتا مین اوسکے ہمراہ پیتا ہون جب گھر کے اندر آتا ہی تو بسم اللہ نہین کہتا مین بہی اوسکے ساتھ گھر مین آتا ہون جب وہ بی بی سے جماع کرتا ہی تو بسم اللہ نہین کرتا مین بہی ہمراہ اوسکے جماع کرتا ہون غرضکہ جسکو عادت صبر کی ہوتی

ہے اوس سے دشمن اوسکا ڈرتا ہی جسپر صبر کرنا مشکل ہوتا ہے اوسمین دشمن کو طمع ہوتی ہے قریب ہے کہ دشمن کا مطلب ہاتھہ آجاوے ۞

باب بیان مین اقسام صبر کے باعتبا متعلقہ صبر کے

صبر باعتبار اپنے متعلق کے تین قسم ہے ایک صبر اوامر و طاعات خدا پر کہ اونکو بجالاوے دوسرا صبر نواہی و مخالفات الٰہی سے کہ اونمین نہ پہسے تیسرا صبر قدر و قضا پر کہ اونکو ناخوش نہ رکہے اونپر جزع نہو انہین تینون اقسام کے حق مین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فتوح الغیب مین فرمایا ہے بندے کو ضرور ہی کہ کوئی امر بجالاوے کسی نہی سے بچے کسیقدر پر صبر کرے انتہی اس بات کے دو کنارے ہین ایک اللہ کیطرف سے ہی دوسرا بندے کی جانب سے ہی اللہ کیطرف سے یہہ ہی کہ اللہ کے بندے پہہ دو طرح کے حکم ہوتے ہین ایک شرعی دینی دوسرا کونی قدری شرعی حکم کا علاقہ امر سے ہی کونی کا علاقہ خلق سے ہی خلق و امر اوسی وحدہ سبحانہ کے لئے ہین حکم کونی طلبی اللہ کا بحسب مطلوب دو طرح پر ہوتا ہے کیونکہ مطلوب اگر محبوب خدا ہی تو اوسکا بجالانا بطور وجوب یا استحباب مطلوب ہے اور یہہ فعل بغیر صبر کرنیکے تمام نہین ہوتا اور اگر مبغوض خدا ہے تو نکرنا اوسکا مطلوب ہے خواہ بطور تحریم کے ہو یا کراہت کے اور یہہ ترک بہی موقوف ہے صبر پر پس یہہ تو اللہ کا ایک حکم دینی شرعی ہوا رہا حکم کونی قدری سو وہ اوسکی قضا و قدر ہے بندہ پر مثل اون مصیبتون کے جنمین کچہہ دخل اوسکا نہین ہے اس صورت مین فرض بندہ کا یہی ہے کہ اون مصائب پہ صبر کرے باقی رہی یہہ بات کہ بہلا راضی رہنا اونپر واجب ہے یا نہین سو اسمین علما کے دو قول ہین اون دونون قول کی دو وجہ ہین مذہب امام احمد رضی اللہ عنہ مین اصح قولین یہہ ہے کہ رضا بقضا و قدر مستحب ہے اس بنیاد پر رجوع سارے دین کا طرف انہین ہر سہ قواعد کے ٹہیرتا ہی یعنی فعل مامور ترک محظور صبر برمقدور دوسرا کنارہ جو طرف سے بندے کے ہوتا ہے وہ بہی انہین تین احوال سے علاقہ رکہتا ہے ان سے جدا نہین ہوتا جب تک بندہ مکلف ہے ان تینون باتون کا سقوط بندہ سے نہین ہوسکتا ہے

جب تک کہ خود وہ تکلیف ہی اوسکے ذمہ سے ساقط نہو جاوے سو قیام عبودیت امر ونہی و قدر کا ساق صبر پہ بغیر صبر کے نہین ہو سکتا ہے جسطرح کہ خوشہ کسی درخت کا بغیر ساق کے مستوی نہین رہ سکتا ہے غرضکہ تعلق صبر کا مامور محظور مقدور سے ساتھہ تعلق وامر خدا کے ہے شیخ رح ہمیشہ انہین تینون اصول کے ارد گرد پہرتے ہین کقولہ یا بنی افعل الماموی واجتنب المحظوی واصبر علی المقدوی یعنی اے میرے بیٹے تو مامور بجا لا محظور سے بچ مقدور پہ صبر کر انہین تینون باتون کی وصیت لقمان نے اپنے بیٹے کو فرمائی تہی یا بنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک امر بمعروف شامل ہے اسبات کو کہ آدمی خود بھی امر بجا لاوے اور دوسرے کو بہی حکم اوس کے بجا لانے کا دے اسیطرح نہی عن المنکر مین خود نفس اس شخص کا اور غیر کا داخل ہے یعنی باعتبار اطلاق لفظ اور بحیثیت لزوم شرعی کے اس طور پہ کہ کسی آمر وناہی کا امر ونہی مستقیم نہین ہوتا ہے جب تک کہ وہ اول خود مامور ومنہی نہ بنے اللہ تعالے نے ان تینون اصول کو ایک آیت مین مفصلاً جمع فرمایا ہے وہ آیت شریف یہہ ہے انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل و یخشون ربھم ویخافون سوء الحساب والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقناھم سراً وعلانیۃً ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لھم عقبی الدار اس آیت شریف مین مقامات اسلام وایمان کو اوصاف مذکورہ مین یکجا جمع فرمادیا ہے پہلے وصف وفا بالعھد کا ذکر کیا ہے جسکا عہد اون سے لیا تہا یہہ عہد شامل ہے ہر امر ونہی کو جسکا اقرار درمیان اونکے اور اللہ کے ہوچکا ہے پہر یہہ خبر دی ہے کہ وہ لوگ عہد نہین توڑتے ہین اونسے پیمان شکنی واقع نہین ہوتی ہے پہر اونکا یہہ وصف بیان کیا کہ جس چیز کے جوڑنے کا حکم ہے وہ اوسکو جوڑتے ہین اس لفظ مین ظاہر وباطن دین اور حق اللہ اور حق خلق سب کچہہ داخل ہے جو معاملہ درمیان انکے اور رب کے ہے اوسکو عبودیت

وحدہ لاشریک لہ سے وصل کرتے ہین اللہ کی اطاعت پر قائم دائم ہین اوسکی طرف رجوع رکہتے ہین
اوسپر توکل و بہروسا کرتے ہین اوسکے محب ہین اوسی سے خوف و رجا رکہتے ہین اوسکی جانب توجہ
کرتے استکانت بجالاتے ہین خضوع و ذلت کرتے ہین اوسکی نعمتون کے معترف ہین نعمت کا شکر
ادا کرتے ہین اپنی خطاؤن کا اقرار رکہتے ہین استغفار کرتے ہین یہی وصلت ہے درمیان
عبد و رب کے انہین اسباب کا اللہ نے حکم کیا ہے کہ درمیان اپنے اور اللہ کے وصل کرتے
ہین اسیطرح ہمکو یہہ حکم دیا ہے کہ جو بات درمیان ہمارے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے ہے اوسکو ہم وصل کرین وہ بات ایمان اور تصدیق ہے اور حکم بنانا
ہے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہر شئے مین اور راضی رہنا ہے اوسکے حکم پر اور مانا ہے
اونکے حکم کا اور مقدم کرنا ہے محبت رسول کا محبت نفس و ولد و والد اور سارے لوگون پر
اسمین قیام بحق خدا و بحق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم داخل ہے پہر ہمکو یہہ حکم دیا کہ جو
معاملہ درمیان ہمارے اور درمیان والدین اور اقربا کے ہے اوسکو ہم جوڑین کیونکہ
یہہ حکم دیا ہے کہ مان باپ سے نیکی کرو صلہ ارحام بجا لاؤ یہہ بہی منجملہ وصلت کے ہے پہر اوس
معاملہ کے وصل کا حکم کیا ہے جو درمیان ہمارے اور زوجات کے ہوتا ہے جیسے قیام کرنا
ساتہہ حقوق و معاشرت ازواج کے ساتہہ معروف کے پہر حکم دیا کہ جو برتاؤ درمیان ہمارے
اور لونڈی غلامون کے ہے اوسکو ہم وصل کرین یعنی جو ہم کہائین وہی اونکو کہلائین
جو ہم پہنین وہی اونکو پہنائین طاقت سے زیادہ اونکو تکلیف نہ دین پہر جو معاملہ درمیان
ہمارے اور درمیان ہمسایہ قریب و بعید کے ہے اوسکو جوڑین مراعات اونکے حق کی حفظ
اونکے جان و مال و اہل کا ویسا ہی کرین جیسا اپنے نفوس و اموال و اہل کا حفظ کرتے
ہین پہر اوس وصل کا حکم دیا ہے جو درمیان ہمارے اور درمیان رفیق سفر و حضر کے ہوتا ہے
پہر اوس وصل کا امر فرمایا ہے جو عموم ناس سے معاملہ پڑتا ہے کہ جو برتاؤ ہم اونکا اپنے ساتہہ
چاہتے ہین وہی برتاؤ ہم اون سے بہی رکہین پہر درمیان ہمارے اور درمیان حفظہ کرام کے

جو معاملہ ہے اوسکا ہم وصل کرتے رہین تو وہ وصل یہہ ہے کہ ہم اونکا اکرام کرین اونسے شرمائین
جسطرح کوئی شخص اپنے جلیس ہمنشین جلیل مکرم سے جو ہمراہ اوسکے رہتا ہے شرماتا ہے اُن سب
امور کے وصل کا حکم دیا ہے پہر یہہ وصف بیان کیا ہے کہ حامل و باعث اس صلہ پر اون کو
خشیت و خوف سوء حساب یوم المآب ہے فقال تعالےٰ یخشون ربھم و یخافون سوء الحساب
کسی شخص سے یہہ نہین ہو سکتا ہے کہ جس چیز کے وصل کا حکم دیا ہے اوسکو وصل کرسکے مگر اوسی وقت
کہ خوف رکہتا ہو گا اور جب خشیت دل سے کوچ کر گئی تو یہہ سارے وصل ٹوٹ جاتے ہین پہر
ان سب باتون کو ایک اصل مین جمع کر دیا ہے جسپر ان سبکا دار مدار اور قاعدہ ہے وہ
اصل واحد یہی صبر ہے فرمایا والذین صبروا ابتغاء وجہ ربھم اس جگہ اکتفا صبر پر نہین
کیا جب تک کہ خالص لوجہ اللہ نہو پہر اوس بات کا ذکر کیا جو صبر پر مدد دیتی ہے وہ بات
نماز ہے فرمایا واقاموا الصلوٰۃ سو یہہ صبر و نماز عون ہین سارے مصالح دنیا و دین پر
قال تعالےٰ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین و
قال تعالےٰ یا ایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین
پہر اللہ پاک نے یہہ ذکر کیا کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ غیر کے ساتہ احسان کرتے ہین چہپے کہلے انفاق کرتے
ہین اپنی جانون سے بہی باحسان پیش آتے ہین صبر کرتے نماز پڑہتے ہین پہر یہہ ذکر فرمایا کہ جب کوئی
ادن سے بجہالت پیش آتا ہے اور اونکو ایذا پہونچتی ہے تو وہ اوسکے مقابلہ مین غیر کو ایذا نہین
دیتے بلکہ اوسکی بدی کو نیکی سے دور کرتے ہین جو مسیئی ہو اوسکے ساتہ احسان بجالاتے ہین فقال
تعالےٰ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اس دفع کی تفسیر یون کی ہے کہ گناہ کے بعد نیکی کرتے
ہین کما قال تعالےٰ ان الحسنات یذھبن السیئات وقال النبی صلعم
اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا تحقیق یہہ ہے کہ یہہ آیت شریف عام ہے دونون نوع سے
مقصود یہہ ٹہیرا کہ یہہ آیات بینات تناول کل مقامات اسلام و ایمان ہین مشتمل ہین فعل مامور
ترک محظور صبر علی المقدور پر اللہ پاک نے ذکر ان ہر سہ اصول کا اس قول پاک مین فرمایا ہے

الی ان تصبروا وتتقوا وقوله انه من یتق ویصبر وقوله یا ایها الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون غرضکہ جس جگہہ مین تقوی کو ہمراہ صبر کے ذکر فرمایا ہے وہ مشتمل ہے ان تینون امور پر کیونکہ حقیقت تقوی کی یہی ہے کہ مامور کو بجا لائے نہی کو ترک کرے مقدور پر صبر فرماوے ؃

باب بیان مین تقسیم صبر کے باعتبار تعلق احکام پنجگانہ کے

اس اعتبار سے صبر منقسم ہے طرف واجب مندوب محظور مکروہ مباح کے صبر واجب تین طرح پر ہوتا ہے ایک صبر کرنا محرمات سے دوسرے صبر کرنا اوپر واجبات پر تیسرے صبر کرنا اون مصیبتون پر جنمین کچھہ کارسازی وصناعت بندی کی نہین ہوتی ہے جیسے امراض سقام فقر وغیرہا صبر مندوب صبر کرنا ہے مکروہات سے اور صبر کرنا ہے مستحباب پر اور صبر کرنا ہے مقابلہ جانی سے ساتھہ مثل اوسکے فعل کے صبر محظور کئی طرح پر ہوتا ہے ایک صبر کھانے پینے سے یہانتک کہ مرجاوے دوسرے صبر کرنا مردار اور خون اور گوشت خوک سے وقت مخمصہ کے یہہ حرام ہی جبکہ اوسکے ترک کرنے سے ڈر مرنے کا ہو طاؤس اور امام احمد نے کہا ہے جو کوئی مضطر ہوا طرف کھانے مردار اور خون کے پہر نہ کھایا اور اوسکو در مرگیا تو دوزخ مین جاویگا ف بھلا اگر اس حال مین سوال کرنے سے صبر کرے تو اوسکا کیا حال ہے حرام ہی یا مباح اسمین بہی دو قول ہین اصحاب امام احمدؒ کے ظاہر نص احمد یہہ ہے کہ صبر مسئلہ سے جائز ہے اگر یہہ ڈر ہو کہ سوال نکریگا تو مرجاویگا تو اسکی صورت یہہ ہے کہ وہ نہین مریگا اللہ اوسکو رزق دیگا اونکا قال امام احمدؒ نے سوال کرنے سے منع کیا ہے اور یہہ کہا ہے کہ جب اللہ تعالے اوسکی ضرورت وصدق کو ترک مسئلہ مین معلوم کرلیگا تو اوسکے لئے رزق مقرر فرمادیگا یعنی کہین نہ کہین سے اوسکو روزی ملجاویگی جسکے سبب سے وہ مرنے سے بچ جاویگا ؀

بے مگس ہرگز نشاند عنکبوت	رزق را روزی رسان پرمیدہد

لکن اکثر اصحاب احمد و شافعی کا یہہ قول ہے کہ ایسی حالت مین سوال واجب ہے اگر سوال نکریگا
تو عاصی ہوگا اسلیے کہ سوال مین اوسکی نجات ہے تلف ہونے سے ؏

فصل

منجملہ صبر محظور کے ایک صبر ہے انسان کا اوس چیز پر جو قاصد ہلاک ہے جیسے کوئی درندہ یا
سانپ یا آگ یا پانی یا کافر جو ارادہ اوسکے قتل کا رکھتا ہے بخلاف استسلام و صبر کے فتنہ و
قتال مسلمین مین کہ یہہ صبر مباح بلکہ مستحب ہے نصوص کثیرہ اس پر دلیل ہین نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سے بعینہا اس مسئلہ کو پوچھا گیا تہا فرمایا کن کخیر ابنی آدم دوسرا لفظ
یہہ ہے کن عبد اللہ المقتول ولا تکن عبد اللہ القاتل تیسرا لفظ یہہ ہے دعہ
یبوء باثمہ واثمک چوتہا لفظ یہ ہے فان بہرک شعاع السیف فضع یدک علی
وجہک اللہ نے خبر استسلام خیر ابنی آدم اور اوسکے صبر کی حکایت فرمائی ہے اور اوسپر ثنا کی
ہے یہہ بات برخلاف قتل منکر کے ہے کہ اوسکا دفع کرنا اپنی جان سے واجب ہے کیونکہ مقصود شرع
لڑائی کا یہی ہے کہ شر کو اپنی جان سے اور مسلمانون کی جان سے دفع کرے باقی رہا قتال حج رکن
کا کہ اوسمین دفع کرنا اپنی جان سے واجب ہے یا استسلام یعنی جان کا سونپ دینا جائز ہے
سو اگر غیر کا بچانا ہے جو بیگناہ ہو تو واجب ہے اور اگر اپنی جان سے دور کرنا ہے تو ظاہر فض
یہہ ہے کہ یہہ دفع واجب نہین ہے اور بعض نے واجب کہا ہے ہان وہ صبر جائز نہین ہے جو
بمقابلہ اوس شخص کے ہو جو قاصد اسکی جان یا حرمت کا ساتہہ فاحشہ کے ہے ؏

فصل

صبر مکروہ کی چند مثالین ہین ایک صبر کرنا طعام شراب لبس جماع اہل سے یہانتک کہ بدن اسکا
بسبب اس صبر کے متضرر ہو دوسرے صبر کرنا جماع زوجہ سے باوجود حاجت کے جبکہ متضرر نہو تیسرے

صبر فعل مکروہ سے چوتہے صبر فعل مستحب سے ؛

فصل

صبر مباح وہ ہے کہ صبر کرے اوس کام سے جو مستوی الطرفین ہو اور اوسکے کرنے نکرنے کا اختیار رکہتا ہو اوسپر صبر کرنیکا مختار ہو بالجملہ صبر واجب پر واجب ہے اور واجب سے حرام ہے صبر کرنا حرام سے واجب ہے حرام پر حرام ہے مستحب پر مستحب ہے مستحب سے مکروہ ہے صبر کرنا مکروہ پر مستحب ہے مکروہ پر مکروہ ہے مباح پر مباح ہے واللہ تعالےٰ اعلم ؛

باب ۹ بیان مین تفاوت درجات صبر کے

اوپر گزر چکا ہے کہ صبر دو نوع ہے اختیاری اضطراری پہر اختیاری اکمل ہے اضطراری سے اسلیئے کہ اضطراری مین سب لوگ مشترک ہوتے ہین جو اختیاراً صبر نہین کرتا ہے یہہ صبر اوس سے بہی واقع ہوتا ہے اسیلئے جو صبر یوسف علیہ السلام نے مطاوعت زن عزیز سے کیا اور جو تکلیف اونکو حبس و مکروہ کی پہنچی اوسپر وہ صابر رہے یہہ صبر کرنا انکا اوس صبر سے جو تکلیف اونکو ہاتہہ سے بہائیون کے اندر کنوین کے ہوئے تہی اور باپ سے جدا ہوگئے تہے اور غلامون کیطرح بک گئے تہے بڑہکر اور بہت بڑا تہا آسی صبر کا وہ نتیجہ انشاء اللہ تعالےٰ ہوا جو عزت و رفعت و ملک و تمکین زمین مین اونکو حاصل ہوئی اسیطرح صبر خلیل و کلیم علیہما السلام کا اور صبر نوح و مسیح کا اور صبر خاتم الانبیاء سید ولد آدم علیہم السلام کا دعوت الی اللہ و مجاہدہ اعداء اللہ پر اعظم تر تہا اسلیئے اللہ نے اونکا نام اولوا العزم رکہا ہے اپنے رسول کو حکم دیا ہے کہ مثل اونکے صبر کے تم بہی صبر کرو **فقال** فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل اولو العزم وہ انبیاء ہین جنکا ذکر ان آیات مین آیا ہے شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسی وعیسی **وقال تعالےٰ** واذ اخذنا من النبیین

میثاقہم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ بن مریم واخذنا منہم میثاقاً
غلیظا ابن عباس وغیرہ سلف نے اسیطرح کہا ہے پھر اللہ نے حضرت کو منع کیا اس بات سے
کہ مشابہ صاحب حوت کے ہون کیونکہ اونہون نے مثل اولوالعزم کے صبر نہین کیا فقال
فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادی وھو مکظوم ف یہان یہ
سوال ہے کہ عامل ظرف یعنی اسجگہہ کون ہے کیونکہ فعل منہی عنہ تو عامل نہین ہوسکتا ہے اسلیے
کہ معنی یون ہوتے ہین کہ تم مثل یونس کے ندا مین نہو حالانکہ اللہ نے یونس علیہ السلام پر اس
ندا مین ثنا فرمائی ہے اور یہہ خبر دی ہے کہ اونکی نجات اسی پکارنیکے سبب سے ہوئی فقال
وذا النون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمات ان
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک
ننجی المومنین اور ترمذی وغیرہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے آیا ہے کہ آپنے
فرمایا ہے دعوۃ اخی ذی النون اذ دعا بہا فی بطن الحوت ما دعا بہا مکروب الا فرج
اللہ عنہ لا الہ الا انت الخ سو یہہ تو ہو ہی نہین سکتا کہ اس دعا کے تشبہ سے نہی فرمائی
ہو کیونکہ یہہ وہ ندا ہے جسکے ساتھہ اونہون نے اپنے رب کو پکارا تھا بلکہ نہی تشبہ سے ساتھہ
اوس سبب کے ہے جسنے اس مناداۃ کیطرف ناچار کیا تھا وہ اونکا غضب تھا جسکے سبب سے
شکم ماہی مین محبوس ہوئے اور شدت حبس سے رب کو پکارنے لگے مکظوم وکظیم وکاظم وہ شخص
ہے جو غیظ وغضب سے یا ہم وغم سے بھرجاوے اس صورت مین عامل ظرف کا معنی فعل ہین جو
لفظ صاحب الحوت مین ہین مطلب یہہ ٹھیرا کہ جب وہ پکارنا بسبب اونکے صاحب الحوت ہونے
کے تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہی فرمائی تشبہ سے ساتھہ اونکے اوس حال مین
جسنے کہ اونکو صاحب الحوت بنایا تھا صحبت حوت وندا تک پہونچایا تھا وہ ضعف العزیمت
ضعیف الصبر تھے اللہ کے حکم کے لیے اسیلئے اللہ نے یون نہین کہا ولا تکن کصاحب الحوت
اذ ذھب مغاضبا فالتقمہ الحوت فنادی بلکہ قصہ کو طے کرکے اختصار فرمایا اور دوسری

جگہہ پر اوسکو حوالہ کیا اور رعایت قصہ پر اکتفا فرماکر منتہیٰ کا ذکر کر دیا **ف** اسیطرح اللہ نے ایوب علیہ السلام سے ثنا کی ہے اس کہنے پر رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اور یعقوب علیہ السلام پر بابت اس قول کے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ اور موسیٰ علیہ السلام پر اس قول مین رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر بلکہ خود خاتم الانبیا والرسل صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یون دعا کی ہے اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف شکوے کرنا منافی صبر جمیل کے نہین ہے بلکہ اسمین بندہ کا اعراض ہے شکوے کرنے سے طرف غیر کے تریے اللہ کیطرف شکوے کرنا اسیکا نام صبر ہے **ع**

از خدا خواہم واز غیر نخواہم بخدا	کہ نیم بندۂ دیگر نہ خدائے دگرست

بلکہ کبھی اللہ اپنے بندہ کو اسلیے مبتلا کرتا ہے کہ اوسکے شکوے اور تضرع و دعا کو سنے جو شخص اللہ کیطرف تضرع نہین کرتا ہے اور نہ وقت بلا کے اوس سے شکایت کرتا ہے اوسکی اللہ نے مذمت فرمائی ہے **کما قال تعالیٰ** ولقد اخذناھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون بندہ ضعیف تر ہے اس بات سے کہ اللہ پر تجلد کرے اللہ بندے سے تجلد کرنا نہین چاہتا بلکہ یہہ چاہتا ہے کہ وہ استکانت وتضرع وتذلل کرے پھر اوس شخص کو جو طرف خلق کے شکوے کرتا ہے دشمن رکھتا ہی اور جو آدمی اپنی مصیبت کا گلہ خدا سے کرتا ہے اوسکو دوست رکھتا ہے کسی شخص نے کیا خوب کہا ہے **ع**

قالوا اتشکوا الیہ	ما لیس یخفی علیہ
فقلت ربی یرضی	ذل العبید الیہ

مطلب یہہ ہوا کہ اللہ پاک نے اپنے رسول مقبول کو یہہ حکم دیا ہے کہ وہ مثل انبیا اولوالعزم کے صبر کرین جنہون نے اللہ کے حکم پر باختیار خود صبر کیا تھا سو یہہ صبر اکمل صبر ہے اسیلیے تقصد شفاعت کا دن قیامت کے اونہین اولوالعزم پر دائرہ سائرہ ہوگا یہانتک کہ وہ امر شفاعت کو

طرف افضل و اخیر و اصبر بحکم اللہ تعالے کے پہیر دینگے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **ف** رہی یہہ بات
کہ ہر ستہ اقسام صبر مین کونسا صبر اکمل ہے مامور بہ یا محظور سے یا مقدور پر تو بعض نے کہا ہے
کہ صبر تکلیف یعنی امر و نہی پر افضل ہے صبر سے مجرد قدر پر کیونکہ یہہ صبر ہر نیک و بد مومن و کافر
بہی کر سکتا ہے کوئی شخص ایسا نہین ہے جو قدر پہ صبر نکرے خواہ بطور اختیار ہو یا بطریق اضطرار
بخلاف اوس صبر کے جو اوامر و نواہی پر ہوتا ہے کہ وہ صبر اتباع رسل کا ہے پہر جو اون مین
اعظم الاتباع ہے وہ صبر مین بہی زیادہ تر ہے جو صبر اپنے محل و موقع سے ہوتا ہے وہی افضل
بہی ہوتا ہے صبر کرنا حرام سے اوسکے محل پہ یا طاعت پر اوسکے محل مین افضل تر ہے **ف**
بہلا کونسا صبر احب ہے اللہ کو وہ صبر جو اوامر و واجبات پر ہوتا ہے یا وہ صبر جو نواہی و محارم
سے ہوتا ہے اس جگہہ پہ لوگون مین تنازع ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ صبر کرنا مخالفات سے
افضل ہے کیونکہ یہہ زیادہ شاق و سخت ہے اعمال بر کو فاجر و بر دونون بجا لاتے ہین ۔
مخالفات سے صبر نہین کرتے مگر صدیقین محرمات سے صبر کرنا صبر ہے مخالفت ہواے نفس پہ اور
یہہ سب اشیاء مین اشق و اصعب ہے ترک کرنا اوس محبوب کا جسکو جی چاہتا ہے دلیل ہی اس بات
پر کہ جسکے لئے اوس محبوب کو چہوڑا ہے وہ اس تارک کو اپنے نفس و ہوی سے زیادہ تر محبوب ہے
بخلاف اوس چیز کے جسکو محبوب چاہتا ہے کہ وہ مستلزم اس ترک کو نہین ہے اس صبر مین ساری
مروت فتوت ہوتی ہے امام احمد نے کہا ہے فتوت ترک کرنا ہے خواہش کا کسی کے ڈر سے تو ہر
بندے کی مروت فتوت مطابق اس صبر کے ہوتی ہے اوس شخص سے کچہہ تعجب نہین ہے جو اوامر
پر صبر کرتا ہی کیونکہ اکثر اوامر محبوبات نفوس مین اسلئے کہ اونمین عدل و احسان و اخلاص و بر ہوتا ہی یہہ چیزین محبوبات
نفوس فاضلہ زکیہ ہوتی ہین تعجب تو اوس شخص سے ہی جو نواہی سے صبر کرتا ہی باوجودیکہ وہ محاب نفوس
ہین مگر محبوب عاجل کو جو اس دار فانی مین ہے واسطے محبوب آجل کے جو اوس دوسرے گہر مین ہی چہوڑ دیتا ہی حالانکہ
نفس موکل ہے محبت عاجل پر صبر کرنا اوسکا مخالف اوسکے طبع کے ہے **ف** مناہی کے دواعی چار ہین
جو طرف اوسکے بلاتے ہین ایک نفس انسان کا دوسرے شیطان تیسرے ہوی چوتہے دنیا تو

ترک کرنا اونکا نہین ہوسکتا جبتک کہ اون چارون سے پورا پورا جہاد نکرے اور یہہ سب سے
زیادہ نفس پر شاق و تلخ تر ہے کیونکہ مناہی سے بچنا گویا پرہیز کرانا ہے نفوس کا اوسکے
مشتہیات و لذات سے اور پرہیز باوجود قیام داعی تناول اور قوت داعی کے ایک نہایت
سخت و مشکل چیز ہے اسیلئے دروازہ قربان نہی کا بالکل مسدود کیا گیا ہے بخلاف دروازہ
امر کے کہ جتنا ہوسکے اوتنا بجالائے کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اذا امرتکم
بامر فاتوا منہ ما استطعتم وما نہیتکم عنہ فاجتنبوہ یہہ دلیل ہے اسبات پر کہ باب
منہیات تنگ تر ہے باب مامورات سے ارتکاب مین کسی نہی کے رخصت نہین دی گئی ہے۔
جسطرح کہ ترک بعض مامورات مین بسبب عذر و عجز کے رخصت دی گئی ہے اسیواسطے عامہ
عقوبات جیسے حدود وغیرہا ارتکاب منہیات پر مقرر ہین بخلاف ترک مامورات کے کہ اونپر اللہ
پاک نے کوئی حد معین مرتب نہین فرمائی ہے اعظم مامورات نماز ہے اوسکے ترک پر اختلاف ہے
کہ حد ہے یا نہین ہے

فصل

یہہ مجتہین ہین گروہ مذکور کی دوسرے گروہ نے کہا ہے بلکہ صبر کرنا فعل مامورات پر افضل و اجل
ہے صبر کرنے سے محظور کے کیونکہ فعل مامور دوست تر ہے اللہ کو ترک محظور سے پس صبر کرنا احب الامرین
پر افضل و اعلیٰ ہوگا اسکا بیان کئی وجہ سے ہے ایک یہہ کہ فعل مامور مقصود لذاتہ ہے اوسکی
مشروعیت بطور شرع مقاصد ہے کیونکہ اکیلے اللہ کی معرفت و توحید و عبودیت اور اوسکی طرف
انابت و رجوع کرنا اور اوسپر توکل کرنا اور اوسکا اخلاص بجالانا اور اوسکے لئے عمل کرنا اور اوسکی
محبت رکھنا اور اوس سے راضی رہنا اور اوسکی خدمت مین قیام کرنا یہی وہ غایت ہے جسکے
لئے ساری خلق پیدا کی گئی ہے اور اوسی کا امر کیا گیا ہے اور یہہ امر مقصود لنفسہ ہے منہیات
سے جو نہی فرمائی ہے وہ اسلئے ہے کہ وہ ان کامون سے روکتی ہین یا مشغول کر دیتی ہین

یا تعویق مین ڈالتی ہین یا اونکے کمال کو فوت کر دیتی ہین اسیلیے درجات اوسکے نہی مین مطابق
اوسکی ضد کے ماموربہ ہین پس منہیات مقصود لغیرہا ٹہیرے ماموراتِ مقصود لنفسہا ہوئے
خمر و میسر اگر ذکر خدا و نماز و توادد و تحابب سے جسکو اللہ نے درمیان اپنے بندون کے رکہا ہے
نہ روکتے تو حرام نہوتے اسیطرح اگر یہہ شراب درمیان بندے اور درمیان اوسکی عقل کے
جس سے وہ خدا کو پہچانتا اور اوسکی عبادت وحمد وصلوٰۃ وسجدہ بجالاتا ہے حائل نہوتی تو
حرام کاہے کو ہوتی اسیطرح جتنی چیزین اللہ پاک نے حرام کی ہین وہ اسیلیے حرام ہوئی ہین
کہ اللہ کے پسندیدہ کامون اور اوسکی رضامندی سے باز رکہتی ہین اور درمیان بندے
اور درمیان اوسکے کمال کے حائل ہوجاتی ہین دوسری وجہ یہہ ہے کہ مامورات متعلق ہین
اللہ کی معرفت و توحید و عبادت و ذکر و شکر و محبت و توکل و انابت سے پس متعلق امور ایسے
کا ذات و اسمار و صفات باریتعالے ہے اور متعلقات منہیات کے ذوات و صفات اشیا منہی عنہا ہین
یہہ فرق درمیان دونون کے بہت بڑا فرق ہے تیسری وجہ یہہ ہے کہ ضرورت و حاجت بندے
کیطرف فعل مامور کی ضرورت ترک محظور سے بہت بڑہکر ہے کیونکہ جو حاجت و ضرورت اوسکی
طرف معرفت و توحید رب اور اخلاص عمل و افراد عبودیت خدا و محبت و طاعت آلہی کیطرف ہے
احتیاج طرف کسی اور چیز کے نہین ہے یہہ حاجت و ضرورت گویا نفس و غذا سے بہی اعظم تر ہے
جس سے قوام بدن کا ہوتا ہے بلکہ یہہ احتیاج اوسکے قلب و روح کو مثل حیات و غذا سے بدن
کے ہے کیونکہ اوسکا انسان ہونا روح و قلب کے سبب سے ہے نہ بدن و قالب کی وجہ سے

کما قیل ؎

یا خادم الجسم کم تشقی بخدمتہ — فانت بالقلب لا بالجسم انسان

ترک کرنا منہی کا تو اسی لئے مشروع ہوا ہے کہ اوس امر کو حاصل کرے جسکی طرف سخت احتیاج
و ضرورت ہے چوتہی وجہ یہہ ہے کہ ترک منہی ایک طرح کا پرہیز ہے اور فعل مامور ایک طرح کا
حفظ قوت و غذا ہے کہ بغیر اوسکے بدن قائم نہین رہ سکتا ہے نہ زندگی بدون اوسکے ہوسکتی ہے

کیونکہ آدمی پرہیز چھوڑ کر بھی زندہ رہ سکتا ہے گو اوسکا بدن کیسا ہی زیادہ بیمار کیون نہ ہو
لکن بدون قوت وغذا کے جو حافظ حیات ہے زندہ نہین رہ سکتا یہہ مثال ہے مامورات ومنہیات
کی پانچوین وجہ یہہ ہے کہ سارے گناہون کا مرجع طرف انہین دو اصل کے ہے ایک ترک مامور دوسرے
فعل محظور اگر کوئی بندہ سارے محظورات اول سے تا آخر کر گزرے اور منجملہ مامور کے فقط ادنی ایمان برابر
ایک ذرہ کے رکھتا ہو تو بسبب اوس ایمان کے خلود نار سے نجات پالیگا اور اگر سارے محظور
چھوڑ دے اور کوئی مامور ایمان سچا نہ لائے تو مخلد فی النار رہیگا غرضکہ برابر ذرہ کے ایمان
نار سے نکالتا ہے اور برابر پہاڑون کے محظور مقتضی خلود کا نہین ہوتا ہے جبکہ ادنی مامور
موجود ہو حدیث بطاقہ دلیل ہے اس بات کی چھٹی وجہ یہہ ہے کہ سارے محظورات از اول تا آخر
ایک مامور توبہ سے ساقط ہو جاتے ہین اور سارے مامورات بجز شرک کے جبکہ اوسپر مر جاوے
ساقط نہین ہوتے درمیان امت کے اس مسئلہ مین کچھہ خلاف نہین ہے کہ ہر محظور توبہ کرنے
سے ساقط ہو جاتا ہے ہان اسمین اختلاف ہے کہ طاعت معصیت سے ساقط ہو جاتی ہے یا نہین
یہہ جگہہ اس مسئلہ کی تفصیل ونزاع کے لائق نہین ہے ساتوین وجہ یہہ ہے کہ بڑے باپ آدم علیہ السلام
کا گناہ یہی تہا کہ اونہون نے فعل محظور کیا اوسکا انجام یہہ ہوا کہ اللہ نے اونکی توبہ قبول کر کے
پہر اونکو بدستور سابق برگزیدہ رکہا ابلیس کا گناہ یہہ تہا کہ اوسنے مامور کو ترک کیا اوسکا انجام
جو کچھہ ہوا وہ اللہ تعالے نے قرآن شریف مین ذکر کیا ہے وہ انجام قیامت تک واسطے ذریت
کے ایک عبرت ہے آٹھوین وجہ یہہ ہے کہ مامور محبوب رب ہے منہی مکروہ حق ہے اللہ نے مامور کو
اسلئے قضا وقدر کیا ہے کہ فعل مامور ایک وسیلہ ہے حصول امر محبوب کا بندہ سے اور خود طرف
خدا کے بندہ سے اسطرح پر کہ وہ توبہ واستغفار وخضوع وذلت وانکسار وغیر ذلک بجالاتا
ہے خدا کیطرف سے یون کہ مغفرت وقبول توبہ وعفو وصفح وحلم وتجاوز کا ظہور ہوتا ہے اسی
طرح وہ چیز جو بنسبت فوات کے محبوب تر ہے جیسے عدم تقدیر مکروہ پہر مقدر کرنا مکروہ کا اسلئے ہے کہ
وسیلہ ہو طرف محبوب کے اس سے معلوم ہوا کہ غایت وہی محبوب ہے فوت ہونا محبوب کا نہایت

درجہ مبغوض ومکروہ ہے بہ نسبت حصول مبغوض کے بلکہ جب کسی مبغوض پر حصول کسی محبوب کا
کسی اور وجہ سے مرتب ہوگا تو وہ مبغوض خود مراد و مقصود ٹھہیر یگا جس طرح وسائل مراد ہوتے
ہین چنانچہ یہی حال منہی عنہ وکراہت کا ہے بخلاف محبوب کے کہ ارادہ اوسکا بطور مقاصد ہوتا
اللہ نے جو خلق کو پیدا کیا ہے تو اسی محبوب ومامور کے لیے بنایا ہے وہ اوسکی عبادت خالص
ہے کما قال تعالےٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون پہر مکروہ ومبغوض
کو اسی غایت کی تکمیل کے لیے مقدر فرمایا ہے کیونکہ جو محبوبات ومامورات اوس مبغوض ومکروہ
پر مرتب ہین وہ بدون اوسکی تقدیر کے حاصل نہین ہوسکتے ہین جیسے غزوکہ احب عبادات
الی اللہ ہے جیسے موالات ومعادات واسطے اللہ کے کہ اگر ان ماموراتکو دوست نرکہتا
تو مکروہ اوسکے لیے مقدر نکرتا جو کہ سبب ہین حصول اس محبوب کے نوین وجہ یہہ ہے کہ ترک
محظور قربت نہین ہوتا ہے جب تک کہ اوسکے ساتھہ مامور نہو اگر کوئی بندہ سارے محظور ترک
کردے تو اللہ اوسکو کچہہ بہی ثواب نہ دیگا جب تک کہ نیت مامور کی مقارن اوس ترک کے
نہوگی یعنی وہ ترک کرنا خاص واسطے اللہ تعالےٰ کے ہو سو یہہ ترک کرنا بندہ کا منہیات کو
واسطے قربت کے اوسی وقت لائق حصول ثواب ہوگا جبکہ ہمراہ اوسکے فعل مامور بہی پایا جاویگا
بخلاف فعل مامور کے کہ وہ قربت وطاعت ہونے مین محتاج ترک محظور کا نہین ہے اور اگر محتاج
ہوتا تو اللہ طاعت کسی عاصی کی ہرگز قبول نکرتا اور یہہ بات ابطل باطلات سے ہے دسوین
وجہ یہہ ہے کہ منہی عنہ کا اعدام مطلوب ہے مامور کا ایجاد کرنا مطلوب ہے پس اسکا ایجاد اوسکا
اعدام مراد ٹھہیرا سو جب وجود یا عدم ان دونون امر کا مقدر کرینگے تو وجود اون دونون
کا عدم سے اون دونون کے بہتر ہوگا کیونکہ جب مامور معدوم ہوا تو عدم محظور کچہہ کام نہین
آتا اور جب مامور موجود ہوگا تو اوس سے مدد دفع محظور پر مل سکتی ہے یا دفع اثر پر اسیلیے وجود
قوت ومرض کا بہتر ہے عدم حیات ومرض سے گیارہوین وجہ یہہ ہے کہ دروازہ ماموراتکا
بہت کشادہ ہے ایک نیکی دس گنی بلکہ سات سو گنی بلکہ اوس سے بہی چند در چند ہوتی ہے دروازہ

مخطور کا اٹنگ ہے ایک سئیہ ایک ہی سئیہ ہوتا ہے وہ بہی درپے زوال ہے بسبب توبہ و استغفار
و حسنہ ماحیہ و مصیبت مکفرہ و استغفار ملائکہ کے واسطے مومنین و مومنات کے اور بسبب استغفار
بعض مسلمین کے واسطے بعض دیگر کے تیہ دلیل ہے اس بات پر کہ مامور محبوب تر ہے اللہ کو عدم
منہی سے بارہوین وجہ یہہ ہے کہ باب منہیات کو اللہ تعالے محو کر دیتا ہے چند امور سے خواہ
فعل عبد ہو یا غیر اوسکے اثر کو باطل فرماتا ہے جیسے توبہ نصوح و استغفار و دعا مومنین
و حسنات ماحیہ و مصیبات مکفرہ و استغفار ملائکہ وغیرہم یہہ چند باتین تو حال حیات مین ہوتی
ہین پہر سختی و کرب موت و سیاق و مشقت فوت نزدیک مفارقت دنیا کے ہوتی ہے پہر ہول
مطلع و دہشت منکر و نکیر اندر قبر کے ضغطہ و فشار گور کا پہر شدت موقف و عناء و قوف و صعوبت
محشر و شفاعت شافعین و رحمت ارحم الراحمین ہے جب کوئی شخص ایسا ہو کہ یہہ سب امور
اوس سے عاجز آجاوین تب کہین وہ داخل نار ہوتا ہے پہر اوس نار مین بقدر بقار خبث رہتا
ہے جب اوس میل کچیل و چرک سے صاف ہو جاتا ہے تو بہشت پاتا ہے باب مامورات کو سوائے
شرک کے کوئی شئے باطل و بے اثر نہین کرتی ہے تیرہوین وجہ یہہ ہے کہ مامورات کی جزا ثواب
ہے ثواب ایک باب ہے احسان و فضل و رحمت کا منہیات کی جزا عقوبت ہے عقوبت ایک باب
ہے غضب و عدل کا اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر غالب ہے سو جس چیز کا تعلق اوسکی رحمت
سے ہے وہ شئے اوسکو محبوب تر ہے اوس چیز سے جسکا تعلق اوسکے غضب و عدل سے ہے
شغل کرنا اوس چیز کا جسکا علاقہ رحمت سے لگا ہوا ہے خدا کو سخت مکروہ تر ہے اوس چیز کے
کرنے سے جسکا علاقہ اوسکے غضب سے ہے چودہوین وجہ یہہ ہے کہ باب منہیات کا ایسا ہے کہ
آلات مؤلفہ اوسکے ایک امور سے ساقط ہو جاتے ہین باب مامورات ایسا ہے کہ ایک مامور
کو بہی آلات مؤلفہ منہیات ساقط نہین کرتے ہین پندرہوین وجہ یہہ ہے کہ متعلق مامور
فعل ہے اور فعل صفت کمال ہے بلکہ کمال مخلوق افعال مخلوق سے ہوتا ہے کہ جب کچہہ
کیا تو کامل ہوا متعلق منہی عنہ کا ترک ہے ترک عدم ہے عدم من حیث ہو کوئی کمال نہین ہوتا

کیونکہ عدم محض کو کمال نہین کہتے ہین کمال وہی ہے کہ کوئی شئے متضمن یا مستلزم کسی فعل
وجودی مامور بہ کی ہو جو سبب ہے کسی کمال کا اور یہہ بات کہ مجرد ترک جو عدم محض ہے کمال یا
سبب کسی کمال کا ہے اسکی کوئی مثال نہین ہے اگر سجدہ صنم ترک کر دیا مجرد اس ترک مین
کیا کمال ہوا جب تک کہ اللہ پاک کو سجدہ نکرے ورنہ ترک سجود خدا و صنم کوئی کمال ہی نہین ہے
اسیطرح اگر تکذیب و معادات رسل کو کسی نے ترک کر دیا تو اس سے وہ کچھہ مومن نہین ہوجائیگا
جب تک کہ تصدیق جو ضد تکذیب کی ہے یا محبت و موالات و طاعت جو ضد دشمنی کی ہے بجا
نہ لائے اس سے معلوم ہوا کہ سارا کمال مامورات مین ہے اور نہی سے جب تک کوئی فعل
مامور نہین بجا لاتا تب تک اوسکا کچھہ فائدہ نہین ہوتا ہے اور نہ وہ کوئی کمال ہوتا ہی اگر
ایک آدمی رسول سے یہہ کہے کہ مین نہ تمکو سچا کہتا ہون نہ جھوٹا نہ تمکو دوست رکھتا ہون
نہ دشمن نہ تم سے لڑتا ہون نہ تمہارے محارب ہے تو وہ شخص کافر ہوگا نہ مومن اس ترک عداوت
و تکذیب و محاربت کا کچھہ بھی فائدہ نہین ہے جب تک فعل وجودی مامور بہ بجا نہ لائے سو لیوین
وجہ یہہ ہے کہ جب کسی بندہ نے کوئی مامور بہ بر وجہ ترک منہی کیا اور یہی اوسکو چاہیے بھی ہے
تو مقصود اوس سے یہی بجا لانا مامور کا تھا جب اوس مامور کو جیسا کہ چاہیے تھا کیا تو فعل منہی عنہ
خود ہی متعذر ہوگا اسلیے کہ منہی عنہ حقیقت مین اضاعت و تعریض ہے واسطے ترک مامور کے
کیونکہ جو کوئی عدل و عفت مامور بہ بجا لائیگا اوس سے صدور ظلم و فاحشہ کا ممتنع ہوگا
اسلیے کہ نفس عدل متضمن ترک ظلم اور نفس عفت متضمن ترک فواحش ہوتی ہے پس ترک کرنا منہی
عنہ کا مامور بہ مین ضمناً و طبعاً داخل رہا یہہ بات اسکے عکس مین نہین ہے کیونکہ ترک کرنا محظور
کا متضمن فعل مامور نہین ہوتا ہے کیونکہ کبھی کوئی شخص دونون کو معاً ترک کر دیتا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ مقصود اقامت امر ہے جسطرح کہ چاہیے اب ارتکاب منہی عنہ کا البتہ ناممکن ہوگا
بخلاف ترک منہی عنہ کے کہ وہ مستلزم اقامت امر کو نہین ہے ستر ہوین وجہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے
نے بندے کو بعض کامون کا حکم کیا ہے اور بعض سے نہی فرمائی ہے جب بندے نے دونون

یا تین کین تو وہ محبوب رب اور اوسکا نقیض حاصل ہوا اوس سے وہ امر محبوب بنا جو دافع ومقاوم
شر نقیض ہے خصوصاً جبکہ کرنا اوس امر محبوب کا محبوب تر ہے خدا کو ترک کرنے اوس مکروہ ومبغوض
سے اس صورت مین عوض اوسکی طاعت کے اوسکو حسنات دیگا اور اوسکے دوسرے بد کام سے تجاوز فرمائیگا
اسکی مثال اسطرح پر ہے کہ کوئی شخص کسی دشمن بادشاہ کو جسکا قتل کرنا وہ چاہتا ہے مار ڈالے
پھر شراب پئے جس سے بادشاہ نے اوسکو منع کیا تہا تو وہ بادشاہ اس لغزش کو بلکہ مثل اوسکے
اور لغزشون کو بمقابلہ اوس کام محبوب کے جو اوس سے بن پڑا ہے معاف فرما دیگا اور اگر
اوسکے محبوب و نقیض محبوب کو ترک کر دیا ہے تو یہہ ترک نقیض ہرگز قائم مقام مصلحت فعل محبوب کے
نہین ہو سکتا ہے جسطرح کوئی بادشاہ اپنے غلام کو کہے کہ تو فلان دشمن میرے کو مار ڈال اور
اس غلام کو اوسکے قتل پر قدرت بہی حاصل ہو اور شراب نوشی سے اوسکو منع کیا ہو سو وہ غلام
باوجود قدرت کے اوس دشمن کو تو قتل نکرے مگر مسکر کو بہی نہ پئے تو بادشاہ ہرگز جرم اوسکا ترک
امر مذکور مین بمقابلہ ترک منہی عنہ کے نہ بخشیگا اللہ تعالے نے اپنے بندون کو اسیطرح پیدا کیا ہے
یہی حال سادات کا ساتہ عبید کے آبار کا ساتہ ابنار و اولاد کے ملوک کا ساتہ خدم وحشم کے
ازواج کا ساتہ زوجات کے ہوتا ہے کہ جو کوئی اون مین سے تارک محبوب و مکروہ شخص آمر ہوتا ہے
وہ برابر اوسکے نہین ہوتا ہے جو محبوب آمر کا فاعل اور اوسکے مکروہ کا باغض ہے اٹہارہوین
وجہ یہہ ہے کہ جو کوئی فاعل ہے محبوب رب کا محال ہے کہ اوس سے سارے مکروہ رب کے عمل مین
آوین بلکہ جسقدر محبوبات بجالاتا ہے اوتنا ہی ترک مکروہات کریگا اسلئے یہہ بات محال ہے کہ اوس سے
جمیع مکروہ صادر ہون حالانکہ وہ فاعل جمیع یا بعض محبوبات کا ہے غایت یہہ ٹہیری کہ اوس سے
دونون طرح کے کام ہوتے ہین جو محبوب اور مکروہ ہین اسلئے ایک وجہ سے اللہ اوسکو دوست
رکہتا ہے اور دوسری وجہ سے اوسکو دشمن رکہتا ہے ہان اگر سارے مامور بہ کو ترک کر دیگا تو وہ
قائم بمحبوب رب نہوگا کیونکہ مجرد ترک منہی عنہ طاعت نہین ہے جبتک کہ مقترن بماموربہ نہو اور
نہ مجرد ترک پر خدا اوسکو دوست رکہیگا بلکہ مخالفت امر پر اوسکو مبغوض مکروہ سمجہیگا اس صورت

مین ہرطرح پروہ معوض رب تعالےٰ ٹہیرا کیونکہ اوسمین کوئی ایک بات بہی تو ایسی نہین ہے جسکو
خدا محبوب رکہتا ہے فتامل آٹہوین وجہ یہہ ہے کہ اللہ نے اپنی محبت کا تعلق نہین رکہا ہے
مگر ساتہہ امر وجودی مامور بہ کے خواہ واجب ہو یا مستحب تعلق اوس محبت کا کسی ترک سے
من حیث ہو ترک نہین رکہا گو کسی ایک ہی جگہہ پر کیون نہو دیکہو اللہ تو ابین محسنین شاکرین
صابرین مطہرین متصدقین کو دوست رکہتا ہے اور اون لوگون کو چاہتا ہے جو اوسکی
راہ مین جد وجہد کرتے ہین گویا ایک بنیاد ہین سیسہ پلائی ہوئی پہر متقین ذاکرین کا محب ہے
اس سے معلوم ہوا کہ اپنی محبت کو متعلق با وامر کیا ہے کیونکہ یہی بات خلق وامر سے مقصود ہی
کما قال تعالےٰ وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون خلق کو پیدا نہین کیا مگر اسلیے
کہ اوسکے اوامر پر قائم رہین نہی نہین کی مگر اسلیے کہ جو چیز قیام با وامر سے روکتی ہے اوس سے
باز رہین وہ چیز فعل اوامر سے عائق نہو بیتوین وجہ یہہ ہے کہ اگر منہیات مامورات سے نروکین
اونکے وقوع سے جسطرح پر کہ چاہئے ہے اور اللہ نے حکم دیا ہے منع نکرین تو اونسے نہی کرنیکے کچہہ
معنی نہین ہوتے نہی تو اسی لئے کی ہے کہ وہ مخالف و مضاد اوامر کے ہین اور فعل مامورات سے
عائق و صاد ہوتے ہین یہہ نہی باب تکمیل و تتمہ ماموریہ ہے گویا امر کے رستون کا پاک صاف
کرنا ہے تاکہ اچہی طرح سے وہ راہ جاری رہے کوئی عائق معوق درمیان مین نہو امر گویا
بمنزلہ پانی کے ہے جسکو ایک نہر مین جاری کردیا ہے واسطے حیات بلاد و عباد کے نہی بمنزلہ
صفائی راہ و تجری کے ہے کہ کوئی چیز عائق آب نہو اور امر کرنیوالا بمنزلہ قوت کے ہی اور
حیات بمنزلہ پرہیز کے ہو حافظ قوت ہے اور دوا بمنزلہ خادم قوت کے سو جب یہہ بات ظاہر
ہوگئی کہ فعل مامور افضل ہے تو صبر کرنا اوسپر افضل انواع صبر ہوگا اور بسبب اوسکے صبر نا محظور
سے اور مقدور پر صبر کرنا سہل پڑیگا کیونکہ صبر اعلی متضمن صبر ادنی ہوتا ہے نہ بالعکس یہہ بات
بہی ثابت ہوئی کہ ہر ستہ نوع صبر متلازم یکدیگر ہین ہر نوع متعین ہر دو نوع دیگر ہوتی ہی اگرچہ
بعض لوگ ایسے ہین جنکی قوت صبر مقدور پر زیادہ ہوتی ہے جب امر و نہی آتا ہے تو قوت صبر

اونکی ضعیف ہوجاتی ہے اور بعض بالعکس اسکے ہین اور بعض کی قوت جانب امرین اقوی ہوتی ہے اور کسی کی بالعکس واللہ اعلم

باب بیان مین صبر محمود و صبر مذموم کے

صبر مذموم وہ ہے جو اللہ کے ارادہ و محبت اور سیر قلب الی اللہ سے ہے یہہ صبر متضمن تقلیل کمال عبد بالکلیہ و تفویت ما خلق لہ ہوتا ہے اور جسطرح کہ یہہ صبر اقبح انواع صبر ہے اسیطرح اعظم وابلغ صبر بہی ہے کیونکہ کوئی صبر ابلغ تر صبر سے اوس شخص کے نہین ہے جو اپنے اوس محبوب سے صبر کرتا ہے جسکے بغیر حیات نہین ہوسکتی ہے جسطرح پر کہ کوئی زہد بلیغ تر زہد سے اوس آدمی کے نہین ہے جو اللہ کی اوس کرامت سے زاہد ہے جو اوسنے اپنے اولیا رکےلئے طیار کر رکہی ہے جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کان نے سُنا نہ کسی دلپر اوسکا خطرہ گزرا یہہ زہد اعظم وابلغ انواع زہد ہوتا ہے ایک شخص نے ایک زاہد کے زہد پر تعجب کرکے کہا کہ مینے تجہسے زیادہ زاہد کوئی نہین دیکہا اوسنے جواب دیا کہ تم مجہہ سے زیادہ تر زاہد ہو اسلئے کہ مینے تو دنیا مین زہد کیا ہے جسکو کچہہ بقا نہین ہے نہ وفا تمنے آخرت مین زہد کیا ہے اب تمہین کہو کہ تم بڑے زاہد ہو یا مین یحیی بن معاذ رازی کہتے ہین صبر محبین کا اعظم ہے صبر زاہدین سے بڑا تعجب ہے کہ وہ کیونکر صبر کرتے ہین وفی ہذا قیل ؎

الصبر یحمد فی المواطن کلہا		الا علیک فانہ لا یحمد

ایک آدمی پاس شبلی کے کہڑا ہوا کہا کونسا صبر سخت تر ہے صابرین پر کہا صبر فی اللہ کہا نہین کہا صبر للہ کہا نہین کہا صبر مع اللہ کہا نہین کہا پہر کونسا صبر کہا صبر عن اللہ شبلی نے ایک چیخ ماری قریب تہا کہ جان نکل جاوے بعض نے کہا ہے صبر مع اللہ وفا ہے صبر عن اللہ جفا ہے لوگون کا اسبات پر اتفاق و اجماع ہے کہ صبر کرنا محبوب سے محمود نہین ہے اسلئے کہ کمال و فلاح بندے کی محبت محبوب مین ہے ہمیشہ احباب محبین کو صبر کرنے پر محبوب سے عیب کرتے ہین کما قیل ؎

والصبر عندک فمذموم عواقبه		والصبر فی سائر الاشیاء محمود

وقال آخر

اذا العب الرجال بکل شیئ		رایت الحب یلعب بالرجال
وکیف الصبر عمن حل منی		بمنزلة الیمین مع الشمال

ایک شخص نے اپنے محبوب سے شکایت مقاسات شب کی کی اوسنے کہا تو اگر سچا ہوتا تو
ہرگز مجھسے صبر نکرتا اوس لے کہا

ولما شکوت الحب قال کذبتنی		تری الصب عن محبوبه کیف یصبر

باقی رہا صبر محمود سو وہ دو طرح پر ہے ایک صبر للہ دوسرا صبر باللہ **قال تعالے** واصبر لحکم ربک فانک باعیننا **وقال** واصبر وما صبرک الا باللہ
لوگون کا اسبات مین جھگڑا ہے کہ انمین کونسا صبر اکمل ہے ایک گروہ نے کہا صبر للہ اسلیے
کہ جو چیز اللہ کے لیے ہوتی ہے وہ اکمل ہے اوس چیز سے جو ساتھ اللہ کے ہو کیونکہ اول غایت
ہے دوسری وسیلہ ہے اور غایات اشرف ہوتے ہین وسائل سے اسیلیے وفا کرنا نذر کا واجب ہے
جبکہ بطور تبرر و تقرب الی اللہ ہو اسلیے کہ وہ نذر للہ ہوتی ہے اور اگر خارج بمخرج یمین ہو
تو وفا واجب نہین ہے کیونکہ وہ حلف ہے پس جو چیز واسطے اللہ کے ہے وہ متعلق بالوہیت
ہے اور جو چیز ساتھ اللہ کے ہے وہ متعلق بربوبیت ہے متعلق الوہیت اشرف ہے متعلق ربوبیت
سے اسیلیے توحید الٰہیت شرک سے نجات دیتی ہے نہ توحید ربوبیت کیونکہ بت پرست لوگ اس
بات کے مقر ہین کہ اکیلا اللہ ہی خالق ورب وملیک ہرشئے ہے لکن جبکہ وہ قائل توحید الٰہیت
نہین ہین یعنی خالص اوس وحدہ لاشریک لہ کی عبادت نہین کرتے ہین تو وہ توحید ربوبیت کچھ
نفع اونکو نہین دیتی **ف** دوسرے گروہ نے کہا صبر باللہ اکمل ہے بلکہ صبر للہ بغیر صبر باللہ کے
ممکن نہین ہوتا ہے جسطرح اللہ نے فرمایا ہے واصبر اسمین حکم صبر کرنے کا دیا مامور بہ وہی چیز
ہے جسکے لیے صبر کیا جاتا ہے پھر فرمایا وما صبرک الا باللہ یہہ جملہ خبریہ سوا اوس جملہ

طلبیہ کے ہے جو اس سے پہلے ہے اور اوس مین اسبات کی خبر دی ہے کہ صبر ممکن نہین ہے مگر ساتھ
اوسکے اور یہہ دو امر پہ متضمن ہے ایک استعانت باللہ دوسرے معیت خاصہ جسپر باء مصاحبت
دلیل ہے کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی
اس باء سے کچہہ نری استعانت ہی مراد نہین ہے کیونکہ یہہ امر مشترک ہے درمیان مطیع وعاصی کے
اور جو چیز ساتھہ اللہ کے نہین ہوتی ہے وہ درحقیقت ہے ہی نہین بلکہ یہہ باء مصاحبت و معیت
ہے جسکی تصریح ان اللہ مع الصابرین مین فرمائی ہے یہی وہ معیت خاصہ ہے جسکے سبب سے بندہ
نوافل سے تقرب الی اللہ حاصل کرتا ہے یہانتک کہ محبوب خدا ہوجاتا ہے پہر اوسی کے ساتھہ
سنتا دیکھتا حرکت وسکون کرتا ہے کسی چیز کا ادراک نہین کرتا مگر ساتھہ اللہ کے اللہ اوسکے
ساتھہ ہوتا ہے سو جس کسی کا حال اسطرح پہ ہے اوسکو صبر للہ ممکن ہوتا ہے وہ اللہ کے لئے
حمل اثقال کرتا ہے جسطرح اثر آلہی مین آیا ہے ما یتحملہ المتحملون من اجلی پس یہہ آیت
شریف وما صبرک الا باللہ دلیل ہے اس بات پر کہ جسکے ساتھہ اللہ نہین ہوتا ہے وہ صبر
نہین کرسکتا ہے پہر بہلا وہ حکم امری پر امتثالاً وتنفیذاً وتبلیغاً کیونکر صبر کریگا اور حکم قدری پر
کسطرح سے احتمالاً واضطلاعاً صابر ہوسکے گا اللہ تو اوسکے ساتھہ ہی نہین ہے اوسکو درجۂ صبر
محمود العاقبۃ مین کیا طمع ہو گی سو جسکے ساتھہ اللہ نہین ہے اوسکو صبر باللہ ہی نہین ہوتا ہے
جسطرح کہ درجۂ محبوب مقرب مین اوس شخص کو کوئی طمع نہین ہوتی ہے جسکا سنتا دیکھنا پکڑنا
چلنا پہرنا ساتھہ اللہ کے نہین ہوتا ہے یہی مراد ہے اس حدیث سے کنت سمعہ الذی یسمع
بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہ ورجلہ التی یمشی بہا یہہ مراد نہین
ہے کہ مین نفس ان اعضا و قویٰ کا ہوجاتا ہون جسطرح اعداء اللہ اہل وحدت وجود نے
سمجہا ہے کہ ذات عبد وہی ذات رب ہے تعالی اللہ عن قول اخوان النصاریٰ علوا
کبیرا اور اگر یہی مطلب ہوتا جو اونہون نے گمان کیا ہے تو کچہہ فرق درمیان اس بندی
اور اوسکے غیر کے نہوتا اور نہ حالت تقرب الی الرب مین بنوافل اور حالت تمتع بالمعاصی

مین کچھ تفاوت ٹھیرتا بلکہ اوس جگہہ نہ کوئی متقرب ہوتا نہ متقرب الیہ نہ عابد نہ معبود نہ محب نہ محبوب
یہہ حدیث تو مکذب ہے اونکے دعوی باطلہ کی تیس وجہ سے جو تامل ظاہر سے معلوم ہوتے ہین کنت
سمعہ وبصرہ ویدہ تا جملہ کی تفسیر تو یہی ہے فبی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی
یمشی جو مصاحبت عبد کو بسبب قرب الی اللہ کے بوجہ محابت خدا کے حاصل ہوتی ہے اوسکو اس
جگہہ الطف عبارت احسن اشارت مین ادا فرمایا ہے یہہ عبارت دلیل ہے تاکد ولزوم مصاحبت
مذکورہ یہانتک کہ وہ بمنزلہ سمع وبصر ودست وپا کے ہو گئی ہے اس حدیث کا نظیر یہہ حدیث
دیگر ہے الحجر الاسود یمین اللہ فی الارض فمن صافحہ وقبلہ فکانما صافح اللہ
وقبل یمینہ یہہ محاورہ استعمال مین نہایت درجہ شائع ہے کہ ایک شئے کو طرف ایک شئے کے
بمنزلہ مصاحب وقریب کے ٹھیراتے ہین یہانتک کہ محب محبوب سے کہتا ہے تو میری جان وکان و
آنکھہ ودل ہے اس محاورہ کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ وہ بمنزلہ میری روح وقلب وسمع وبصر
کے ہو گیا ہے دوسرے یہہ کہ اوسکی محبت ویاد اسقدر میرے دل وجان پر غالب آگئی ہے کہ
گویا ہر دم اوسکے ہمراہ اور اوسکا جلیس ہو گیا ہون جسطرح حدیث مین آیا ہے انا جلیس
من ذکرنی دوسری حدیث مین ہے انا مع عبدی ما ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ اسی
حدیث الٰہی مین آیا ہے فاذا احببت عبدی کنت لہ سمعا وبصرا ویدا ومؤیدا اس معنی
کی تعبیر اس عبارت سے زیادہ تر وتمام تر واحسن تر والطف تر نہین ہوسکتی نہ اس عبارت سے
زیادہ تر ایضاح ممکن ہے مقصود اس جگہہ بیان کرنا صبر باللہ کا ہے کہ بندہ بسبب اپنے نزدیکی
معیت خدا سے صبر کرتا ہے اور جب اللہ اوسکے ساتھہ ہوا تو اوس سے وہ صبر ہوسکتا ہے جو
کسی غیر سے بن نہین سکتا ابو علی نے کہا صابرین نے دونون جہان کی عزت پالی اسلیئے کہ اللہ
کی معیت اونکو حاصل ہو گئی ہے **قال تعالے** ان اللہ مع الصابرین **ف** اس جگہہ
ایک راز بدیع ہے وہ یہہ ہے کہ جو کوئی کسی صفت خدا سے متعلق ہوجاتا ہے تو وہ صفت اوسکو
خدا پر داخل اللہ تک واصل کر دیتی ہے دیکھو اللہ کی ایک صفت صبور ہے بلکہ اللہ سے زیادہ

کوئی بہی ایذا پر صبر نہین کرتا کہتے ہین اللہ نے داؤد علیہ السلام کو سندیسا بہیجا تھا کہ تم میرے اخلاق کو سیکہو تیرے اخلاق ہین سے ایک یہہ خُلق ہے کہ مین صبور ہون اللہ جسطرح اپنے اسماء وصفات کو دوست رکہتا ہے اسیطرح مقتضاے صفات کو بہی دوست رکہتا ہے اوسکے آثار کا ظہور بندے مین چاہتا ہے اللہ تعالے جمیل ہے جمال کو دوست رکہتا ہے عفو ہے اہل عفو کو چاہتا ہے کریم ہے اہل کرم کو محبوب رکہتا ہے علیم ہے اہل علم کو دوست رکہتا ہے وتر ہے وتر کو چاہتا ہے قوی ہے مومن قوی دوست تر ہے اوسکو مومن ضعیف سے صبور ہے صابرین کو دوست رکہتا ہے محسن ہے محسنین کو چاہتا ہے شکور ہے شاکرین کو محبوب رکہتا ہے سو جب وہ دوستدار اون لوگون کا ہوا جو متصف باثار صفات حسنی ہین تو اونکے ہمراہ بہی بحسب نصیب کے اوس اتصاف سے ہوگا یہی وہ معیت خاصہ ہے جس سے یون تعبیر کی ہے کنت لہ سمعًا و بصرًا و یدًا و مؤیدًا

فصل

بعض اہل علم نے ایک قسم چوتہی صبر کی اور بتائی ہے اوسکو صبر مع اللہ کہتے ہین اس قسم کو اعلی انواع صبر ٹہیرایا ہے اوسکو وفا کہا ہے لکن اگر اس قائل سے حقیقت صبر مع اللہ کی پوچہین تو ممکن نہین ہے کہ سواے انواع ثلثہ مذکورہ کے کوئی تفسیر دوسری اوسکی کرسکے کیونکہ یہہ وہی صبر ہے قضا و قدر اور اوامر و نواہی پر اگر یہہ زعم ہے کہ صبر مع اللہ ثابت رہنا ہے ساتہہ اللہ کے اوسکی احکام پر جو حکم وہ دیوے اوسی پر چلے تو وہ ہمیشہ ہمراہ خدا ہے نہ ہمراہ اپنے نفس کے اوسکی معیت ساتہہ اللہ کے محبت و موافقت سے ہے یہہ بات ٹہیک ہے ولکن مراد قائل کی یہہ ہے کہ یہہ صبر اعلی انواع مشقد مہ سے اگر یہہ گمان کرے کہ صبر مع اللہ جامع انواع صبر ہے تو یہہ بات درست ہے ولکن اوسنے تو اس صبر کو ایک قسم چہارم اقسام صبر سے ٹہیرایا ہے سو یہہ بات مستقیم نہین ہے **ف** حقیقت صبر مع اللہ کی ثبات قلب ہے ساتھہ استقامت کے ہمراہ اللہ کے کہ مثل لوکہڑی کے کسی جگہہ بہی دہوکہ نکرے اس صبر کی یہی حقیقت ٹہیرتی ہے کہ استقامت الی اللہ ہو

دل اوسی کیطرف عاکف ہو بعض نے ایک اور قسم پنجم زیادہ کی ہے اوسکا نام صبر فی اللہ رکھا ہے سو یہہ قسم بھی خارج ہے اقسام مذکورہ سے اس صبر کے معنی سوا ے صبر للہ کے اور کچھہ سمجھہ مین نہین آتے یہہ ویسی بات ہے جیسے کہتے ہین کہ یہہ کام ہمنے للہ فی اللہ کیا ہے خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا تہا ؏

وذلک فی ذات الالہ وان یشا		یبارک علی اوصال شلو ممزع

وقال تعالے والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا **وقال تعالے** وجاهدوا فی الله حق جهاده حدیث جابر مین آیا ہے کہ جب اللہ نے اونکے باپ کو زندہ کرکے فرمایا کچھہ تمنا کر کہا اے رب مجھکو طرف دنیا کے پھیر دے حتی اقتل فیک مرۃ ثانیۃ **وقال صلی الله علیه واله وسلم** ولقد اوذیت فی الله وما یوذی احد سو اسکے دو معنی ہین ایک یہہ کہ وہ ایذا اللہ کے مرضات وطاعت وراہ مین اس کام کو انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے **کما فی الحدیث** تعلمت فیک العلم دوسرے یہہ کہ وہ ایذا اوسکے سبب سے اور اوسکی طرف سے حاصل ہوئی ہے سو یہہ بات بغیر اوسکے اختیار کے ہوتی ہے غالباً ایسی ہی جگہہ ذلک فی اللہ بولتے ہین حدیث مین آیا ہے ولقد اوذیت فی الله ومثله قول خبیب رضی اللہ عنہ وذلک فی ذات الالہ وقول عبد اللہ بن حرام حتی اقتل فیک **وقوله تعالے** والذین جاهدوا فینا حرف فی اسجگہہ واسطے ظرفیت کے نہین ہے نہ واسطے مجرد سببیت کے اگرچہ اصل اوسکی سببیت ہے اس قول کو دیکھو فی النفس المومن مائة من الابل **وقوله** دخلت امرأة النار فی هرة یہان ایکمعنی زائد ہین سببیت پر تو ان سب معانی مین کچھہ ظرفیت کے لیے نہین ہے یہہ قول فعلت هذا فی مرضاتک بڑا ہے اس قول سے فعلت لمرضاتک اور جگہہ قتل تیرا اور مجھکو ایذا فی اللہ ہوئی تو اس مقام پہ تو یون نہین کہیگا کہ اوذیت للہ یا بسبب اللہ سو جب تمنے معنی اسکے سمجھہ لیے تو اب حکم عبارت کو پیش نظر رکھو مقصود یہہ ہے کہ اگر مراد صبر فی اللہ سے

یہی معنی مذکور رہین تو بات ٹھیک ہے اور اگر کوئی اور معنی خارج صبر علی قضاء اللہ سے اور صبر
اوامر و نواہی اللہ سے ہین تو صبر صابر فی اللہ مثل مجاہد فی اللہ و جہاد فی اللہ کے ہے یہہ عبارت
معنی جہاد باللہ و للہ سے باہر نہین ہوتی واللہ الموفق ف بعض نے کہا ہے کہ صبر للہ عنا
ہے صبر باللہ بقا ہے صبر فی اللہ بلا ہے صبر مع اللہ وفا ہے صبر عن اللہ جفا ہے مگر یہہ قول
کچھہ واجب التسلیم نہین ہے اسلیئے کہ قائل قول مذکور نے اوسکو ذکر کیا ہے واجب التسلیم تو وہ نقل
ہے جسکا قائل معصوم ہو ابن القیم نے ان کلمات کی شرح بطور تعقب کے لکھی ہے اصل کتاب
مین موجود ہے حاجت ذکر کی اسجگہہ نہین ہے ٭

باب ۱۱ بیان مین فرق کے درمیان صبر کرام و صبر لئام کے

ہر کوئی کریم ہو یا لئیم بعض مکروہات پر صبر اختیاری کرتا ہے یا اضطراری صبر اختیاری کریم کرتا
ہے کیونکہ وہ حسن عاقبت صبر کو جانتا بوجھتا ہے یہہ سمجھتا ہے کہ صبر محمود ہے جزع مذموم ہے اگر
صبر نکریگا جزع کریگا تو وہ جزع کچھہ اوس فائت کو پھیر کر پاس اوسکے نہ لائیگی نہ اوس مکروہ کو
اوس سے دور کر دیگی جو بات مقدر ہو چکی ہے کوئی حیلہ اوسکے دفع کا نہین ہے اور جو مقدر
نہین ہے کوئی حیلہ اوسکی تحصیل کا نہین ہے پس جزع نری سوزش و ضرر محض و نقصان بحت
و زیان صرف ہے بلکہ اوسکا ضرر نفع سے زیادہ تر قریب ہے بعض عقلا نے کہا ہے کہ مرد عاقل وقت
نزول بلا و مصیبت کے پہلے دن وہ کام کرتا ہے جو مرد احمق بعد ایک ماہ کے بجالاتا ہے ف

انچہ دانا کند کند نادان	لیک بعد از فضیحت بسیار

سو جب آخر کار یہی صبر کرنا ہے اور جزع غیر محمود ہے تو بہتر یہی ہے کہ اول ہی سے وہ کام کرے
جسکو احمق آدمی انجام مین کریگا ع اول بایست انچہ آخر کردی ٭ بعض عقلا نے کہا ہے جو شخص
کرام کیطرح صبر نہین کرتا ہے وہ بہائم کیطرح تسلی ہوتا ہے کریم طرف مصیبت کے دیکھتا ہے اگر
جزع کو دافع و رادّ مصیبت پاتا ہے تو جزع اوسکو نفع دیتی ہے اور اگر نہین دیتی تو ایک مصیبت

کی دو مصیبتین ہو جاتی ہین ٭

فصل

لئیم کا صبر اضطراری ہوتا ہے وہ ارد گرد ساحت جزع کے پہرتا ہے جب دیکھتا ہے کہ کچھہ فایدہ نہین ہوا تو مثل قیدی کے صبر کرتا ہے کریم کا صبر طاعت رحمٰن مین ہوتا ہے لئیم کا صبر طاعت شیطان مین لئام کو اپنے اہوا و شہوات کی طاعت مین بڑا صبر ہے تسپر کم صبر طاعت الٰہی مین ذرا سے امر مین یہی لوگ ہین ہواے نفس کے لئے بڑی مشقتین رضامندی و خوشی مین تحمل کرتے ہین اور مرضات الٰہی مین ادنی مشقت کے متحمل نہین ہوتے معصیت کے سبب جو بے آبروئی اونکی ہوتی ہے اوپر صبر کرتے ہین جو ایذا راہ خدا مین ہوتی ہے اور آبرو پر بنتی ہے اوسپر صابر نہین رہ سکتے بلکہ امر بمعروف نہی عن المنکر سے اسلئے بہاگتے ہین کہ کوئی اونکی آبرو مین کلام نکرے ہواے نفس مین بذل آبرو کرنے پر صابر ہین یہہ صبر اون سے طاعت و مرضات خدا مین بہ بذل آبرو نہین بنتا غرضکہ طاعت شیطان و مراد نفس مین تو آبروریزی پر صابر ہوتے ہین مگر اللہ کی مراد مین بذل آبرو سے سخت عاجز ہین یہہ لوگ سب سے زیادہ عظیم ہے ایسا شخص بہلا کیا نزدیک اللہ کے کریم ہو سکتا ہے قیامت مین جب کرام علی رؤس الاشہاد پکارے جاوینگے تیہہ کب اونکے ہمراہ قیام کر سکتا ہے اہل جمع اوسوقت معلوم کرلین گے کہ اولی بکرم کون لوگ ہین این المتقون یعنی کہان ہین تقویٰ والے ٭

باب ۱۲ بیان مین اون اسباب کے جو معین ہوتے ہین صبر پر

جب صبر کرنے کا حکم ٹہیرا تو اللہ پاک نے ایسے اسباب بہی بنائے ہین جنسے صبر کرنے پر مدد ملتی ہے صبر تک پہونچا دیتے ہین بلکہ اللہ تعالےٰ نے جس کسی بات کا امر کیا ہے تو اوسکے لئے سامان اعانت بہی مہیا فرما دیا ہے جسطرح ہر درد کیواسطے ایک دوا بنائی ہے اوس دوا کے استعمال پر

ضامن شفا ہوا ہے تو اسیطرح صبر کا کرب اگرچہ نفوس پر شاق ہے لکن حاصل کرنا اوسکا ممکن
ہے دو مفرد چیزون سے اوسکی ترکیب ہے ایک علم دوسرے عمل بلکہ ساری دواؤن کی ترکیب جنسے
کہ علاج قلوب وابدان ہوتا ہے انہین دو مفردون سے ہے ضرور ہے کہ ایک جزو علمی ہو دوسرا
جزو عملی اور اون دونون سے یہہ دوا ترکیب دیجاوے تیہہ دوا انفع ادویہ ہے سو جزو
علمی دریافت کرنا اوس خیر ونفع ولذت وکمال کا ہے جو مامورمین ہوتا ہے اور دریافت
کرنا اوس شر وضرر ونقص کا ہے جو محظورمین ہوتا ہے سو جب ادراک ان دونون علم کا کرلیا
جیسا کہ چاہیئے تہا تو اب عزیمت صادقہ ہمت عالیہ نخوت ومروت انسانیہ کو اوس سے ملانا چاہیئے
جب یہہ اجزا باہم ملجائینگے تو صبر حاصل ہوجاویگا شاق سہل پڑجاوینگے تلخی شیرینی ہوجائیگی
الم منقلب بہ لذت ہوجاویگا ف پہلے یہہ بات گزرچکی ہے کہ صبر کُشتی کرنا ہے باعث عقل ودین
کا باعث ہوی ونفس سے دو کُشتی گیرون مین جسکے غلبہ پانے کا ارادہ ہو تو طریق اوسکا یہہ ہے
کہ جسکا غالب ہونا مراد ہے اوسکو قوت دین دوسرے کو ضعیف کرین جسطرح یہہ حال قوت و
مرض کا ہوتا ہے اگر باعث شہوت جماع حرام قوی ہوگیا ہے اور ایسا غالب آیا ہے کہ شرمگاہ
قابو مین نہین ہے یا ہے مگر آنکہہ یا اوپر زور نہین ہے بلکہ بار بار وہی خطرہ گزرتا ہی اور
حقائق ذکر وتفکر سے کتنا ہی دلکو پہیرتا ہے مگر کچہہ نفع دنیا وآخرت کا نہین دیتا تو جب عزم
تداوی ومقاومت اس دار کا کرے تو چاہیئے کہ پہلے کئی امور سے اوسکو ضعیف کر ڈالے ایک یہہ
کہ طرف مادہ قوت شہوت کے دیکہے جو غذائین ایسی ہین جنسے تحریک شہوت کی ہوتی ہے خواہ
اوسکے نوع سے یا اوسکی کیفیت یا کثرت سے تو اوس مادہ کو تقلیل سے اون اغذیہ کے ختم
کرے اگر جسم نہون تو روزہ رکہنا شروع کرے کیونکہ صوم مجاری شہوت کو تنگ اور اوسکی
حدت وتیزی کو توڑ ڈالتا ہے خصوصاً جبکہ وقت فطر کے اکل معتدل کریگا تنگ نہ کہاویگا
دوسری تدبیر یہہ ہے کہ جو محرک طلب ہے اوس سے بچے وہ نظر بازی ہوتی ہے آنکہہ کی لگام
کو جہانتک ہوسکے ہاتہہ مین رکہے کیونکہ ہیجان دواعی ارادہ وشہوت کا اسی نظر سے ہوتا ہی

نظر دلکو تحریک شہوت کی کرتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے نظر ایک تیر ہے زہر بہرا ہوا ابلیس
کے تیرون مین سے اس تیر کو ابلیس طیار و درست وہموار کرتا ہے پہر دلکی طرف چلاتا ہے کوئی
ڈہال سواے دل کے اوسکو نہین روکتی آوسکی سپر ہی چشم پوشی نظر بندی ہوتی ہے یا جدہر سے
تیر آتا ہے اوس طرف سے الگ تہلگ ہوجانا چاہیے کیونکہ جب رستے سے علحدہ ہوگا تو تیر خطا کریگا
اور اگر دلکو نشانہ اوس تیر کا بناویگا تو وہ اپنی کمان سے نکل کر اسکی جان لیگا اسلیے کہ زہر
آلودہ تہا تیسری تدبیر یہہ ہے کہ نفس کو عوض حرام کے مباح سے تسلی دے کیونکہ جس بات کو جی
چاہا کرتا ہے اللہ نے مباحات مین اوسکا بدل رکہا ہے وہ غیر مباح سے بے نیاز کرتا ہے یہہ دوا
اکثر لوگون کے حق مین نافع ہے جسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے پہلی
تدبیر ایسی ہے جیسے کسی جانور سرکش یا کسی سگ گزندہ کا دانہ چارہ بند کردین مارے بہوک
پیاس کے اوسکی طاقت جاتی رہے قوت ضعیف ہوجاوے دوسرا علاج ایسا ہے جیسے کتے کو
گوشت ندین بہیمہ کو چرنہ کہلاوین تاکہ نفس اونکا وقت مشاہدہ کے متحرک نہو تیسری دوا
ایسی ہے کہ جس غذا کیطرف طبیعت مائل ہے وہ اوسکو دیوین مگر بقدر حاجت وحسب ضرورت
تاکہ کسیقدر قوت باقی رہے وہ قوت مطیع اپنے صاحب کے ہو زیادہ غذا پانے سے اوسپر غلبہ نکرجاے
چوتہی تدبیر یہہ ہے کہ اون مفاسد دینو یہ مین فکر کرے جو اوس قضاوطر سے متوقع ہین کیونکہ
اگر جنت ونار بہی نہون تو بہی یہی مفاسد دنیو یہ اجابت داعی مذکور سے مانع وملہی ہوسکتے ہین
اگر ہم اون مفاسد کو اسجگہہ شمار کرین تو حصر سے زیادہ ہین لکن آنکہ ہوا کی اندہی ہوتی ہے
پانچوین تدبیر یہہ ہے کہ وہ صورت محبوبہ جو اسکے دلکو بہائی ہے آوسکے قبایح مین فکر کرے
اگر وہ ایسی صورت ہے کہ اسکے پاس اور غیر کے پاس آتی جاتی ہے تو خیال کرے کہ یہہ بہی کوئی
عزت نفس ہے کہ جس حوض پر سگ وگرگ آتے ہین اوس حوض سے یہہ بہی پانی پیئے ؎

لب مکیدہ اغیار را چہ بوسہ زنم	عقیق کندہ نامِ دگر چہ کار آید
اذا لوا ترك الذنب اتقاءً	ترکت لخشیۃ الشرکا فیہ

ساترك وصلكم شرفاً وعزاً	لخبيثة سائر المشركا فيه
اذا وقع الذباب على طعام	رفعت يدي ونفسي تشتهيه
وتجتنب الاسود ورود ماء	اذا كان الكلاب يلغن فيه

یہہ بہی خیال کرلے کہ اوسکا تہوک کس خبیث کے تہوک سے ملتا ہے وہ تہوک خود ایک بڑی بیماری ہے کیونکہ فاسق کا آب دہن مرض ہوتا ہے جسکو ذراسی بہی نخوت و مروت ہوگی اوسکا نفس ہرگز ایسے شخص کی مواصلت کو نچاہیگا پہر اگر کسی کا جی ایسی صورت سے اعراض نکرے بلکہ راضی بمشارکت ہو تو اس لون وجمال ظاہر سے گزر کر قبایح باطنہ پر نگاہ ڈالے کیونکہ جو شخص اپنی جان پر دوسرے کو کسی بدکام کرنے کا قابو دیتا ہے تو اوسکا نفس بہائم کے نفوس سے بہی بدتر ہے کیونکہ کوئی حیوان حیوانات مین سے ہرگز اپنی جان کے ساتہہ اوس فعل سے راضی نہین ہوتا مگر ایک خنزیر کہ حیوانون مین ایک اوسیکو لوطی دیکہا ہے سو ایسا شخص گویا بمنزلہ خنزیر کے ہے یہہ وہ امر قبیح ہے جو ہر جمال و ملاحت وجہ و بدن کو پوشیدہ کردیتا ہے تیہہ اور بات ہے کہ محبت کسی شے کی اندہا بہرا کردے پہر وہ صورت اگر اُنثیٰ ہے تو وہ اللہ و رسول و اہل و شوہر و نفس اپنے کی خائن ہے اوسکے جمال صورت کو کوئی نسبت بہی طرف اوس قبح کے نہیں ہے تو اگر چاہے کہ اس جمال کو پہچانے تو ذرا چہرہ اوس شخص کا وقت بڑہاپے کے دیکہہ کہ کسطرح وہ قبیح و مکروہ ہوجاتا ہے اور اللہ اون محاسن کو کیسا قبایح کر دکہاتا ہے یہانتک کہ وہ وحشت و قبح اوسکے مونہہ پر ظاہر ہوجاتی ہے ؎

لو فکر العاشق فی منتهی	حسن الذی یسبیه لم یسبه

ان وجوہ کی تفصیل خواہان تطویل ہے اس جگہہ یہی ذکر اصول کافی و بسند ہے ❊

فصل

باقی رہی تقویت باعث دین کی سو وہ کئی وجوہ سے ہوتی ہے ایک ملاحظہ کرنا اجلال

الٰہی کا کہ وہ وقت معصیت کے سنتا دیکھتا ہے یہہ گناہ اوسکی آنکھہ کان کے سامنے ہوتا ہے
جسکا دل اس مشہد اجلال مین قائم ہوگا وہ ہرگز دلکے کہے پر نہ چلیگا اوسکو اللہ کی بزرگی و
جلالت مانع ارتکاب معصیت کے ہوگی دوسرا کام مشہد محبت الٰہی ہے کہ بسبب محبت خدا کے تارک
اوسکے معصیت کا ہوتا ہے کیونکہ دوست محبوب کا مطیع رہتا ہے نہ عاصی افضل ترک وہی ترک
محبین کا ہے جسطرح پر افضل طاعت طاعت محبین کی ہے اسیلئے درمیان ترک وطاعت محب
اور درمیان ترک وطاعت خائف عذابکے ایک بہت بڑا فرق وتفاوت ہے تیسرا مشہد نعمت
واحسان کا ہے کیونکہ کریم اپنے محسن سے بدی نہین کرتا ہے یہہ کام تو پاجیون کا ہے کہ وہ اپنے
محسن سے بہ بدی پیش آتے ہین اسلئے لائق حال یہہ ہے کہ یہہ مشہد احسان ونعمت شان مانع
ہو معصیت رحمن سے شرم کی جگہہ ہے کہ اللہ کیطرف سے تو اسپر خیر وانعام نازل ہوا ور اسکی طرف
سے مخالفت ومعاصی طرف رب کے چڑہین ایک فرشتہ وہ لیکر آوے دوسرا فرشتہ یہہ لیکر جاوے
بھلا اس سے بدتر بھی کوئی مقابلہ ہوگا چوتھا مشہد غضب وانتقام کا ہے کیونکہ رب جب کسی بندے کو
معصیت مین دیکھتا ہے تو غصہ کرتا ہے کوئی شے اوسکے غصے کے مقابلہ مین تحمل نہین سکتی اس بندہ
ضعیف کی کیا ہستی ہے پانچوان مشہد فوات کا ہے یعنی وہ خیر دنیا وآخرت جو بسبب اس معصیت کے
اوس عاصی سے فوت ہوجاتی ہے اور وہ نام مذموم عقلاً وشرعاً وعرفاً جو اوسکے لئے حادث ہوتا
ہے اور وہ اسمارحمد وحہ شرعاً وعرفاً وعقلاً جو اوس سے زائل ہوجاتے ہین اس مشہد مین اتنا ہی
کافی ہے کہ فوات ایمان کا خیال کرے جسکا ادنی ذرہ دنیا وما فیہا سے چند درچند درجہ زیادہ
ہے تیہ اوس ایمان کو کیونکر اوس شہوت کے ہاتھ فروخت کرتا ہے جسکی لذت چلی جاتی ہے تبرائی
باقی رہجاتی ہے شہوت توچل بسی شقوت آگرہ پڑی حدیث شریف مین آیا ہے لا یزنی الزانی
حین یزنی وھو مؤمن بعض صحابہ نے کہا ہے زانی سے ایمان چھین لیا جاتا ہے یہانتک کہ اوسکے
سر پر مثل چھتری کے باقی رہتا ہے اگر توبہ کی تو پھر آتا ہے بعض تابعین نے کہا ہے ایمان اسطرح
اوتار لیتے ہین جیسے بدن سے قمیص اگر توبہ نصیب ہوئی تو پھر پہن لیتا ہے اسیلئے حدیث بخاری

مین آیا ہے کہ حضرت نے زانیون کو تنور آگ مین برہنہ دیکھا کیونکہ اونہون نے لباس ایمان سے
عاری ہوکر تنور شہوت کو جو اونکے دلون مین سلگتا تھا افروختہ کیا اب اونکے اجسام پر آگ
دوزخ گرم کیگئی جس سے وہ مباشر معاصی ہوئے تھے چھٹا مشہد قہر وظفر کا ہے کیونکہ مقہور کرنا
شہوت کا اور ظفر پانا شیطان پر ایک بڑی حلاوت و مسرت و فرحت کی بات ہے جسنے اسکا مزہ
چکھا ہے وہ اسکو کسی شخص دشمن پر ظفر پانے سے بھی زیادہ جانتا ہے یہہ موقع نہایت اعلی یہہ
فرحت نہایت اتم ہے اسکا انجام نہایت درجہ محمود ہے جسطرح انجام کسی دوای نافع کے پینے
کا ہوتا ہے جس سے بدن کی بیماری دور ہو کر صحت و اعتدال حاصل ہوتا تو ان مشہد عوض
ہے یہہ عوض وہ وعدہ ہے جو اللہ تعالے نے اوس شخص سے کیا ہے جسنے اپنی جان کو روکا
محارم کو اللہ کے لئے چھوڑا نفس کو ہوائے نفس سے باز رکھا اب درمیان اس غرض و عوض کے
موازنہ کرو اور دیکھو کہ کون اولی بایثار ہے جو بہتر ہو اوسکو اختیار کرے اپنی جان کے
لئے پسند رکھے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی
آٹھوان مشہد معیت ہے یہہ دو طرح پر ہے ایک معیت عامہ دوسری معیت خاصہ معیت عامہ یہہ ہے
کہ اللہ تعالے اس شخص کے حال پر مطلع ہے یہہ شخص اوسکی آنکھ کے سامنے ہے اسکا کام اوسکے
رب پر مخفی نہین ہے الم یعلم بان اللہ یری اسکا بیان اوپر گزر چکا ہے مقصود اس جگہہ
معیت خاصہ ہے لقولہ تعالے ان اللہ مع الصابرین وقولہ ان اللہ مع الذین
اتقوا والذین ہم محسنون وقولہ ان اللہ مع المحسنین سو یہہ معیت خاصہ واسطے
اوس شخص کے بہتر و نافع تر ہے دنیا و آخرت مین قضاء وطر و نیل شہوت سے از اول عمر تا آخر
عمر پس اس معیت پر وہ کسطرح لذت معصیت منکدرہ کو مدت یسیرہ عمر پر اختیار کرتا ہے حالانکہ
یہہ لذت مثل حلم نائم یا ظل زائل کے ہے تو ان مشہد معاجلہ منافصہ ہے تو یہہ ہے کہ اس
بات سے ڈرے کہ کہین ناگہان موت آ کر اوسکو نہ دبوچ لے درمیان لذات دنیا اور درمیان
[illegible]ت آخرت کے حائل نہو جاوے پھر سوائے حسرت کے کچھہ ہاتھہ نہ آوے یہہ حسرت نہایت تلخ و

دشوار ہوتی ہے بعض کتب قدیمہ مین آیا ہے کہ اے شخص تجھکو ایک چشم زدن کا امن نفس پر
نہین ہے نہ ایک دن کا سرور تیرے لیے تمام ہوتا ہے تو بیچارہ دسوان مشہد بلا وعافیت
کا ہے کیونکہ حقیقت مین بلا یہی گناہ ہین اور اونکا انجام بدعافیت مطلقہ یہی طاعات
ہین اور اونکا انجام خوب ہے سو اہل بلا وہی اہل معصیت ہین گو اونکے بدن تندرست صحیح
وسالم کیون نہون اہل عافیت وہی اہل طاعت ہین اگرچہ اونکے بدن بیمار ہون بعض
اہل علم نے کہا ہے جب تم کسی اہل بلا کو دیکھو تو اللہ سے عافیت وتندرستی مانگو بلا والے لوگ
وہی ہین جو مبتلاے معاصی اللہ عزوجل ہین اللہ سے معرض اوس سے غافل ہین یہہ بلا اگرچہ
اعظم البلا ہے مگر لفظ شامل ہے انواع مبتلین کو ابدان مین ہون یا آذیان مین واللہ اعلم
گیارہوان مشہد یہہ ہے کہ باعث دین دواعی دین داعی ہوی سے بتدریج تھوڑی تھوڑی
مصارعت ومقاومت کرے یہانتک کہ لذت ظفر پاکر ہمت قوی ہوجاوے کیونکہ جب کوئی شخص
کسی شے کی لذت پاتا ہے تو اوسکی ہمت اوسکے حاصل کرنے مین قوی ہوجاتی ہے ممارست اعمال
شاقہ کی عادت پڑجاتی ہے یہہ عادت اون قوتون کو جنسے وہ اعمال صادر ہوتے ہین تائید
کرتی ہے اسیلیے تونے دیکھا ہوگا حمالین وارباب صنائع شاقہ کے قوی زیادہ ہوتے رہتے ہین
بخلاف بزازین وخیاطین ونحوہما کے اور جو کوئی بالکل مجاہدہ کو چھوڑ دیتا ہے سایہ پرور
ہوجاتا ہے تو اوسکا باعثِ دین ضعیف اور باعثِ شہوت قوی ہوجاتا ہے اور جسکے نفس
نے عادت مخالفت ہوی کی کرلی ہے وہ جب چاہتا ہے ہوی پر غالب آجاتا ہے بارہوان
مشہد روکنا باطن کا ہے حدیث نفس سے جب خواطر اوسپر گذرتے ہین اونکی نفی کرتا ہے اونکو
تھمنے اور ٹھہرنے نہین دیتا کیونکہ وہ امانی وآمال بنجاتے ہین راس المال مفلسون کا یہی
ہین پھر جب آرزوئین تھم گئین جی مین جم گئین دلیلین رہ پڑین تو ہودم ہوکر قوت پکڑ کر
عزومات بنکر مرادات سے جا ملتی ہین اسلیے دفع کرنا خاطر اول کا اسہل وآسان تر ہے دفع
اثر مقدور سے بعد اوسکے وقوع کے اور آغون ہے ترک معاودت پر جسطرح بعض سلف نے

کہا ہے ترک گناہ آسان تر ہے طلب توبہ سے تیرہوان مشہد قطع کرنا اون علائق و اسبابکا ہے جو طرف موافقت ہوی کے بلاتے ہین یہہ مراد نہین ہے کہ سرے سے ہوی نہو بلکہ
مراد یہہ ہے کہ ہوی کو امر نافع مین صرف کرے اللہ کی مراد کے جاری کرنے مین استعمال
کرے کہ اس سے شر استعمال ہوی کا معاصی خدا مین دور ہوتا ہے انسان کی جو چیز اللہ
کے لئے استعمال مین آتی ہے اللہ اوسکی شر استعمال سے واسطے نفس و شیطان کے بچاتا
ہے اور جو چیز اللہ کے لئے مستعمل نہین ہوتی ہے وہ استعمال ہوی و نفس مین آتی ہے
علم اگر اللہ کے لئے نہین ہے تو نفس و ہوی کیواسطے ہوگا عمل اگر واسطے اللہ کے نہین ہے
تو نفاق و ریا کے لئے ہوگا مال اگر اللہ کے واسطے صرف نہوا تو طاعت شیطان و ہوی و
جاہ مین خرچ ہوگا جاہ و آبرو اگر خدا کیواسطے مستعمل نہوئی تو معصیت مین صرف ہوگی سو جو
کوئی اپنے نفس کو عادت عمل للہ کی ڈالتا ہے اوسپر کوئی عمل لغیر اللہ سے زیادہ سخت تر
شاق و ناگوار نہین گزرتا ہے اور جسکو عادت عمل کی واسطے ہوای و حظ نفس کے پڑی ہوتی
اوسپر کوئی شئے اخلاص و عمل للہ سے زیادہ تر شاق و دشوار نہین ہوتی ہے یہہ قاعدہ سارے
ابواب اعمال مین جاری ہے جو شخص اللہ کے لئے خرچ کرتا رہتا ہے اوسپر کوئی امر سخت تر انفاق
لغیر اللہ سے نہین ہوتا اسیطرح بالعکس اسکے چودہوان مشہد صرف کرنا فکر کا ہے طرف عجائب
آیات الہی کے جنکے تفکر کیطرف اللہ نے بلایا ہے یہہ عجائب آیات متلوہ و آیات مجلوہ ہین جب
دلپر مستولی و غالب ہوجاتی ہین تو محاضرت شیطان و محادثت و وسواس ابلیس و اصحاب
ابلیس کی دور ہوجاتی ہے پہر جو شخص محاضر رحمن و کتاب رحمن و رسول و اصحاب رسول رہتا تھا
جب اوسنے اوس محاضرت کو چھوڑکر محاضرہ شیطان اختیار کیا خواہ شیطان انس ہو یا جن
تو اوس سے بڑھکر کوئی مغبون نہین ہے نہ کوئی غبن بعد اس غبن کے ہے واللہ المستعان ؎

بسین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی		بقول دشمنے پیمان دوست بشکستی

پندرہوان مشہد تفکر کرنا ہے انتقضار و زوال و قرب انفصال دنیا مین ہرگز اپنے جی کو

اس بات پر راضی نکرے کہ دنیا سے طرف دار خلود و بقائکے انفس زاد اقل نفع لیجاے و یہہ کام وہی شخص کرتا ہے جو ساقط الہمہ دنی المروۃ مردہ دل ضعیف الدین ہوتا ہے جسوقت وہان پہونچکر حقیقت زاد کو معاینہ کریگا اور عدم نفع اوسکا دیکھیگا سخت حسرت وندامت حاصل ہوگی پہر کہو اوسکا کیا حال ہوگا جسکا زاد سبب اوسکے عذاب کا بنے گا اور وہ بسبب اوس زاد کے سخت متالم ہوگا بلکہ اگر زاد نافع ہی لیا ہے مگر جو اوس سے بہی انفع تر تہا اوسکو چھوڑ دیا ہے تو بہی ایک حسرت وغبن باقی رہیگا سو لہوان مشہد تعرض کرنا ہے نفحات سے اوس شخص کے جسکی انگلیون مین سارے دل خلق کے جسکے ہاتہون مین ساری باگین کامون کی ہین ہمیشہ ہر چیز اوسیکی طرف منتہی ہوتی ہے والی ربک المنتہی شاید اس تعرض کے صدقے مین اوس نفحات کے ہاتہہ لگ جاوین جسطرح کہ اثر معروف یعنی حدیث مشہور مین آیا ہے ان للہ فی ایام دھرکم نفحات من رحمۃ یصیب بہا من یشاء من عبادہ فتعرضوا لنفحاتہ واسئلوا اللہ ان یستر عوراتکم ویؤمن روعاتکم کیا تعجب ہے کہ کثرت تعرض مین کوئی ایسی گہڑی ملجاوے کہ جو کچھہ اوس ساعت مین اللہ سے مانگے وہ ہاتہہ آوے کیونکہ جسکو منشور دعا دیا گیا ہے اوسکو اجابت بہی دی گئی ہے اسلئے اگر اجابت مراد نہوتی تو الہام دعا کا بہی نہوتا کما قیل ؎

لو لم ترد نیل ما ارجو واطلبہ	من جود کفک ما عودتنی الطلبا
ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو	ایمنی از تو مخافت ہم ز تو ؎

ظاہر حال سے ستوحش نہو اللہ کا معاملہ اپنے بندہ سے اوس شخص کا سا معاملہ ہے جسکی سی کوئی شئے بہی اوسکے افعال مین نہین ہے جسطرح کہ کوئی شئے اوس جیسی اوسکی صفات مین نہین ہے اوسنے اسی لیے محروم کیا ہے کہ عطا کریگا اسیلئے بیمار ڈالا ہے کہ شفا بخشیگا اسیلئے فقیر بنایا ہے کہ غنی کر دیگا اسیلئے مارتا ہے کہ پہر جلا دیگا مان باپ کو جنت سے اسی لئے نکالا ہے کہ پہر اونکو وہان اکمل حال اجمل مآل پر لیجاویگا کما قیل یا آدم لا تجزع من قولی لک

اخرج منہا فلک خلقتہا و ساعیدک الیہا غرضکہ اللہ تعالےٰ اپنے عبد پر انعام کرتا ہے
بتلا فرما کر عطا دیتا ہے محروم بنا کر صحت بخشتا ہے بیمار ڈال کر تو بندہ کو چاہیئے کہ اپنے سوء حالت
سے ہرگز مستوحش نہو مگر ہمیکہ وہ حالت اوسکو خدا پر غصہ دلاوے اللہ سے دور ڈالے معاذ اللہ
منہ سترہوان مشہد یہہ ہے کہ بندہ اسبات کو جانلے کہ اوسمین دو جاذب متضاد ہین اوسکا
نفس درمیان دو جاذبون کے ہے ایک جاذب تو اوسکو طرف رفیق اعلیٰ کے کھینچتا ہے تاکہ
وہ اہل علیین مین سے ہوجاوے دوسرا جاذب اوسکو طرف اسفل سافلین کے گھسیٹتا ہے
تاکہ اہل سجین مین سے ہوجاوے سو جب وہ منقاد جاذب اعلیٰ کا ہوگا تو اوس درجہ پر
چڑھیگا جو اوسکو چاہے لائق حال اوسکے پر محل علی سے پہونچادیگا اور جو خدانخواستہ منقاد
جاذب اسفل کا ہوا تو اوس درجہ مین اوتریگا جو منتہی سجین ہوتا ہے ف جسکا جی چاہے
کہ وہ یہہ بات معلوم کرلے کہ وہ ہمراہ رفیق اعلیٰ کے ہے یا ہمراہ رفیق اسفل کے تو اوسکو چاہئے
کہ وہ دیکھے کہ وہ کہان ہے اور کسکے ساتھہ ہے اس جہان مین کیونکہ روح جب بدن سے
جدا ہوتی ہے تو اوسی رفیق کے ساتھہ ہوتی ہے جسکی طرف اس دار فانی مین کھچی تھی تو وہ
وہان بھی اوسی کے ساتھہ اولیٰ تر ہوگی آدمی ہمراہ اوسی کے ہوتا ہے جسکو چاہتا ہے طبعاً و
عقلاً و جزاءً جو کوئی جس چیز کا اہتمام رکہتا ہے وہ اوسی چیز کیطرف منجذب ہوتا ہے اوسی کے اہل
کیطرف بالطبع کہچتا ہے خواہ مانے یا نہ مانے ع وکل امرء یصبو الی من یناسبہ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے قل کل یعمل علی شاکلتہ نفوس علویہ اور اوسکے ہمم و اعمال کا جذب بذاتہا طرف
اعلیٰ کے ہوتا ہے نفوس سافلہ کا جذب ذاتی طرف اسفل کے ہوتا ہے اٹھارہوان مشہد یہہ ہے
کہ بندہ اس بات کو جانلے کہ جگہہ کا خالی کرنا واسطے نزول باران رحمت کے اور صاف کرنا
دغل کا شرط ہے واسطے کمال زرع کے جب تک جگہہ خالی نہوگی باران رحمت کیونکر اوسجگہہ ٹہیریگا
اور اگر جگہہ خالی ہے اور وہان پانی بھی برسا لکن دغل سے صاف نہین ہے تو بھی کھیتی ویسی
اچھی و پوری نہوگی بلکہ دغل زرع پر غالب ہوجاویگا اوسکو حکم دغل ہی کا ہوگا جسطرح پر کوئی

شخص زمین کو درست کرکے لایق کھیت کے بنا وے لکن اوسمین بیج نہ ڈالے منتظر باران کا رہے
آدمی جب اپنے دلکو پاک کرکے تیرے ارادون خطرون سے خالی کرتاہے پھر ذکر و فکر و محبت
و اخلاص کا اوسمین بیج بوتاہے سہابت ریاح رحمت کے سامنے آکر منتظر نزول غیث رحمت کا اوسکے
وقت پر رہتاہے تو لایق حصول نتیجہ کے ہوتاہے سو جسطرح امید نزول باران کی اوسکے
وقت پر قوی ہوتی ہے اسیطرح امید اصابت نفحات رحمن جل جلالہ کے اوقات فاضلہ و
احوال شریفہ مین قوی ہوتی ہے خصوصاً جسوقت کہ ہمتین جمع ہوجاتی ہین تہمت سے دل
مساعد ہوجاتے ہین مجمع بڑا ہوتاہے جیسے مجمع عرفہ کا یا استسقا کا یا اہل جمعہ کا کیونکہ اجتماع
ہمم و انفاس کا ایسے اسباب ہین جنکو اللہ تعالے نے مقتضی حصول خیر و نزول رحمت کا ٹھیرایا ہے
بسطرح سارے اسباب کو پہونچانیوالا طرف مسببات کے بنایاہے بلکہ یہہ اسباب حصول رحمت
مین بہ نسبت اسباب حسیہ کے حصول مسببات مین قوی تر ہین لکن بندہ پر بسبب جہل کے شاہد
غائب پر اور حس عقل پر غالب آتی ہے وہ اپنے ظلم سے حکم شاہد و حس کو حکم غائب و حس عقل پر اختیار
کرتاہے اگر وہ کبھی جگہہ کو خالی کرتا اور درست کرکے طیار رکھتا تو اوسکو عجائبات نظر آتے کیونکہ
اللہ کے فضل کو بندہ سے کوئی چیز واپس نہین کرتی ہے مگر وہی مانع جو خود اندر اوس بندے
کے ہوتاہے اگر بندہ اوس مانع کو زائل اور دور دفع کردے تو پھر ہر طرف سے اوسکا فضل
جلدی کرے ذرا حال مین نہر عظیم کے غور کرو کہ جس زمین پر وہ بہتی ہے اوسکو سیراب کرتی ہے
پھر جب درمیان اوسکے اور کسی پیاسی خشک زمین کے کوئی سد و کثیف یا سنگ آجاتاہے تو زمین
والا اپنی زمین کے خشک و پیاسے رہنے کا گلہ کرتاہے حالانکہ وہ نہر اوسکے کنارہ زمین پر موجود
ہے آٹھوان مشہد یہہ ہے کہ آدمی یہہ بات معلوم کرلے کہ اللہ تعالے نے اوسکو واسطے اوس
بقا کے پیدا کیاہے جسکو فنا نہین ہے اوس عزت کے لیے بنایاہے جسکے ساتھہ ذلت نہین ہے
اوس امن مین رکھاہی جسکے اندر کچھہ خوف نہین ہے وہ غناوی ہے جسکے ہمراہ فقر نہین ہے
وہ لذت بخشی ہے جسکے ساتھہ الم نہین ہے وہ کمال عطا کیاہے جسکے اندر نقصان نہین ہے

لکن اس گھر مین اوسکا امتحان لیا ہے اوس بقا سے جسکی طرف غنا جلدی کرتی ہے اوس عزت سے
جس سے ذلت ملی ہوئی ہے اوس امن سے جسکے ساتھ خوف ہے اوس غنا و لذت و فرحت و سرور و
نعیم سے جو اپنے اضداد سے آمیختہ ہے کیونکہ انکے پیچھے انکی ضد لگی ہوئی ہے اور وہ سریع الزوال ہے
اس جگہہ پر بہت لوگون نے غلط فہمی کی جو یہہ گمان کیا ہے کہ نعیم و بقاء و عز و ملک و جاہ کو غیر
محل مین سمجھہ لیا ہی اور اکثر لوگ اپنے مطلوب کے کامیاب نہوئے اور اگر کوئی ہوا تو وہ ایک متاع قلیل
قریب الزوال ہے جلد تر اوس کے پاس سے جاتی رہیگی اللہ کے رسول و پیغمبر جو آئے ہین وہ طرف
نعیم مقیم اور ملک مکین کے بلاتے ہین جسنے انکی بات مانی اوسکو الذ و اطیب عیش دنیا و آخرت
حاصل ہوا اور وہ ملوک سے بھی بڑھکر چین و مزہ مین ہے زہد کرنا دنیا مین ایک ملک حاضر ہے شیطان کو
مومن پر بڑا حسد ہوتا ہے نہایت درجہ اس بات کی حرص رکھتا ہے کہ وہ اوس ملک کو نہ پہونچے
کیونکہ جو بندہ اپنی شہوت و غضب کا مالک ہوا داعی دین کا منقاد بنگیا تو سچا بادشاہ وہی ہے
اسلئے کہ صاحب اوس ملک کا آزاد ہے اور جو بادشاہ منقاد ہے اپنی شہوت و غضب کا وہ غلام
ہے اوس شہوت و غضب کا گویا ایک مسخر مملوک ہے لباس مالک مین اوسکو باگ شہوت و غضب کی
کھینچے پھرتی ہے جسطرح اونٹ کو لئے پھرتے ہین سو شخص مغرور مخدوع کی نظر ملک ظاہر پر پڑتی ہے جو
اوسکو صورت ملک مین دیکھتا ہے باطن مین وہ رقیت ہے اور شہوت پر نظر کرتا ہے جسکا اول لذت
اور آخر حسرت ہی ہان جو کوئی بصیر موفق ہے وہ اوائل سے طرف اواخر کے مبادی سے طرف عواقب
کے جاتا ہے سو یہہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے وہ بڑے فضل والا ہے بیسوان مشہد یہہ ہے
کہ بندہ اس دہوکے مین نرہے کہ مجرد علم ان مشاہد کا حصول مقصود مین کافی و وافی ہے بلکہ نہایت
ضرور ہے کہ اوسکے استعمال مین بذل مجہود استفراغ وسع صرف طاقت کرے گو ان سب کا باہر نکلنا
ہے عوائد سے جو کہ اعدا ر کمال و فلاح مین جو کوئی اپنے عوائد یعنی عادات پر مستمر رہتا ہے اوسکو
کچھہ فلاح نہین ہوتی ہے عوائد سے خارج ہونے پر یون مدد لے کہ مظان فتنہ سے بہاگے محل
آفات سے دوری اختیار کرے جہانتک کہ ممکن ہو کیونکہ مخالطت ابنار دنیا کی اور استماع اونکے

کلام کا ایک دیوان اور رنگ ہے موشہ پر آئینہ دل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
من سمع بالدجال فلینأ عنہ شر سے خلاص ہونے پر کوئی چیز مدد نہین کرتی جتنا کہ بُعد اسباب
وسلطان شر سے مدد کرتا ہے ف اسجگہہ ایک لطیفہ ہے شیطان کا جس سے سوا حاذق کے کوئی ہانی
نہین پا سکتا ہے وہ یہہ ہے کہ شیطان سلطان شر مین کوئی شے خیر کی ظاہر کرتا ہے پہر اوس کے
حاسل کرنے کیطرف بلاتا ہے جب آدمی اوسکے پاس گیا جھٹ پٹ دام شر مین پہس گیا واللہ اعلم ۔

باب ۱۳ اس بیان مین کہ انسان کسی حال مین بہی مستغنی صبر سے نہین ہو سکتا ہے

بندہ پر جب تک قلم تکلیف جاری ہے کیا ذکر ہے کہ وہ کسی حال مین صبر سے بے نیاز ہو سکے کیونکہ وہ
درمیان مین ایک امر کے ہے جسکا بجالانا اوسپر واجب ہے اور درمیان ایک نہی کے ہے جس سے
بچنا یا اوسکا ترک کرنا فرض ہے اور درمیان مین ایک قضا و قدر کے ہے جسپر صبر کرنا بالاتفاق
لازم ہے اور درمیان مین ایک نعمت کے ہے جسکے منعم کا شکر بجالانا واجب ہے سو جبکہ یہہ حوال
اوس سے جدا نہین ہو سکتے ہین تو اوسکو مرتے دم تک صبر کرنا لازم پڑا اور اس گھر مین جو کچہ اوسکو
پیش آتا ہے وہ دو حال سے خالی نہین ہے یا تو موافق اوسکے ہوی و خواہش و مراد کے ہے
یا مخالف اوسکے ہے تو وہ ان دونون حالتون مین سخت محتاج صبر کا ہوتا ہے نوع موافق
غرض مین جیسے صحت و سلامت و جاہ و مال و انواع ملاذ مباحہ مین کئی وجہ سے حاجتمند ہے ایک
یہہ کہ بالکل اونکی طرف جہک نہ پڑے دہوکے مین نہ آجاوے وہ اوسکو حامل نہون اوپر اکثر و
بطر و فرح مذموم کے جنکو اللہ دوست نہین رکہتا ہے دوسری یہہ کہ اونکے حاصل کرنے مین
منہمک اونکے استقصا کرنے مین مبالغہ نہو کیونکہ یہہ اشیا منقلب باضداد ہو جاتے ہین سو جو
کوئی مثلاً اکل و شرب و جماع مین مبالغہ کرتا ہے تو انجام کو انقلاب اوسکا طرف ضد کے ہو جاتا
ہے پہر اوس کہانے پینے صحبت کرنے سے محروم رہ جاتا ہے تیسری یہہ کہ صبر کرے ادا ء حق خدا پر
جو اونمین ہے اونکو ضایع نکرے کہ وہ نعمتین کہین سلب نہو جاوین چوتہی یہہ کہ صبر کرے اونکے

صرف کرنے سے حرام مین جس بات کو جی چاہے نفس کو اوس پر قابو نہدے تاکہ کہین حرام مین جا نہ پڑے کیونکہ اگر بالکل احتراز نکریگا تو کسی مکروہ مین جا پہنسے گا سوے صبر کرنا کام صدیقین کا ہے بعض سلف نے کہا ہے بلا پر تو مومن و کافر سب ہی صبر کرتے ہین مگر عافیت پر صبر نہین کرتا مگر صدیق اللھم وفقنا عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم مبتلا ہوئے ضرا مین ہمنے صبر کیا پہر سترا مین مبتلا ہوئے تو ہم سے صبر نہو سکا ٥

گر بدولت برسی مست نگردی مردی		بادہ نوشیدن وہشیار نشستن سہل ست

اسلیئے اللہ تعالے نے اپنے بندون کو فتنۂ مال و ازواج و اولاد سے ڈرایا ہمیشا یاد فرمایا یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ وقال تعالے یا ایھا الذین امنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم اس آیت سے وہ بات مراد نہین ہے جو اکثر لوگ سمجھے ہین کہ مقصود عداوت و دشمنی ومحاق دنیا ہے بلکہ مراد عداوت سے وہ محبت ازواج و اولاد ہے جو آبا کو ہجرت و جہاد و تعلم علم و صدقہ وغیرہ امور دین سے روکتی اعمال بر سے باز رکہتی ہے ترمذی مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے ابن عباس سے پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہین کہا کچھ لوگ مکے کے اسلام لائے تہے اونہون نے چاہا کہ پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آوین اونکی ازواج واولاد نے اونکو نچھوڑا کہ وہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسکین جب آئے تو دیکھا کہ اور لوگ دین مین سمجھدار ہوگئے ہین تو چاہا کہ اونکو سزا دین عقاب کرین اوس پر اللہ نے یہہ آیت شریف اوتاری ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ف اکثر یہہ ہوتا ہے کہ آدمی بسبب جورو بچون کے تحصیل کمال وصلاح وفلاح سے باز رہجاتا ہے حدیث مین آیا ہے اولاد مبخلۃ مجبنۃ ہے یعنی بخیل وکم ہمت کردیتی ہے بریدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو خطبہ سناتے تہے کہ اتنے مین حسن وحسین لال کرتے پہنے ہوئے لڑکہڑاتے چلے آئے حضرت نے منبر پر سے اوتر کر اون دونون کو اوٹھا لیا اپنے سامنے رکھہ لیا پہر فرمایا اللہ نے سچ کہا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ

میئے ان دونون بچونکو چلتے لڑکہڑاتے دیکھا مجہ سے صبر نہوسکا خطبہ چہوڑ کر انکو اوٹھا لیا رواہ احمد یہہ حضرت کا کمال شفقت ورحمت ولطف تہا حال صغار پر واسطے تعلیم امت کے تاکہ وہ بہی اسطرح کی رحمت وشفقت ولطف چہوٹون پر کرتے رہا کرین **ف** صبر سرار پر اسلیے مشکل ودشوار وسخت ہے کہ سقرون بقدرت ہے تہوکا آدمی وقت غیبت طعام کے صبر پر زیادہ قدرت رکہتا ہے بہ نسبت حضور طعام کے اسیطرح شبق یعنی صاحب شوق جماع وقت غیبت عورت کے صابر تر ہوتا ہے بہ نسبت حضور زوجہ کے ❊

فصل

دوسری نوع جو مخالف ہوی کے ہے اوسکی کئی صورتین ہین ایک یہہ کہ مرتبط باختیار عبد ہو جیسے طاعات ومعاصی دوسرے یہہ کہ مرتبط نہو یا اول مرتبط باختیار ہو مثل مصائب کے یا نہو لکن اوسکی اولیت مین بعد دخول کے اوسمین کچہہ اختیار نہو تیہ تین قسمین ہوئین ایک وہ جو مرتبط باختیار عبد ہے سارے افعال عبد کے جو طاعت یا معصیت ہین اسی قسم مین داخل ہین طاعت پر صبر عبد کا اسلیے ہوتا ہے کہ نفس بالطبع بہت سی عبودیت پر ظفر پاتا ہے جیسے نماز کیونکہ اوسکی طبیعت مین کسل ہے راحت کا اختیار کرنا چاہتا ہے خصوصاً جبکہ ایسا اتفاق ہو کہ وہ نماز ہمراہ قسوت قلب ورین ذنب وسیل الی الشہوات ومخالطت اہل غفلت کے پڑہی جاوے ایسی حالت مین بندہ کا نماز پڑہنا مشکل ہوتا ہے اگر پڑہتا بہی ہے تو بتکلف وپریشانی دل وغفلت کے ساتہہ پڑہتا ہے طالب فراق ہوتا ہے جسطرح کوئی کسی مردار پر بیٹہتا ہو اسیطرح حال زکوۃ کا ہے کہ طبع نفس مین بخل وکنجوسی ہوتی ہے یہی حال حج وللہ انی کا ہے اوسوقت مین بندہ محتاج صبر کا تین طرح پر ہوتا ہے ایک قبل شروع کرنے کے اوس کام مین ہمراہ تصحیح نیت واخلاص وتجنب دواعی ریا وسمعہ وعقد عزم کے اداے حق مامور بہ دوسرے صبر حال عمل مین کہ دواعی تقصیر وتفریط سے صبر لازم حال عبد ہوتا ہے استحباب ذکر نیت وحضور قلب پر سامنے معبود کے ملازم صبر ہونا

پڑتا ہے تا کہ امر معبود کا نسیان نہو کیونکہ فقط فعل مامور مقصود نہین ہے بلکہ اصل مقصود یہہ ہے
کہ جسوقت امر معبود کو بجا لائے تو اوسکے امر کو فراموش نکرے بلکہ اوسکو حالت بجا آوری امر مین
یاد کرے اس یاد کرنے کو دوست رکہے بندگان مخلص کی عبادت اسیطرح پر ہوتی ہے وہ لوگ
حق عبادت کے پورے کرنے مین قیام اداے ارکان و واجبات و سنن مین محتاج صبر کے ہوتے
ہین استحباب ذکر معبود پر اوس عبادت مین صبر کرتے ہین وقت عبادت کے کسی اور طرف مشغول
نہین ہوتے کہ مبادا حضور قلب مع اللہ باوجود قیام جوارح بعبودیت کے معطل نہو جاوے جوارح کا
قیام ظاہری بعبودیت معبود کہین حضور قلب کو سامنے اوس معبود برحق کے بیکار نکر دیوے تیسری
حالت صبر کرنا ہے بعد فراغ کے عمل سے یہہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک صبر کرنا ہے نفس کا ایسے کام کرنے
سے جو اوس عمل کو باطل کر دیتا ہے کما قال تعالیٰ یا ایها الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی سو اسمجہہ کچہہ نرا بجا لانا طاعت ہی کا نہین ہے کام تو یہہ ہے کہ حفظ اوس طاعت
کا کرے وہ بات نہو جس سے وہ طاعت فاسد و باطل ہو جاوے دوسرے یہہ کہ اوس طاعت
کو دیکہکر عجب و تکبر و تعاظم نکرے کہ یہہ بات معاصی ظاہرہ سے بہی بڑہکر مضر ہوتی ہے تیسرے یہہ
کہ صبر کرے اوسکے منقول ہونے پر دیوان سر سے طرف دیوان علانیہ کے کیونکہ جب بندہ
کوئی عمل پوشیدہ کرتا ہے تو وہ دیوان سر مین لکہا جاتا ہے پہر جب اوسکا ذکر کرتا ہے تو وہ دیوان
علانیہ مین چلا جاتا ہے اسلئے یہہ گمان نکرے کہ بساط صبر بسبب فراغ کے عمل سے منطوی ہوگیا ہے

فصل

رہا صبر کرنا معاصی سے سو یہہ بات خود ظاہر ہے اس صبر سے بڑی روکنے والی چیزین یہی
مالوفات و عوائد ہین کیونکہ عادت طبیعت خامسہ ہو جاتی ہے پہر جب شہوت اوس عادت سے
آملی تو دو لشکر ابلیس کے لشکر خدا پر غالب ہونا چاہتے ہین ایسے وقت مین باعث دین اوسکے
مقہور کرنے پر غالب نہین ہوتا ؂

فصل

دوسری قسم جو داخل زیر اختیار نہین ہے اور بندہ کو کوئی حیلہ اوسکے دفع کا نہین ملتا ہی وہ مصائب ہین جنہین بندہ کی کچہہ کارسازی نہین ہے جیسے کسی عزیز کا مر جانا یا مال کا چوری جانا یا بیمار پڑ جانا اور یہہ دو طرح پر ہوتے ہین ایک وہ مصائب جنہین صنع آدمی نہین ہے دوسرے وہ آفات جو کسی دوسرے آدمی کیطرف سے اسپر آجاتی ہین جیسے گالی گلوج مارپیٹ وغیرہا سو پہلی قسم مین چار مقام ہین ایک مقام عجز ہے یہہ مقام ہے جزع و شکوے و سخط کا اسکو وہی لوگ کرتے ہین جو دین و عقل و مروت مین اقل الناس ہین یہہ مقام اعظم مصیبتین ہے دوسرا مقام ہے صبر کا خواہ اللہ تعالےٰ کے لیے ہو یا مروت وانسانیت کے لیے تیسرا مقام مقام رضا ہے یہہ مقام صبر سے اعلیٰ ہے اسکے وجوب مین نزاع ہے مگر صبر کے وجوب پر اتفاق ہے چوتھا مقام مقام شکر ہے یہہ مقام رضا سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ بلا کو ایک نعمت سمجھتا ہے مبتلا ہو کر اوسپر شکر بجا لاتا ہے ؎

خدا دراز کند عمر زخم کاری ما		چہ خوش بود کہ دل تنگ ما رہی وا کرد

دوسری قسم وہ ہے جو لوگون کیطرف سے اوسکو پہونچتی ہے اس قسم مین بہی یہی مقامات ہین مگر چار جزاء اوسا وس سے آگر ملتے ہین ایک مقام عفو وصفح کا ہے دوسرے مقام سلامت قلب کا ارادات تشفی وانتقام سے اور فراغ دلکا الم مطالعہ جنایت سے ہر وقت اور تنگدل نہونا اوس سے تیسرا مقام شہود قضا وقدر کا ہے کہ اگر وہ شخص جسنے یہہ ایذا تجہکو دی ہے ظالم ہے تو وہ شخص جسنے اوسکو تجہپر قادر کیا ہے اور اوسکے ہاتہہ پر اس ایذا کو تیرے لیے جاری فرمایا ہی وہ تو ظالم نہین ہے لوگون کی ایذا رسانی تو ضروری واسطے بندہ کے ہوتی ہے اوس سے کسیکو چارہ نہین ہوتا ہے جیسے سردی گرمی اور نہ کوئی حیلہ اوسکے دفع کا ملتا ہے جو شخص اذیت حرو برد پر خفا ہو غصہ کرے وہ عاقل حازم نہین ہے یہہ سب اذیات قدر سے جاری ہوتے ہین

اگرچہ اوسکے طرق و اسباب مختلف ہین مقام چہارم مقام احسان الی المسیئی کا ہے کہ دوسرے کی بدی کا مقابلہ احسان سے کرے ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

اس مقام کے فوائد و مصالح اللہ ہی خوب جانتا ہے یہہ مقام اگر بندہ کے ہاتھ سے فوت ہوجاے تو ہرگز اپنے نفس کے لئے اخس و اسفل مقامات کو پسند نکرے ؎

شنیدم کہ مردان راہ خدا	دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام	کہ با دوستانت خلاف ست وجنگ

فصل

تیسری قسم وہ ہے جو بندہ کے اختیار سے وارد ہوتی ہے جب متمکن ہوجاتی ہے تو کوئی اختیار و حیلہ اوسکے دفع کے لئے نہین ہوتا جیسے عشق کہ اول اختیاری ہوتا ہے پہر اضطراری ہوجاتا ہے یا جیسے تعرض کرتا ہے اسباب امراض و آلام سے جنکے دور کرنے کا کوئی حیلہ نہین ہے یعنی بعد مباشرت اون اسباب کے جیسے کوئی حیلہ دفع شکر کا بعد تناول مسکر کے نہین ہوتا ہے اس قسم مین فرض عبد یہہ ہے کہ اول ہی سے صبر کرے اگر یہہ صبر فوت ہوگیا ہے تو آخر مین صابر ہو داعی ہوی و نفس کا مطیع نہ بنے شیطان کا اسجگہہ ایک وسوسہ عجیبہ ہے خیال مین یہہ ڈالتا ہے کہ جس چیز سے اوسکو منع کیا گیا ہے اوسکا استعال اوسپر متعین یا مباح ہے بطور تداوی کے نہایت یہہ ہے کہ جسطرح شراب و نجاست سے دوا کرتے ہین اوسیطرح یہہ دوا بہی ہے اکثر فقہا نے اوسکے لئے جائز رکہی ہے حالانکہ یہہ اعظم جہل ہے کیونکہ یہہ تداوی ہرگز مزیل اوس مرض کی نہوگی بلکہ اوسکو زیادہ و قوی کریگی اور جو کوئی وہ دوا کریگا تو اوسکا دین دنیا سب برباد جاویگا بلکہ دوا ہی نافع اوس دار کی یہی صبر و تقوی ہے کما قال تعالے وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور۔ وقال تعالے انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین سو صبر و تقوے

علاج ہر مرض دوا رہرد ا ہے ایک دوسرے سے استغنا نہین ہوسکتا ہے

صبر ست علاج دل بیمار تو واقف		افسوس کہ کم داری وبسیار ضرور ست

سوال بہلا اس قسم کے صبر مین بندہ کو کچہہ ثواب بہی ملتا ہے اگر وہ عاصی مفرط شعاطی اسبابہ ہے یا جو کچہہ اوس سے متولد ہوتا ہے اوسپر معاقب ہوگا حالانکہ وہ اوسکے اختیار مین نہین ہے **جواب** ہان جبکہ اللہ کے لیے صبر کریگا اور جس سبب محظور کا برتاؤ اوسنے کیا ہے اوسپر نادم ہوگا تو اوسکو اس قسم کے صبر کا ثواب ملیگا کیونکہ یہہ ایک طرح کا جہاد نفس ہے جو اوس سے ظاہر ہوا ہے اور یہہ جہاد عمل صالح ہے اللہ کسی عمل حسن کا اجر ضائع نہین کرتا ہے رہی عقوبت اوسکی اوس امر پر جو اوس سے پیدا ہوا ہے سو وہ اوس سبب پر اور جو کچہہ اوس سے متولد ہوا ہے مستحق عقوبت کا ہے جسطرح مست آدمی کو اوسکی جنایت پر بحالت سکر مین کرتا ہے عقاب کیا جاتا ہے اور جبکہ سبب محظور ہوگا تو سکران معذور نہ ٹہریگا کیونکہ اللہ تعالے اسباب محرمہ پر اور جو کچہہ اون سے متولد ہوتا ہے عقاب کرتا ہے جسطرح کہ اسباب ماموره اور اوسکے متولدات پر ثواب دیتا ہے اسیلئے جو شخص کہ کسی شخص کو طرف کسی بدعت وضلالت کے بلاتا ہے اوسکے گناہ برابر گناہ اون لوگون کے ہوتے ہین جو اوسکی تابعداری کرتے ہین اسلئے کہ اونکا اتباع اوسکے لئے خود اوسکے فعل سے متولد ہوا ہے اسی وجہ سے ابن آدم پہلے جسنے اپنے بہائی کو قتل کیا تہا ایک حصہ گناہ ہر قاتل ظالم کا لکہا جاتا ہے یعنی قیامت کے دن تک **وقد قال تعالے** لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم **وقال تعالے** ولیحملن اثقالھم مع اثقالھم **ف** بہلا اس متولد سے توبہ کسطرح ہوسکتی ہے یہہ تو کچہہ اوسکا فعل نہین ہے انسان اوسی کام سے توبہ کرسکتا ہے جسکا تعلق اوسکے اختیار سے ہوتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ توبہ مذکور یون ہوسکتی ہے کہ اوسپر نادم ہو اوسکے دواعی وموجبات کو قبول نکرے نفس کو اوسسے روکے باز رکہے وہ متولد اگر متعلق بغیر ہے تو اوسکی توبہ یہہ ہے کہ غیر سے اوسکو رفع کردے جہانتک بن سکے اسیلئے توبہ داعی الی البدعۃ کی یہہ ہے کہ سب پر یہہ بات ظاہر کردے کہ جسطرف وہ لوگونکو

بلاتا تھا وہ کام بدعت وضلالت تہا ہدایت اوسکی ضد مین ہے جسطرح کہ اللہ تعالےٰ نے اسی بات کو
کو یہ اہل کتاب مین شرط کیا ہے وہ آیات بنیات الٰہی کا کتمان کرتے تہے ہدایت کو لوگون کے گمراہ
کرنے کے لیے چہپاتے تہے اونکو حکم دیا کہ اپنے اعمال نفوس کو درست کرین اور جسکا کتمان کیا ہے
اوسکو لوگون پر ظاہر کرین **فقال** ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والہدی
من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولئك یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون الا الذین
تابوا واصلحوا وبینوا فاولئك اتوب علیہم وانا التواب الرحیم اسیطرح توبہ منافقین مین
جنکا دین بگاڑنا قلوب ضعفاء مومنین کا تہا یہود ومشرکین واعداء رسول کے ساتہ تہے ظاہر مین
بطور ریاء وسمعہ مسلمان بنتے تہے یہہ شرط کی ہے کہ بدل مین اوس افساد کے اصلاح کرین معتصم باللہ
ہون اعتصام بالکفار کو چہوڑ دین مشرکین وغیرہ سے کچہہ واسطہ نرکہین اپنا دین اللہ کے لیے خالص
کرین ریاء وسمعہ کے بدل مین اظہار خلوص کرین غرضکہ شرائط وحقائق توبہ کے اسیطرح پر ہیئے بوجہی
جاتے ہین واللہ المستعان ٭

باب ایمان مین اوس صبر کے جو نفس پر بہت شاق و دشوار ہے

مشقت صبر کی مطابق قوت داعی الی الفعل اور اوسکی سہولت کے بندہ پر ہوتی ہے جب کسی کام مین
یہہ دونون امر جمع ہوتے ہین تو صبر صابر پر نہایت درجہ شاق ہوجاتا ہے اور جو دونون نہوئے تو پہر
صبر بہت سہل ہوتا ہے اور اگر ایک امر ہو اور دوسرا نہوا تو صبر ایک وجہہ سے سہل دوسری وجہہ سے مشکل
ہوتا ہے جس کسی کے لئے کوئی داعی طرف قتل وسرقت وشرب خمر وانواع فواحش کے نہین ہے اور نہ یہہ
کام اوسپر آسان ہین اوسکا صبر کرنا ان امور سے اسہل وایسر ہے اور جسکے لئے داعی طرف ان کامون
کے موجود ہے اور شدید الدعوۃ ہے اور اوسپر ایسے کام کرنا سہل ہین اوسکو صبر کرنا اون سے نہایت
درجہ شاق ودشوار ہے اسیلئے صبر کرنا سلطان کا ظلم سے جوان آدمی کا فاحشہ سے غنی کا تناول شہوات
ولذات سے اللہ کے نزدیک بہت قدر ومنزلت رکہتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے عجب ربك

من شاب ليست له صبوة رواه احمد اسی سبب سے وہ سات گروہ جنکا ذکر حدیث مین آیا ہے
سایۂ عرش مین ہونگے اسلیئے کہ اونہون نے کمال صبر کیا اور مشقت اوٹھائی امام عادل کا صبر
عدل پر روکنا نفس کا ظلم سے قسمت و حکم و رضا و غضب مین صبر جوان کا اللہ کی عبادت و مخالفت
ہوای نفس پر صبر آدمی کا ملازمت مسجد پر صبر متصدق کا اخفا رصدقہ پر صبر مدعو الی الفاحشہ کا
باوجود کمال جمال داعی اور اوسکے منصب عالی کے صبر دو متحابین کا راہ خدا مین وقت اجتماع و افتراق
کے صبر باکی کا خوف خدا سے اشق صبر ہے اسیواسطے عقوبت شیخ زانی و ملک کذاب و فقیر مختال کی
اشد عقوبت ہوتی ہے بسبب اسکے کہ ترک ان اشیاء محرمات کا اونپر سہل و آسان ہے داعی ان اشیاء کے
اونکے نفوس مین ضعیف و ناتوان ہین تو جبکہ اونہون نے باوجود اس سہولت کے ترک صبر کیا تو
یہہ دلیل ہے اونکے تمرد کی اللہ پر اور انکی سرکشی کی خدا پر اسیلئے صبر کرنا معاصی لسان و فرج سے اصعب
انواع صبر ہے بسبب شدت داعی و سہولت اون دونون کے کیونکہ معاصی زبان کے فاکہہ انسان
ہین جیسے نمیمہ غیبت کذب بہتان افترا مراء ثنا ر نفس تعریضاً و تصریحاً حکایت کلام مردم
حکایت ما جبلہا کہ خلق طعن بر با غض مدح محبوب وغیرہ کہ اس کام مین قوت داعی و سہولت حرکت
زبان متفق ہو کر صبر کو ضعیف کر دیتی ہے اسیلئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معاذ سے فرمایا
تھا امسك عليك لسانك اونہون نے کہا وانا لمؤاخذون بما نتكلم به فرمایا وهل يكب
الناس في النار على مناخرهم الا حصائد السنتهم خصوصاً جبکہ زبان کے گناہ کسی
شخص کی عادت ہو جاتے ہین تو پہر اوسکو صبر کرنا اون سے مشکل ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو تو بعض
اشخاص کو دیکھتا ہے کہ وہ قائم لیل صائم نہار ہے ایک دم بہی حریر کے تکیہ پر ٹیکا نہین کرتا ہر بات
سے پرہیز رکتا ہی مگر زبان اوسکی لوگون کی آبروریزی و چغلخوری و دروغگوئی و دشنام دہی
مین مثل قینچی کے چلتی ہے لوگون کی آبرو اوسکا تفکر ہے جو بات نہین جانتا ہے وہ مونہ سے
بکڈالتا ہے اسیطرح بہت سے لوگ دقائق حرام سے تورع کرتے ہین ایک قطرۂ شراب کے روادار
نہین ہین برابر سر سوزن کے نجاست کو پسند نہین کرتے ہین مگر کچہہ پروا ارتکاب فرج حرام کی

نہین رکہتے چنانچہ حکایت ہی کہ ایک آدمی نے ایک اجنبی عورت سے خلوت مین ارادہ جماع کا کیا کہا اے عورت تو اپنا مونہہ چہپالے اسلئے کہ دیکہنا طرف زن اجنبی کے حرام ہے **حکایت** ایکشخص نے اہل کوفہ مین سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ خون پشہ کا حکم حالت احرام مین کیا ہے اونہون نے کہا اے لوگو ذرا اس شخص کو دیکہو کہ یہہ خون پشہ سے سوال کرتا ہے حالانکہ ان کوفیون نے خون ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہایا ہے اونکو قتل کیا ہے ابن القیم رح کہتے ہین ایسا ہی ایک اتفاق مجہکو ہوا کہ مین حالت احرام مین تہا ایک قوم اعراب کی آئی جو مشہور تہی بقتل نفوس و غارتگری اموال اونہون نے مجہہ سے پوچہا کہ محرم کو قتل کرنا جوؤن کا کیسا ہی مینے کہا عجب تعجب کی بات ہے کہ یہہ قوم قتل نفوس سے تو تورع نہین کرتی ہے جو حرام ہین اور احرام مین جوؤن کے مارنے کا مسئلہ پوچہتی ہے مقصود یہہ ہے کہ اختلاف شدت صبر کا انواع معاصی و آحاد ذنوب مین باختلاف دواعی معصیت قوت و ضعف مین ہوتا ہے کہتے ہین علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے صبر تین طرح پر ہے ایک مصیبت پر دوسرا طاعت پر تیسرا معصیت سے جسنے مصیبت پر صبر کیا اور اوسکو حسن عزا کے ساتھہ رد کیا تو اللہ اوسکے لئے تین سو درجے لکہتا ہے جسنے طاعت پر صبر کیا اور اوسکو بجالایا جسطرح کہ اللہ نے حکم فرمایا تہا تو اوسکو چہہ سو درجے ملتے ہین جسنے معصیت سے صبر کیا اللہ سے ڈرکر اوسکو چہوڑ دیا جو چیز پاس خدا کے ہے اوسکا امیدوار ہوا تو اوسکے لئے نو سو درجے لکہے جاتے ہین میمون بن مہران نے کہا ہے صبر دو طرح پر ہے ایک مصیبت پر یہہ بہت اچہا ہے مگر اس سے بہی افضل تر صبر کرنا معصیت سے ہے فضیل نے کہا سلام علیکم بما صبرتم سے مراد صبر کرنا ہے امر و نہی پر گویا کہ صبر علی المصیبۃ کو داخل قسم مامور رکہا ہے ؛

باب ۱۵ بیان مین نصوص کتاب عزیز کے جو متعلق صبر کے آئی ہین

امام احمد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے صبر قرآن شریف مین نوّے جگہہ آیا ہے لکن ہم اسجگہہ اون انواع کو ذکر کرتے ہین جنمین بیان صبر کا فرمایا گیا ہے چہہ کئی نوع ہین ایک امر بصبر **کقولہ** واصبروا

وما صبرك الا بالله واصبر لحكم ربك دوسری نہی ضد صبر سے کقوله ولا تستعجل
لهم وقوله ولا تهنوا ولا تحزنوا وقوله ولا تكن كصاحب الحوت غرضکہ جس
اللہ نے نہی کی ہے وہ مضاد صبر ماموربہ ہے تیسرے تعلیق فلاح کی مجموع ان امور پہ چوتھے
اخبار مضاعفت اجر صابرین کے غیر صابرین پر کقوله اولئك يؤتون اجرهم مرتين
بما صبروا وقوله انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب سلیمان بن قاسم نے کہا
ہر عمل کا ثواب معلوم ہے مگر صبر کا قال تعالی انما یوفی الصابرون الخ پھر کہا یعنی مثل آب
منہمر منحدر کے پانچوین تعلیق امامت دین ویقین کی ساتھ صبر کے قال تعالی وجعلنا هم
ائمة يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا باياتنا يوقنون غرضکہ امامت فی الدین
اسی صبر ویقین سے ملتی ہے چھٹے ظفر بمعیت خدا قال تعالی ان الله مع الصابرين ابوعلی
دقاق نے کہا ہے صبر والون نے دونون جہان کی عزت پالی اللہ کی معیت لے بیٹھے ساتوین
یہہ کہ اللہ نے صبر والون کیواسطے تین امر جمع کیے ہین جو غیر صابرین کو نہین دیے ایک صلوٰة
اونپر دوسرے رحمت واسطے اونکے تیسرے ہدایت بخشنا اونکو قال تعالی وبشر الصابرين
الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون اولئك عليهم
صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون بعض سلف کو کسی نے ایک مصیبت پر
تعزیت کی تہی کہا مین صبر نکرونگا تو کیا کرونگا حالانکہ اللہ تعالے نے صبر پر مجھسے تین باتون
کا وعدہ کیا ہے جو دنیا وما علیہا سے بہتر ہین آٹھوین یہہ کہ اللہ نے صبر کو عون کیا ہے اور حکم
دیا ہے کہ صبر سے استعانت کیجاوے فقال واستعينوا بالصبر والصلوٰة سو جسکو صبر نہین
اوسکے لیے عون نہین نوین یہہ کہ اللہ نے نصر کو معلق کیا ہے صبر وتقوی پر فقال بلیٰ
ان تصبروا وتتقوا ويأتوكم من فورهم هذا يمددكم ربكم بخمسة الاف
من الملائكة مسومين اسیلئے حدیث مین آیا ہے واعلم ان النصر مع الصبر دسوین یہہ کہ
اللہ تعالے نے صبر کو ایک بڑی سپر بنایا ہے مکروفریب اعدا سے بندے کے لئے کوئی سپر کید و مکر

اعدا سے بچنے کے لئے اعظم تر صبر سے نہین ہے فقال تعالیٰ وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم
کیدھم شیئا گیارہوین یہہ کہ فرشتے جنت مین صابرین پر بسبب اونکے صبر کے سلام کرتے ہین
کما قال تعالیٰ والملائکۃ یدخلون علیھم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی الدار بارہوین یہہ کہ عوض عقاب کے حکم عقاب کرنے کا دیا ہے پہر قسم موکد کہا کر یہہ کہا ہے
لان صبرتم لھو خیر للصابرین یہہ جگہہ غور کی ہے ذرا اس تاکید بالقسم کو سوچو تیرہوین
اجر کبیر کو صبر و عمل صالح پر رکہا ہے فرمایا الا الذین صبروا وعملوا الصالحات اولئک لھم
مغفرۃ واجر کبیر چودہوین یہہ کہ صبر کرنیکو مصائب پر عزم امور مین داخل کیا ہے عزم امر
وہی کام ہوتا ہے جو جلیل شریف ہے قال ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور
اسیطرح وہ بات ہے جسکی حکایت وصیت لقمان مین اونکے بیٹے کو کی ہے پندرہوین موسیٰ سے
وعدہ ظفر کا فرمایا ہے صبر کرنے پر فقال وتمت کلمۃ ربک الحسنیٰ علی بنی اسرائیل بما
صبروا سولہوین خصال خیر سے یون خبر دی ہے کہ وہ اوسیکو نصیب ہوتے ہین جو صبر کرتا ہے
فقال ولا یلقاھا الا الذین صبروا یہہ آیت دو جگہہ آئی ہے سترہوین یہہ خبر دی ہے
کہ منتفع و متعظ باٰیات وہی شخص ہوتا ہے جو صبار شکور ہے قال وذکرھم بایام اللہ
ان فی ذلک لاٰیات لکل صبار شکور وقال الم تر ان الفلک تجری فی البحر
الیٰ قولہ ان فی ذلک لاٰیات لکل صبار شکور وقال وجعلنا ھم احادیث
الیٰ قولہ صبار شکور وقال ومن اٰیاتہ الجوار فی البحر کالاعلام الیٰ قولہ
لکل صبار شکور یہہ چار آیتین ہین انہین دلیل ہے اس بات پر کہ آیات الٰہی سے اہل صبر
و شکر ہی منتفع ہوتے ہین اٹھارہوین اپنے بندہ ایوب علیہ السلام پر بابت اسی صبر کے ثنا ر
حسن فرمائی ہے فقال انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب یہہ دلیل ہے اس امر پر
کہ جو صابر نہین ہے وہ بئس العبد ہے انیسوین خسران کا حکم عام کیا ہے اونپر جو اہل حق و
صبر سے نہین ہین اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ سوائے اونکے کوئی اور رابح و منتفع نہین ہوتا ہے

فقال ان الانسان لفی خسر الآیۃ ف لوگ اگر اس سورۃ کو اخذ کرین اور اوسمین
فکر فرما دین تو سب کو گنجایش کر سکتی ہے بندے کا کمال یہہ ہے کہ قوت علم قوت عمل کو کامل کرے
یعنی ایمان و عمل صالح کو بجالائے سو جسطرح وہ محتاج اپنے نفس کی تکمیل کا ہے اسیطرح محتاج تکمیل غیر
کا بھی ہے وہ تکمیل غیر یہی ہے کہ تواصی بحق و تواصی بالصبر فرمائے غرضکہ اگر ان سب کا وہی صبر ٹھیرتا ہے
بیسوین یہہ کہ اہل میمنہ کو خاصکر اہل صبر و مرحمت ٹھیرایا ہے یہہ دونون خصال انہین کے ساتھ
قائم ہین اسی کی وصیت غیرونکو بھی کی ہے فقال تعالے ثم کان من الذین امنوا وتواصوا
بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ اولئک اصحاب المیمنۃ یہہ گویا حصر ہے اصحاب میمنہ مین سو
جس کسی شخص مین یہہ دونون وصف ہین وہ میمنہ والا ہے لوگ اوسکی نسبت چار
طرح پر ہین ایک وہ ہین جنہین نہ صبر ہے نہ رحمت دوسرے وہ ہین جنکو صبر و رحمت دونون ہین
تیسرے وہ ہین جنکو رحمت ہے مگر صبر نہین چوتھے وہ ہین جنکو صبر ہے مگر رحمت و رقت نہین سب سے
بہتر وہ ہین جنکو صبر بھی ہے رحمت بھی ہے باقی سب شر ہین اکیسوین یہہ کہ اللہ پاک نے صبر کو
سارے ارکان اسلام مقامات ایمان سے مقرون فرمایا ہے کسی جگہہ نماز سے ملایا ہے کقولہ
واستعینوا بالصبر والصلوۃ کسی جگہہ اعمال صالحہ سے عموماً پیوند دیا ہے کقولہ الا الذین
صبروا وعملوا الصالحات کسی جگہہ تقوی سے جوڑ دیا ہے کقولہ انہ من یتق ویصبر
کسی جگہہ دامن شکر سے باندہا ہے کقولہ ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور کسی
جگہہ قرین حق ٹھیرایا ہے کقولہ وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر کسی جگہہ قرین رحمت
کیا ہے کقولہ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ کسی جگہہ یقین سے ملایا ہے کقولہ
لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون کسی جگہہ صدق سے نزدیک کیا ہے کقولہ والصادقین
والصادقات والصابرین والصابرات یہہ صبر وہ چیز ہے جسکو اللہ نے سبب اپنی محبت
و معیت و عون و نصر و حسن ثواب و جزا کا ٹھیرایا ہے یہہ وہ امور ہین کہ بعض اونکا واسطے
شرف و فضل کے کافی ہے چہ جاے اسکے کہ یہہ سب امور یکجا جمع ہوجاوین اللہم ارزقنا و وفقنا آمین

باب ۱۶ بیان مین نصوص سنت کے جو متعلق صبر آئے ہین

صحیحین مین انس بن مالک سے مرفوعًا آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا
وہ اپنے بچہ پر روتی تھی اوسکو فرمایا اللہ سے ڈرا ور صبر کر اوسنے کہا تمکو میری مصیبت
کی کیا پروا ہے جب حضرت چلے گئے کسی نے اوس سے کہا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے
اوسکی حالت ایسی ہوگئی جیسے کوئی مرتا ہو حضرت کے دروازے پر آئی کوئی دربان نہ پایا کہا
اے رسول خدا مینے آپکو نہ پہچانا فرمایا صبر رہی ہے جو وقت اول صدمہ کے ہو دوسرا لفظ یون ہے
جو نزدیک صدمہ اولی کے ہو ف یہہ قول حضرت کا الصبر عند الصدمۃ الاولی ویسا
ہی جیسا وہ قول کہ لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب
کیونکہ مصیبت کے ناگہان آنے مین ایک طرح کی دہشت ہوتی ہے جو دلکو ہلا دیتی ہے صدمہ
سے گھبرا لیتی ہے جب صدمہ اولی پر صبر کیا تیزی اوسکی ٹوٹ جاتی ہے قوت اوسکی ضعیف
ہوجاتی ہے اوسوقت استدامت صبر اوسپر ہلکی ہوجاتی ہے مصیبت دلپر آتی ہے دل کچھہ
اوسکی جگہہ نہین ہے وہ آکر دلکو پریشان کر دیتی ہے اسیکو صدمہ اولے کہتے ہین پھر جب اسکے
بعد آتی ہے تو دل اوسکو سہ لیتا ہے اوسکے لئے جگہہ بنجاتا ہے جان لیتا ہے کہ اوس سے چارہ
وگریز نہین ہے چار ناچار صبر کرتا ہے یہہ صبر اضطراری ہوتا ہے اوس عورت نے جب یہہ
جانلیا کہ اوسکا جزع کرنا کچھہ فائدہ نہین دیتا تو پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عذر کرنیکو
آئی گویا مطلب یہہ تھا کہ مینے صبر کیا اوسپر حضرت نے اوسکو یہہ خبر دی کہ صبر جب تھا کہ وقت
صدمہ اولی کے کیا ہوتا یعنی وہ اختیاری ہوتا اب جو صبر کیا ہے وہ اضطراری ہے دوسری
حدیث ابوہریرہ بھی اسی امر پر دلیل ہے کہ حضرت بقیع مین ایک عورت پر گذرے وہ ایک قبر
پر اوندہی پڑی روتی تھی فرمایا اے خدا کی لونڈی اللہ سے ڈر صبر کر اوسنے کہا اے عبد اللہ
مین غمگین ثکلی ہون یعنی میرا بچہ مر گیا فرمایا یا امۃ اللہ اتقی اللہ واصبری اوس نے کہا

اے بندۂ خدا اگر تو میری طرح مصیبت زدہ ہوتا تو تو مجھکو معذور رکھتا فرمایا اے اللہ کی لونڈی
صبر کر کہا اے عبد اللہ قد اسمعت فانصرف عنی یعنی تو نے مجھکو یہہ بات سنا دی اب تو چلا جا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے چلے گئے ایک صحابی جو آپکے ہمراہ تھے اونھون نے کھڑی
رکھکر اوس عورت سے کہا تجھہ سے اس شخص نے جو چلا گیا کیا کہا اوسنے کہا یہہ کہا وہ کہا مینے یہہ جواب
دیا کہا تو اوسکو پہچانتی ہے کہا نہین کہا وہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے وہ جلدی
سے اونکی طرف چلی یہانتک کہ آپکے پاس آکر کہا مین صبر کرونگی مین صبر کرونگی اے رسول خدا فرمایا
الصبر عند الصدمة الاولی الصبر عند الصدمة الاولی رواہ سعید بن ابی زید
اسی سیاق کو ابن ابی الدنیا نے بھی ذکر کیا ہے مگر اپنی سند سے اس روایت سے حدیث کے
معنی واضح ہوگئے ابو عبید نے کہا ہے اسکے یہہ معنی ہین کہ انجام ہر مصیبت کا صبر ہوتا ہے لیکن محمود
یہہ ہے کہ وقت حدت وحرارت مصیبت کے صبر کرے ف اس حدیث مین کئی طرح کے علم ہین ایک
وجوب صبر کا ہے مصائب پر تیہہ صبر منجملہ اوس تقوی کے ہے جسکا حکم بندہ کو دیا گیا ہے دوسرے
امر بمعروف ونہی عن المنکر کرنا ہے اور یہہ بات ہے کہ غمگوسے وشدت مصیبت کی آمر وناہی سے
امر ونہی کو ساقط نہین کرتی ہے تیسری تکرار ہے امر ونہی کی مرۃ بعد اخری یہانتک کہ آمر نزدیک
خدا کے معذور رہے چوتھے یہہ حدیث حجت ہے جواز زیارت قبور پر واسطے عورتون کے کیونکہ
حضرت نے اوس عورت پر انکار زیارت کا نہین فرمایا فقط حکم صبر کرنے کا دیا اگر زیارت حرام ہوتی
تو حکم اوسکا بیان فرماتے یہہ بات آخر امر تھی اسلیے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعد سال ہفتم کے اسلام
لائے تھے مگر اس پچھلی بات کا جواب یہہ ہے کہ حضرت نے اوس عورت کو حکم اللہ سے ڈرنے کا دیا اور صبر
کرنے کو فرمایا تیہہ انکار ہے اوسکے حال پر زیارت قبر کا اور رونے کا دلیل اسپر یہہ ہے کہ جب اوسکو
معلوم ہوا کہ آمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اونکی اطاعت واجب ہے تو جلدی سے
آئی اور عذر کیا ابوہریرہ نے یہہ نہین کہا کہ وہ اوس واقعہ مین حاضر تھے تیہہ دلیل نہین ہے اس
بات پر کہ وہ قصہ بعد اونکے اسلام لانے کے تہا اور اگر حاضر قصہ بھی ہوتے تو لعنت کرنا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زائرات قبور پہ اور اونپر جو وہان مسجدین بناتے ہین چراغ جلاتے ہین
بعد اس واقعہ کے مرض موت مین تہا اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس حکم کو اوسے
نہ سنایا کیونکہ وہ عین حالت صدمہ مین ماں کا اپنے جی کی نہتی تہا شفقت ورحمت منع نفرمایا
اگر اوسوقت فرماتے اور وہ اوس حال مین نہ سنتی تو ہلاک ہوجاتی یہہ گناہ حضرت پر ہوتا کیونکہ
وہ تو نہین جانتی تہی کہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہہ پہنچا سنا اوسکا انحراف ہوا
اوسکی معصیت سے فهذا من کمال رحمته ورأفته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ف صحیح مسلم مین
ام سلمہ سے آیا ہے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے نہین پہونچتی
کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہر کہتا ہے جو حکم کیا ہے اللہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون
اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها الا اخلف الله له خیرا منها جب ابو
سلمہ مرگئے مینے کہا اونسے بہتر کون مسلمان ہوگا سبسے پہلے اونہین نے ہجرت کی تہی پہر مین نے
یہہ کلمہ کہا اللہ نے اونکے عوض مجہے رسول خدا دیئے آپنے حاطب بن ابی بلتعہ کو پیغام دیکر بہیجا
مینے کہا میری ایک بیٹی ہے مین غیرت دار ہون فرمایا مین دعا کرونگا کہ اللہ اوسکو بیٹی سے
مستغنی کردیگا اور غیرت کو دور فرمادیگا مینے حضرت سے نکاح کرلیا لفظ ابو داؤد کا اس حدیث
مین یون ہے جب تم مین کسیکو مصیبت پہونچے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے پہر اللهم
عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیها وابدلنی خیرا منها جب ابو سلمہ مرنے لگے مین نے کہا
اللهم اخلفنی فی اهلی خیرا منها جب مرگئے مینے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون عند اللہ
احتسب مصیبتی فاجرنی فیها دیکہو انجام صبر واسترجاع ومتابعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور رضا عن اللہ کو کہ اوسنے ام سلمہ کو کہان پہونچایا اکرم خلق کی نکاح مین دیا
جامع ترمذی ومسند احمد وصحیح ابن حبان مین ابی موسی سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب کسی بندہ کا بچا
مرجاتا ہے اللہ تعالے فرشتون سے کہتا ہے تمنے میرے بندے کے بچے کو لیلیا وہ کہتے ہین ہان
فرماتا ہے تمنے پہل اوسکے دل کا قبض کرلیا کہتے ہین ہان فرماتا ہے بندہ نے کیا کہا کہتے ہین تیری

حمد کی استرجاع کیا فرماتا ہے بناؤ واسطے میرے بندے کے ایک گھر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد
رکھو صحیح بخاری مین انس سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ کہتا ہے جب مبتلا کرتا ہون مین کسی اپنے
بندے کو اوسکی دونون آنکھون مین پھر وہ صبر کرتا ہے تو عوض مین اوسکے جنت دیتا ہون
ترمذی کا لفظ اس حدیث مین یون ہے کہ جب لیتا ہون دونون آنکھین کسی اپنے بندے کی
دنیا مین تو نہین ہے جزا اوسکی نزدیک میرے مگر جنت دوسرا لفظ ترمذی کا یہہ ہے اللہ فرماتا
ہے جب لیجاتا ہون مین دونون آنکھین کسیکی اور وہ صبر بامید اجر کرتا ہے تو راضی نہین
ہوتا مین واسطے اوسکے کسی ثواب کا سوا ے جنت کے سنن نسائی مین ابن عمر سے آیا ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ راضی نہین ہوتا اللہ واسطے اپنے بندۂ مومن کے
جبکہ اوسکی آنکھین کھو دیتا ہے اہل زمین سے اور وہ امید اجر کی رکھتا ہے ساتھ کسی ثواب کے
سوا ے جنت کے صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے اللہ عز وجل کہتا ہے نہین ہے
واسطے میرے بندۂ مومن کے کوئی جزا جبکہ مینے اوسکی آنکھین قبض کرلین اہل ارض سے پھر
اوسنے احتساب کیا مگر جنت نیز یہہ بھی بخاری مین عطا بن ابی رباح سے آیا ہے کہ ابن عباس نے
اوسسے کہا کیا نہ دکھاؤن مین تجھکو ایک عورت جنت والون مین سے مینے کہا ہان کہا یہہ کالی عورت
ہے اسنے حضرت کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ مجھے مرگی آتی ہے بدن کھلجاتا ہے اللہ سے میرے
لئے دعا کرو فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون کہ اللہ
تجھکو عافیت بخشے اوسنے کہا مین صبر کرونگی پھر کہا مین جو منکشف ہوجاتی ہون اسکے لئے تو دعا کرو
کہ بدن نہ کھلا کرے حضرت نے دعا کی موطا مین عطا بن یسار سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ دو فرشتے پاس اوسکے بھیجتا ہے فرماتا ہے دیکھو یہہ بندہ
اپنے عیادت کرنیوالون سے کیا کہتا ہے سو اگر وہ اپنے عوادسے اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو وہ
اوسکو طرف اللہ کے لیجاتے ہین حالانکہ وہ دانا تر ہے فرماتا ہے مجھپر ہے واسطے اپنے بندے کے جب
مین اوسکو وفات دون یہہ بات کہ اوسکو بہشت مین لیجاؤن اور اگر شفا بخشون تو بہتر اوسکی لحم

اجر صبر بر نابینائی

اجر صبر بر صرع

اجر صبر بر بیماری

ودم سے گوشت وخون دون اوسکے سیئات کا کفارہ کرون صحیفۂ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ مین مرفوعاً آیا ہے جسدن جمع کریگا اللہ خلائق کو ایک منادی ندا کریگا کہ صبر والے کہان
ہین کچھ تھوڑے سے لوگ اوٹھ کھڑے ہونگے جلدی سے طرف جنت کے چلدینگے فرشتے اونکو آگے
بڑھکر لینگے کہین گے ہم تمکو دیکھتے ہین کہ تم طرف جنت کے جلدی کرتے ہو تم کون لوگ ہو وہ کہین گے
ہم اہل فضل ہین فرشتے پوچھین گے تمہارا فضل کیا ہے تو وہ کہین گے جب ہم پہ ظلم ہوتا تھا تو ہم
صبر کرتے تھے جب ہم سے برائی کیجاتی تھی تو ہم معاف کرتے تھے جب ہم سے جہالت کی جاتی تھی تو
ہم حلم کرتے تھے فرشتے اون سے کہین گے اچھا جاؤ جنت مین اچھا اجر ہے عمل کرنیوالونکا صحیح مین
آیا ہے حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا بعض لوگون نے کہا اس تقسیم سے اللہ مراد نہین ہے یہ خبر حضرت
کو دیگئی فرمایا رحم کرے اللہ موسیٰ پہ اونکو اس سے بھی زیادہ ایذا دیگئی تھی مگر صبر کیا صحیحین مین
عائشہ سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کو کوئی مصیبت نہین پہونچتی مگر کفارہ کرتا ہی اللہ
تعالے صاحب مصیبت سے یہانتک کہ کانٹا جو اوسکو لگتا ہے صحیحین مین ہے ابو سعید و ابو ہریرہ
سے مرفوعاً نہین پہونچتا مسلمان کو کوئی نَصَب و وَصَب نہ ہَم نہ حُزن نہ اَذیٰ نہ غم یہانتک کہ جو
کانٹا اوسکو چبھتا ہے مگر اللہ اوسکی خطاؤن کا کفارہ کرتا ہے صحیح مسلم مین عائشہ سے آیا ہے کہ
حضرت نے فرمایا نہین لگتا کوئی کانٹا کسی مومن کو یا زیادہ اوس سے مگر بلند کرتا ہے اللہ بسبب
اوسکے درجہ اور گراتا ہے اوس سے ایک خطا مسند مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ہمیشہ
کوئی بلا رہتی ہے بدن مین یا مال و اولاد مین مومن یا مومنہ کے یہانتک کہ ملتا ہے وہ اللہ سے
اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا صحیح مین سعد بن ابی وقاص سے آیا ہے کہ مینے کہا اے رسول
خدا کون لوگ سخت تر ہین بلا مین فرمایا انبیا پھر صالحین پھر جو کوئی افضل ہے پھر جو کوئی بعد
اوسکے افضل ہے مبتلا ہوتا ہے آدمی مطابق اپنے دین کے اگر اوسکے دین مین صلابت ہے تو
بلا مین بھی زیادت ہے اور اگر اوسکے دین مین رقت ہے تو بلا مین بھی خفت ہے بلا تو ہمیشہ
بندے پہ رہتی ہے یہانتک کہ وہ زمین پہ چلتا ہے اوسپر کوئی خطا نہین ہوتی صحیحین مین ابن

مسعود سے آیا ہے کہ مین گیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ تپ سخت مین مبتلا
تھے مینے کہا آپکو بہت سخت تپ ہوتی ہے فرمایا ہان مجھکو برابر دو آدمی کے بخار آتا ہے مینے کہا
آپکو دوہرا اجر ہے فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین ہے زمین پر کوئی
مسلمان جسکو کچھہ ایذا پہونچے مرض سے یا کسی اور چیز سے سوا اوسکے کہ گراتا ہے اللہ اوس سے
خطاؤن کو جسطرح سوکھا درخت پت جھڑ کرتا ہے شیخین نے عائشہ سے روایت کیا ہے نہین دیکھا
مینے دکھہ کو سخت تر کسی شخص پر زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض مسانید مین
مرفوعاً آیا ہے آدمی کے لیے کوئی درجہ ہوتا ہے نزدیک خدا کے اوس تک کسی عمل سے نہین پہنچتا
یہانتک کہ مبتلا ہوتا ہے کسی بلا مین اندر بدن کے پھر اوس درجہ تک پہونچ جاتا ہے بسبب اوسکے
عائشہ مرفوعاً کہتی ہین آدمی جب بیمار ہوتا ہے تو وہ مرض اوسکو گناہون سے ایسا پاک کرتا ہے جیسے
بھٹی لوہے کے میل کچیل کو صحیح بخاری مین خباب بن الارت سے آیا ہے کہ شکایت کی ہمنے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ سایہ کعبہ مین تکیہ لگائے ہوئے ایک چادر کا بیٹھے تھے ہم نے
کہا ہمارے لیے آپ مدد نہین مانگتے دعا نہین فرماتے فرمایا تم سے پہلے ایک آدمی کو پکڑتے زمین
مین اوسکے لیے ایک گڑھا کھودتے پھر آرہ لا کر اوسکے سر پر رکھتے دو ٹکڑے چیر ڈالتے لوہے کی کنگہی
اوسکے سر مین کرتے جو گوشت و ہڈی مین گھس جاتی یہہ کام اوسکو اوسکے دین سے نروکتا واللہ
اس امر کو اللہ تمام کریگا یہانتک کہ سوار صنعا سے حضرموت تک چلا جاویگا نہ ڈریگا مگر اللہ سے
اور گرگ سے اپنی بکری پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو موطا مین قاسم بن محمد سے آیا ہے کہ اونہون نے کہا میری
بی بی مر گئی محمد بن کعب قرظی تعزیت کو آئے مجھسے کہا بنی اسرائیل مین ایک شخص عابد عالم مجتہد تھا اوسکی ایک جورو تھی
وہ اسکو بہت چاہتا تھا وہ مر گئی اوس نے اوس پر بہت رنج و غم کیا یہانتک کہ ایک گھر مین تنہا بیٹھہ کر دروازہ بند کرلیا
لوگو نسے احتجاب اختیار کیا کوئی آدمی اوسکے پاس نجاتا تا ایک عورت نے بنی اسرائیل مین سے
یہہ حال سنا اوسنے آکر کہا مجھکو کچھہ کام ہے ایک فتوی لینا ہے بغیر روبرو ہونیکے تشفی نہو گی
لوگ چلے گئے وہ دروازے پر ٹھیر گئی جب عابد کو خبر ہوئی تو اجازت دی عورت نے کہا مین

حکایت عابد عالم

تم سے نتوی چاہتی ہون کہا کیا کہا مینے اپنے ہمسایہ سے کچھ زیور عاریت لیا تھا اوس کو پہنتی تھی مدت تک عاریت دیتی تھی پہر اوسنے آدمی بہیجکر واپس منگا لیا کیا مین وہ زیور پہیر دون کہا ہان واللہ عورت نے کہا وہ زیور تو میرے پاس ایک مدت تک رہا ہے کہا اوسکا پہیر دینا ہی بہتر ہے کہا اللہ تجہپر رحم کرے کیا تو افسوس کرتا ہے اوس چیز پر جو اللہ نے تجھکو عاریۃً دی تہی پہر تجہہ سے لیلی حالانکہ وہ احق تر تہا ساتہہ اوس چیز کے تجہہ سے وہ عالم مطلب سمجھہ گیا اللہ نے اوس عورت کی بات سے اوسکو نفع دیا ف جامع ترمذی مین ایک شخص بنی مرہ سے روایت ہے اوسنے کہا مین کوفہ مین آیا مجھکو خبر ملی بلال بن ابی بردہ کی مینے کہا اونکے حال مین عبرت ہے مین اونکے پاس گیا وہ ایک گہر مین محبوس تہے جسکو اونہون نے بنایا تہا ہر چیز اونکی بسبب عذاب وزد وکوب کے متغیر ہو گئی تہی وہ پرانے کپڑون مین تہے مینے کہا الحمد للہ اے بلال مینے تمکو دیکہا تہا کہ جب تم ہمپر گذرتے تہے بغیر غبار کے اپنی ناک بند کرتے تہے اب تم اس حالت مین ہو کہو کیونکر صبر کرتے ہو کہا تم کون ہو مینے کہا بنی مرہ بن عباد سے ہون کہا بہلا مین تمکو ایک حدیث نہ سناؤن شاید اللہ تعالی اوس سے تمکو نفع دے مینے کہا ہان لاؤ سناؤ کہا ابو بردہ نے ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین پہونچتی کسی بندے کو کوئی نکبت یا زیادہ یا کم اوس سے مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ اللہ معاف کر دیتا ہے وہ اوس سے بہی زیادہ تر ہے پہر حضرت نے یہہ آیت پڑہی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر ○

	نکتۂ بستہ چہ گوئی خموش		عفو خدا بیشتر از جرم ماست	

صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ اونہون نے کہا گویا مین دیکہتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ حکایت فرماتے ہین ایک نبی کی انبیا مین سے جسکو اونکی قوم نے خون آلودہ کیا تہا وہ خون کو اپنے مونہہ سے پوچہتے جاتے تہے اور کہتے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون اس دعا مین ایک تو عفو خطا ہے دوسرے دعا ہے واسطے قوم کے تیسرے عذر ہی طرف سے اونکے

چوتھے استعطاف ہے لفظ القوی سے موطا مین عبد الرحمن بن قاسم سے مرفوعًا مروی ہے کہ تعزیت
ہے واسطے مسلمانون کے اونکے مصائب مین مصیبت سے ساتھ میرے ترمذی مین حدیث یحیی بن
وثاب سے بروایت ایک شیخ کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے کہ آپنے فرمایا جو مومن
لوگون سے ملتا جلتا رہتا ہے اونکی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ بہتر ہے اوس شخص سے جو ملتا جلتا نہین ہے
اور نہ اونکی اذی پہ صبر کرتا ہے ترمذی نے کہا شعبہ کا یہہ اعتقاد تھا کہ وہ شیخ ابن عمر ہین حدیث
ابی سعید خدری مین مرفوعًا آیا ہے دیا نہین گیا کوئی شخص کوئی عطا بہتر و وسیع تر صبر سے بعض
مسانید مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ جب
متوجہ کرتا ہون مین طرف کسی بندے کے اپنے بندون مین سے کسی مصیبت کو اوسکے بدن یا مال
یا اولاد مین پہر وہ استقبال کرتا ہے اوسکا ساتھ صبر جمیل کے تو شرماتا ہون مین اوس سے
دن قیامت کے اس بات سے کہ کہڑی کرون واسطے اوسکے ترازو یا کہولون اوسکے لئے دیوان
ترمذی مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب دوست رکہتا ہے اللہ کسی قوم کو تو مبتلا کرتا ہے اوسکو سو جو
کوئی راضی رہا اوسکے لئے رضا ہے اور جو کوئی ناراض ہوا اوسکے لئے ناراضی ہے بعض مسانید
مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندہ سے نیکی کا تو ڈالتا ہے اوسپر بلا کو خوب
ڈالنا صحیح مسلم مین حدیث جابر بن عبد اللہ سے آیا ہے کہ داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک عورت پر فرمایا تجہکو کیا ہوا ہے جو کراہتی ہے کہا تپ ہے لا بارک اللہ فیہا فرمایا بخار
کو گالی نہ دے وہ تو بنی آدم کی خطاؤن کو دور کرتا ہے جسطرح بہٹی لوہے کے میل کچیل کو نکالدیتی
ہے ابو ہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے جسکو بخار آیا ایک رات اور وہ راضی رہا اللہ سے تو نکلجاتا ہے
اپنے گناہون سے جیسے کہ جنا ہوا وسدن اوسکو اوسکی مانے حسن نے کہا بخار کفارہ ہوتا ہے
بندہ سے اوسکی سب خطاؤن کا ایک رات کی تپ سے مسند مین ہے ابو سعید خدری نے کہا
آیا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ محموم تھے یعنی آپکو بخار رہتا تپ تھی مینے
چادر کے اوپر ہاتہ رکہا حرارت تپ کی پائی مینے کہا آپکو بہت سخت بخار ہے فرمایا ہم گروہ انبیاء

فصل ... برای صابر

فصل ... کفارہ گناہ ہے

پر اسیطرح دو چند مرض ہوتا ہے تاکہ اجر بہی دو چند دیا جاوے مینے کہا اے رسول اللہ
کون لوگ سخت ترین بلا مین آ فرمایا انبیا۔ مینے کہا پہر کون فرمایا صالحین کوئی آدمی مبتلا ہوتا
ہے فقر مین یہانتک کہ نہین پاتا مگر ایک عبا اوسکو جو گانٹھہ کر پہنتا ہے کوئی آدمی مبتلا
ہوتا ہے قمل مین یہانتک کہ قمل اوسکو قتل کرتی ہے یہہ حال اونکو دوست تر ہوتا ہے عطا سے
تمکو عقبہ بن عامر جہنی مرفوعاً کہتے ہین کوئی عمل نہین ہے مگر خاتمہ اوسی پہ ہوتا ہے مومن جب
بیمار پڑتا ہے فرشتے کہتے ہین اے رب تونے فلان بندے اپنے کو عمل سے روکدیا رب تبارک و
تعالے فرماتا ہے ختم کرو اوسکے لیے مثل اوسکے عمل پہ یہانتک کہ صحت پاوے یا مرجاوے ابوہریرہ
نے کہا جب کوئی بندہ مسلمان بیمار پڑتا ہے تو صاحب یمین کو ندا کیجاتی ہے کہ جاری کر میرے
بندہ پر وہ عمل صالح جو کیا کرتا تہا جبکہ تندرست تہا صاحب شمال سے کہا جاتا ہے تو باز رہ
میرے بندے سے جب تک کہ وہ میرے وثاق مین ہے ایک شخص نے جو پاس ابوہریرہ کے بیٹھا
تہا کہا کاش مین ہمیشہ صاحب فراش رہون ابوہریرہ نے کہا اس بندہ نے خطاؤن کو مکروہ
جانا ذکرہ ابن ابی الدنیا ہلال بن یساف کہتے ہین ہم پاس عمار بن یاسر کے بیٹھے تہے ذکر بیماریون
کا آیا ایک اعرابی نے کہا مین کبہی بیمار نہین ہوا عمار نے کہا تو ہم مین سے نہین ہے یا ہم تم مین سے
نہین ہین مسلمان مبتلا بہ بلا ہوتا ہے وہ بلا اوسکے گناہون کو دور کرتی ہے جسطرح پتے درخت
سے جہڑ جاتے ہین کافر یا فاجر مبتلا بہ بلیہ ہوتا ہے اوسکی مثال اونٹ کی سی ہے اگر چہوڑ دیا
گیا تو اوسکو کچہہ معلوم نہوا کہ کیون چہوڑا گیا اور اگر باندہا گیا تو کچہہ نہ سمجہا کہ کیون باندہا گیا
ابو معمر ازدی کہتے ہین ہم جب ابن مسعود سے کوئی ناخوش بات سنتے چپ ہو جاتے یہانتک
کہ وہ خود ہی اوسکی تفسیر کرتے ایک دن اونہون نے کہا بیمار کے لیے کوئی اجر نہین لکہا جاتا
ہمکو یہہ بات بری لگی ناگوار گزری کہا ہان بیماری سے کفارہ خطا کا ہوجاتا ہے ہم
خوش ہوگئے ف یہہ بات اونکے کمال علم و فقہ کی تہی رضی اللہ عنہ کیونکہ اجر اعمال اختیاریہ
پر ہوتا ہے اور اوس کام پہ جو اون اعمال سے متولد ہو جسطرح اللہ پاک نے ذکر ان دونون

بیان ختم بر عمل

بیان تمنائے ابتلا

نوع کا آخر سورہ توبہ مین دربارہ مباشر انفاق و قطع وادی کے فرمایا ہے کہ اوسکا ابر اونکے
لئے لکھا جاتا ہے دودر بارہ متولد فرمایا ہے یعنی تشنگی و نصب مخمصہ جو راہ خدا مین پہونچے ہر امر
پہان اسورسے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے پس ثواب مرتبط ہوا ساتھ ان دو نوع کے باقی رہے
اسقام و مصائب سو اونکا ثواب مکفر خطایا ہوتا ہے اسیلئے اللہ تعالے نے فرمایا ہے وما اصابکم
من مصیبة فبما کسبت ایدیکم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کفر اللہ بہا من
خطایاہ اسیطرح یہہ فرمایا ہے کہ المرض حطة سو طاعات تو رفع درجات کرتے ہین مصائب
تحیط سیئات ہوتے ہین اسیلئے حدیث مین آیا ہے کہ جسکے ساتھ اللہ ارادہ نیکی کا کرتا ہی اسکو
مصیبت مین ڈالتا ہے جسکے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو دین مین سمجھ دیتا ہے سو پہلی بات
تحیط خطایا ہے دوسری بات رافع درجات ہے یزید بن میسرہ نے کہا ہے آدمی بیمار ہوجاتا ہے
اللہ کے پاس کوئی عمل خیر اوسکا نہین ہوتا اللہ اوسکو بعض خطایا سے گذشتہ کی یاد دلاتا ہے
پہر اوسکی آنکھ سے برابر سر مگس کے آنسو نکلتا ہے ڈر سے اللہ کے پہر اگر اوٹھاتا ہے اوسکو اللہ
تندرست کرکے تو پاک اوٹھاتا ہے اور اگر قبض کرتا ہے تو پاک قبض کرتا ہے بعض احادیث مین
بذیل ذکر انبیاء علیہم السلام آیا ہے کہ وہ بلا سے ایسے خوش ہوتے تھے جیسے کہ تم رخا سے خوش ہوتے
ہو دوسری حدیث فاطمہ مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا سخت تر لوگون مین از روے بلا کے انبیاء ہین
پہر جو اون سے قریب ہین پہر وہ جو اونسے نزدیک ہین عائشہ کہتی ہین حضرت کو جب مرض ہوتا
تو بہت سخت ہوتا یہانتک کہ پندرہ دن تک نسوتے کبھی درد گردہ اوٹھتا ہمنے کہا آپ اللہ
سے دعا کرو کہ آپکو شفا دے فرمایا ہم گروہ انبیاء ہین ہمپر بیماری سخت کیجاتی ہے تاکہ ہمارا کفارہ
ہو مسند و نسائی مین ابو سعید سے آیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ یہہ بیماریان
جو ہمکو پہونچتی ہین ہمکو انمین کیا فائدہ ہے فرمایا کفارات ہین ابی بن کعب نے پوچھا گو تہوڑی بیماری
ہو فرمایا ایک کانٹا لگے یا مافوق اوسکے اوسوقت ابی نے اپنی جان پر دعا کی کہ بخار اونسے جدا نہو
جبتک کہ موت آوے لیکن وہ تپ حج و عمرہ وغیرہ اور نماز فرض سے اندر جماعت کے نروکے

توضیح بر بلا

پھر کوئی آدمی اونکے بدن کو نہ چھوتا مگر حرارت تپ کی پاتا یہانتک کہ انتقال ہوا ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ جب اچھے طریقۂ عبادت پر ہوتا ہے پھر بیمار پڑ جاتا ہے تو اوس فرشتے سے جو اوسپر موکل و مقرر ہے یہہ کہا جاتا ہے کہ لکھہ اوسکے لیے مثل اوسکے عمل کے جسکہ وہ بھلا چنگا تھا ذکرہ ابن ابی الدنیا ابو امامہ باہلی نے مرفوعاً کہا ہے کہ بیشک اللہ آزماتا ہی ایک تمہارے کو بلا سے اور وہ خوب جانتا ہے اوسکو جسطرح آزماتا ہے ایک تمہارا اپنے سونے کو آگ سے سو بعض تو مثل زر خالص کے نکلتے ہین تیہہ وہ شخص ہے جسکو اللہ سیئات سے نجات دیتا ہے اور بعض مثل زرے سونے کے نکلتے ہین پہلے سے کم تیہہ وہ آدمی ہے جو کچھہ شک رکھتا ہی اور بعض مثل زر سیاہ کے نکلتے ہین یہہ وہ شخص ہے جو فتنہ مین پڑا ہے رواہ ابن ابی الدنیا مرسل حسن بصری مین نزدیک ابن ابی الدنیا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن سے اوسکی خطاؤن کو ایک رات کی تپ سے ابن مبارک نے کہا یہہ حدیث جید ہی سلف امید رکھتے تھے کہ ایک رات کی تپ گناہان گذشتہ کے لئے کفارہ ہوگی انس کہتے ہین داخل ہوئے رسول خدا ایک شخص پر اور وہ بیمار تھا فرمایا اللھم انی اسألك تعجيل عافيتك وصبرا على بليتك وخروجا من الدنيا الى رحمتك حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تپ دور کرتی ہے خطاؤن کو جیسے درخت پت جھڑ کرتا ہے ابو ہریرہ نے ایک بیمار کی عیادت کی پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کہتا ہے یہہ میری آگ ہے مسلط کرتا ہون مین اوسکو اپنے بندۂ مومن پر دنیا مین تاکہ ہو جاوے حصہ اوسکا نار آخرت سے مجاہد نے کہا حمی حظ ہے ہر مومن کا آگ دوزخ سے پھر یہہ آیت پڑھی وان منكم الا واردها كان على ربك حتما مقضيا مجاہد نے یہہ تفسیر کچھہ ورود کی نہین بیان کی ہے کیونکہ سیاق آیت کا اوسکے حمل سے حمی پر قطعاً انکار کرتا ہی بلکہ مراد یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے سارے بندون سے وعدہ وارد ہونے کا آگ دوزخ پر کیا ہے سو تپ مومن کی خطاؤن کو دور کر دیتی ہے اسلئے اوسپر ورود نار کا دن قیامت کے سہل ہو جاویگا وہ جلد نار سے نجات پاویگا واللہ اعلم حدیث ابو ریحانہ کی مرفوعاً اسی بات پر دلیل ہے فرمایا تپ ایک بھٹی ہی

جہنم کی بھٹیون مین سے یہ نصیب ہے، مومن کا آگ سے

لے تپ بہر دیکھہ مومن مین ہے حرام آگ کا عذاب ہمین

انس نے کہا حضرت نے فرمایا ہے مثال مومن کی جب بیماری سے بہلا چنگا ہوجاتا ہے مثل اولے کے
ہے جو آسمان سے گرتا ہے صفائی و رنگت مین ذکرہ ابن ابی الدنیا لفظ مرفوع ابوامامہ کا یہہ ہے
نہین ہے کوئی مسلمان جو کسی مرض سے پڑتا ہے مگر وہ پاک ہوکر اوٹھتا ہے دوسرا لفظ یہہ ہے کہ مثال
مومن کی جب اوسکو بخار آتا ہے جیسے لوہا جو آگ مین داخل ہوتا ہے اوسکا خبث گیا طیب باقی
رہگیا تیسرا لفظ یہہ ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار پڑتا ہے اللہ ملائکہ کو وحی کرتا ہے کہ مینے اپنے بندے
کو ایک قید مین بند کیا ہے اگر اوسکو قبض کرونگا تو بخشدونگا اور اگر تندرست کرونگا تو وہ
مغفور بلا گناہ ہوگا ابو الدرداء کہتے ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے صداع و ملیلہ ہمیشہ مومن
کو لگے رہتے ہین اگرچہ گناہ اوسکا برابر احد کے ہو تیہ دونون کوئی گناہ اوسکا برابر ایک دانہ
رائی کے باقی نہین چہوڑتے ام سلمہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہے نہین مبتلا کرتا اللہ کسی بندے کو کسی
بلا مین اور وہ ایک طریقہ مکروہ پر ہوتا ہے مگر اوس بلا کو اوسکے لئے کفارہ وطہور کر دیتا ہے
جب تک کہ وہ اوس بلا کو جو اوسے پہونچی ہے طرف غیر اللہ کے نازل نکرے یا اوسکے کشف کی دعا
غیر اللہ سے نکرے عطیہ بن قیس نے کہا کعب بیمار ہوئے ایک جماعت اہل دمشق نے اونکی عیادت
کی کہا تم کیسے ہو اے ابا اسحق کہا اچھی طرح ہون تیہ جسد گناہ مین پکڑا گیا ہے اگر اوسکا رب
چاہے تو عذاب کرے اور اگر چاہے تو رحمت کرے اور اگر اوٹہاوے تو ایک خلق جدید بنا کر اوٹھاوے
جسکا کوئی گناہ نہو ابو ایوب انصاری نے کہا ہے عیادت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کی انصار مین سے اور خوب توجہ سے اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا اے نبی اللہ سات
دن سے آنکہہ نہین جہپکی ہے فرمایا اے بہائی صبر کر دیتن بار یون ہی کہا پہر کہا تو اپنے گناہون سے
باہر نکلیگا جسطرح کہ اونمین داخل ہوا تھا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ساعات امراض لیجاتے
ہین ساعات خطایا کو تیہ سب احادیث ابن ابی الدنیا نے روایت کئے ہین نسائی مین ابوہریرہ سے

مرفوعاً آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک گنوار سے کہا تجھکو کبھی ام ملدم نے بھی پکڑا ہے
کہا اے رسول خدا ام ملدم کیا ہے فرمایا حرارت ہے درمیان پوست و خون کے کہا مینے تو اوسکو کبھی
نہین پایا کہا اے اعرابی کبھی تجھکو صدیع یعنی درد سر نے پکڑا ہے کہا صداع کیا ہوتا ہے فرمایا کچھ
رگین ہین سر مین انسان کے کہا مینے تو اوسکو نہین پایا جب وہ چلدیا تو فرمایا جسکو یہہ بات محبوب
ہو کہ وہ طرف ایک مرد کے اہل نار سے دیکھے تو اس شخص کو دیکھ لے ام سلیم نے کہا مین بیمار ہوئی
حضرت نے میری عیادت فرمائی کہا اے ام سلیم تو آگ و لوہے کو پہچانتی ہے مینے کہا ہان فرمایا تجھکو
بشارت ہو تو اس بیماری سے خلاص ہو جاویگی جسطرح لوہا آگ سے خالص ہو جاتا ہے اپنے میل
کچیل سے **ف** بعض صحابہ واسطے زیارت ایک شخص کے اخوان سے چلے سنا کہ وہ بیمار ہے جب اوسکے
پاس آئے کہا مین تمہاری ملاقات کو آیا تہا اب تمہاری عیادت و بشارت کو آیا ہون کہا کیونکر کہا
مین فقط تم سے ملنے کو نکلا تہا مجھکو معلوم ہوا کہ تم بیمار ہو تو عیادت ہوئی رہی بشارت سو مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تہے جب بندہ کے لئے اللہ کیطرف سے کوئی منزلت
سابق ہوتی ہے اور وہ اوس تک نہین پہونچتا کسی عمل سے اوسکو نہین پاتا ہے تو مبتلا کرتا ہے اللہ
اوسکو بدن یا اولاد یا مال مین پہر وہ صبر کرتا ہے یہانتک کہ اوس منزلت سابقہ کو طرف سے اللہ
عز و جل کے پہونچ جاتا ہے حسن نے کہا پہر ذکر کیا بیماری کا اور کہا خبردار ہو واللہ وہ کچھ برے
دن مسلمان کے نہین ہوتے ہین بلکہ ایسے دن ہین جنمین مراحل اوسکے منور ہو جاتے ہین معاد
جسکو بہول گیا تہا یاد آتا ہے خطاؤن کا کفارہ ہو جاتا ہے **ع**

ببین کہ نقش الماچہ باطل افتادہ است		یکے بگو ر غریبان شہر سیرے کن

بعض سلف نے کہا ہے اگر مصائب دنیا نہوتے تو ہم قیامت مین مفلس ہو کر آتے انس بن مالک نے
کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس ایک درخت کے پہر اوسکو پکڑ کر ہلایا اوسکے پتے
جہڑ پڑے فرمایا مصائب و اوجاع انحاط ذنوب امت میری مین اس درخت سے بہی زیادہ جلد
ہین ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ نہین ہے کوئی مسلمان مگر اللہ نے دو

فرشتے اوسپر مقرر فرمائے ہین کہ وہ اوس سے جدا نہین ہوتے جب تک کہ حکم کرے اللہ اوسکے مقدمہ مین
ساتھہ احدی الحسنیین کے موت یا حیات جب عوّاد اوس سے کہتے ہین تو کیسا ہے وہ کہتا ہی احمد اللّٰہ
اجدنی واللہ محمودًا بخیر یعنی احمد للہ کہ مین آپکو اچھا پاتا ہون خیریت سے تو وہ دونون کہتے
ہین تجھکو بشارت ہو خون کی بہتر تیرے خون سے صحت کی بہتر تیری صحت سے اور اگر کہتا ہے کہ اجدنی
مجھودًا فی بلاءٍ شدید یعنی مین آپکو ایک سخت بلا مین مبتلا پاتا ہون تو وہ کہتے ہین تجھے بشارت
ہو خون کی بہتر تیرے خون سے بلا کی دراز تر تیری بلا سے **ف** یہہ کچھ مخالف ومناقض قول رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ہے کہ آپنے بیماری مین فرمایا تھا وارأساہ اور سعد نے کہا تھا اے
رسول خدا مین سخت بیماری مین گرفتار ہون اور عایشہ نے کہا تھا وارأساہ اسلئے کہ یہہ کہنا بطریق
اخبار کے تھا نہ بروجہ شکوہ رب تعالےٰ جب بیمار نے اللہ کی حمد کی پہر بیماری کا حال کہا تو یہہ شکوی
خدا کا نہوا ہان اگر بطور تبرّم وسخط کے حال بیان کیا ہے تو وہ شکوی ہے ایک ہی بات پر کبہی ثواب
ملتا ہے کبہی عقاب ہوتا ہے وآرمدار ہر عمل کا نیت وقصد پر ہے ثابت بنانی کہتے ہین ہم ساتھہ حسن کے
پاس صفوان بن محرز کے واسطے عیادت کے گئے اونکے بیٹے نے نکلکر کہا وہ مبطون ہین یعنی اونکو دست
آتے ہین تم پاس اونکے نہین جاسکتے ہو حسن نے کہا آجکے دن تیرے باپ کا جو لحم ودم لیا جاویگا اوسمین
اجر ملیگا یہہ بہتر ہے اوس سے کہ مٹی اوسکو کہا لیوے ثابت نے کہا ہم پاس ربیعہ بن حارث کے گئے عیادت
کو وہ بیمار تھے اونہون نے کہا جو کوئی اسطرح کی حالت مین ہوگا آخرت اوسکا دل بہر دیگی دنیا اوسکی
آنکھہ مین مکھی سے بہی زیادہ خوار وذلیل تر ہوگی انس مرفوعًا کہتے ہین بندہ جب بیمار ہوتا ہے تین دن
تک گناہون سے ایسا باہر آتا ہے جیسے آج اوسکی مان نے اوسے جنا ہو دوسری حدیث مین آیا ہے دعا
بیمار کی رد نہین ہوتی یہانتک کہ اچھا ہوجاوے آبن ابی الدنیا ابن مسعود سے مرفوعًا راوی ہین
کہ مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا تھا آپ مسکرائے ہمنے کہا کس بات پر تبسم ہے فرمایا
تعجب ہے جزع مومن کی اوسکی بیماری پر اگر وہ جان لے کہ کیا فائدہ ہے اوسکو بیماری مین تو دوست
رکہے وہ اسبات کو کہ بیمار رہا کرے یہانتک کہ اللہ عز وجل سے جا ملے پہر دوبارہ تبسم فرمایا سر اوٹھا

آسمان کے اوٹھایا ہم نے کہا کس سبب سے آپ مسکراتے ہین فرمایا تعجب کیا مینے دو فرشتون سے جو آسمان
سے اوترکر آئے ہین بندہ مومن کو جو اپنے مصلے مین نماز پڑہتا تھا تلاش کیا نپایا اللہ کی طرف
چڑہ گئے کہا اے رب فلان بندہ تیرا مومن جسکا عمل روز و شب ہم لکہتے تہے ہمنے اوسکو دیکہا
کہ وہ تیری رسی مین محبوس ہے ہمنے کوئی سحل وسکا نہین لکہا فرمایا تم وہ عمل اوسکا لکہ لو جو وہ دنرات
مین کیا کرتا تہا کچہہ بہی اوس مین سے کم نکرو مجہپر ہے اجر اوسکے حبس کا اوسکو ہے اجر اوسکے کام کا
جو وہ کیا کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جو تپ زدہ ہوا ایک شب بہر اوسنے
صبر کیا اور اللہ سے راضی رہا وہ اپنے گناہون سے اوس شکل پر نکلا جسدن اوسکی مانے اوسکو
جنا تہا مراسیل یحیی بن کثیر مین آیا ہے کہ نبیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان کو
پوچہا کہان ہے کہا بیمار ہین عیادت کو آئے فرمایا شفی اللہ سقمك وعظم اجرك وغفر ذنبك
ورزقك العافية فی دینك وجسمك الی منتهی اجلك پہر کہا تجہکو تیری بیماری مین تین
چیزین ہین ایک یاددہی ہے طرف سے تیرے رب کے دوسرے پاک صاف ہونا ہے گناہان گذشتہ
سے تیسرے جو دعا چاہے وہ تو مانگ کیونکہ مبتلا مجاب الدعوات ہوتا ہے زیاد بن ربیع نے ابی بن کعب
سے کہا ایک آیت کتاب اللہ نے مجہکو غمگین کر رکہا ہے کہا کون آیت کہا من یعمل سوء یجز بہ کہا مین
تو تجہکو بڑا سمجہہ دار جانتا تہا مومن کو کوئی لغزش قدم یا اختلاج رگ نہین ہوتا مگر بسبب گناہ کے
اور جو کچہہ اللہ عفو کر دیتا ہے وہ بہت کچہہ ہے عائشہ سے مینے اس آیت کو پوچہا کہا جب سے مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا سوال کیا تہا کسی نے مجہہ سے سوال اوسکا نہ کیا
حضرت نے فرمایا ہے اے عائشہ یہہ معاتبہ ہے اللہ کا اپنے بندہ سے بسبب اوسکے جو کہ پہونچتا ہی
اوسکو تپ اور نکبت اور کانٹا لگنے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹنے سے یہانتک کہ جو پونجی آستین مین
رکہتا ہے پہر اوسکو گم کر دیتا ہے پہر اوسکے لئے فزع کرتا ہے پہر اوسکو نیچے اپنے ہاتہہ کے پالیتا ہی
مومن اپنے گناہون سے ایسا نکلتا ہے جیسے لال سونا بہٹی سے وہب بن منبہ نے کہا کوئی آدمی
فقیہ کامل الفقہ نہین ہوتا ہے جبتک کہ بلا کو نعمت رخا کو مصیبت شمار نکرے کیونکہ صاحب بلا منتظر

دعاے عیاد

صاحب بلا منتظر ا[illegible]

رخا رہتا ہے صاحب رخا انتظار بلا کرتا ہے بعض کتب اللہ مین آیا ہے کہ اللہ بندہ کو کسی مکروہ
مین مبتلا کرتا ہے چاہتا ہے دیکھے کہ وہ کیونکر تضرع طرف اوسکے بجا لاتا ہے معروف کرخی کہتے ہین
اللہ اپنے بندہ مومن کو اسقام و اوجاع مین مبتلا کرتا ہے وہ اپنے یارون سے شکایت کرتا ہے اللہ
تبارک و تعالے فرماتا ہے مجھکو قسم ہے اپنے عزت و جلال کی مینے تجھکو ان اسقام و اوجاع مین مبتلا
نہین کیا مگر اسلیے کہ نہلاؤن تجھکو گناہون سے سو تو شکوہ مکر ابن ابی الدنیا نے کہا ایک آدمی
نے حضرت سے پوچھا اسقام کیا ہوتے ہین فرمایا کیا تو کبھی بیمار نہین پڑا ہے کہا نہین فرمایا ہمارے
پاس سے اوٹھہ جا تو ہم مین سے نہین ہے خالد بن الولید نے اپنی ایک بی بی کو طلاق دیدی
پھر اوسکی تعریف کی لوگون نے کہا تمنے اوسکو کیون طلاق دی جواب دیا کہ کسی شک و برائی
کے سبب سے نہین دی ہے لکن میرے پاس اوسکو کوئی بلا نہین پہونچی حدیث مین آیا ہے نہین
دکھتی کوئی رگ مومن کی مگر لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک حسنہ اور دور کرتا ہے اوس سے ایک سیئہ
اور بلند کرتا ہے اوسکا ایک درجہ یہہ کچھہ منافی اوسکے نہین ہے کہ مصائب مکفرات ہوتے ہین
لاغیر کیونکہ حصول حسنہ کا بسبب اوسکے صبر اختیاری کے ہوتا ہے اور یہہ ایک عمل ہے اوسکا
عمل پر حسنہ ملتا ہے ایک مہاجر نے ایک مریض کی عیادت کی کہا بیمار کے لئے چار چیزین ہین ایک
تو قلم کو اوس سے اوٹھا لیتے ہین دوسرے جیسا عمل وہ صحت مین کرتا تھا ویسا ہی عمل اوسکے
لئے لکھتے ہین تیسری ہر مفصل سے جو خطا ہوئی ہے وہ مرض کے ساتھہ دور ہوجاتی ہے چوتھی
اگر زندہ رہتا ہے تو مغفور ہوتا ہے اور اگر مرجاتا ہے تو بھی مغفور مرتا ہے مریض نے کہا اللہم
لا ازال مضطجعا یعنی اے اللہ مین ہمیشہ بیمار ہی پڑا رہون تاکہ یہہ چارون چیزین مجھکو ملتی
رہین مسند مین مرفوعاً آیا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری نہین حکم کرتا اللہ واسطے
مومن کے کوئی حکم مگر بہتر ہوتا ہے واسطے اوسکے اگر خوشی پہونچے اوسکو شکر بجا لاتا ہے یہہ بہتر ہے
اوسکے لئے اور جو ضرر پہونچا تو صبر کرتا ہے یہہ بھی بہتر ہے واسطے اوسکے ◆

باب بیان مین آثار صحابہ و من بعدہم کی فضیلت صبر مین

ابو السفر نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے لوگون نے عیادت کی کہا ہم طبیب کو بلائین کہا طبیب نے مجھکو دیکھ لیا ہے کہا پھر کیا کہا فرمایا یہہ کہا انی فعال لما ارید رواہ احمد عمر بن خطاب نے کہا ہمنے بہتر عیش اپنا صبر مین پایا ہے دوسرا لفظ یون ہے افضل عیش جو ہمنے پایا وہ صبر سے پایا صبر اگر کوئی آدمی ہوتا تو کریم ہوتا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہا ہے صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے جسد سے جب سر کو قطع کرتے ہین تو بدن مر جاتا ہے پھر پکار کر فرمایا سنلو نہین ایمان اوسکے لیے جسکو صبر نہین صبر وہ سواری ہے جو ٹہوکر نہین کہاتی حسن نے کہا صبر ایک خزانہ ہے خیر کے خزانون سے نہین دیتا اللہ مگر اوسی بندہ کو جو بزرگ ہے نزدیک اوسکے عمر بن عبد العزیز نے کہا انعام نہین کیا اللہ نے کسی نعمت کا بندہ پر پہر لیلیا اوسکو اور بجاے اوسکے صبر دیا مگر جو عوض دیا ہے وہ بہتر ہے اوس سے جو لیلیا ہے میمون بن مہران نے کہا نہ پائی کسی نے کوئی چیز جسیم خیر سے مگر ساتھہ صبر کے بعض عارفین کی جیب مین ایک رقعہ رہتا تھا ہر وقت نکالکر اوسکو دیکھتے اوسمین یہہ لکھا تھا واصبر لحکم ربک فانک باعیننا عمر بن خطاب نے کہا صبر و شکر اگر دو اونٹ ہوتے تو جسپر مین چاہتا سوار ہوتا محمد بن شبرمہ جب کوئی بلا آتی کہتے یہہ ایک بادل ہے اب کہل جاویگا سفیان بن عیینہ نے تفسیر کریمہ وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا مین کہا ہے کہ جب راس الامر کو اونہون نے پکڑا تو وہ رؤسا ہو گئے احنف بن قیس سے پوچہا حلم کیا ہے کہا تہوڑا سا صبر کرنا ہے مکروہ پر ذبیانی نے کہا حکمت مین لکہا ہے کہ نہایت بیوقوفی کی غضب ہے نہایت علم کی راحت ہے نہایت صبر کی ظفر ہے لقمان سے کسی نے پوچہا تہا کون چیز بہتر ہے کہا صبر جسکے پیچھے ایذا نہو کہا کون آدمی بہتر ہے کہا جو راضی ہو اوسپر جو اوسکو دیا جاوے کہا کون آدمی بڑا عالم ہے کہا جو لوگون کے علم کو اپنے علم کیطرف لیتا ہے کہا زیادہ مال بہتر ہے یا زیادہ علم کہا سبحان اللہ بلکہ مومن عالم بہتر ہے کہ اگر اوسکے پاس خیر کو تلاش کرین تو میسر آوے اور جو نہو تو اپنی جان کو روکے مومن کو

روکنا اپنی جان کا کفایت کرتا ہے حسان بن ابی جبلہ نے کہا جسنے شکوہ کیا اوسنے صبر نہ کیا
ابن ابی الدنیا نے اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بھی مرفوع کیا ہے اگر صحت کو پہونچے
تو اوسکے معنی یہہ ہین کہ مخلوق سے شکوہ کیا ورنہ اللہ سے شکوہ کرنا کچھہ مخالف صبر کے نہین ہے
یہہ بھی حسان مذکور کا قول ہے کہ صبر جمیل وہ ہے جسمین شکوی نہو ورفعہ ابن ابی الدنیا
مجاہد نے کہا صبر جمیل وہ ہے جسمین جزع نہو عمرو بن قیس نے کہا صبر جمیل رضا ہے ساتھہ مصیبت
وتسلیم کے قتادہ نے کہا کظیم وہ ہے جو غم کہاوے اور سواے خیر کے کچھہ نکے وابیضت عیناہ
من الحزن فهو كظيم حسن نے کہا کظیم کہتے ہین صبور کو ضحاک نے کہا کظیم وہ ہے جسکو حزن نے
رنجیدہ کردیا ہے حسن نے کہا دو گھونٹ اللہ کو بہت دوست ہین ایک گھونٹ مصیبت دردمند
غمگین کنندہ کا جسکو صاحب مصیبت نے حسن عزا وصبر سے رد کردیا ہے دوسرا گھونٹ غیظ وغصہ
کا جسکو حلم سے پہیر دیا ہے سعید بن جبیر نے کہا صبر اقرار کرنا ہے بندہ کا واسطے اللہ کے ساتھہ
اوس چیز کے جو اوسکو پہونچی ہے اور امید رکہنا اجر کی نزدیک اللہ کے اور رجا ثواب کی
کبھی آدمی متجلد ہوتا ہے مگر جزع کرتا ہے دیکھا نہین جاتا اوس سے مگر صبر ف اعتراف کرنا گویا
تفسیر انا للہ ہے کہ ہم اوسکی ملک ہین جو چاہے سو حال ہمارا کرے امید اجر گویا تفسیر وانا الیہ
راجعون ہے یعنی جب ہم اوسکی طرف پہیرے جاوینگے تو ہمارے صبر کا وہ اجر دیگا مصیبت کا
ثواب ضائع نکریگا یہہ بات کہ مرد متجلد بھی کبھی جزع کرتا ہے اسکے یہہ معنی ہین کہ صبر کچھہ تجلد سے نہین
ہوتا ہے بلکہ صبر یہہ ہے کہ دلکو تسخط علی المقدور سے روکے زبان کو شکوہ گلہ سے پہیرے جسنے
تجلد کیا اور دل ساخط ہے قضا وقدر پر وہ صابر نہین ہے یونس بن یزید نے ربیعہ بن ابی
عبد الرحمن سے پوچھا تھا منتہاے صبر کیا ہے کہا جسدن مصیبت پہونچی ہے وہ مثل اوس دن کے
ہو جو پہلی مصیبت کے پہونچنے سے تھا قیس بن حجاج نے کہا صبر جمیل یہہ ہے کہ مصیبت والا قوم
مین اسطرح پر ہو کہ اوسے کوئی نہ پہچانے بعض سلف تعزیت مصاب یون کرتے تھے کہ اصبر
لحکم ربک ابو عقیل نے کہا مینے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا اونکے ہاتھہ مین ایک کوڑا اور بدن پر

ایک تہ بند تھا موت واقد بن عبداللہ مین جس عورت کو چیختے چلاتے سنتے کوڑا مارتے ف عبداللہ
بن محمد تیمی نے کہاہے ایک آدمی نے ایک آدمی کی تعزیت کی موت مین اوسکے فرزند کی کہا اللہ پہ
وعدہ کو وہی شخص ستوجب کرتا ہے جو اللہ کے لئے پورا پورا صبر کرتا ہے سو تو مصیبت فجیعہ کو بصبری
سے ست ملا کہ یہہ اعظم مصیبتین انکی رزیتین ہے والسلام ابن السماک نے ایک شخص کی تعزیت کی
کہا تو صبر کر صبر ہی سے عمل کرتا ہے وہ شخص جو امید ثواب کی رکھتا ہے صبر ہی کیطرف رجوع کرتا
ہے جو کوئی جزع کرتا ہے عمر بن عبدالعزیز نے کہا درجہ رضا کا عزیز یا منیع ہے لکن اللہ نے صبر
مین اچھا اعتماد رکھا ہے مطرف بن عبداللہ کا بیٹا مر گیا تھا لوگ تعزیت کو آئے وہ گھر سے خوش خوش
باہر نکلے کہا مجھکو اللہ تعالے سے شرم آتی ہے کہ کسی مصیبت کے سبب متضعضع ہوں یعنی پریشانی
ظاہر کروں ف

نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے		بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانے

عبید بن عمیر نے کہا یہہ کچھ جزع نہین ہے کہ آنکھ سے آنسو بہے دل غمگین ہو جزع تو یہہ ہے کہ
بری بات مونہہ سے نکلے گمان بد کرے حسین بن عبدالعزیز کا ایک اچھا لڑکا مر گیا تھا اونہون
نے اوسکی مان سے کہا اللہ سے ڈر امید اجر کی رکھ صبر کر اوسنے کہا بھلا کیا مین اپنی مصیبت
کو جزع کر کے فاسد کرونگی اہل بصرہ نے اجماع کیا تھا اس بات پر کہ جزع وصبر کی شناخت کیا
ہے آخر یہہ بات ٹھیری کہ جب آدمی کوئی کام جسکو وہ کیا کرتا تھا چھوڑ دے تو وہ جزع ہے
خالد بن ابی عثمان نے کہا سعید بن جبیر مجھکو تعزیت کرتے تھے میری بیٹی پر ایک دن مجھکو دیکھا
کہ مین منہہ پر قناع ڈالے ہوئے طواف خانہ کعبہ کرتا ہون میرے سر سے قناع کھینچ لیا کہا تقنع
جزع ہے ۔

فصل

یہہ قول اکثر فقہا کا کہ مصیبت والا کوئی کپڑا سر پہ رکھے جس سے پہچانا جاوے اور تعزیت

آسان ہو کیونکہ تعزیت سنت ہے اس صورت سے ہر کوئی اوسکو شناخت کرکے تعزیت کریگا
منظور فیہ ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ قدس سرہ نے اوسپر انکار فرمایا ہے ابن القیم رح نے کہا اسمین
کچھہ شک نہین ہے کہ سلف یہہ کچھہ بہی نہین کرتے تھے نہ کسی ایک صحابی و تابعی سے منقول ہوا ہے
بلکہ سارے آثار متقدمہ صریح اس قول کو رد کرتے ہین اسحق بن راہویہ ترک کرنا لباس کا جسکی
عادت ہے مکروہ رکہتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ایک طرح کا تسلب ہے بالجملہ عادت سلف کی یہہ تھی
کہ کسی شئے کو اپنے لباس و شکل مین سے جو قبل مصیبت کے ہوتی تھی متغیر نہین کرتے تھے اور
نہ جو کام کیا کرتے تھے اوسکو ترک کرتے تھے یہہ سب باتین منافی صبر کے ہین واللہ اعلم ؛

باب ۱۸ بیان مین اون امور کے جو متعلق مصیبت ہوتے ہین جیسے رونا چیخنا چلانا کپڑے پہاڑنا جاہلیت کیطرح پکارنا اور مثل اسکے

فصل

منجملہ امور مذکور کے ایک رونا ہے مردہ پر مذہب امام احمد و ابوحنیفہ رح کا یہہ ہی کہ قبل و بعد موت
دونون حالتون مین جائز ہے اسکو ابو اسحق شیرازی نے اختیار کیا ہے شافعی اور بہت سے
شافعیہ نے بعد موت کے مکروہ کہا ہے قبل خروج روح کے رخصت دی ہے حجت انکی حدیث جابر بن
عتیک ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سلم عیادت عبد اللہ بن ثابت کو آئے دیکہا کہ مغلوب
ہین اونکو پکارا کچھہ جواب نہ دیا استرجاع فرمایا کہا غلبنا علیک یا ابا الربیع عورتین چیخنے رونے
لگین ابن عتیک اونکو چپ کرنے لگے فرمایا چھوڑ دو جب واجب ہوجاویگی تو پہر کوئی رونیوالی

نہ رونے کی پوچھا وجوب کیا ہے فرمایا موت رواہ ابوداؤد والنسائی صحیحین مین ابن عمر
سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردہ معذب ہوتا ہے گھر والون کے رونے
سے یہہ بعد موت کے ہوتا ہے قبل موت کے میت نہین کہلاتا ابن عمر نے کہا جب حضرت
احد سے پھر کر آئے نسا ر بنی عبد الاشہل کو سنا کہ وہ اپنے ہالکین پر روتے ہین فرمایا لکن
حمزہ کے لئے کوئی رونیوالیان نہین ہین زنان انصار آئین وہ حمزہ پر روئین حضرت
جاگ اوٹھے فرمایا خرابی ہو تمہاری تم ابتک روتے ہو اونکو کہدو کہ یہان سے چلی جاوین
آجکے بعد سے کسی ہالک پر نہ روئین رواہ احمد یہہ حدیث صریح ہے نسخ مین اباحت متقدمہ
کی فرق درمیان قبل موت اور بعد موت کے یہہ ہے کہ موت سے پہلے امید ہوتی ہے رونا
بغرض حذر ہوتا ہے جب مر گیا تو امید جاتی رہی قضا جم گئی اب رونے سے کیا فائدہ ہوگا
ف مجوزین نے کہا جابر بن عبد اللہ کے باپ دن احد کے شہید ہوئے وہ کہتے ہین مین روتا
تھا لوگ مجھکو منع کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہین کرتے میری پھپی فاطمہ رونے
لگین حضرت نے کہا تو رو یا نرو فرشتے اپنے پرون سے اوسپر سایہ کر رہے تھے یہانتک کہ اوسکو
اوٹھا لیگئے متفق علیہ یہہ بھی صحیحین مین ابن عمر سے آیا ہے کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود
کے اونکی عیادت کو آئے جب داخل ہوئے تو اونکو غشی مین پایا پوچھا کیا چلدئے کہا نہین اے
رسول خدا پس حضرت رو دئے قوم نے جب آپکا رونا دیکھا تو رونے لگے فرمایا تم نہین سنتے
اللہ عذاب نہین کرتا ہے آنسو پر اور نہ دل کے غم پر ولکن عذاب کرتا ہے اسپر اور اشارہ فرمایا
طرف زبان کے یا رحم کرتا ہے حدیث اسامہ بن زید مین آیا ہے کہ گئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس ایک صاحبزادی اپنی کے اونکا ایک بچہ موت مین تھا اوسکو اوٹھا کر حضرت
کو دیا اوسکی جان نکل رہی تھی گویا ایک شکیزہ تھا حضرت کے آنسو بھر آئے سعد نے کہا یہہ کیا
ہے اے رسول خدا فرمایا رحمت ہے جو اللہ نے دلون مین اپنے بندون کے رکھی ہے اللہ

اونہین پیا اپنے بندون مین سے رحم کرتا ہے جو رحیم ہین مسند امام احمد مین حدیث ابن عباس سے
آیا ہے کہ رقیہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا عورتین رونے لگین عمر
کوڑے سے اونکو مارنے لگے فرمایا جانے دو لے عمر رونا یا کرین لکن بچو تم اے عورتو نعیق شیطان
سے پہر فرمایا کہ جو آنکہہ اور دل سے ہے وہ اللہ کیطرف سے ہے اور رحمت سے ہے اور جو یا تہ
اور زبان سے ہے وہ شیطان کیطرف سے ہے تہہ بہی مسند مین عایشہ سے مروی ہے کہ جب
سعد بن معاذ مر گئے حضرت اور ابو بکر و عمر آئے قسم ہے اللہ کی مین پہچانتی تہی رونا ابو بکر کا
عمر کے رونے سے اور مین اپنے حجرہ مین تہی ابو ہریرہ کہتے ہین ایک جنازہ حضرت پر گزرا
جسپر روتے تہے اور مین ساتہہ حضرت کے تہا اور عمر بن خطاب بہی ہمراہ تہے عمر نے رونیوالیون
کو جہڑ کا للکارا حضرت نے فرمایا جانے دو لے ابن الخطاب نفس مصیبت زدہ ہے آنکہہ اشک
ریز ہے عہد قریب ہے رواہ احمد ترمذی مین جابر بن عبد اللہ سے آیا ہے کہ پکڑا حضرت نے
ہاتہہ عبد الرحمن بن عوف کا اور چلے طرف اپنے فرزند ابراہیم کے اونکو پایا کہ وہ جان دے
رہے تہے حضرت نے اونکو لیکر اپنی گود مین رکہا اور روئے عبد الرحمن نے کہا تم روتے ہو
اور تمنے رونے سے منع کیا تہا فرمایا نہین ولکن منع کیا ہے مینے دو آواز احمق فاجر سے ایک
چلانا وقت مصیبت کے نوچنا مونہہ کا پہاڑنا گریبان کا دوسرے رنہ شیطان سے ترمذی
نے کہا یہہ حدیث حسن ہے یہہ بات بہی صحت کو پہونچی ہے کہ حضرت نے زیارت کی اپنی ماں کی قبر
کی اور رولایا اونکو جو گرد آپکے تہے یہہ بہی صحیح ہے کہ آپنے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا یہانتک
کہ بہے آنسو مونہہ پر اور خبر دی موت جعفر و اصحاب جعفر کی اور دونون آنکہون سے آنسو
جاری تہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور وہ میت
تہے اور روئے **ف** یہہ بارہ حدیثین ہین جو دلالت کرتی ہین عدم کراہت بکا پر تو عمل کرنا
احادیث نہی کا بکا سے متعین اوس رونے پر جسکے ساتہہ ندبہ و نیاحت ہو اسیلیے بعض الفاظ
حدیث عمر مین آیا ہے کہ المیت یعذب ببعض بکاء اهله علیه اور بعض احادیث مین

یون آیا ہے یعذب بما نیح علیہ بخاری مین آیا ہے عمر نے کہا چھوڑ دو اونکو روئین
ابی سلیمان پر یعنی خالد بن الولید پر جب تک کہ نقع یا لقلقہ نہو نقع کہتے ہین سر پر خاک
ڈالنے کو لقلقہ کہتے ہین آواز کو رہا دعوی نسخ حدیث حمزہ کا سو یہہ بات صحیح نہین ہے کہ
اوسکے یہہ معنی ہین کہ لا یبکین علی ھالک بعد الیوم من قبل احد دلیل اسکی یہہ ہے کہ
اکثر نصوص اباحت متاخر ہین غزوہ احد سے از انجملہ حدیث ابی ہریرہ ہے کیونکہ اسلام و صحبت
اونکا سنہ سات ہجری مین تھا از انجملہ رونا ہی جعفر و صحابہ جعفر پر اور یہہ شہ مین شہید ہوے تھے از انجملہ رونا ہے زینب پر کہ
اونکی موت بھی سنہ مین ہوئی تھی از انجملہ رونا ہے سعد بن معاذ پر اور وہ سنہ پانچ مین مرے تھے از انجملہ
گریہ کرنا ہے پاس قبر مادر کے اور یہہ عام فتح سنہ آٹھہ مین ہوا رہی یہہ بات کہ موت سے پہلے
حذر کے لیے رونا جائز ہے بخلاف مابعد موت کے سو جواب اوسکا یہہ ہے کہ موت سے پہلے رونا
حزن سے ہوتا ہے وہ حزن بعد موت کے زیادہ تر ہے تو رونا بعد موت کے اولی تر برخصت
ہوگا بہ نسبت اوس حالت کے جسمین امید زندگی تھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسیطرف
اشارہ فرمایا ہے **بقولہ** تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول ما یسخط الرب وانا
بفراقک یا ابراھیم لمحزونون ؛

فصل

دوسرا امر ندب و نیاحت ہے احمد نے نص کی ہے اوسکی حرمت پہ کہا نیاحت معصیت ہے اصحاب
شافعی وغیرہم نے کہا ہے نوح حرام ہے ابن عبد البر کہتے ہین علما کا اجماع ہے اس بات پر کہ
نیاحت مردون عورتون کو جائز نہین ہے بعض اصحاب متاخرین احمد نے مکروہ ٹھیرایا ہے
لفظ ابو الخطاب کا ہدایہ مین یون ہے کہ مکروہ ہے ندب و نیاحت و نوچنا مونہہ کا پھاڑنا گریبان
کا ننگے پاؤن پھرنا مگر صواب یہہ ہے کہ حرام ہے کیونکہ حدیث ابن مسعود مین مرفوعا نزدیک شیخین
کے آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو گالون کو مارے گریبان پھاڑے جاہلیت کیطرح چلاوے

پکارنے صحیحین مین ابو بردہ سے آیا ہے کہ ابو موسی بیمار ہو گئے اونکو غش آگیا اونکا سر گود مین
ایک گھر کی عورت کے تھا وہ کچھہ اوسپر رد نکر سکے جب ہوش مین آئے کہا مین بری ہون اوس سے
جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بری ہین صالقہ حالقہ شاقہ سے حدیث مغیرہ بن شعبہ
کا لفظ مرفوع یون ہے جسپر نوحہ کیا جاتا ہے وہ معذب ہوتا ہے اوس نوحہ سے رواہ الشیخان
صحیحین مین ام عطیہ سے آیا ہے کہ عہد لیا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیعت مین
اس بات کا کہ ہم نوحہ نکرین کسی عورت نے اس عہد کو پورا نکیا مگر پانچ عورتون نے ابن عمر کا
لفظ صحیح بخاری مین مرفوعاً یون ہے میت معذب ہوتا ہے اپنی قبر مین بسبب نوحہ کے جو اوسپر
کیا جاتا ہے صحیح مسلم مین ابو مالک اشعری سے مرفوعاً آیا ہے چار چیزین ہین میری امت مین
امر جاہلیت سے جنکو وہ نہین چھوڑتے فخر کرنا ساتھہ احساب کے طعن کرنا انساب مین استسقا کرنا
بنجوم سے نیاحت کرنا یعنی میت پر پھر فرمایا نائحہ اگر مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو قیامت کے دن
اوسکو سربال قطران کا درع جرب کا پہنایا جاویگا سنن ابو داؤد مین ابی اسید سے روایت
ہے کہ ایک عورت نے کہا عہد لیا گیا ہے ہم سے اسبات کا کہ ہم نا فرمانی نکرین نہ مونہہ نوچین نہ
چیخین چلاوین نہ واویلا کرین نہ گریبان پھاڑین نہ بال کھسوٹین انس کہتے ہین حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے عورتون سے عہد لیا ہے اسبات کا جبکہ بیعت لی کہ نوحہ نکرین اونھون نے
کہا کہ اے رسول خدا کچھہ عورتون نے ہماری ساعدت و مدد کی تھی جاہلیت مین بھلا ہم اونکی
ساعدت اسلام مین نکرین فرمایا اسلام مین اسعاد نہین ہے رواہ احمد اوپر یہہ بات گزر چکی
ہے کہ جو کام ہاتھہ و زبان سے ہوتا ہے وہ طرف سے شیطان کے ہے اور دو آوازین احمق
فاجر ہین ایک صوت نزدیک میت کے دوسرے رنہ شیطان مسند احمد مین حدیث ابی موسی
سے مرفوعاً آیا ہے کہ میت معذب ہوتا ہے بکا رحی سے جسوقت کہ نائحہ یون کہتی ہے واعضداہ
وا ناصراہ وا کاسیاہ مردہ کو کھینچکر کہتے ہین کہ کیا تو اوسکا بازو و مددگار کپڑا دینے والا تھا
صحیح بخاری مین نعمان بن بشیر سے آیا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ بیہوش ہو گئے اونکی بہن عمرہ رونے لگی

وہ کہتی تھی واجبلاہ واکذاوکذا اسیطرح پر اوسنے کئی ایک اوصاف کا شمار کیا جب اونکو
ہوش آیا کہا جو کچھ تونے میرے حق مین کہا مجھ سے کہا گیا کہ کیا تو ایسا ہی تہا جب وہ مرگئے
تو اونکی بہن نہ روئین ف یہہ خصال بہلا کسطرح حرام نہونگے انہین تونہگی ہے رب عز وجل کی
اور وہ کام ہے جو خلاف صبر ہے جان کو ضرر دینا اللہ سے تظلم کرنا مال کا تلف کرنا جو وصف
اوس میت مین نہین ہے اوسکا بیان کرنا کچھہ شک نہین کہ تحریم و تشدید اس سے کم مین ثابت
ہوتی ہے ف جو لوگ مجرد ندب و نیاحت کو باوجود کراہت کے مباح کہتے ہین اونکی دلیل یہہ ہی
کہ واثلہ بن اسقع و ابی وائل نوح سنتے تھے شکایت کرتے تھے صحیحین مین ام عطیہ سے آیا ہے کہ
جب یہہ آیت اوتری یاایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک الخ تو اوسمین ایک
نیاحت بہی تھی مینے کہا اے رسول خدا مگر آل فلان کہ اونہون نے جاہلیت مین میری مدد
کی تھی مجھکو بہی ضرور ہے کہ مین اونکی مدد کرون فرمایا الا آل فلان دوسری روایت مین
یون ہے کہ بیعت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس پڑہی ہمپر یہہ آیت اور
نہی کی ہمکو نیاحت سے ایک عورت نے اپنا ہاتھہ کاٹ کہایا کہا فلان عورت نے میری مدد کی تھی
مین اوسکا بدلا کرنا چاہتی ہون حضرت نے اوسے کچھہ نفرمایا وہ چلی گئی پہر واپس آئی حضرت
نے اوس سے بیعت لی اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ بعض کو اذن نیاحت دیا تہا اس سے ثابت
ہوا کہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور حمل اوسکا مجرد پر ان سب نصاص سے واسطے جمع بین الادلہ
کے متعین ہے ف مین کہتے ہین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معارضہ کسی
شخص کے قول و فعل سے نہین ہوسکتا ہے کوئی کیون نہو کتنا ہی بڑا کیون نہو اور نہ ایک سنت کو دوسری
پر ضرب کرسکتے ہین جو نصوص صحیحہ صریحہ ہمنے ذکر کیے ہین وہ محتمل تاویل نہین ہین اونپر انعقاد اجماع
کا ہوا ہے وہ عورت جس سے استثنا آل فلان کا فرمایا اور جس عورت سے سکوت کیا یہہ حکم
خاص ساتھہ اون دونون کے تہا دو وجہ سے ایک یہہ کہ غیرت کما لا اسعاد فی الاسلام
دوسرے یہہ کہ وہ دونون تازہ عہد باسلام تہین اونکو جائز و حرام مین اوسوقت تک کوئی

تمیز حاصل تہاتا خیر بیان کے وقت حاجت سے جائز نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حکم اون دونون سے تجاوز نہین کرتا ہے *

فصل

ہان تہوڑے کلمے جبکہ سچے اچہے ہون نہ بطور نوحہ وتسخط تو وہ حرام نہین ہین نہ منافی صبر واجب کے اس پر نص ہے امام احمد کی کیونکہ سند مین حدیث انس سے آیا ہے کہ ابو بکر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونپر داخل ہوئے اور اپنا موںہہ درمیان دونون آنکہون کے آور دونون ہاتہہ کنپٹی پر رکہہ کر یون کہا وانبیاہ واخلیلاہ واصفیاہ بخاری مین بہی انس سے مروی ہے کہ جب حضرت بیمار پڑے آپکو کرب نے گہیر لیا فاطمہ نے کہا واکرب ابتاہ فرمایا تیرے باپ پر بعد آجکے دنکے کچہہ کرب نہوگا جب انتقال ہوگیا کہا یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ بجنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل انعاہ جب دفن ہوئے کہا اے انس کیا تمہارا جی خوش ہوا کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لپ بہر کر مٹی ڈالی آور خود آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم تیری جدائی سے اے ابراہیم غمگین ہین سو اسطرح کی بات کہنا جسمین تظلم واسطے مقدور کے اور خفگی وتسخط واسطے رب کے واسخاط رب کا نہ نکلے مثل مجرد رونے کے ہے *

فصل

یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میت معذب ہوتا ہے نیاحت کرنے سے اوسپر روایت عمر بن خطاب وابن عمر ومغیرہ بن شعبہ وعمران بن حصین وابو موسیٰ سے ثابت ہوا ہے لوگون کے طریق اوسمین مختلف ہین ایک گروہ نے کہا اللہ تعالے اپنی خلق مین جیسا چاہتا ہے ویسا تصرف کرتا ہے اللہ کے افعال معلل نہین ہوتے تو درمیان تعذیب کے نوحہ کرنے سے میت پر اور درمیان تعذیب کے بسبب اوس چیز کے جو طرف میت کے منسوب ہے کچہہ فرق نہین ہے وہ سبکا خالق ہے اطفال

وبہائم ومجانین کو بغیر کسی عمل کے الم دیتا ہے دوسرے گروہ نے کہا یہہ حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحت کو نہین پہونچی ہین عایشہ ام المومنین نے اونکا انکار کیا ہے اور اس آیت سے حجت پکڑی ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور جب اونکو روایت عمر وابن عمر پہونچی کہا بیشک تم حدیث کرتے ہو دو شخص غیر کاذب وغیر متہم سے لکن کان کبھی چوک جاتا ہے بات یہہ تھی کہ حضرت قبر پر ایک یہودی کے گذرے تھے فرمایا یہہ قبر والا معذب ہو رہا ہے اور اوسکے گھر والے اوسپر روتے ہین دوسری روایت متفق علیہا مین یون ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یون فرمایا تھا کہ اللہ کافر کا عذاب زیادہ کرتا ہے رونے پر اوسکے گھر والون کے پھر کہا تمکو قرآن کفایت کرتا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری تیسرے گروہ نے جنمین مزنی وغیرہ ہین یون کہا ہے کہ یہہ بات محمول ہے اوس شخص پر جو نوحہ کی وصیت کر گیا ہے جبکہ اونکی یہہ عادت ہو اشعار مین یہہ بات بہت آئی ہے **کقول طرفہ ؎**

اذا مت فانعینی بما انا اہلہ	وشقی علی الجیب یا ام معبد

وقول لبید ؎

فقوما فقولا بالذی قد علمتما	ولا تخمشا وجہا ولا تحلقا شعر
وقولا ہو المرء الذی لاصدیقہ	اضاع ولا خان الامیر ولا غدر
الی الحول ثم اسم السلام علیکما	ومن یبک حولا کاملا فقد اعتذر

چوتھے گروہ نے کہا یہہ بات محمول ہے اوس شخص پر جسکی قوم کی راہ ورسم یون ہی ہو سو جبکہ اوسنے اونکو منع نکیا تو ترک کرنا نہی کا گویا دلیل ہے اوسپر راضی ہونیکی یہہ قول ابن المبارک وغیرہ کا ہے ابو البرکات ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہہ قول اصح الاقوال ہے اسلئے کہ جب اوسکے گمان مین یہہ فعل اونکا غالب ہوا اور اوسنے ترک فعل مذکور کی وصیت انکی تو راضی ہوا اساتھہ اوسکے اور ہوگیا مثل تارک نہی عن المنکر کے باوجود قدرت رکھنے کے اور اگر وصیت ترک کی کر دی ہے مگر اونہون نے خلاف اوسکے کیا ہے تو اللہ کریم تر ہے اس بات سے کہ اوسکو اونکے خلاف

پر عذاب کرے اس تقریر دلپذیر سے محل آیت شریف پر اور اجرا حدیث کا اوسکے عموم پر اکثر موارد
مین حاصل ہوجاتا ہے عائشہ کا انکار بعد روایت ثقات کے لائق اعتماد نہین ہوسکتا ہے اسلئے
کہ وہ ایسی جگہہ حاضر رہتے تہے جہان عائشہ حاضر نہین ہوتی تہین جو اونسے غائب تہا وہ اوسجگہہ
حاضر تہے اور احتمال سہو وغلط کا سوخت بعید ہے خصوصاً حق مین پانچ اکابر صحابہ کے اور جو بات
حق مین یہودی کے فرمائی ہے وہ کچہہ اس امر سے مانع نہین ہے کہ جسکو ان پانچ صحابی نے روایت
کیا ہے اوسکو شاید اور اوقات مین فرمایا ہو پہر خود عائشہ محجوج ہین اپنی اس روایت سے
کہ ان اللہ یزید الکافر عذابا ببکاء اہلہ علیہ کیونکہ جب زیادت عذاب کافر کی فعل غیر
سے ممتنع نہوئی باوجودیکہ مخالف ظاہر آیت ہے تو حق مین مسلمان کے بہی مانع نہوگی اللہ پاک
جسطرح اپنے بندہ مسلمان پر ظلم نہین کرتا ہے اوسیطرح کسی کافر کو بہی مظلوم نہین فرماتا ہے

فصل

ابن القیم رح نے فرمایا ہے کہ یہہ احادیث ان تکلفات کی محتاج نہین ہین نہ انمین بحمد اللہ تعالے
کوئی اشکال ہے نہ کسی طرح کی مخالفت ظاہر قرآن شریف ہے نہ کوئی مخالفت کسی قاعدہ شرع
کی ہے نہ متضمن ہین عقوبت انسان پر گناہ غیر سے اسلئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یہہ نہین فرمایا ہے کہ میت معاقب ہوتا ہے رونے سے اپنے اہل کے اوسپر اور اونکے نوحہ کرنے
سے بلکہ یون ارشاد کیا ہے کہ وہ معذب ہوتا ہے بسبب اسکے سو اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ گہر
والون کا رونا دہونا موجب اوسکے ایلام وتعذیب کا ہوتا ہے جو الم اوسکو اونکے رونے سے
ہوتا ہے وہی اوسکے لئے عذاب ہے اور یہہ عذاب عام تر ہے عقاب سے اور اعم مستلزم اخص کو نہین
ہوتا ہے دیکہو حضرت نے فرمایا ہے سفر ایک قطعہ ہے عذاب کا یہہ عذاب بیمارون کا فردونون کو
حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ میت الم پاتا ہے اپنی قبر مین اپنے ہمسایہ کے عقاب سے اور اوسکو
ایذا ہوتی ہے جسطرح کہ کسی انسان کو دنیا مین مشاہدہ عقوبت جار سے ایذا ہوتی ہے سو جب میت

دیا لے میت پہ حرام رونا روتے ہیں جو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے اوسیکا نام اونکے نزدیک بکار
تہا او نکی نظم و نثر مین ذکر اوسکا آیا ہے تو مردہ اپنی قبر مین سبب اوسکے متالم ہوتا ہے یہی اوسکا
عذاب ہے اوسپر بکار کرنے سے وھذہ طریقۃ شیخنا رحمہ اللہ تعالی فی ھذہ الاحادیث و
باللہ التوفیق

باب ۱۹ اس بیان مین کہ صبر آدہا ایمان ہے

ایمان کے دو حصے ہین آدہا صبر ہے آدہا شکر ہے اسیلئے اللہ نے درمیان صبر و شکر کے جمع فرمایا
ہے اس آیت مین ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور یہہ آیت چار سورتون مین آئی ہے
سورۂ ابراہیم سورۂ حم عسق سورۂ سبا سورۂ لقمان پہر اس تنصیف کے لیے اعتبارات ہین
ایک یہہ کہ ایمان نام ہے مجموع قول و عمل و نیت کا یہہ راجع ہے طرف دو شطر کے فعل و ترک فعل
عمل کرنا ہے اللہ کی اطاعت پر یہی حقیقت ہے شکر کی ترک صبر کرنا ہے معصیت سے اللہ کا دین
ان دونون چیزون کا نام ہے فعل مامور ترک محظور ہے دوسرا اعتبار یہہ ہے کہ ایمان کی بنیاد
دو رکن پر ہے یقین و صبر یہ رکن اس آیت مین مذکور ہین وجعلناھم ائمۃ یھدون
بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون سو یقین سے حقیقت امر و نہی و ثواب و عقاب کی
معلوم ہوتی ہے اور صبر سے امتثال اللہ کا ہوتا ہے آدمی برا ہنیچے جی کو منہی عنہ سے باز
رکہتا ہے اور نہین حاصل ہوتا تصدیق ساتھ امر و نہی کے جو پاس سے اللہ کے ہے اور
ساتھ ثواب و عقاب کے مگر یقین ور ممکن نہین ہے دوام فعل مامور و کف نفس فعل محظور سے
مگر ساتھ صبر کے اسلئے صبر نصف ایمان نصف ثانی شکر ہے وہ فعل مامور و ترک نہی سے حاصل
ہوتا ہے ف تیسرا اعتبار یہہ ہے کہ ایمان قول و عمل ہے قول دل و زبان کا کام ہے عمل دل
و جوارح کا کام ہے بیان اس مطلب کا یہہ ہے جسنے دل سے پہچانا اور زبان سے اقرار نکیا
وہ مومن نہین ہے کما قال تعالی عن قوم فرعون وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم

وکما قال عن قوم عاد وقوم صالح وعاداً وثمود وقد تبین لکم من مساکنهم وزین لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن السبیل وکانوا مستبصرین وقال موسی لفرعون لقد علمت ما انزل ہولاء الا رب السموات والارض بصائر ان لوگون کو قول تاسب کا حاصل تھا جسکو معرفت علم کہتے ہین لکن معہذا مومن نہ تھے اسیطرح جسنے زبان سے کہا جو اوسکے دلمین نہین ہے تو وہ بہی ایسا کہنے سے مومن نہین ہوتا ہے بلکہ منجلہ منافقین کے ہے اسیطرح اگر دل سے پہچانا اور زبان سے اقرار کیا تو فقط اتنی بات سے وہ مومن نہین ہوتا ہے جب تک کہ عمل قلب بجا نہ لائے جیسے حب و بغض و موالات و معادات چاہیئے کہ اللہ و رسول کو محبوب رکھے اولیاء اللہ سے موالات کرے اعداء خدا کا معادی ہو دل سے نرے اللہ کا مستسلم ہو متابعت و طاعت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ملتزم ہو شریعت کا ظاہراً و باطناً منقاد ہو جب یہہ کام کرلے تو بہی وہ کافی اوسکے کمال ایمان کو نہوئے یہانتک کہ ماموربہ کو بجالائے تو چارون رکن ارکان ہین ایمان کے جنپر اوسکی بنیاد قائم ہے انکا مرجع طرف اسی علم و عمل کے ہے عمل مین کف نفس داخل ہے جو متعلق نہی ہے اور یہہ دونون بغیر صبر کے حاصل نہین ہوتا ہے پس ایمان دو نصف ٹھیرا ایک صبر دوسرا وہ علم و عمل جو متولد ہے اوس سے ف چوتھا اسلئے کہ رشتہ ہے کہ نفس کو دو قوتین ہین ایک قوت اقدام کی دوسری قوت احجام کی نفس ہمیشہ سے اپنی ان دونون قوتون کے متردد رہتا ہے محبوب پر پیشقدمی کرتا ہے مکروہ سے ہٹتا ہے اسکا رادین پورا اقدام احجام ہے اللہ کی طاعت پر اقدام کرے اوسکی معصیت سے ہٹے الا دونون کا حصول بغیر صبر کے ممکن نہین ہے ف پانچوان اعتبار یہہ ہے کہ سارا دین رغبت و رہبت ہے مومن وہی ہوتا ہے جو راغب راہب ہو قال تعالی انہم کانوا یسرعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا و رہبا اور اوس دعا مین جو وقت نوم کے پڑہی جاتی ہے صحیح بخاری مین آیا ہے اللہم انی اسلمت نفسی الیک و وجہت وجہی الیک و فوضت امری الیک والجات

ظهری الیک رغبة و رهبة الیک سو ہمیشہ مومن راغب راہب ہوتا ہے رغبت و رہبت
کا قیام نہین ہوتا مگر ساق صبر پر رہبت حامل علی الصبر ہوتی ہے رغبت طرف شکر کے قائد بنتی
ہے ف چھٹا اعتبار یہہ ہے کہ بندہ جو کچھہ اس گھر مین کرتا ہے وہ دو حال سے باہر نہین ہے
یا نافع ہے دنیا و آخرت مین یا مضر ہے اون دونون مین یا ایک جگہہ نافع ہے دوسری جگہہ
مین مضر ہے اشرف اقسام انمین وہ ہے کہ جو چیز آخرت مین نافع ہے وہ کرے جو وہان مضر ہے
اوسکو چھوڑ دے یہی حقیقت ہے ایمان کی سو بجا لانا اوس چیز کا جو نافع ہے اوسکو شکر کہتے ہین
ترک کرنا اوس چیز کا جو مضر ہے اوسکو صبر کہتے ہین ف اعتبار ساتوان یہہ ہے کہ آدمی جدا
نہین ہو سکتا کسی امر سے جسکو کرے اور نہی سے جسکو چھوڑے اور قدر سے جو اوسپر جاری ہوتی ہے
اور سر فرض بندہ کا ان تینون امر مین وہی صبر و شکر کرنا ہے فعل مامور شکر ہے ترک محذور صبر ہے
اسیطرح صبر علی المقدور بہی صبر ہے ف اعتبار آٹھوان یہہ ہے کہ بندہ مین دو داعی ہین ایک داعی
طرف دنیا و شہوات و لذات دنیا کے بلاتا ہے دوسرا طرف اللہ و دار آخرت اور نعیم مقیم کے جو
واسطے اپنے اولیا کے تیار کر رکہی ہے دعوت کرتا ہے سو عصیان داعی شہوت و ہوی کا صبر ہے
اور اجابت کرنا داعی خدا و دار آخرت کا شکر ہے ف اعتبار نوان یہہ ہے کہ مدار دین کا دو
اصل پر ہے ایک عزم دوسرے ثبات یہی دونون اصل ہین حدیث مین نزدیک احمد و نسائی
کے مرفوعاً آئی ہین اللھم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمة فی الرشد سو اصل
شکر کی صحت عزیمت ہے اصل صبر کی قوت ثبات ہے جب بندہ مؤید بعزیمت و ثبات ہوا تو مؤید
بمعونت و توفیق ہوا ف دسوان اعتبار یہہ ہے کہ بنیاد دین کی دو اصل پر ہے ایک حق دوسرے
صبر انہین دونون امر کا ذکر اس آیت شریف مین آیا ہے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
بندہ سے مطلوب یہہ ہے کہ اپنے نفس مین عامل بالحق ہو پھر اوسکو لوگون مین بہی جاری بجاری
کرے یہی حقیقت ہے شکر کی اور یہہ ممکن نہین ہے مگر ساتھہ صبر کرنے کے اس وجہ سے صبر نصف
ایمان ٹھیرا

باب ۲ اس جھگڑے مین کہ صبر افضل ہے یا شکر

ابو الفرج ابن الجوزی رح نے تین قول ذکر کیے ہین ایک یہہ کہ صبر افضل ہے دوسرے یہہ کہ شکر افضل ہے تیسرے یہہ کہ دونون برابر ہین جسطرح عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ اگر صبر و شکر دو اونٹ ہوتے تو مین کچھہ پروا نکرتا کہ کس پر سوار ہون ہم آگے ہر گروہ کی حجتین جدا جدا ذکر کرتے ہین اور مالہا و ما علیہا لکھتے ہین ف صابرین کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے صبر و اہل صبر پر ثنا و مدح کی ہے خیر دنیا و آخرت کو اوسپر معلق فرمایا ہے اپنی کتاب پاک مین نوّے جگہہ ذکر صبر کا کیا ہے نصوص احادیث مین جو کچھہ ذکر صبر کا آیا ہے وہ اوپر گزر چکا وہ دلیل ہے اسبات پر کہ صبر افضل ہے شکر سے فضیلت صبر مین ایک یہی حدیث کافی ہے الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الصابر اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معرض تفضیل صبر و رفع درجہ صبر مین شکر پر ذکر فرمایا ہے شاکر کو ملحق صابر کیا ہے شکر والے کو صبر والے سے تشبیہ دی ہے رتبہ مشبہ بہ کا مشبہ سے اعلی ہوتا ہے جیسے وہ حدیث مدمن الخمر کعابد وثن اسکے اور بہی بہت نظائر ہین ہم جب درمیان نصوص ما ارادہ فی الصبر و ما ارادہ فی الشکر کے موازنہ کرتے ہین دونون کو باہم تولتے ہین تو نصوص صبر کو اضعاف نصوص شکر کا پاتے ہین اسلیے جبکہ نماز و نہی عن المنکر افضل اعمال ہوئے تو جسقدر حدیثین ادنمین آئی ہین وہ احادیث سائر ابواب سے کہین زیادہ و بیشتر ہین تو احادیث نبویہ کو کسی باب مین زیادہ تر باب الصلوة و الغزو سے نپاویگا اسکے سوا یہہ بات ہے کہ صبر ہر باب اور ہر مسئلہ مین ابواب و مسائل دین سے داخل ہوتا ہے اسیلیے ایمان سے بمنزلہ سر کے جسد سے ٹہیرا ہے اللہ نے شکر پر تعلیق زیادت کی فرمائی ہے لئن شکرتم لازیدنکم صبر پر جزاء بیحساب کو معلق کیا ہے انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب جزاء شاکرین کو معلق کیا ہے فرمایا و سیجزی اللہ الشاکرین و سیجزی الشاکرین جزاء صابرین کو مقید باحسان کیا ہے فرمایا ولنجزین الذین صبروا اجرهم باحسن ما کانوا یعملون حدیث صحیح مین مرفوعًا

آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ہر عمل ابن آدم کا اوسکے لئے ہے مگر صوم کہ وہ خاص میرے لئے ہی
ہین اوسکی جزا دونگا دوسرا لفظ یون ہے کہ ہر عمل ابن آدم کا دوچند ہوتی ہے نیکی اوسکی
دس گنی تک مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے مین اوسکی جزا دونگا آخر یہہ اسلیئے ہے کہ صوم مین
صبر و منع نفس شہوات سے ہوتا ہے جسطرح حدیث مین آیا ہے یدع شھوته وطعامه وشرابه
من اجلی اسیلئے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ افضل اعمال کیا ہے فرمایا تو روزہ
رکھا کر کہ اوسکے برابر کوئی چیز نہین ہے سو جبکہ صبر حبس نفس کا اجابت داعی شہوت سے ٹھیرا
اور یہی حقیقت ہے صوم کی کہ وہ بھی حبس نفس ہے اجابت داعی شہوت طعام و شراب و جماع سے
تو تفسیر صبر کی اس آیت شریف مین جو استعینوا بالصبر والصلوۃ صوم کے ساتھہ کیگئی ہے رمضان
کا نام شہر صبر ٹھیرا ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ صیام نصف صبر ہے اسیطرح بعض سلف
نے بھی کہا ہے کہ صوم نصف صبر ہے یہہ اسلیئے کہ صبر حبس ہے اجابت سے داعی شہوت و غضب کے
نفس کسی شئے کو اسلیئے چاہا کرتا ہے کہ اوسکے پانے سے لذت حاصل ہوگی مولم چیز سے نفرت
کرتا ہے اسلیئے ایلام پر اوسکو غصہ آتا ہے صوم فقط صبر ہے مقتضاے شہوت سے جیسے شہوت بطن
و فرج نہ مقتضاے غضب سے لکن تمام و کامل صوم صبر کرنا ہے نفس کا اجابت داعی ہر دو امر سے
اسیطرف حدیث صحیح مین اشارہ کیا ہے کہ جو دن تمہارے روزہ کا ہو تو کوئی جہل و صخب نکرے
اگر کوئی اوسکو گالی دے برا کہے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون بعد اسکے ارشاد ہے جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرف تعدیل قواے شہوت و غضب مل جہات اسیا ہے کہ اپنے روزہ کو
اسبات سے بچاوے کہ کہین شہوت و غضب اوسکو فاسد نکردین کیونکہ سوت مفسد صوم ہے
غضب محبط اجر ہے جسطرح دوسری حدیث مین آیا ہے جسنے نچہوڑا نشاۃ الجہل اور عمل کرنا اوسپر تو
نہین حاجت ہے اللہ کو اسبات کی کہ وہ اپنا کہانا پینا ترک کرے شوال ظہر مین شکر مرا اتنا ہی
کافی ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون
فوز کو جزا اونکے صبر کی ٹھیرایا ہے **وقولہ تعالے** واللہ مع الصبرین اور ایسا کوئی شئے اسکے برابر

نہین ہے کہ اللہ ہمراہ اپنے بندے کے ہو بعض عارفین نے کہا ہے صبر والے خیر دارین کی
لیگئے اسلیئے کہ اونہون نے اللہ کی معیت وہمراہی پائی **وقوله** واصبر لحکم ربك فانك
باعیننا یہہ آیت شریفہ متضمن ہے حراست وکلایت وحفظ صابر کو صابرین سے تین چیزون
کا وعدہ کیا ہے ایک صلوۃ دوسرے رحمت تیسرے ہدایت اولئك علیهم صلوات من
ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون اسمین حصر ہدایت کا اہل صبر مین فرمایا ہے صبر
کو دو آیتون مین عزم امور مین سے بتایا ہے اپنے رسول کو حکم دیا ہے کہ متشبہ ہون ساتھہ
صبر رسل اولی العزم کے **ف** دلیل دال ہے اسبات پر کہ زہد کرنا دنیا مین تقلل دنیا کا جہانتک
کہ ممکن ہو افضل ہے استکثار دنیا سے سو زہد کرنا دنیا مین حال صابر کا ہے استکثار حال شاکر
کا ہے مسیح علیہ السلام سے پوچھا تہا دو آدمی ایک خزانہ پر گذرے ایک تو قدم بڑہا کر چلا گیا کچہہ
التفات نکیا دوسرے نے اسکو لیکر طاعت خدا مین صرف کیا کون افضل ہے کہا جسنے التفات
نکیا مونہہ پہیر کر چلا گیا وہ نزدیک اللہ کے افضل ہے اس قول کی صحت پر یہہ بات دلیل ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مفاتیح کنوز ارض کو عرض کیا گیا تہا آپنے نلیا بلکہ یہہ کہا کہ
ایک دن بہوکا رہونگا ایک دن سیر شکم ہونگا اور اگر لیتے تو ضرور مرضات وطاعت الٰہی مین خرچ
کرتے مگر مقام ہا ہے زہد کو اختیار کیا **ف** یہہ بات معلوم ہے کہ کمال انسانی تین چیزون مین
ہوتا ہے ایک علم دوسرا عمل جسکو بجالاتا ہے تیسرے احوال جو علوم واعمال پر
مترتب ہوتے ہیں علم وحال علم ہے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اسماء وصفات [illegible] وافعال
الٰہی کے اور عمل مرضات پر اور انجذاب قلب کا طرف اللہ کے ساتھہ حب وخوف ورجا کے
ہے اسکی جزا اشرف ما فی الآخرۃ ہے اجل مقاصد معرفت ومحبت خدا ہے انس ہر جزار
کے یہہ اشتیاق ہے طرف لقا خدا کے تنعم ہے ساتھہ ذکر اللہ کے یہہ اجل سعادت ملی کیا ہے
کرتا ہے یہہ وہ غایت جو لذاتہا مطلوب ہوتی ہے بندہ کو پورا شعور اس بات کا حاصل کیا
دنیا دیتے ہے جب ہوتا ہے کہ پردہ کہل جاتا ہے دنیا کو چہوڑ دیتا ہے آخرت ہیچ مین مزرعا

داخل ہوتا ہے ۵

در پردۂ خاک نغمہ ہاہست بسے	انگہ شنوی کہ گوش برخاک نہی

ورنہ وہ دنیا مین ہے گو بعض شعور اوسکو حاصل ہو لکن وہ شعور کامل نہین ہوتا ہے بسبب اون
معارضات کے جو اوسپر گزرتے ہین اور بسبب اون محن کے جنکے ساتھہ اوسکا امتحان لیا جاتا ہے
والا کوئی سعادت حقیقت مین سوا اسکے نہین ہے سارے علوم و معارف اس معرفت کے
تابع ہین اسی شناخت کے لئے مراد ٹھیرے ہین تفاوت علوم کا فضل مین مطابق قرب و بعد
افضار کے ہے طرف اس معرفت کے سو جو علم قریب الافضا رہے طرف علم باللہ و اسمائہ و صفاتہ
کے وہ اعلیٰ ہے ما دونہ سے یہی حال دل کا ہے کہ جو حال ادنیٰ الی المقصود ہے وہ ما دونہ
سے اشرف ہے یہی حال اعمال کا ہے کہ جو عمل اقرب طرف تحصیل اس مقصود کے ہے وہ اپنے
غیر سے افضل ہے اسلیئے نماز و تفیر شکر افضل اعمال ہین یا اسلیئے افضل ہین کہ قریب الافضا رہین
طرف اس مقصود کے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے اور ایسا ہی ہونا ہی چاہیئے کیونکہ جسقدر کوئی
شئے اقرب الی الغایۃ ہوگی اوتنی ہی وہ افضل ہوگی اوس چیز سے جو بعید عن الغایۃ ہے سو
جو عمل مستعد و مہیّا تاب ہے طرف معرفت خدا و اسمار و صفات و معیت و خوف و رجا ر الٰہی کے وہ
افضل ہے اوس عمل سے جو ایسا نہین ہے اور جب چند اعمال اس افضار مین مشترک ہونگے
تو افضل اونمین وہی عمل ٹھیر یگا جو اقرب الی المقصود ہے اسیلئے جبکہ طاعات اس افضا مین
مشترک ہوئے تو مطلوب للہ ٹھیرے اور معاصی جبکہ حجب و قطع قلب مین اس نہایت سے مشترک
ہوئے تو منہی عنہا ٹھیرے تاثیر طاعات و معاصی کی بحسب درجات ہوتی ہے **ف** اس جگہہ ایک
اور کام کی بات ہے جسکا سمجھنا بوجھنا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ کبھی ایک عمل عین حق مین کسی ایک
شخص کے افضل ہوتا ہے اور دوسرا عمل حق مین اوسکے غیر کے افضل ٹھیرتا ہے غنی جسکے
پاس بہت سا مال ہے اور اوسکا جی خرچ کرنے کو نہین چاہتا اوسکے لئے صدقہ دینا ایثار مال
کرنا افضل ہے قیام لیل صیام نہار سے بطریق نافلہ کے مرد شجاع شدید الباس جسکی سطوت سے

دشمن ڈرتا ہے اوسکا ایک ساعت صف مین کہڑا ہونا اعدا اللہ سے لڑنا افضل ہے اداے حج وصوم وصدقہ تطوع سے شخص عالم جو عارف کتاب وسنت وحلال وحرام وطرق خیر شر ہے اوسکے لیے مخالطت کرنا لوگون سے تعلیم ونصیحت کرنا دین مین افضل ہے عزلت وتفریغ وقت سے واسطے نماز وقرارت قرآن وتسبیح کے والی امر یعنی والی کو اللہ تعالے نے اسلیے قائم ومنصوب کیا ہے کہ وہ درمیان عباد اللہ کے حکم وفیصلہ حق کرے اوسکا ایک ساعت واسطے نظر کرنے کے مظالم وخصومات وانصاف مظلوم مین ظالم سے اور اقامت حدود ونصر حق وقمع باطل مین افضل ہے ساٹھہ برس کی عبادت سے بنسبت غیر والی امر کے اور جس کسی شخص پر شہوت نساء غالب ہے اوسکے لیے روزہ رکھنا غیر کے ذکر وصدقہ سے کہین افضل ہے ذرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کارروائی مین تامل کرو دیکھو کہ عمرو بن عاص وخالد بن الولید وغیرہما کو والی وامیر وعامل مقرر کیا ابو ذر کو نہ کیا بلکہ یہہ فرمایا کہ انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم پہر اونکو اور اونکے غیر کو حکم کیا روزہ رکہنے کا فرمایا علیک بالصوم فانہ لا عدل لہ دوسرے سے کہا لا تغضب تیسرے سے کہا لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ اللہ تعالے جب کسی بندہ کے ساتہہ ارادہ کمال کا کرتا ہے تو اوسکو توفیق استفراغ وسع کی اوس کام مین دیتا ہے جسکی استعداد اوسکو ہوتی ہے وہ اوس قابل ہوتا ہے اوسکا ہتھیار رکہتا ہے جب وہ اپنی کوشش اوس کام مین صرف کر دیتا ہے تو غیر پر بڑہ جاتا ہے لوگون مین فائق ٹہیرتا ہے

کما قیل ؎

ما زال یسبق حتی قال حاسدہ	لہ طریق الی العلیاء مختصر

اسکی مثال ویسی ہے جیسے کسی بیمار کے پیٹ مین درد ہو جب درد شکم کی دوا کہائیگا درد جاتا رہیگا اور جب دردسر کی دوا استعمال کریگا تو وہ موافق مرض کے نہ پڑیگی سو شیخ سطاح یعنی کنجوسی مثلاً مہلکات سے ہے سو برس تک روزہ رکہو وہ اوسکو دور نکریگا نہ قیام لیل ہے

وہ زائل ہوگی اسیطرح بیماری اتباع ہویٰ واعجاب نفس کی ہے کہ کثرت قرات قرآن
و استفراغ وسع علم وفکر وزہد مین موافق اوسکے نہین ہے اوسکی مزیل دلسے وہی چیز ہے
جو اوسکی ضد ہے **ف** فقر افضل ہے یا مال جواب اسکا یہہ ہے کہ فقر اپنے محل مین افضل
ہے مال اپنی جگہ مین افضل ہے جب یہہ قاعدہ جان لیا تو شکر کرنا بہ بذل مال ایک عمل صالح
ہے جس سے دلکو ایک حال حاصل ہوتا ہے وہ حال زوال بخل وشح ہے بسبب خروج دنیا
کے اوسکے ہاتھہ سے پس دل متہیی ہوجاتا ہے واسطے معرفت ومحبت خدا کے یہہ دوا ہے اوس
دار کی جو دلمین تھی اور مقصود سے روکتی تھی رہا زاہد سو وہ اس دار و دوار دونون
سے استراحت مین ہے اوسکی قوت استفراغ وسع پر حصول مقصود مین وافر ہے اگر کوئی
کہے شارع نے اعمال پر حث کیا ہے طبیب نے جب کسی دوا پر ثنا کی تو کچھہ دلیل اسبات پر نہین
ہے کہ وہی دوا بعینہ مراد ہے اور نہ یہہ کہ وہ اوس شفا سے افضل ہے جو اوس دوا سے حاصل
ہوئی ہے تمامت اعمال علاج ہین واسطے امراض قلوبیہ کے مرض قلب کا غالبًا معلوم نہین ہوتا
ہے اسلیے حث عمل مقصود پر کہ وہ شفاء قلب ہے فرمایا ہے سو فقیر صدقہ گیر دار بخل کو تیرے
اندر سے باہر نکلتا ہے جسطرح کوئی حجام خون مہلک کو حجامت سے استخراج کرتا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ حال صابر کا مثل حال محافظ صحت وقوت کے ہے اور حال شاکر کا مثل حال
متداوی با نواع ادویہ کے ہے واسطے دور کرنے مواد سقم کے ؀

فصل

شاکرین نے کہا تم تو اپنے طور سے آگے بڑھ گیے اوس مقام کو افضل ٹھیرا دیا کہ غیر اوسکا افضل
تر ہے اوسی وسیلہ کو تمنے غایت پر مطلوب لغیرہ کو مطلوب لنفسہ پر مقدم کر دیا عمل کامل کو عمل
اکمل پر فاضل کو افضل پر سابق ٹھیرایا نہ شکر کا کچھہ حق پہچانا نہ اوسکے مرتبہ کو پورا کیا حالانکہ
اللہ تعالےٰ نے اپنے ذکر کو جو خلق سے مراد ہے اپنے شکر سے مقرون کیا ہے خلق وامر سے یہی

شکر جو ہے صبر خادم ہے خلق وامر کا وسیلہ ہے طرف اونکے عون ہے اون دونون پر قال تعالیٰ فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون پہر شکر کو قرین ایمان کیا ہے پہر یہہ فرمایا کہ اللہ کو کچہہ غرض عذاب خلق سے نہیں ہے اگر وہ شاکر ہین ایمان لائین فقال تعالیٰ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم یعنی اگر تم پورا کروگے اوس چیز کو جسکے لیے پیدا کیے گئے ہو اور وہ یہی شکر و ایمان ہے تو مجہکو تمہارے عذاب کرنیسے بعد اسکے کیا کام ہے پہر یہہ خبر دی کہ مخصوص بمنت الٰہی درمیان عباد اللہ کے یہی اہل شکر ہین فقال تعالیٰ وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اھٰؤلاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین پہر لوگون کو تقسیم کیا ہے طرف شکور و کفور کے سو ابغض اشیاء اللہ کو کفر و اہل کفر ہین احب اشیا شکر و اہل شکر ہین قال تعالیٰ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا واما کفورا سلیمان علیہ السلام نے کہا تہا ھٰذا من فضل ربی لیبلونی ءاشکر ام اکفر ومن شکر فانما یشکر لنفسہ ومن کفر فان ربی غنی کریم وقال تعالیٰ واذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید وقال تعالیٰ ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفروان تشکروا یرضہ لکم اسطرح کی آیات قرآن شریف مین بہت ہین اللہ نے جابجا درمیان شکر و کفر کے مقابلہ کیا ہے سو کفر ضد ہے شکر کی وقال ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین شاکرین وہی لوگ ہین جو اللہ کی نعمتون پر ساتھہ ایمان کے ثابت قدم ہین منقلب اعقاب پر نہیں ہوئے اللہ نے تعلیق مزید کی شکر کے ساتھہ کی ہے اور جو خدا کیطرف سے مزید ہے اوسکی کچہہ نہایت نہیں ہے جسطرح کہ اوسکے شکر کی کچہہ نہایت نہیں بہت سی جزا اونکو مشیت پر موقوف رکہا ہے کقولہ فی الغنا فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ ان شاء وقولہ فی الاجابۃ فیکشف ما تدعون ان شاء وقولہ فی الرزق ویرزق من یشاء وقولہ فی المغفرۃ یغفر لمن یشاء وقولہ فی التوبۃ ویتوب اللہ علی من یشاء مگر جزاء شکر کو مطلق

ٹھیرایا ہے چنانچہ فرمایا وسیجزی الشاکرین ابلیس عدو اللہ کو جب قدر مقام شکر کی معلوم ہوئی کہ وہ اجل و اعلیٰ مقامات ہے تو اوسنے اپنی غایت یہہ ٹھیرائی کہ لوگون کو شکر کرنے سے قطع کرے فقال ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولا تجد اکثرھم شاکرین اللہ نے شاکرین کا وصف یون فرمایا ہے کہ وہ بندون مین تھوڑے لوگ ہین فقال تعالیٰ وقلیل من عبادی الشکور امام احمد نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک آدمی کو سنا کہتا تھا اللھم اجعلنی من الاقلین پوچھا یہہ کیا بات کہا اے امیر المومنین اللہ نے فرمایا ہے وما امن معہ الا قلیل وقال وقلیل من عبادی الشکور وقال الا الذین امنوا وعملوا الصالحات و قلیل ما ھم کہا تو نے سچ کہا دیکھو اللہ نے پہلے رسول پہ جسکو طرف اہل ارض کے بہیجا تھا ثنا کی ہے ساتھ شکر کے فرمایا ذریۃ من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا نوح علیہ السلام کو جو اسجگہہ بالتخصیص ذکر کیا اور عباد کو اونکی ذریت بتایا اسمین اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ تم اونکی اقتدا کرو وہ تمہارے باپ ثانی تہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعد غرق خلق کے کوئی نسل باقی نہین رکھی مگر ذریت نوح علیہ السلام سے کما قال تعالیٰ وجعلنا ذریتہ ھم الباقین سو اُس ذریت کو حکم دیا کہ وہ تشبہ کرین اپنے باپ سے شکر کرنے مین اللہ کے کیونکہ وہ ایک بندہ شکر گزار تہے

نوح اوسکا شکر جب لائے بجا		انہ عبداً شکوراً ہے کہا	

ف اللہ پاک نے یہہ بہی خبر دی ہے کہ عابد خدا وہی ہے جو شاکر ہے اور جو کوئی شکر گزار نہین ہے وہ اہل عبادت خدا سے بہی نہین ہے فقال تعالیٰ واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ تلقی نبوت و رسالت و تکلیم ساتھ شکر کے کرین فقال یاموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین اول وصیت جو اللہ نے انسان کو حق مین اوسکے ماں باپ کے فرمائی ہے وہ یہی شکر ہے

ان اشکرلی ولوالدیک الی المصیر پھر یہہ خبر دی ہے کہ رضا خدا کی اوسکے شکر مین ہوتی ہے
وان تشکروا یرضہ لکم پھر ابراہیم علیہ السلام پر ثنا فرمائی کہ وہ ہماری نعمتون کے شاکر
تہے ان ابراہیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا ولم یک من المشرکین شاکرا لا
نعمہ اجتباہ وہداہ الی صراط مستقیم امت سے مراد اسجگہہ مقتدی ہونا ہے جسکی اقتدا
سارے لوگ خیر مین کرین قانت وہ ہے جو مطیع ومقیم طاعت خدا پر ہو حنیف وہ ہے جو خدا
کیطرف مونہہ کرے ماسوی اللہ سے مونہہ پہیر لے پہر ان صفات کو شکر نعمت پر ختم کیا شکر
کو غایت مقصود خلیل علیہ السلام ٹہیرایا پہر یہہ خبر دی کہ غایت خلق وامر ہے بلکہ وہ غایت
جسکے لیے سارے بندے پیدا ہوئے ہین یہی شکر ہے فقال واللہ اخرجکم من بطون
امہاتکم لا تعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون
یہہ غایت خلق ہوئی رہی غایت امر سو فرمایا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون یہہ بہی جائز ہے کہ لعلکم تشکرون تعلیل ہو قضاء
الہی کی واسطے اونکے ساتہہ نصر کے اور واسطے امر کرنے کے اونکو ساتہہ تقوی کے یا واسطے
دونون باتون کے معا اور یہی ظاہر ہے پس شکر غایت خلق وامر کا ٹہیرا پہر اللہ پاک نے تصریح
فرمائی ہے اسبات کی کہ شکر کرنا اللہ کا امر ہے اللہ نے رسول کو بہیجا ہے کما ارسلنا فیکم
رسولا منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم
تکونوا تعلمون فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون معلوم ہوا کہ شکر
مراد لنفسہ ہے اور صبر مراد لغیرہ بلکہ صبر اسلیے محمود ٹہیرا ہے کہ پہونچانیوالا ہے طرف شکر کے
پس صبر خادم شکر ہوا صحیحین مین مرفوعا آیا ہے کہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہانتک کہ پاؤن آپکے پہٹ گئے کہا گیا کہ آپ کیون یہہ کام کرتے ہین اللہ نے
تو آپکے اگلے پچہلے گناہ سب بخشدیے ہین فرمایا کیا مین بندہ شکر گزار نہون مسند وترمذی
کا لفظ یہہ ہے کہ معاذ سے کہا مین تجہکو دوست رکہتا ہون تو نہ بہول پیچہے ہر نماز کے یون

کہا کر اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ہشام بن عروہ نے کہا یہہ
دعا تہی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رواہ ابن ابی الدنیا ابن عباس مرفوعاً
کہتے ہین چار چیزین ہین جسکو دی گئین اوسکو دنیا وآخرت کی خیر دیگئی دل شاکر زبان
ذاکر بدن بلا پر صابر بی بی جو اپنی جان اور اوسکے مال مین خیانت نکرے عائشہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے نہین انعام کیا اللہ نے کسی بندہ پر کسی نعمت کا پہر اوسنے جانا کہ وہ نعمت طرف
سے اللہ کے ہے لکن لکہتا ہے اللہ اوسکے لیے شکر اوس نعمت کا اور معلوم نہین کی اللہ نے
کسی بندے سے ندامت کسی گناہ پر مگر بخشدیا اوسکو پہلے استغفار کرنے سے آدمی کو لی کپڑا
ایک دینار کو مول لیتا ہے پہر اوسکو پہن کر اللہ کی حمد کرتا ہے وہ کپڑا اوسکے دونون زانو
تک نہین پہونچتا ہے یہانتک کہ وہ شخص بخشدیا جاتا ہے رواہا ابن ابی الدنیا صحیح مسلم
مین مرفوعاً آیا ہے اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جو ایک نوالہ کہاتا ہے اوسپر اللہ کی حمد کرتا
ہے ایک گہونٹ پانی کا پیتا ہے اوسپر الحمد للہ کہتا ہے سو یہہ جزاء عظیم کہ اکبر انواع جزاء ہے
جسطرح خدا نے کہا ورضوان من اللہ اکبر بمقابلہ شکر کے ہے ساتہ حمد کے ابن ابی الدنیا
مرفوعاً کہتے ہین نہین دیتا اللہ کسی بندے کو شکر پس محروم کرے اوسکو زیادت سے اسلیے
کہ اللہ کہتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم معلوم ہوا کہ شکر کرنا صید مزید قید عتید ہے حسن
بصری کہتے ہین اللہ جو نعمت چاہتا ہے اوس سے متمتع فرماتا ہے جب اوسپر شکر نہین کیا جاتا
تو اوسکو عذاب سے بدل دیتا ہے اسیلیے شکر کا نام حافظ جالب رکہتے تہے کیونکہ وہ حافظ نعم
موجودہ جالب نعم مفقودہ ہے علی بن ابی طالب نے ایک شخص ہمدانی سے کہا نعمتین موصول بشکر
ہین شکر موصول متعلق بمزید ہے یہہ دونون مقرون ہین ایک قرن مین منقطع نہین ہوتا مزید
طرف سے اللہ کے یہانتک کہ منقطع ہو شکر طرف سے بندہ کے عمر بن عبد العزیز نے کہا تم مقید کرو
اللہ کی نعمتون کو اللہ کے شکر سے کہتے ہین شکر قید کرنا ہے نعمتون کا مطرف بن عبد اللہ نے کہا
مین عافیت سے رہون اور شکر کرون یہہ بات دوست تر ہے مجہکو اس بات سے کہ مبتلا ہون

اور صبر کرون حسن نے کہا بہت ذکر کرو ان نعمتون کا بیشک ذکر کرنا اونکا شکر ہے اللہ نے
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا ہے واما بنعمة ربك فحدث اللہ دوست رکھتا ہے
اپنے بندہ سے اسبات کو کہ دیکھے اوسپر اثر اپنی نعمت کا کیونکہ یہہ شکر ہے اوسکا زبان حال سے
سفیان ثوری نے کہا داؤد علیہ السلام کہتے تھے الحمد للہ حمداً ینبغی لکرم وجہ ربی
عزوجل اوسپر اللہ نے اونکو وحی بہیجی کہ اے داؤد تو نے ملائکہ کو تعب مین ڈالا عمران بن حصین
ایک چادر خز اوڑہے ہوئے نکلے وہ ایسی عمدہ تہی کہ قبل و بعد اوسکے پہر ویسی نہ دیکہی کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اذا انعم اللہ علی عبد نعمة یحب ان یری
اثر نعمتہ علی عبدہ صحیفہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ کہاؤ پیو صدقہ
دو بغیر اترانے اور اسراف کے اللہ چاہتا ہے کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے بندے پر ابو الاحوص
کے باپ نے کہا مین پاس حضرت کے گیا قشف الہیئت تہا یعنی میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے فرمایا تیرے
پاس مال ہے مینے کہا ہان فرمایا کیا مال ہے مینے کہا ہر طرح کا مال ہے جو اللہ نے مجھکو دیا ہے اونٹ
گہوڑے لونڈی غلام بکری فرمایا پس جبکہ اللہ نے تجہکو مال دیا ہے تو چاہیئے کہ اوسکا اثر بہی
تجہپر دیکھے بعض مراسیل مین آیا ہے اللہ دوست رکھتا ہے اسبات کو کہ دیکھے اثر اپنی نعمت کا اپنے
بندے پر کہانے پینے مین بکر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے جسکو خیر یعنی مال دیا گیا ہے اور
وہ اوسپر دیکہا جاتا ہے تو اوسکا نام حبیب اللہ محدث بنعمة اللہ رکہا جاتا ہے اور جسکو مال
دیا ہے اور وہ اوسپر دیکہا نہین جاتا تو اوسکا نام بغیض اللہ معادی لنعمة اللہ ہوتا ہے
فضیل بن عیاض نے کہا یون کہتے ہین جسنے پہچانا اللہ کی نعمت کو دل سے اور حمد کی زبان سے
سیہ تمام نہین ہیانتک کہ دیکہی جاوے اوسپر زیادت اللہ نے کہا ہے اگر تم شکر کروگے تو ہم تمکو
زیادہ دینگے ایک شکر نعمت کا یہہ بہی ہوتا ہے کہ اوسکا ذکر کرے اللہ نے کہا اے ابن آدم جبکہ
تو میری نعمت مین منقلب ہوتا ہے پہر میری معصیت مین منقلب ہے تو تو مجہہ سے ڈر کہین مین تجہکو
اون معاصی مین پچہاڑ ندون اے ابن آدم تو مجہہ سے ڈر پہر جہان چاہے وہان سو۔

شعبی نے کہا شکر آدہا ایمان ہے صبر نصف ایمان ہے یقین سارا ایمان ہے ابو قلابہ نے کہا ضرر نہین کرتا تمہاکو کوئی گناہ جبکہ تو شکر گزار رہے حسن نے کہا جب اللہ کسی قوم پر انعام کرتا ہے تو اوسکے شکر کا سوال کرتا ہے جب وہ لوگ شکر بجا لاتے ہین تو اللہ اس بات پر قادر ہے کہ اونکو زیادہ دے اور جب وہ کفر کرتے ہین یعنی ناشکری تو اس بات پر قادر ہے کہ اپنی نعمت کو عذاب سے بدل دے اللہ نے کنود کی مذمت کی ہے کنود وہ شخص ہے جو نعمت کا شکر ادا نہین کرتا ان الانسان لربہ لکنود آدمی مصیبتون کو تو گنتا ہے نعمتون کو بہول جاتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عورتین سب سے زیادہ اہل نار ہین اسی سبب سے اگر کسی عورت سے تمام عمر تو نیکی کرے پہر وہ کوئی ایک بات تیری دیکہے تو یہی کہتی ہے کہ مینے تجہہ سے کبہی کوئی بہلائی نہین دیکہی تہیہ کفران ہے نعمت زوج کا جو درحقیقت اللہ کی نعمت ہے ۵

یا ایہا الظالم فی فعلہ الی متی انت وحتی متی		والظلم مردود علی من ظلم تشکو المصیبات وتنسی النعم	

حدیث نعمان بن بشیر مین مرفوعاً آیا ہے تحدث بنعم شکر ہے ترک اوسکا کفر ہے جو تہوڑے کا شکر نہین کرتا وہ بہت کا بہی شکر نہین کرتا جو لوگون کا شکر گزار نہین ہے وہ اللہ کا بہی شاکر نہین جماعت برکت ہے فرقت عذاب ہے رواہ ابن ابی الدنیا مطرف بن عبد اللہ نے کہا مینے نظر کی عافیت وشکر مین دیکہا تو انہین دونون مین خیر دنیا وآخرت کی ہے بکر بن عبد اللہ کہتے ہین مینے ایک حمال کو دیکہا وہ کہتا تہا الحمد للہ استغفر اللہ جب اوسنے اپنا بار پشت سے اوتارا مینے کہا کیا سوا اسکے اور کچہہ تو نہین پڑہ سکتا ہے کہا ہان بہت کچہہ پڑہ سکتا ہون قرآن شریف پڑہتا ہون لکن بات یہہ ہے کہ بندہ درمیان نعمت وگناہ کے ہوتا ہے سو اللہ کی کامل نعمتون پر حمد کرتا ہون اپنے گناہون سے استغفار چاہتا ہون مینے کہا بکر سے بڑہ کر نفقیہ تو یہہ حمال ہے ترمذی مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب پر پڑہکر سورۂ رحمن اول سے تا آخر پڑہی سب خاموش رہے فرمایا مینے اس سورت کو لیلۃ الجن مین

جنّ پر پڑھا تھا وہ تم سے بہتر تھے جواب دینے مین جب مین اس آیت پر آتا تھا فبای آلاء ربکما
تکذبان تو وہ کہتے تھے لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد مسعر نے کہا جب داؤد
علیہ السلام سے کہا گیا اعملوا آل داؤد شکرا نہ آئی قوم پر ایک ساعت مگر اونمین سے ایک
نہ ایک آدمی نماز پڑہتا تہا بعض فقہا نے کہا ہے مینے اپنے کام مین غور کیا نہ دیکھا ایسی خیر کو جسکے
ساتھ شر نہو مگر معافات وشکر کو سو بہت سے شاکر بلا مین ہین بہت سے معافی غیر شاکر ہین سو
جب تم اللہ سے مانگو تو دونون کو مانگو ابو امامہ نے کہا عمر بن خطاب نے ایک قمیص پہنا جب آدہ
گلے تک پہونچا کہا الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی
پہر کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے جسنے نیا کپڑا پہنا پہر جب وہ گلے تک
پہونچا یا زانو تک تو پہونچنے سے پہلے اوسنے یہہ دعا پڑہی پہر پرانا کپڑا کسی مسکین کو دیا تو وہ
ہمیشہ اللہ کی پناہ مین رہیگا اللہ کے ذمے مین اللہ کی حمایت مین زندہ و مردہ جب تک
کہ اوس کپڑے کا ایک تاگا باقی رہیگا عون بن عبد اللہ نے کہا ایک آدمی نے نیا کرتہ پہنکر اللہ
کی حمد کہی اللہ نے اوسکو بخشدیا دوسرے آدمی نے کہا مین یہان سے پہر کر نجاونگا جب تک
ایک قمیص مول لیکر پہن کر اللہ کی حمد نکرون شریح نے کہا نہین پہونچتی ہے کسی بندہ کو کوئی
مصیبت مگر اللہ کی اوسپر تین نعمتین ہوتی ہین ایک یہہ کہ وہ بلا دین مین نہتی دوسرے
یہہ کہ اوس بلا سے بڑہکر نہوئی تیسرے یہہ کہ وہ بلا ہونے والی تہی سو ہوئی عمر بن عبد العزیز
کی نظر جب کسی نعمت خدا پر پڑتی تو یون کہتے اللھم انی اعوذ بک ان ابدل نعمتک علی کفرا
وان اکفرھا بعد ان عرفتھا وان انساھا ولا اثنی بھا روح بن قاسم نے کہا ایک شخص نے
زہد اختیار کیا پہر کہا مین خبیص نہ کہاؤنگا اوسکا شکر ادا نہین کرسکتا ہون حسن نے کہا یہہ
احمق ہے کیا وہ ٹہنڈے پانی کا شکر ادا کرسکتا ہے بعض آثار الٰہیہ مین آیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا
ہے اے ابن آدم میری خیر طرف تیرے نازل ہے تیرا شر طرف میرے چڑہتا ہے مین محبت کرتا ہون
تجہہ سے ساتھ نعمتون کے تو دشمنی کرتا ہے مجہہ سے ساتھ معاصی کے ہمیشہ ایک فرشتہ کریم تیرا

ایک قسم ہے طعام لذیذ کی ۱۲

عمل قبیح لیکر میری طرف چڑھتا ہے ابن ابی الدنیا نے کہا ابو علی نے مجھ سے ذکر کیا ہے کہ مین
ایک اپنے ہمسایہ کو سنتا ہون کہ وہ رات کو یون کہتا ہے یا الٰہی خیرک الیّ نازل وشرّی
الیک صاعد کم من ملک کریم قد صعد الیک منی بعمل قبیح انت مع غناک عنی
تتحبب الیّ بالنعم وانا مع فقری الیک وفاقتی امقت الیک بالمعاصی وانت فی
ذلک تجیرنی وتسترنی وترزقنی ابو المغیرہ سے جب کوئی کہتا تھا کہ تم کیسے ہو تو کہتے
اصبحنا مغرقین فی النعم عاجزین عن الشکر تحبب الینا ربنا بالنعم وهو عنا غنی
ونمقت الیه ونحن الیه محتاجون عبد اللہ بن ثعلبہ کہتے تہے الٰہی من کرمک انک
کانک تطاع ولا تعصی ومن حلمک کانک تعصی انک لا ترید ای زمن لم یعصک فیه
سکان ارضک وانت علیهم بالخیر عوّاد معاویہ بن قرہ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو
بسم اللہ والحمد للہ کہتے ایک آدمی نے ابو تمیمہ سے کہا کہ تم کیسے ہو کہا دو نعمتون مین صبح
کی ہے مین نہین جانتا کہ کون نعمت اونمین سے افضل ہے ایک وہ گناہ جنکو اللہ نے چھپایا کوئی
شخص اونکی عار مجھکو نہین دلاتا ہے دوسرے مودت میری جو بندون کے دلون مین ڈالی ہے
کوئی عمل میرا اوس تک نہین پہونچتا موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب کون شکر لائق تیرے
ہے کہا یہہ کہ ہمیشہ زبان تیری میرے ذکر سے تر رہے مسند حسن بن صباح مین حدیث انس
بن مالک سے آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے انعام نہین کیا اللہ
نے کسی بندہ پر کسی نعمت کا اہل ومال و ولد مین پہر اوسنے کہا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
پہر وہ کوئی آفت اوسمین دیکہے سوا موت کے عائشہ کہتی ہین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے
ایک ٹکڑا روٹی کا پڑا ہوا دیکہا اوسکو اوٹہا کر پونچہا پہر کہا اے عائشہ اچھی طرح رہ ہمسائگی
نعمت خدا کو جب کوئی نعمت کسی گہروالون سے نفرت کرتی ہے تو قریب ہے کہ پہر کر نہ آوے
ذکرہ ابن ابی الدنیا ابو خالد نے کہا ہے مینے مسئلہ داؤد علیہ السلام مین دیکہا ہے کہ
اونہون نے کہا اے رب مین کیونکر تیرا شکر ادا کرون مین تیرے شکر کو نہین پہونچتا مگر تیری

نعمت سے وحی آئی کہ اے داؤد کیا تو نہین جانتا کہ جو نعمتین تیرے پاس ہین وہ میری طرف سے
ہین کہا ہان فرمایا مین تجھسے اسیقدر شکر پر راضی ہون داؤد علیہ السلام یہہ دعا کیا کرتے
تھے سبحان مستخرج الشکر بالعطا و مستخرج الدعا بالبلا داؤد علیہ السلام نے اوقات روز و شب
کو اپنے گھر والون پر تقسیم کر دیا تھا کوئی ساعت رات دن مین ایسی نہتی کہ کوئی نہ کوئی آل داؤد
سے اوس ساعت مین کھڑے ہوکر نماز نہ پڑہتا ہو اللہ نے اونکو اس آیت مین عموماً ذکر کیا
اعملوا آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور رواہ احمد داؤد علیہ السلام کہتے
تھے اگر میرے ہر بال کے لیے دو زبانین ہون جو رات دن تیری تسبیح کرین اور ساری عمر تک
کرین تو بہی ایک نعمت تیری کا حق ادا نہو رواہ احمد موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب مین
تیرا شکر کیونکر کرون چھوٹی نعمت جو تونے مجھکو دی ہے اپنی نعمتون سے میرا سارا عمل اوسکے برابر
نہین ہے اللہ نے اونکو وحی بہیجی کہ اے موسیٰ اب تونے میرا شکر ادا کیا بکر بن عبد اللہ نے کہا نہین
کہتا کوئی بندہ الحمد للہ مگر واجب ہوجاتی ہے اوسپر نعمت پہر اوس نعمت کی جزا یہی الحمد للہ
کہنا ہے پہر اس کہنے پر اور نعمت آجاتی ہے اللہ کی نعمتین ختم نہین ہوتین حسن نے کہا حضرت
نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہے الحمد للہ بالاسلام فرمایا تو حمد کرتا ہے اللہ کی ایک بڑی نعمت پہ
عبد الملک بن مروان کہتے تھے الحمد للہ الذی انعم علینا وہدانا للاسلام سلیمان تیمی نے
کہا انعام کیا اللہ نے اپنے بندون پر بقدر اپنی مصلحت کے اور تکلیف دی اونکو شکر کی
بقدر اونکی قدرت کے حسن جب کوئی بات شروع کرتے تو یون کہتے الحمد للہ اللہم ربنا
لک الحمد بالاسلام والقرآن ولک الحمد بالاہل والمال والمعافاۃ کبتّ عدونا
وبسطتّ رزقنا واظہرت امننا وجمعت فرقتنا واحسنت معافاتنا ومن کل ماسالناک
ربنا اعطیتنا فلک الحمد علی ذلک حمداً کثیراً لک الحمد بکل نعمۃٍ انعمت بہا علینا فی
قدیم اوحدیثٍ اوسرٍّ اوعلانیۃ اوخاصۃٍ اوعامۃٍ اوحی اومیتٍ اوشاہدٍ
اوغائبٍ لک الحمد حتی ترضی ولک الحمد اذا رضیت سعد ثقفی نے کہا نوح کا نام عبد شکور

اسلیے ہوا کہ جب وہ نیا کپڑا پہنتے تھے یا کوئی کہانا کہاتے تھے تو اللہ کی حمد کرتے تھے ف علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ جب بیت الخلا سے باہر آتے پیٹ پر ہاتہ پہیرتے کہتے یہہ کیا عمدہ نعمت ہے
اگر بندے اوسکو معلوم کرتے تو شکر بجالاتے ابو سلیمان نے کہا ذکر نعمتون کا مورث محبت خدا ہے
مخلد بن الحسین نے کہا سلف یون کہتے تہے کہ شکر ترک کرنا ہے معاصی کا ابو حازم نے کہا جو نعمت
اللہ سے قریب نکرے وہ بلیہ ہے انس بن مالک مرفوعاً کہتے ہین نعمتون کو دن قیامت کے لاوینگے
حسنات و سیئات کو بہی حاضر کرینگے اللہ تعالے ایک اپنی نعمت سے فرماویگا کہ تو اپنا حق اوسکی
حسنات مین سے لیلے وہ کوئی ایک حسنہ بہی نچہوڑیگی مگر لیجاویگی بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا بندہ
پر کوئی امر نازل ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے اللہ اوسکو پہیر دیتا ہے شیطان آکر اوسکے شکر کو ضعیف
کر دیتا ہے کہتا ہے یہہ کام تو بہت سہل تہا اتنی دعا کرنا کیا ضرور تہا بندہ کیون نہین یون
کہتا کہ وہ کام بہت مشکل کا تہا لکن اللہ نے اوسکو مجہہ سے پہیر دیا حکایت ایک دن
داؤد علیہ السلام اپنی محراب مین بیٹھے تہے کہ ایک ذرہ گزرا اوسکی طرف دیکہکر اوسکی خلقت مین
تفکر کرکے تعجب کیا کہ اللہ اوسکو کیا کریگا اللہ نے اوسکو گویا کر دیا اوسنے کہا اے داؤد کیا
تجہے اپنا نفس خوش آتا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے کہ مین شکر کرتا ہون
اللہ کا اوسپر جو اوسنے اپنے فضل سے مجہکو دیا ہے زیادہ تر تیرے شکر کرنے سے اوس فضل پر
جو تجہکو بخشا ہے ایوب نے کہا منجملہ نعمت خدا کے بندہ پر ایک یہہ نعمت ہے کہ مامون ہو اوس
چیز پر جسکو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لائے ہین سفیان ثوری نے کہا سلف یون کہتے تہے کہ
وہ شخص فقیہ نہین ہے جو بلا کو نعمت رخا کو مصیبت نگنے زاذان نے کہا جو بات اللہ کے لئے
صاحب نعمت پر بحق نعمت واجب ہے وہ یہہ ہے کہ اوس نعمت کو وسیلہ معصیت کا نٹہیراوے
ابن ابی الدنیا کہتے ہین محمود وراق نے مجہکو یہہ شعر پڑہکر سنائے ؎

اذا کان شکری نعمة الله نعمةً	علیّ له فی مثلها یجب الشکر
فکیف بلوغ الشکر الا بفضله	وان طالت الایام واتصل العمر

اذا مسّ بالسرّاء عمّ سرورها	وان مس بالضراء اعقبها الاجر
وما منهما الا له فيه منة	يضيق بها الاوهام والبر والبحر

باوردی نے ابوہریرہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے اللہ فرماتا ہے مومن نزدیک میرے بمنزلہ
کل خیر کے ہے وہ میری حمد کرتا ہے مین اوسکی جان درمیان سے دونون پہلو اوسکے کے
کھینچتا ہون محمد بن منکدر ایک جوان پر گزرے وہ ایک عورت سے مغامزت کرتا تھا کہا اے
جوان یہہ اوس نعمت کی جزا نہین ہے جو اللہ نے تجہپر کی ہے ابو العالیہ نے کہا مین امید کرتا
ہون کہ ہلاک نہوگا کوئی بندہ درمیان دو چیزون کے ایک نعمت جسپر حمد خدا کرتا ہے دوسرے
گناہ جس سے استغفار چاہتا ہے محمد بن حسین جب قاضی رقہ ہوئے ابن سماک نے اونکو لکھا
اما بعد چاہیے کہ تقوی تمہارے دل سے لگا رہے ہرحال مین تم ڈرو اللہ سے ہر نعمت پر جو اوسنے
دی ہے اس بات پر کہ کہین اوسکا شکر کم ادا کرو معصیت مین رہو نعمت مین حجت و تبعت ہے
حجت تو یہہ ہے کہ نعمت پاکر معصیت کرے تبعت یہہ ہے کہ شکر کم بجا لائے تعافا کرے اللہ تجہسے
ہر شکر جو تونے ضائع کیا ہے ہر گناہ جسکا تو مرتکب ہوا ہے وہ حق جسمین تونے تقصیر کیا ہے
ربیع بن راشد کا گزر ایک شخص مزمن پر ہوا یہہ بیٹھکر رونے لگے کہا کیون روتے ہو کہا مجھکو
اہل جنت و اہل نار یاد آئے مینے جنت والون کو مشابہ اہل عافیت کے پایا اہل نار کو مشابہ اہل بلا
کے دیکھا حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جب کوئی تم مین سے چاہے کہ قدر اللہ کی نعمت کی پہچانے
تو اوسکو دیکھے جو اس سے کم درجہ ہے جو فوق ہے اوسکی طرف نظر نکرے ابو الدرداء نے کہا
جسنے نہ پہچانی نعمت اللہ کی مگر کھانے پینے مین اوسکا علم تھوڑا ہے اوسکا عذاب حاضر ہوا عمر
بن الخطاب نے ایک شخص کو سلام کیا اوسنے جواب دیا کہا تم کیسے ہو اوسنے کہا احمد الیک اللہ عمر
نے کہا مین تجہہ سے یہی چاہتا تھا ابن عمر نے کہا ہم جو ایک دن مین کئی بار ملتے ہین بعض ہمارے
حال بعض کا پوچھتے ہین مراد ہماری اس سے یہی ہے کہ ہم اللہ تعالی کی حمد کرین قال تعالی واسبغ
علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ مجاہد نے کہا مراد اس سے لا الہ الا اللہ ہے ابن عیینہ نے

کہا اللہ نے بندون پر کوئی نعمت اس سے افضل نہین کی کہ اونکو لا الہ الا اللہ پہنچوا یا
یہہ کلمہ اونکے لیے آخرت مین مثل آب سرد کے ہے دنیا مین بعض سلف نے دن عید کے خطبہ مین
یہہ کہا تمنے صبح کی جیسے گل لالہ لوگون نے صبح کی میلی کچیلی لوگ بنتے ہین تم پہنتے ہو وہ دیتے ہین
تم لیتے ہو وہ جنتے ہین تم سوار ہوتے ہو وہ بوتے ہین تم کہاتے ہو پہر خود بہی روئے اور
سبکو رولایا عبد اللہ بن قرط ازدی صحابی تہے دن اضحی کے لوگون کو رنگ برنگ کپڑے
پہنے ہوئے دیکہا کہا یہہ پوری نعمت کہلی کرامت ہے دور نہین ہوتا کسی قوم سے اثر اوس نعمت
کا جسکو پہیر نہین سکتی نعمت جب ثابت رہتی ہے کہ منعم علیہ شکر منعم کا ادا کرے سلمان فارسی نے
کہا ایک آدمی کو بہت دنیا ملی تہی پہر وہ اوس سے لے لیگئی وہ اللہ کی حمد وثنا کرتا تہا یہانتک
کہ سوا ایک بوریئے کے کوئی فرش اوسکے پاس نرہا دوسرے کو دنیا ملی اوسنے بوریئے والے
سے کہا تو کس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہے کہا مجہکو وہ دیا ہے کہ اگر ساری خلق مجہکو ملے تو بہی
مین اوسکے عوض نلون کہا وہ کیا ہے کہا آنکہہ زبان ہاتہہ پاؤن ہین ایک آدمی پاس یونس
بن عبید کے آیا اپنی تنگ حالی کا شکوہ کیا یونس نے کہا بہلا اگر عوض اس تیری آنکہہ کے جس سے
تو دیکہتا ہے لاکہہ درہم تجہکو دین تو تو لیگا کہا نہین کہا دونون ہاتہہ کے عوض لاکہہ دین کہا
نہین کہا دونون پاؤن کے عوض اگر لاکہہ دین کہا تو بہی نہین غرضکہ اللہ کی نعمتون کا جو
اوسپر تہین ذکر کیا یونس نے کہا مین تیرے پاس سیکڑون لاکہہ دیکہتا ہون اور تو شکوہ
حاجت کا کرتا ہے ابو الدرداء کہتے تہے صحت پادشاہی ہے ع تندرستی ہزار نعمت ہے ف
جعفر بن محمد کا ایک خچر گم ہوگیا تہا کہا اگر ملجاویگا تو مین اللہ کی بہت سی حمد کرونگا وہ مع لگام
وزین وغیرہ کے ملگیا اوسپر سوار ہوکر اچہی طرح سے کپڑے سمیٹ کر سر طرف آسمان کے اوٹہا کر الحمد للہ
کہا اس سے زیادہ کچہہ نہ کہا کسی نے کہا تمنے کیا حمد کی کہا تمہین بتاؤ مینے کیا باقی رکہا ساری
حمد اللہ کے لیے ٹہرا دی کعب بن عجرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر انصار
کا بہیجا تہا کہا اگر اللہ اوسکو سالم غانم لاویگا تو مین اللہ کا شکر ادا کرونگا وہ غانم سالم آیا بعض نے

کہا آپ کہتے تھے کہ ہم خدا کا شکر ادا کرینگے فرمایا ادا تو کیا اللھم لک الحمد شکرا و لک الحمد فضلا کہا
محمد بن منکدر نے ابو حازم سے کہا اکثر لوگ جو مجھکو ملتے ہین دعاے خیر کرتے ہین مین اونکو نہین پہچانتا
نہ مینے کوئی سلوک اونسے کیا ہے ابو حازم نے کہا تو خیال نکر کہ یہہ بات تیری طرف سے ہے آوسکو دیکھ
جسکی طرف سے ہے آوسکا شکر بجالا پہر یہہ آیت پڑہی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل
لھم الرحمن ودا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہہ دعا کیا کرتے تھے اسألک تمام النعم فی
الاشیاء کلھا والشکر لک علیھا حتی ترضی وبعد الرضا الخیرۃ فی جمیع ما یکون
فیہ الخیرۃ بجمیع میسور الامور کلھا لا بمعسورھا یا کریم نعمت شکر اجل تر ہے نعمت
مال وجاہ وولد وزوجہ سے اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ فعل بندہ کا افضل ہو فعل سے اللہ
کے اگرچہ یہہ بات نکلتی ہے کہ شکر کرنا بندہ کا افضل ہے بعض مفعول خدا سے کیونکہ فعل عبد کا
خود مفعول ہے اللہ کا اسمین شک نہین کہ بعض مفعولات افضل ہین بعض سے بعض اہل علم نے
کہا ہے جو دنیا اللہ نے ہمکو نہین دی ہے یہہ نعمت اوسکی بڑہکر ہے بسط دنیا سے ہمپر اسلیے کہ اللہ
نے دنیا کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پسند نہین کیا سو جس بات کو اپنے نبی کیواسطے
پسند کیا اور دوست رکہا ہے وہ مجھکو بہی دوست تر ہے اوس چیز سے جسکو اونکے لیے مکروہ
وناپسند رکہا ہے بعض علما نے کہا ہے عالم کو چاہیے کہ حمد کرے اللہ کی اون شہوات دنیا پر
جو اوس سے روکدین باز رکہی ہین جسطرح حمد کرتا ہے اللہ کی اوس چیز پہ جو اوسکو دینے
کہان وہ عطا جسکا حساب ہوگا کہان وہ جو اوسکو معاف کیا آور اوسمین مبتلا نفرمایا دل
مشغول ہوتا جوارح تعب مین پڑتے سو اللہ کا شکر کرے سکون قلب جمع ہمت پر ایک رات فضیل
بن عیاض وسفیان بن عیینہ شام سے صبح تک بیٹھے آپسمین تذکرہ کرتے رہے سفیان نے کہا
دیکھو اللہ نے ہمپر کیا کیا انعام فرمائے ہین میرے ساتھہ یہہ کیا وہ کیا یون کیا ایسا کیا ویسا کیا
ف قال تعالے سنستدرجھم من حیث لا یعلمون سفیان نے کہا یعنی اونپر پورا
انعام کرتا ہے پہر شکر سے اونکو روکدیتا ہے یہہ استدراج ہے کسی اور نے کہا ہے جب وہ کوئی نیا

گناہ کرتے ہین تو اونکو ایک نئی نعمت دیتا ہے یہہ استدراج ہوا ثابت بنانی سے پوچھا استدراج کیا ہے کہا اللہ کا مکر ہے بندون کے ساتھہ جو اوسکے شکر کو ضائع کرتے ہین یونس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ہے بندہ کا نزدیک اللہ کے جب کوئی رتبہ ہوتا ہے اور وہ اوسکی حفاظت کرتا ہے اللہ سے اوسمین ڈرتا ہے اللہ کی عطا کا شکر بجالاتا ہے تو اللہ تعالے اشرف تر اوس عطا سے دیتا ہے اور جب وہ شکر ضائع کرتا ہے تو یہی اضاعت اللہ کا استدراج ہے ساتھہ اوس کے ابو حازم نے کہا اللہ کی نعمت مجھپر اوس دنیا مین جو مجھہ سے باز رکھے بڑھ کر ہے اوس نعمت سے جو مجھکو دی ہے دنیا سے مینے ایک قوم کو دیکھا کہ اونکو دنیا ملی وہ برباد ہوگئی جو نعمت بندہ کو اللہ سے نزدیک نکرے وہ بلا ہے تو جب دیکھے کہ اللہ لگاتار تجھپر نعمت کرتا ہے اور تو اوسکا عاصی ہے تو تو حذر کر اوزاعی نے ایک دن یہہ وعظ کہا ایھا الناس تقووا بھذہ النعم التی اصبحتم فیھا علی الھرب من نار اللہ التی تطلع علی الافئدۃ فانکم فی دار الثوی فیھا قلیل وانتم فیھا مرجئون خلائف من بعد القرون التی استقبلوا من الدنیا انفھا و زھرتھا فھم کانوا اطول منکم اعمارا وامد اجساما واعظم ابشارا فقطعوا الجبال وجابوا الصخور ونقبوا فی البلاد مویدین ببطش شدید واجسام کالعماد فما لبثت الایام واللیالی ان طوت مدتھم وعفت اثارھم واقوت منازلھم وانست ذکرھم فما تحس منھم من احد ولا تسمع لھم رکزا کانوا بلھون امنین لبیات قوم غافلین ولصباح قوم نادمین ثم انکم قد علمتم الذی نزل بساحتھم بیاتا من عقوبۃ اللہ فاصبح کثیر منھم فی دارھم جاثمین واصبح الباقون ینظرون فی اثار نقمتہ وزوال نعمہ ومساکن خاویۃ فیھا ایۃ للذین یخافون العذاب الالیم وعبرۃ لمن یخشی واصبحتم من بعدھم فی اجل منقوص ودنیا مقبوضۃ فی زمان قد ولی عفوہ وذھب رخاوہ فلم یبق منہ الاحماۃ شر وصبابۃ کدر واھاویل عبر وعقوبات غیر وارسال فتن وتتابع زلازل ورذالۃ خلف

بهم ظهر الفساد فی البر والبحر ولا یکونوا اشباها ومن خدعه الامل وغره طول الاجل وتبلغ بالامانی فاسألوا الله ان یجعلنا وایاکم ممن وعی انذاره وعقل بشراه فمهد لنفسه رواه ابو صالح کاتب اللیث عن عقیل عنه مروان بن الحکم جب ذکر اسلام کا کرتے کہتے ہیئے اپنے رب کی نعمت سے اسلام کو پہچانا نہ اپنی کام وارادے سے اگرچہ خطاوار ہون ۵

وکم من مدخل لومت فیه	لکنت به نکالا فی العشیره
وقیت السوء والمکروه فیه	ورحت بنعمة منه کبیره
وکم من نعمة لله تمسی	وتصبح فی العیان وفی السریرة

عثمان بن عفان کو طرف ایک قوم کے دہوکے سے بلایا تہا وہ گئے کہ اونکو گرفتار کرین وہ قوم پہونچنے سے پہلے متفرق ہوگئی آونہون نے ایک بردہ آزاد کیا اللہ کا شکر بجا لائے کہ اون کے ہاتہ سے کسی مسلمان کی تباہی نہوئی نوح علیہ السلام جب بیت الخلا سے باہر آتے کہتے الحمد لله الذی اذاقنی لذته وابقی منفعته فی جسدی واذهب عنی اذاه اسیر اونکا نام عبد شکور رہوا حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نوح جب خلاسی باہر نکلتے تو دعا مذکور پڑہتے رواہ ابن ابی الدنیا کسی شخص نے ابوحازم سے پوچہا آنکھون کا کیا شکر ہے کہا اگر خیر دیکہے ظاہر کرے شر دیکہے تو چہپاوے کہا کانون کا کیا شکر ہے کہا اگر خیر سنے تو یاد رکہے شر سنے تو داب رکہے کہا ہاتہون کا کیا شکر ہے کہا جو فائدہ کی چیز نہین ہے وہ ہاتہ مین نہ لے اللہ کا حق جو اونمین ہے اوسکو منع نکرے کہا پیٹ کا شکر کیا ہے کہا اسفل مین طعام اعلی مین علم ہو کہا ستر کا کیا شکر ہے کہا وہی جو اللہ نے فرمایا ہے والذین لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العادون مین کہتا ہون لفظ وراء ذلک مین نکاح متعہ بہی داخل ہے متعہ عدوان ہے عدوان حرام ہے پس متعہ حرام ہوا کہا پاؤن کا کیا شکر ہے کہا اگر کسی میت

تجھکو رشک ہو تو اوسکے سے عمل ستعمال کر اور جسکو تو برا جانتا ہے اوسکے عمل سے نفرت کر اور تو اللہ کا شاکر ہو جسنے زبان سے ... اوسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کے پاس کمل ہو وہ ایک کونا اوسکا پکڑے اور سو رہے تو وہ کیا گرمی سردی برف باران سے اوسکو بچاویگا **حکایت** ابن المبارک نے کہا ہے کہ ایک دن نجاشی نے جعفر اور اصحاب جعفر کو بلایا جب گئے دیکھا گھر مین پرانے کپڑے پہنے ہوئے مٹی پر بیٹھا ہے جعفر نے کہا ہم اس حال کو دیکھکر ڈرے جب ہمارا ڈر ہماری صورت سے پہچانا کہا مین تمکو ایک بشارت دیتا ہون جس سے تم خوش ہو گے تیرے پاس تمہارے ملک کا ایک جاسوس آیا ہے اوسنے یہہ خبر دی ہے کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح دی اونکے دشمن کو ہلاک کیا فلان فلان قید ہوئے فلان فلان مارے گئے اونکو وادی مین ڈالدیا جسکو بدر کہتے ہین وہان اراک کے درخت بہت ہین گویا مین اوسکو دیکھ رہا ہون مین اوسجگہہ ایک شخص بنی ضمرہ کے جانور چرایا کرتا تہا جعفر نے کہا تم خاک پر کیون بیٹھے ہو تمہارے نیچے کوئی فرش نہین ہے یہہ پرانے کپڑے کیون پہنے ہین کہا مینے اللہ کی تنزیل میں عیسیٰ علیہ السلام پر پایا ہے کہ بندون پر اللہ کا یہہ حق ہے کہ جب اللہ کوئی نعمت تازہ بخشے تو وہ بہی اللہ کے لئے ایک تازہ تواضع وخاکساری ظاہر کرین سو جب اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کی مدد فرمائی تو مینے بہی یہہ خاکساری ظاہر کی ؎

جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی		دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے

عیینہ ابن عیینہ نے کہا مبتلا نہین کرتا اللہ کسی بندے کو کسی بلا مین مگر اوسمین بہی ایک انعام ہوتا ہے کہ وہ بلا سخت تر اس حال سے ہو لی عبد الملک بن ابجر نے کہا سبہی لوگ تو مبتلا ہین عافیت مین تا کہ اونکا شکر دیکھے بلیہ مین تا کہ اونکا صبر معلوم کرے **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی امر خوشی کا آتا سجدہ مین واسطے اداے شکر الٰہی کے گر پڑتے رواہ احمد حدیث عبد الرحمن بن عوف مین آیا ہے ایک دن حضرت نے باہر آکر روبقبلہ ہو کر سجدہ کیا بڑا لنبا

مینے کہا مین تو ڈر گیا کہ کہین اللہ نے آپکو قبض تو نہین کر لیا فرمایا جبرئیل آئے تہے یہہ بشارت مجھکو دی کہ اللہ فرماتا ہے جو کوئی تجہپر درود بہیجے گا مین اوسپر درود بہیجونگا جو کوئی تجہپر سلام بہیجیگا مین اوسپر سلام بہیجونگا اسلئے مینے سجدہ شکر الہی کیا ذکرہ احمد اللہم صل وسلم علی نبیک وآلہ کما تحب وترضی لہ ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ نکلے ہم ہمراہ حضرت کے مکہ سے بارادہ مدینہ جب قریب عزورا کے پہونچے حضرت نے اوتر کر دونون ہاتہہ اوٹہاکر ایک ساعت اللہ سے دعا کی پہر سجدے مین گرے تین بار اسیطرح کیا پہر فرمایا مینے اپنے رب سے سوال کیا اپنی امت کی شفاعت کا مجھکو تہائی امت بخشی مینے سجدہ کیا شکر کا پہر سر اوٹہایا پہر سوال امت کا کیا پہر ایک ثلث امت دی پہر مین سجدہ شکر مین گرا پہر سر اوٹہایا پہر اپنے رب سے سوال امت کا کیا پہر ایک ثلث تیسرا مجھکو دیا پہر مینے سجدہ اپنے رب کا کیا محمد بن اسحق نے کتاب الفتوح مین ذکر کیا ہے کہ جب مبشر دن بدر کے آیا کہ ابو جہل مارا گیا حضرت نے تین بار اوس سے قسم لی کہ ہان مینے اوسکو مقتول دیکہا ہے جب اوسنے قسم کہائی آپ سجدے مین گرے سعید بن منصور نے کہا ہے کہ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ مسیلمہ مارا گیا تو سجدہ بجا لائے امام احمد نے ذکر کیا ہے کہ جب علی مرتضی نے ذو الثدیہ کو خوارج مین پایا سجدہ ادا کیا عہد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کعب بن مالک کو جب بشارت قبول توبہ کی پہونچی تو سجدہ کیا یہہ قصہ صحیحین مین آیا ہے ف بہلا اللہ کی نعمتین تو ہمیشہ لگاتار بندے پر رہتی ہین پہر تخصیص نعمت حادثہ کی ساتہہ شکر کے کسلئے ہے نہ دائمہ کی حالانکہ کبہی نعمت مستدامہ اعظم ہوتی ہے اسکا جواب کئی طرح پر ہے ایک یہہ کہ نعمت متجددہ مذکر نعمت مستدامہ کے ہوتی ہے انسان نزدیک کی بات پر سوکل ہے دوسرے یہہ کہ نعمت تازہ مستدعی عبودیت تازہ کی ہوتی ہے انسان پر وہ آسان تر ہے اور نزدیک اللہ پاک کے بجالانا سجدہ اوسکے شکر کا محبوب تر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ متجددہ کی وقعت قلوب ونفوس مین زیادہ ہوتی ہے دلکا لگاو اوس سے زائد ہوتا ہے اسیلئے لوگ اوسکی مبارکبادی دیتے ہین فقدان پر اوسکی تعزیت کرتے ہین چوتہے

یہہ کہ حدوث نعمتون کا موجب ں کا ہوتا ہے اشر و بطر کے کھینچتا
ہے اور سجود ذل و عبودیت و خم مت کی ساتہہ اوسکے کی تو سورت فج
نفس کو شکستگی ہو جاتی ہے وام کا مستحق ٹھیرتا ہے اور جبکہ بلقی انکی
ساتہہ فرحت و انبساط کے کی نہین رکہتا یا اشر و بطر کیا جسطرح جہال
کسی نعمت خدا پر جو اونکو دیتا ۔ نعمت سریع الزوال شبکہ انفصال ہوتی
ہے منقلب بنقمت عائد باستہ ایت نجاشی اوپر گزر چکے کہ جب اللہ کوئی
نعمت تازہ دیتا ہے ' رکہتا ہے اللھم ارزقنا حسن کو بیخبر
سوت حجاج کا و سجدہ مین گر پڑے ۔

فصل

یہ اللہ تعالے کی بندے پر جسکو غالبا نہین سمجھتا ہے ایک یہہ ہے کہ بندہ اپنا
مد کر لیتا ہے اللہ تعالے کسی کو بہیجتا ہے کہ وہ اوسکے دروازے کو آکر ٹھونکتا ہے
ر قوت وغیرہ اوس سے مانگتا ہے تا کہ اپنی نعمت اوس بندہ کو جتلا ئے سلام بن
یہ بیمار کی عیادت کو گئے تہے وہ کراہتا تہا آہ کھینچتا تہا اونہون نے اوس سے کہا
دیا دکر جو رستون پہ پڑے ہین جنکا کہین ٹہکانا نہین ہے نہ کوئی اونکی خدمت کرنے
ہے پہر جو دوبارہ اوسکی عیادت کو گئے تو وہ اپنے نفس سے مخاطب ہوکر یہہ کہتا تہا اذکر
روحین علی الطرق اذکر من لا ما وی لہ ولا لہ من یخدمہ ف عبد اللہ بن
، نوح کہتے ہین ایک آدمی نے بعض سواحل پہ مجھہ سے کہا تو نے اللہ سے کتنی بار معاملہ ساتہہ
ندہ کے کیا ہے جسکا مقابلہ اوسنے تجہہ سے ساتہہ محبوب کے کیا ہو کہا مین کچھہ شمار نہین کر سکتا
سبب کثرت کے کہا بہلا کسی امر کرب مین تو نے اوسکا قصد کیا ہے کہ اوسنے تجھکو بے مدد
چھوڑ دیا ہو کہا لا واللہ ولکن مجھہ سے احسان کیا میری مدد فرمائی پوچھا کبہی تو نے کچھہ

اور سے مانگا جو تجھکو دیا مینے کہا کبھی مجھکو میرے سوال سے منع نہین کیا جب کبھی کچھ مانگا عطا فرمایا
جب کبھی استغاثہ کیا فریادرسی کی اوسنے کہا بھلا اگر کوئی آدمی بعض کام ان کامون مین سے تیرے
ساتھ کرے تو تو اوسکا کیا بدلا دے مینے کہا مین تو ہرگز کوئی مکافات وجزا نہی نکر سکون کہا تو
رب تیرا احق ولائق تر ہے ساتھ اس بات کے کہ تو اپنے جی کو اوسکے ادا شکر مین گلا دے
گھلا دے وہ تو تیرا محسن قدیم وحدیث ہے واللہ اوسکا شکر آسان تر ہے مکافات عباد سے اللہ
تبارک وتعالےٰ راضی ہوتا ہے بندہ سے حمد پر بطور شکر کے کرتا ہے سفیان ثوری نے
کہا اللہ دنیا مین کسی بندہ کو نعمت دیکر رسوا نہین کرتا سپر حق ہے کہ اپنی نعمت منعم علیہ پر
تمام کرے اللھم ارحمنا ابن ابی الحواری نے ابو معاویہ سے کہا اللہ کی نعمت ہمپر توحید مین
بہت بڑی ہے ہم اللہ سے سوال کرتے ہین کہ ہم سے اس نعمت کو سلب نکرے کہا اللہ کریم تر ہے
اس بات سے کہ کوئی نعمت دے پھر اوسکو پورا نکرے یا کسی کام مین رکھے مگر اوسکو قبول نکرے
حکایت ابن ابی الحواری نے کہا مجھسے ایک عورت نے کہا مین اپنے گھر مین ہون میرا دل مشغول
ہے مینے کہا کس بات مین کہا مین چاہتی ہون کہ اللہ کی نعمت اپنے اوپر ہر طرفۃ العین مین معلوم
کرون جسطرح اپنی تقصیر شکر نعمت سے ہر طرفۃ العین مین معلوم کرتی ہون مینے کہا تو اوس بات
کا ارادہ کرتی ہے جسطرف ہماری عقل نہین راہ پاتی ابن زید نے کہا مجلس مین ایک آدمی اللہ
عزوجل کی حمد کرتا ہے اوس ساری مجلس والون کے حوائج پورے ہوجاتے ہین بعض کتب منزلہ
مین آیا ہے دیکھو میرے بندہ مومن کو نہین آتی پاس اوسکے کوئی شے جسکو وہ چاہتا ہے مگر الحمد للہ
ماشاء اللہ کہتا ہے دیکھو اوسکو ظاہر نہین ہوتا اوسپر کوئی مکروہ مگر الحمد للہ الحمد للہ کہتا
ہے اللہ فرماتا ہے اس میرے بندے نے حمد کی میرے ضراء سراء مین اسکو میری عزت کے گھر مین داخل
کرو یہ سارے حالات مین میری حمد کرتا تھا الحمد للہ علی کل حال و فی کل حال حمدا طیبا کثیرا
کما یحب ربنا ویرضی امین حکایت وہب نے کہا ایک عابد نے پچاس برس عبادت کی اللہ
نے اوسکو سندیسا بھیجا کہ مینے تجھکو بخشدیا اوسنے کہا اے رب تو نے کیا بخشا مینے تو کوئی گناہ نہین

کیا ہے اللہ نے ایک رگ کو اوسکی گردن مین حکم دیا وہ دُکھنے لگی اوسنے نہ نماز پڑھی نہ نیند آئی
پھر ذرا تھم گئی تو سو گیا فرشتہ آیا اوس سے گلہ کیا کہ میری رگ گردن دُکھتی ہے فرشتے نے کہا تیرا رب
کہتا ہے تیری پچاس برس کی عبادت برابر سکون اس ایک رگ کے ہے ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا
ہے کہ داؤد علیہ السلام نے کہا اے رب ادنی نعمت تیری مجھپر کیا ہے فرمایا سانس لے جب سانس
لی کہا یہہ ادنی نعمت ہے میری تجھپر یعنی ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست وچون برمی آید مفرح
ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجودست و بہ ہر نعمت شکرے واجب ؎

	از دست و زبان کہ برآید	کز عہدۂ شکرش بدر آید	

فصل

اس بیان سے اوس حدیث کے معنی ظاہر ہوگئے جسکو ابو داؤد نے زید بن ثابت اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اگر اللہ تعالے سارے اہل سموات و اہل ارض کو عذاب
کرے تو وہ ظالم نہوگا اور اگر سب پر رحمت کرے تو اوسکی رحمت اونکے اعمال سے بہتر ہے دوسری
حدیث صحیح مین یون آیا ہے کہ تم مین کسی ایک کو بھی اوسکا عمل نجات نہ دیگا کہا آپکو بھی اے رسول
خدا فرمایا نہ مجھکو مگر یہہ کہ چھپا لے مجھکو اللہ اپنی رحمت و فضل سے غرضکہ اعمال عبد برابر کسی ایک
ادنی نعمت کے نعم الٰہی سے نہین ہوسکتے ہین یہہ قول بعض فقہا کا کہ جسنے یون قسم کھائی کہ مین
اللہ کی حمد با فضل انواع حمد کرونگا سو اوسکی قسم یون سچی ہوگی کہ اسطرح کہے الحمد للہ
حمداً یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ کچھہ حدیث مرفوع یا قول صحابی نہین ہے ایک روایت اسرائیلی
ہے آدم سے اس سے زیادہ اصح یہہ ہے الحمد للہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ
ربنا بھلا کہین کسی بندے کی حمد و شکر گزاری برابر ادنی نعم الٰہی کے ہوسکتی ہے چہ جا ے اسکے
کہ موافی جمیع نعم ہو اور نہ فعل و حمد عبد مکافی مزید ہوسکتا ہے ما للتراب و رب الارباب ؎

چہ نسبت ذرہ را با عین خورشید		چہ دعوی خاک را با عالم پاک	

ہان اسکو وجہ صحیح پر حمل کر سکتے ہین اسطرح پر کہ جس حمد کا اللہ پاک مستحق ہے وہ حمد موافی نعم مکافی مزید ہو اگرچہ بندہ کو اوسکے بجالانے کا مقدور نہین ہے کما اذا قال الحمد للہ ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما بینھما وملأ ما شئت من شئ بعد وعدد الرمال والتراب والحصی والقطر وعدد انفاس الخلائق وعدد ما خلق اللہ وعدد ما ھو خالق کہ یہہ عبارت اخبار ہے حمد مستحق سے نہ اوس حمد سے جو بندہ سے واقع ہوئی ہے ؎

فصل

ابو الملیح نے کہا موسی علیہ السلام نے کہا اے رب افضل شکر کیا ہے کہا یہہ کہ شکر کرے تو ہر حال مین

جمعی بتماشاے خط و خال خوش اند	جمعی بتمناے زر و مال خوش اند
بیدل ہمہ را بحال بیدے بینم	خوش حال کسانیکہ بہر حال خوش اند

بکر بن عبد اللہ کہتے ہین مینے ایک بھائی سے کہا مجھے کچہہ وصیت کرو کہا مین نہین جانتا کہ کیا کہون ہان بندہ کو لائق ہے کہ حمد و استغفار سے نہ تھکے اسلئے کہ ابن آدم درمیان نعمت و ذنب کے ہوتا ہے نعمت بغیر حمد و شکر کے اچھی نہین گناہ بغیر توبہ و استغفار کے بہتر نہین عبد العزیز رئوا د کہتے ہین مینے ہاتہہ مین محمد بن واسع کے ایک قرحہ دیکھا وہ سمجہہ گئے کہ مجھکو اوسکا دیکھنا شاق گزرا کہا تو جانتا ہے کہ اس قرحہ مین کیا نعمت اللہ کی مجہپر ہے اسکو میرے حدقہ چشم مین یا طرف زبان پہ یا طرف ذکر پر نکیا یہہ سنکر مجھکو وہ قرحہ اچھا نظر آیا معاذ بن جبل کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس ایک شخص کے آگئے وہ کہتا تہا اللھم انی اسألک تمام النعمۃ فرمایا تو جانتا ہے کہ تمام نعمت کیا ہے کہا اے رسول خدا یہہ ایک دعا ہے جو مین مانگتا ہون خیر کی امید رکہتا ہون فرمایا تمام نعمت یہہ ہے کہ نار سے بچے جنت مین جاوے رواہ الجریری سہم بن سلمہ کہتے ہین مینے سنا ہے کہ جب آدمی اول طعام مین بسم اللہ آخر مین الحمد للہ کہتا ہے تو اوس طعام کے نعیم سے مسئول نہین ہوتا ؎

فصل

ایک دلیل فضل شکر کی صبر پر یہہ ہے کہ اللہ تعالے سوال عافیت کو دوست تر رکہتا ہے عافیت سے زیادہ تر دوست کسی شے کا سوال نہین کیا جاتا جسطرح مسند مین ابوہریرہؓ سے آیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہڑے ہوکر فرمایا اللہ سے عافیت مانگو بندے کو کوئی چیز بعد یقین کے عافیت سے زیادہ بہتر نہین دی گئی دوسری حدیث مین آیا ہے بے شک لوگ نہین دیے گئے اس دنیا مین کوئی تحفہ افضل تر عفو وعافیت سے سو تم سوال کرو اوسکا اللہ عز وجل سے حضرت نے اپنے چچا عباسؓ سے کہا اے چچا بہت مانگو دعا عافیت کی ترمذی مین عباس سے آیا ہے مینے کہا اے رسول خدا سکہاؤ مجہکو وہ چیز جو مین خدا سے مانگون فرمایا اے چچا تم اللہ سے سوال عافیت کرو دنیا و آخرت مین دن طائف کے یون دعا کی ان لم یکن بک غضب علی فلا ابالی غیران عافیتک اوسع لی یعنی اگر تو مجہہ سے خفا نہین ہے تو کچہہ پروا نہین مگر تیری عافیت میرے لئے وسیع تر ہے غرضکہ عافیت کے ساتہہ پناہ پکڑی استعاذہ کیا دعا مین کہا اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک دوسری روایت یون ہے مانگو تم اللہ سے عافیت وعفو ومعافات یہہ سوال متضمن عفو ہے ماضی سے عافیت کو حال مین معافات کو استقبال مین بدوام واستمرار عافیت چاہتا ہے اللہم ارزقنا

	شش چیز عطا بکن زہستی		اے خالق ہر بلند و پستی	
	ایمان و امان و تندرستی		علم و عمل و فراخ دستی	

سوال عافیت

عبد الاعلی تیمی کہا کرتے تہے کہ تم اللہ سے عافیت بہت مانگا کرو مبتلا کی بلا کیسی ہی سخت کیون نہو وہ احق بدعا نہین ہے بہ نسبت اوس معافی کے جو بلا سے امن نہین رکہتا ہے جو آج مبتلا ہین وہ کل اہل عافیت سے ہین اور جو آجکے بعد مبتلا ہونگے وہ آج اہل عافیت ہین اگر کوئی بلا ہمکو طرف خیر کے کہینچ لیجاوے تو پہر ہم بلا والون مین نہین ہین بہت سی بلائین ایسی ہین جو دنیا مین

اندر جہد کے ڈالتی ہین اور آخرت مین رسوا کرتی ہین جو شخص اترا تا ہے اور اللہ کی معصیت پر مقیم ہے وہ اس بات سے امن مین نرہے کہ اوسکی باقی عمر مین کوئی بلا ہو جو دنیا مین اوسکو جہد مین ڈالے آخرت مین فضیحت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پہ گزرے وہ اللہ سے سوال صبر کرتا تھا فرمایا تو اللہ سے بلا مانگتا ہے عافیت مانگ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کی عیادت کی وہ سوکھکر فرخ کیطرح ہوگیا تھا اوس سے پوچھا تو کچھہ دعا کرتا تھا یا خدا سے کچھہ مانگتا تھا اوسنے کہا مین کہتا تھا اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الآخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فرمایا سبحان اللہ تجھکو کہان اس بات کی طاقت یا استطاعت ہے تونے یون کیون نہ کہا اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اوسنے اسیطرح دعا کی اللہ نے اوسکو شفا دی ترمذی مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ ایک دعا مینے حضرت سے یاد کرلی ہے اوسکو کبھی نہین چھوڑتا اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصیحتک واحفظ وصیتک بعض سلف یون کہتے تھے اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او عافیۃ او کرامۃ فی دین او دنیا جرت علینا فیما مضی وھی جاریۃ علینا فیما بقی فانھا منک وحدک لاشریک لک فلک الحمد بذلک علینا ولک المن ولک الفضل ولک الحمد عدد ما انعمت بہ علینا وعلی جمیع خلقک لا الہ الا انت ابن عمر جب سفر مین ہوتے اور فجر طلوع کرتی تو تین بار بلند آواز سے یون کہتے سمع سامع بحمد اللہ ونعمہ وحسن بلائہ علینا اللھم صاحبنا فافضل علینا عائذا باللہ من النار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ تو ذکر میرا بہت کیا کر یہانتک کہ مستوجب شکر ومستکمل مزید ہو حسن نے کہا جب اللہ نے آدم کو پیدا کیا جنت والون کو جانب راست سے نار والون کو جانب چپ سے باہر نکالا وہ زمین پہ چلنے لگے اونمین اندہے گونگے مبتلا بھی تھے آدم نے کہا اے رب ان سبکو ایک طرح کا کیون نہ بنایا فرمایا اے آدم مین چاہتا ہون کہ شکر کیا جاؤن سنن مین مرفوعاً آیا ہے جسنے صبح کو کہا اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر

اوسنے اوسدن کا شکر ادا کیا جسنے شام کو اسطرح کہا اوسنے اوس رات کا شکر ادا کیا حضرت نے
فرمایا ہے جو کوئی مبتلا ہوا اوسنے صبر کیا اور جسکو کچھ دیا گیا پہر اوسنے شکر کیا اور جو کوئی مظلوم
ہوا پہر اوسنے بخشدیا ظلم کیا پہر استغفار کی تو ایسے شخصون کے لیے امن ہے اور وہی راہ یاب
ہین ایک شخص کو آپنے تین چیزون کی وصیت فرمائی کہا موت کو بہت یاد کر وہ ماسوی سے تجھکو
مشغول کریگی دعا مانگا کر تو نہین جانتا کسوقت قبول ہوجاوے شکر بجالایا کر شکر زیادت ہے
حضرت جب کہانا کہاتے کہتے الحمد للہ الذی اطعمنی وسقانی وھدانی وکل بلاء حسن
ابلانی الحمد للہ الرزاق ذی القوۃ المتین اللھم لا تنزع منا صالح ما اعطیتنا ولا
صالح ما رزقتنا واجعلنا لک من الشاکرین وہب بن منبہ نے کہا ہے رؤس نعم تین نعمتین
ہین ایک نعمت اسلام جس بغیر کوئی نعمت تمام نہین ہوتی ہے دوسری نعمت عافیت جس بغیر لطف
زندگی نہین تیسری نعمت تونگری جس بغیر عیش تمام نہین ہوتا سعید حریری حج سے آئے کہنے لگے
اللہ نے اس سفر مین یہہ نعمت دی وہ نعمت دی پہر کہا شمار کرنا نعمتون کا منجملہ شکر کے ہے وہب
کا گزر ایک نابینا مجذوم مقعد برہنہ مبروص پر ہوا وہ کہتا تہا الحمد للہ علی نعمہ ایک آدمی
ہمراہ وہب کے تہا اوسنے کہا تیرے پاس کون نعمت باقی ہے جسپر تو خدا کی حمد کرتا ہے اوسنے کہا ذرا
آنکھہ اوٹہا کر طرف شہر کے دیکہو کہ شہر والے کس کثرت سے ہین کیا مین خدا کی حمد نکرون کہ انمین
سوا میرے کوئی ایسا نہین ہے جو اوسکو پہچانے مرفوعًا آیا ہے جب اللہ کسی بندے پہ اپنی نعمت کرتا
ہے اور وہ حمد بجالاتا ہے تو اوسنے شکر اوس نعمت کا ادا کیا علی بن ابی طالب کہتے ہین دانیال
کو پاس بخت نصر کے لائے اوسنے اونکو ایک کنوین مین قید کردیا دو شیر چھوڑ دیئے پانچ دن کے
بعد کہولکر دیکہا وہ نماز پڑہ رہے تہے دونون شیر ایک کونے مین چپکے بیٹہے تہے کہا تونے کیا کہا
جس سے انکو دفع کیا کہا مینے یہہ کہا الحمد للہ الذی لا ینسی من ذکرہ والحمد للہ الذی
لا یخیب من رجاہ والحمد للہ الذی لا یکل من توکل علیہ الی غیرہ والحمد للہ الذی
ھو ثقتنا حین ینقطع عنا الحیل والحمد للہ الذی ھو رجاؤنا حین یسوء ظننا

باعمالنا والحمد للہ الذی یکشف عنا ضرنا بعد کربتنا والحمد للہ الذی یجزی
بالاحسان احسانا والحمد للہ الذی یجزی بالصبر نجاۃ حدیث مین آیا ہے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب آئینہ دیکھتے فرماتے الحمد للہ الذی حسن خلقی وخلقی وزان
منی ما شان من غیری ابن سیرین نے کہا ابن عمر سفر مین بہی آئینہ رکہتے اکثر اوسمین دیکہتے
کسی نے کہا یہہ کیون کہا مین دیکہتا ہون جو میرے چہرہ مین زین ہے وہ دوسرے کی صورت
مین شین ہے مین اللہ کی حمد کرتا ہون ابو بکر بن مریم سے پوچہا تمام نعمت کیا ہے کہا ایک
پاؤن صراط پر رکہے دوسرا جنت مین بکر بن عبد اللہ نے کہا اے ابن آدم اگر تو چاہے کہ اللہ
کی نعمت کی قدر پہچانے تو ذرا اپنی آنکہین بند کر قال تعالے اسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ
وباطنۃ مقاتل نے کہا نعمت ظاہر اسلام ہے نعمت باطن ستر معاصی ہے ابن مسعود نے کہا
اللہ کا احسان ہے اہل نار پر اگر وہ چاہے تو اونکو اس سے بہی سخت تر عذاب کرے ابو سلیمن دارانی
کہتے ہین ۔۔۔ ۔۔۔ دن قیامت کے وہ لوگ ہین جنمین خصال کرم وشجاعت وحلم ورحمت
ورافت وشکر وبر وصبر ہین ابو ہریرہ نے کہا جیسے صاحب بلا کو دیکہہ کر کہا الحمد للہ الذی
عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا اوسنے شکر اوس نعمت کا ادا کیا
کعب نے کہا جب اللہ کسی بندے پر دنیا مین انعام کرتا ہے اور وہ تواضع بجالاتا ہے تو اللہ نفع اوسکا
دنیا وآخرت مین دیتا ہے اوسکا درجہ بلند کر دیتا ہے اور جو کوئی شکر اوسکا نہین کرتا اور نہ سامنے
خدا کے متواضع ہوتا ہے تو اللہ اوسکے نفع کو روک دیتا ہے ایک طبقہ نار کا اوسکے لئے کہول دیتا ہے
پہر چاہے عذاب کرے یا درگزرے عائشہ نے کہا جو کوئی صاف پانی پیتا ہے اور وہ بغیر ایذا کے داخل
خارج ہوتا ہے اوسپر شکر واجب آتا ہے بعض حکما نے اپنے ایک بہائی کو لکہا اما بعد فقد اصبح بنا
من نعم اللہ ما لا نحصیہ مع کثرۃ ما نعصیہ فما ندری ایہما نشکر اجمیل
ما ینشر ام قبیح ما ستر حسن سے کسی نے کہا یہان ایک آدمی ہے وہ کسی شخص کے پاس نہین بیٹہتا
بیمگے اوس سے پوچہا اوس نے کہا مین صبح شام درمیان گناہ ونعمت کے ہون اسلئے یہہ مناسب

دعای ایلی

معلوم ہوا کہ اپنی جان کو لوگون سے مشغول کرین ساتھہ استغفار کے گناہ سے اور ساتھہ شکر خدا کے اوسکی نعمت سے اور اونھون نے کہا تو میرے نزدیک حسن سے زیادہ فقیہ ہے اپنا کام کرے جا مجارب بن دثار رات کو احیا تا آواز بلند یون کہا کرتے تھے انا الصغیر الذی ربیتہ فلک الحمد وانا الضعیف الذی قویتہ فلک الحمد وانا الفقیر الذی اغنیتہ فلک الحمد وانا الصعلوک الذی مولتہ فلک الحمد وانا العزب الذی زوجتہ فلک الحمد وانا الساغب الذی اشبعتہ فلک الحمد وانا العاری الذی کسوتہ فلک الحمد وانا المسافر الذی صاحبتہ فلک الحمد وانا الغائب الذی رددتہ فلک الحمد وانا الراجل الذی حملتہ فلک الحمد وانا المریض الذی شفیتہ فلک الحمد وانا السائل الذی اعطیتہ فلک الحمد وانا الداعی الذی اجبتہ فلک الحمد ربنا ولک الحمد حمد اکثیرا کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے جو کچھ محارب نے اس تقریر مین بیان کیا ہے حال بعینہ میرا ہے سر مو اسمین فرق نہین ہے بجز اسکے کہ زبان عجز و دل ادائے شکر منعم حقیقی و مجازی سے قاصر ہے اللہ توفیق ادائے شکر بخشے

اگر ہر موے من گردد زبانے	وگر رانم ز ہر یک داستانے
نیارم گوہر شکر تو سفتن	سر موے ز احسان تو گفتن

بعض خطبا نے اپنے خطبہ مین یون کہا ہے احتط لک لا انف فاقامہ و اتمہ فاحسن تمامہ ثم ادارہ منک الحدقۃ فجعلہا بجفون مطبقۃ و باشفار مغلقۃ و نقلک من طبقۃ الی طبقۃ وحنن علیک الوالدین برقۃ فنعمہ علیک مورقۃ وایادیہ بک محدقۃ بعض علما نے اس آیت شریف وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا مین یون کہا ہے سبحان من لم یجعل لحد معرفۃ نعمہ الا الاعتراف بالتقصیر من معرفتہا کما لم یجعل لحد ادراکہ اکثر من العلم انہ لا یدرکہ فجعل معرفۃ نعمہ بالتقصیر عن معرفتہا شکرا کما شکر علم العالمین انہم لا یدرکونہ فجعلہ ایمانا علما منہ ان العباد لا یتجاوزون ذلک حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ

عن جابر ہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو خصلتین ہین جس کسی
مین ہونگی اللہ اوسکو صابر شاکر لکہے گا جسمین نہونگی اوسکو صابر شاکر نہ لکہیگا ایک وہ
شخص جو اپنے دین مین نظر طرف من فوق کی کرکے اوسکی اقتدا کرے دوسرے وہ شخص جو
اپنی دنیا مین نظر طرف من دون کے کرکے اللہ کی حمد بجا لائے کہ اسکو اوسپر فضیلت دی
ہے ایسے شخص کو اللہ صابر شاکر لکہتا ہے اور جسنے دین مین نظر طرف من دون کی اور دنیا
مین جانب من فوق کی پہر مافات پر افسوس کیا اوسکو اللہ نہ صابر لکہتا ہے نہ شاکر رواہ
ابن المبارک ابن عمر ونے کہا ہے چار خصلتین ہین جس کسی مین ہونگی اللہ اوسکے لیے
ایک گہر بہشت مین بنادیگا ایک وہ جسکے کام کی عصمت لا الہ الا اللہ ہے دوسرے وہ جو مصیبت
پہونچنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے تیسرے وہ کہ جب اوسکو کچہہ دو تو الحمد للہ
کہتا ہے چوتہے وہ کہ جب اوس سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو استغفار کرتا ہے بعض حکمانے
کہا ہے کہ اگر اللہ اپنی معصیت پر عذاب نکرتا تو بہی لائق یہہ تہا کہ ترک شکر نعمت سے عصیان
نہ کیا جاتا

فصل

اللہ کے حقوق بندے پر دو طرح کے ہین کسیطرح جدا نہین ہوسکتے ایک امر ونہی جو نرا حق
اللہ کا اوسپر ثابت ہے دوسرے شکر اوس نعمت کا جو اوسپر کی ہے اللہ بندے سے مطالبہ
کریگا اپنی نعمت کے شکر کا قیام بامر کا سو مشہد واجب یہہ ہے کہ ہمیشہ شاہد رہے اپنی تقصیر
و تفریط کا محتاج رہے اللہ کے عفو و مغفرت کا اگر یہہ تدارک نکرتا رہیگا تو ہلاک ہوجاویگا
اور جتنا وہ اللہ کے دین مین افقہ ہوگا اوتنا ہی شہود اوسکا واسطے اس واجب او تقصیر
کی تمامتر و اعظم ہوگا دین کچہہ یہی نرا ترک کرنا محرمات ظاہرہ کا نہین ہے بلکہ قیام کرنا بہی ساتہہ
اوامر محبوبہ خدا کے اکثر دیانت والے کچہہ پروا اسکی نہین کرتے جس امر مین عموم ناس شریک حال

ہین اوسی پر لحاظ … و نہی منکر و نصیحت اللہ و رسول و عباد و نصرت خدا و
رسول و کتاب و دین … ہی اونکے دلمین نہین گذرتا چہ جاے اسکے
کہ اوسکا ارادہ کرین یہ … مردم دین ہین اور مبغوض ترین مردم
نزدیک خدا کے وہی لوگ ہین جو … کے ہین گو دنیا مین کیسے ہی زاہد … ن
نہون ایسے لوگ بہت تہوڑے ہین جنہ … سرخ ہوجاوے یا اتنا
اونکو غصہ آوے اپنی آبرو کو نصرت دین میں … کبائر
اونسے بہتر حال رکہتے ہین ابو عمرو وغیرہ نے ذکر کیا ہے … لات
قریہ کو خسف کردے اوسنے کہا اے رب اونمین فلان زاہد … سے خسف
کرنا شروع کرو اوسکی آواز ہمکو سنا ؤ اوسکا مونہہ ایکدن بہی … ہین متغیر نہین

ہوا اللہما حفظنا

فصل

ریا شہود نعمت کا سو وہ کسی ایک نیکی کی رویت کو بہی نیکیون مین سے باقی نہین چہوڑتا اگرچہ ثقلین
عمل کیون نہ کرے ہون اسلیے کہ اللہ کی نعمتین اوسکے اعمال سے کہین زیادہ تر ہین ادنی نعمت
اللہ کی نعمتون مین سے اوسکے سارے اعمال کو چکا دیتی ہے اسلیے بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ کے
حقوق مین جو اوسپر ہین نظر کرتا رہے کہتے ہین موسی علیہ السلام کا گذر ایک شخص پر ہوا جو دعا و
تضرع کرتا تہا کہا اے رب تو اسپر رحم کر مجہکو اسپر رحم آتا ہے وحی آئی کہ یہہ اگر اتنی دعا کرے گا
کہ سارے قوی اسکے منقطع ہوجاوینگے تو بہی مین اوسکی دعا قبول نکرونگا یہانتک کہ وہ میرے
حق مین جو اوسپر ہیں نظر کرے سو جب بندہ مشاہدہ نعمت خدا کا کرتا ہے اور جو شکر اوس نعمت کا
بندہ پر واجب ہے اوسکو دیکہتا ہے تو کوئی ایک نیکی بہی باقی نہین رہتی جسکو وہ دیکہے ہمیشہ اپنے
نفس کو عیب لگاتا ہے مذمت کرتا ہے

خواہی کہ عیب ہاے تو بر تو شود عیان	یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

جب ان دونون شہد کا حق ادا کرے تو پھر رحمت الٰہی سے نہایت قریب ہو جاتا ہے ؂

باب ۱۲ علم مین درمیان دونون فریق کے فضل مین درمیان دونون گروہ کے

طلب سان دوام کے اور پہچاننا اجکا بہیچ ممکن نہین ہے مگر بعد معرفت ہر واحد دونون امر سے کوئی سے دوام کیونکہ ہم نے ذکر کیفیت و اقسام و انواع صبر کا اوپر گذر چکا ہے اب ہم حقیقت و ماہیت شکر کی بیان کرتے ہین جوہری نے صحاح مین کہا ہے شکر ثنا کرنا ہے محسن پر بسبب اوس معروف و احسان کے جو اوسنے کیا ہے شکرتہ و شکرت لہ دونون طرح پر بولتے ہین لام افصح ہے قال تعالیٰ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اس جگہ لفظ شکور یا تو مصدر ہے مثل قعود کے یا جمع ہے مثل برد و کفور کے شکران خلاف کفران ہے تشکرت لہ مثل شکرت لہ آتا ہے دواب مین شکور اوس دابہ کو کہتے ہین جسکو تھوڑا سا چارہ کافی ہو شکر عبد کا دوران تین رکن پر ہوتا ہے بے اس مجموعہ کے بندہ شکور نہین ٹھیرتا ایک یہہ کہ معترف ہو اللہ کی نعمت کا دوسرے اللہ کی ثنا کرے اوس نعمت پر تیسرے مدد چاہے اوس نعمت سے اللہ کی مرضات پر رہے قول لوگون کے تعریف شکر مین سو ایک گروہ نے کہا شکر اعتراف کرنا ہے نعمت منعم کا بطور خضوع کے بعض نے کہا شکر یہہ ہے کہ محسن پر ثنا کرے اوسکے احسان کا ذکر اوس سے کرے کسی نے کہا شکر مشاہدہ ہے اوس منت کا حفظ ہے اوس حرمت کا قیام ہے ساتھ خدمت کے کسی نے کہا شکر نعمت یہہ ہے کہ تو اپنی جان کو اوس نعمت مین طفیلی سمجھے کسی نے کہا شکر معرفت عجز ہے اوا سے شکر سے کہتے ہین شکر پر شکر کرنا اتم ہے شکر یہہ اسطرح ہوتا ہے کہ تو اپنے شکر کو اوسکی توفیق سے دیکھے یہہ توفیق خود ایک بڑی نعمت ہی خدا

کی توجیہ پہر تو اوسکا شکر کرے اوسکے شکر پر پہر شکر کرے تو شکر الشکر پہ بلا انتہا کسی نے کہا شکر یہہ
ہے کہ نعمت کو طرف منعم کے بطور استکانت اضافت کرے جنید نے کہا شکر یہہ ہے کہ تو اپنی جان کو
لائق نعمت کے نہ سمجھے کسی نے کہا شکر استفراغ ہے طاقت کا طاعت مین بعض نے کہا شاکر وہ ہے جو موجود پر شکر کرتا ہے
شکور وہ ہے جو مفقود پر شاکر ہے کسی نے کہا شاکر وہ ہے جو عطا پر شکر گذار ہے شکور وہ ہے جو رد پر شکر بجالاتا ہے یا شاکر
وہ ہے جو نفع پر شکر کرتا ہے شکور وہ ہے جو منع پر شاکر ہے یا شاکر وہ ہے جو عطا پر شکر کرتا ہے شکور وہ ہے جو بلا پر
شکر بجالاتا ہے جنید ساتہ سری کے کہیلتے تہے سات برس کی عمر تہی اونکے سامنے ایک جماعت
شکر مین گفتگو کر رہی تہی سری نے انسے کہا اے لڑکے شکر کیا ہے کہا اللہ کی معصیت اوسکی
نعمت پر نکیجاوے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرا حصہ اللہ سے یہی تیری زبان ہے جنید
کہتے ہین مین اوس کلمہ سری سے ہمیشہ روتا ہون شبلی نے کہا شکر رویت منعم ہے نہ رویت
نعم ابن القیم کہتے ہین یہہ بات کچہہ جید نہین ہے بلکہ تمام شکر یہہ ہے کہ شاہد نعمت ہو طرف سے
منعم کے بعض نے کہا ہے شکر قید موجود صید مفقود ہے ابو عثمن کہتے ہین شکر عامہ طعام
لباس پر ہوتا ہے شکر خواص اون معانی پر ہے جو دلپر وارد ہوتے ہین **حکایت** ایک
آدمی پاس سہل بن عبد اللہ کے آیا کہا میرے گہر مین چور گہسا تہا میرا مال متاع لیگیا کہا اللہ
کا شکر کر اگر چور تیرے دلمین گہستا یعنی شیطان اور تیرے متاع توحید کو بگاڑ دیتا تو تو کیا
کرتا کسی نے کہا ہے الشکر التلذذ بثنائه علی ما لم تستوجبه من عطائه بعض نے
کہا جب ہاتہہ مکافات سے قاصر ہو تو زبان ساتہہ شکر کے دراز ہو ف شکر کا علاقہ دل و
زبان و جوارح سے ہے دل واسطے معرفت و محبت کے ہے زبان واسطے ثنا و حمد کے جوارح واسطے
استعمال کے ہین طاعت مشکور مین واسطے روکنے کے ہین معاصی مشکور سے شاعر نے کہا ہے ؎

افادتکم النعماء منی ثلاثة	یدی ولسانی والضمیر المحجبا

شکر اخص بافعال ہے حمد اخص باقوال ہے سبب حمد اعم ہے سبب شکر سے متعلق شکر و ما بہ الشکر
اعم ہے متعلق الحمد سے جس چیز پر اللہ کی حمد کیجاتی ہے وہ اعم ہے اوس سے جسپر اوسکا شکر بجالایا جاتا ہے

اللہ محمود ہوتا ہے اپنے اسمار وصفات وافعال ونعم پر اور شکر اوسکی نعمتون ہی پر ہوتا ہے
پس ما الحمد بہ اخص ہے مما یشکر بہ سے کیونکہ شکر دل وزبان وجوارح سب سے ادا کیا جاتا ہے
اور حمد فقط دل وزبان سے ادا ہوتی ہے ۞

فصل

صبر داخل ہے حقیقت شکر مین شکر داخل ہے حقیقت صبر مین ایک کا وجود بغیر دوسرے کے ممکن
نہین ہے ہر ایک کا نام خاص جو لیا جاتا ہے سو وہ باعتبار اغلب واظہر کے لیا جاتا ہے ورنہ
التیام حقیقت شکر کا نہین ہوتا ہے مگر صبر وارادہ وفعل سے کیونکہ شکر عمل کرنا ہے طاعت خدا پر
ترک کرنا ہے معصیت آلہ کا صبر اسکی اصل ہے پس صبر طاعت پر اور صبر معصیت سے مین شکر ہوتا
ہے اور جب صبر مامور بہ ٹھیرا تو ادا کرنا اوسکا ہی شکر ہے اس سے کوئی یہہ نہ سمجھے کہ صبر وشکر
متحد ہین ایک ہی چیز کے یہہ دونون نام ہین کیونکہ یہہ بات عقلاً ولغۃً وعرفاً محال ہے
اللہ نے دونون کے بیچ مین فرق کیا ہے بلکہ صبر وشکر دو معنی متغائر ہین ہمنے جو دونون
کا تلازم وافتقار ہر ایک کا دوسرے سے بیان کیا ہے تیہہ وجود ماہیت مین ہے کہ ہر ایک
دوسرے کا محتاج ہے جب شکر صبر سے الگ ہوگا شکر نر ہیگا صبر جب شکر سے مجرد ہوگا تو صبر نرہیگا
پہلی بات تو خود ہی ظاہر ہے دوسری اسطرح پر ہے کہ جب صبر شکر سے مجرد ہوا تو کفور ہوگا
کفور کی منافات صبر سے بہ نسبت منافات سخط کے اعظم تر ہے اگر کوئی کہے کہ یہان ایک تیسری
قسم ہے کہ نہ کفور ہو نہ شکور بلکہ مضض وکراہیت شدید پر صابر ہو کہ اس صورت مین حقیقت
شکر کو بجا لاتا ہے نہ ماہیت صبر سے خارج ہوتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ گفتگو ہماری صبر مامور بہ
مین ہے جو طاعت ہوتا ہے نہ اوس صبر مین کہ مثل صبر بہائم کے تجلد کرتا ہے صبر طاعت کو سوائے
شاکر کے کوئی بجا نہین لاتا لکن جو کہ یہہ شکر اوسکا مندرج ہوتا ہے اوسکے صبر مین اسلیے حکم
واسطے صبر کے ہوتا ہے جسطرح کہ صبر شکور کا مندرج اوسکے شکر مین ہوتا ہے پس حکم واسطے شکر

کے ہوتا ہے غرضکہ ایمان کے مقامات تنقل احوال سے معدوم نہین ہوتے ہین بلکہ ادنیٰ اعلیٰ مین
مندرج ومنطوی ہوتا ہے جسطرح اندراج ایمان کا احسان مین ہے یا جسطرح صبر مندرج ہے مقام
رضا مین کیونکہ صبر زائل ہوجاتا ہے رضا کو دیکھو کہ وہ مندرج ہے تفویض مین خوف ورجا کو دیکھو
کہ وہ مندرج ہین حب مین نہ یہہ کہ وہ دونون زائل ہوجاوین سو مقدور واحد سے شکر و
صبر دونون متعلق ہوتے ہین خواہ محبوب ہو یا مکروہ مثلاً صبر متعلق ہے فقر سے اور اخص ہے ساتھہ
فقر کے بسبب اوس کراہت کے جو صبر مین ہے اور شکر متعلق ہے فقر سے اسلیے کہ اوسمین نعمت ہے
پس جس شخص پر شہود تلذذ نعمت کا غالب آتا ہے اور وہ اوس سے استراحت واطمینان پاتا
ہے تو وہ اوسکو ایک نعمت گن کر شکر بجالاتا ہے اور جب کسی پر شہود ابتلا وضیق وحاجت کا غالب
آتا ہے تو وہ اوسکو ایک بلا وآفت گن کر اوسپر صبر کرتا ہے عکس فقر کا تونگری ہی اللہ تعالے جسطرح
اپنے بندون کو بتلاے مصائب کرتا ہے اسیطرح اونکو بتلاے نعم بھی فرماتا ہے اور اوس نے
اِن سب کا نام ابتلا رکہا ہے فقال تعالے ونبلوکم بالخیر والشر فتنۃ وقال فاما الانسان
اذا ما ابتلاہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن واما اذا ما ابتلاہ فقدر
علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن کلا وقال انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا
لنبلوھم ایھم احسن عملا وقال الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن
عملا وقال وھو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام وکان عرشہ
علی الماء لیبلوکم ایکم احسن عملا اللہ نے خبر دی ہے کہ خالق عالم علوی وسفلی وہی ایک
ذات پاک ہے جسنے اجل خلق کو مقدر کیا جو کچھہ پردہ زمین پر ہے اوسکو واسطے ابتلا و
اختیار وامتحان کے پیدا کیا یہہ ابتلا امتحان ہے بندون کے صبر وشکر کا خیر وشر وسرا وضرا
مین اور ابتلا ہے نعمتون مین جیسے غنا وعافیت وجاہ وقدرت یہہ اسباب اعظم ابتلائین مین
صبر کرنا انمین اشق الصبرین ہے جسطرح صحابہ نے کہا ہے کہ مبتلا ہوئے ہم ضرا مین پس صبر کیا
ہم نے اور مبتلا ہوئے ہم سرا مین پس صبر نہوا ہم سے نعمت فقر ومرض وقبض دنیا واسباب دنیا

واذا ای خلق کبھی اعظم نعمتین ہوتی ہے اوسپر شکر کرنا بہ نسبت شکر کرنیکے اوسکے اضداد دینے
واجب تر ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ابتلا بنعم انعام یا ابتلا کیا کرتا ہے اتنی بات ہے کہ صبر و شکر
ایسی دو حالتین ہین جو اللہ کے امر و نہی و قضا و قدر مین لازم حال بشر ہوتی ہین ایک
طرفۃ العین اونسے مستغنی نہین رہ سکتا ہے یہہ سوال کہ اون دونون مین کون حالت افضل
ہے مثل سوال کے ہے اس بات سے کہ حرکت و حس مین کون امر افضل ہے یا طعام و شراب مین
افضل کیا ہے یا خوف و رجا سے عبد مین کسکو فضیلت حاصل ہے سو مامور بغیر صبر و شکر کے ادا
نہین ہوتا اور محظور بھی بدون صبر و شکر کے چھوڑا نہین جاتا ہے وہ مصائب جو تقدیر عینی مین
مقدر ہو چکے ہین سو جب اونپر صبر کریگا تو شکر اوسکا صبر مین مندرج ہوگا جسطرح صبر شاکر
مندرج شکر ہوتا ہے ایضاح اسکا یہہ ہے کہ اللہ پاک نے بندہ کا امتحان لیا ہے اوسکے نفس
ہوی مین بندہ پر یہہ واجب کیا ہے کہ وہ راہ خدا مین دونون کا جہد کیا کرے تو
بندہ ہر وقت مجاہدۂ نفس مین رہتا ہے یہانتک کہ شکر مامور بہ بجالاتا ہے ہواے نفس جسکی
اطاعت سے نہی کی گئی ہے اوس سے صبر کرتا ہے پس کوئی بندہ صبر و شکر سے منفک نہین
ہے غنی ہو یا فقیر معافی ہو یا مبتلا یہی ہے وہ مسئلہ کہ غنی شاکر افضل ہے یا فقیر صابر ہے لوگون
کے اس مسئلے مین تین قول ہین جنکو ابن الجوزی وغیرہ نے حکایت کیا ہے بیان عموم صبر و
شکر مین کہ انمین افضل کون سا کام ہے ہر گروہ کے لیے حجتین دلیلین ہین اپنے اپنے قول
پر لکن تحقیق یہہ ہے کہ یون کہنا چاہیے کہ افضل ان دونون مین وہ ہے جو اللہ سے زیادہ
ڈرتا ہے اتقی اللہ تعالےٰ سے اگر دونون کا تقوی مین یکسان ہونا فرض کرین تو پھر وہ دونون
فضل مین بھی یکسان ہی ٹھیرینگے کیونکہ اللہ نے فقر و غنا سے کسیکو فضیلت نہین دی ہے
جسطرح کہ عافیت و بلا سے فضیلت نہین بخشی ہے بلکہ تقوی سے فضیلت مقرر فرمائی ہے
کما قال تعالےٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے لا فضل بعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الا

بالتقوی الناس من آدم و آدم من تراب تقوی کی بنیاد دو اصل پر ہے ایک صبر
دوسرے شکر ہر غنی و فقیر کو ان دونون سے چارہ نہین ہے سو جس کسی کا صبر و شکر اتم ہے وہی
افضل ہے پس بس **سوال** اگر فقیر کا صبر اتم ہو غنی کا شکر اتم ہو تو پھر کون افضل ہے **جواب**
جو اون دونون مین اتقی للہ ہوگا اپنے وظیفہ و مقتضائے حال مین وہی افضل ہے تفضیل
بغیر اسکے صحیح نہین ہو سکتی ہے کیونکہ کبھی کوئی غنی اپنے شکر مین بہ نسبت فقیر کے اوسکے صبر مین
اتقی ہوتا ہے کبھی کوئی فقیر اپنے صبر مین بہ نسبت غنی کے اوسکے شکر مین متقی تر ہوتا ہے اسلئے
یہہ کہنا صحیح نہین ہو سکتا کہ وہ بسبب اپنے غنا کے افضل ہے اور یہہ بسبب اپنے فقر کے افضل ہے
نہ یون ٹھیک پڑتا ہے کہ یہہ بسبب شکر کے افضل ہے اور دوسرے سے بسبب صبر کے اور
نہ بالعکس اسکے کیونکہ صبر و شکر دو مطیہ ایمان ہین دونون ہی کا ہونا ضرور ہے بلکہ واجب
یہہ ہے کہ یون کہا جاوے کہ جو اون دونون مین اقوم و قایم تر ساتھہ واجب و مندوب
کے ہے وہی افضل ہے اسلئے کہ تفضیل تابع ہے ان دونون امر کی جسطرح اللہ تعالے نے
اثر الٰہی مین فرمایا ہے ما تقرب الیّ عبدی بمثل اداء ما افترضت علیہ و لا
یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ سو دو آدمیون مین جو آدمی اقوم
بواجبات اکثر النوافل ہوگا وہی افضل ہے **سوال** حضرت سے ثابت ہوا ہے کہ داخل
ہونگے فقرا میری امت کے جنت مین قبل اغنیا کے آدھے دن اور وہ پانسو برس ہوتے
ہین **جواب** اس سے کچھ فضیلت فقرا کی اغنیا پر درجہ و علو منزلت مین ثابت نہین
ہوتی ہے اگرچہ دخول جنت مین سابق ہون اسلئے کہ کبھی غنی و بادشاہ عادل دیر سے داخل
بہشت ہوگا بسبب فہمید حساب کے پھر جب حساب دیکر جنت مین جاویگا تو اوسکا درجہ و مرتبہ
بلند تر ہوگا جسطرح فقیر سبکبار سابق ہوتا ہے اور صاحب احمال پیچھے رہجاتا ہے **سوال**
فقرا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکوہ کیا زیادت اعمال اغنیا کا کہ وہ
عتق و صدقہ مین ہم سے بڑھ جاتے ہین فرمایا کیا مین تمکو ایسی چیز نہ بتاؤن کہ جب تم وہ کام کرو

توجو کوئی تمپر سبقت لیگیا ہے تم اوسکو پالو پہر تسبیح تحمید تکبیر پیچہے ہر نماز کے بتائی جب اغنیا نے سنا
تو وہ بہی یہہ کام کرنے لگے حضرت سے اسکا ذکر کیا فرمایا یہہ اللہ تعالے کا فضل ہے جسے چاہے
دے اس سے معلوم ہوا کہ حال غنی شاکر کا راجح ہے **جواب** یہہ حدیث تو خود حجت اوسی قول
کی ہے جسکی نصرت ہمنے کی ہے کہ افضل اون دونون مین وہ ہے جو نوافل مین اکثر ہے تہہ اگر
دونون برابر ہین تو فضل مین بہی یکسان ٹہیرینگے اور اس جگہہ بہی ہوا کہ فقرا و اغنیا اعمال
سفروضہ و نافلہ مین برابر نکلے تو افل عتق و صدقہ مین فقرا پر بڑہگئے اس بات مین اونپر فضیلت
لیگئے صبر کرنے مین غزو یہ اذی فی اللہ پر صبر علی المقدور پر برابر رہے تو افل مال کے شکر
بجالانے مین زیادہ ہوگئے اگر پاس فقرا کے بہی باوجود صبر کے وہ نوافل ہوتے تو وہ
بہی نوافل اغنیا پر فضیلت لیجاتے **سوال** رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مفاتیح
کنوز دنیا کے پیش کئے تہے پہیر دیئے فرمایا بل اشبع یوما واجوع یوما عایشہ کہتی ہین نکلے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دنیا سے اور نہ پیٹ بہر کہائی روٹی گیہون کی اور وفات
کی اور زرہ آپکی گرو تہی نزدیک ایک یہودی کے عوض طعام کے جو واسطے گہر والون کے
اودہار لیا تہا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا
رواہ احمد عایشہ نے کہا ایک زن انصاری آئی اوسنے حضرت کا بچہونا دیکہا ایک عبارۃ
مثنیہ تہا وہ اپنے گہر گئی ایک فراش صوف سے بہرا ہوا بہیجا حضرت آئے فرمایا یہہ کیا ہے مینے کہا
فلان انصاریہ آئی تہی اوسنے آپکا بچہونا دیکہکر یہہ فراش بہیجا ہے فرمایا پہیر دے مینے نہ پہیرا
مجہے وہ پسند آیا تہا چاہا کہ میرے گہر مین رہے تین بار فرمایا اے عایشہ اسکو واپس کر دے قسم ہے
اللہ کی اگر مین چاہون تو اللہ سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتہہ روان کر دے مین نے
اوس گدیلہ کو واپس کر دیا رواہ احمد اللہ اپنے رسول کے لئے وہی بات پسند و اختیار
کرتا ہے جو افضل ہوتی ہے حالانکہ اگر حضرت دنیا کو لیتے تو اللہ ہی کی رضامندی مین صرف
کرتے حضرت کا شکر سارے جہان کے شاکرین سے بڑہکر ہوتا **جواب** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے حال سے ہر ایک گروہ احتجاج و استدلال کرتا ہے لکن تحقیق یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے حضرت
کے لئے دونو مقام جمع فرمادئے تھے اتم وجوہ پر وہ بسطرح سید اغنیاء شاکرین تھے اسیطرح
سید فقراء صابرین بہی تھے فقر پر وہ صبر آپنے کیا جو سوا آپکے کسیکو حاصل نہوا غنا پر وہ شکر
آپنے کیا جو کسی غنی سے نہ بنا جو شخص حضرت کی سیرت مبارکہ مین تامل کریگا وہ دیکھیگا کہ حقیقت
حال آپکا اسیطرح پر تہا غرضکہ آپ اصبر خلق تھے مواطن صبر مین اشکر خلق تھے مواطن شکر مین
اللہ پاک نے سارے مراتب کمال آپکے لئے پورے کردئے تھے ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا
داری ایک طرف سے تو اعلی مراتب اغنیاء شاکرین مین کیا دوسری طرف سے اعلی مراتب فقراء
صابرین مین ٹہیرایا قال تعالے ووجدک عائلا فاغنی مفسرین کا اجماع ہے کہ عائل فقیر
کو کہتے ہین یقال عال الرجل یعیل اذا افتقر واعال یعیل اذا صار ذا عیال وعال
یعول اذا جار ومنہ قولہ تعالے ذلک ادنی ان لا تعولوا قیل المعنی
ان لا تجوروا قول اول اولی ہے لغت مین عال یعول بمعنی کثرت عیال معروف نہین ہی
انتہی لکن حدیث مین آیا ہے وابدا بمن تعول واللہ اعلم تبہرحال اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو غنی شاکر کیا تہا بعد اسکے کہ وہ فقیر صابر تھے سو جو کوئی گروہ آپکے
حال سے استدلال کریگا ویسا ہی دوسرا گروہ اونکے حال سے اپنے قال پر احتجاج کرسکتا ہے
سوال حدیث مین آیا ہے - رایت عبد الرحمن یدخل الجنۃ حبوا الحدیث بطولہ رواہ
احمد عبد الرحمن منجملہ شاکرین کے تھے جواب امام احمد نے فرمایا ہے کہ یہہ حدیث منکر ہے عمارہ
راوی اس حدیث کا احادیث مناکر کی روایت کیا کرتا ہے دوسری حدیث انک لا تدخل
الجنۃ الا حبوا کو نسائی نے موضوع کہا ہے جراح بن منہال اوسکی سند مین متروک ہے تیسری
حدیث انک من الاغنیاء ولن تدخل الجنۃ الا زحفا رواہ البیہقی باطل ہے خالد بن
یزید راوی اوسکا ابی لیس شئے ہے چوتھی حدیث طویل جسمین یہہ ذکر ہے کہ عبد الرحمن دیر سے
جنت مین پہونچے حضرت نے فرمایا وما ذاک کہا من کثرۃ مالی احاسب فامحص رواہ احمد

یہہ حدیث بھی لائق احتجاج کے نہیں ہے ابن الجوزی نے اوسکو موضوعات مین شمار کیا ہے۔
ابو الفرج کہتے ہین و بمثل ھذا الحدیث الباطل یتعلق جھلة المتزھدین ویرون
ان المال مانع من السبق الی الخیر ویقولون اذا کان ابن عوف یدخل الجنة
زحفا لاجل ماله کفی ذلك فی ذم المال والحدیث لا یصح وحاشا عبد الرحمن
المشهود له بالجنة ان یمنعه ماله السبق لان جمع المال مباح وانما المذموم
کسبه من غیر وجهه ومنع الحق الواجب فیه وعبد الرحمن منزه عن الحالین
وقد خلف طلحة ثلثمائة حمل من الذهب وخلف الزبیر وغیره ولو علموا ان
ذلك مذموم لاخرجوا الکل وکم قاص منسوق مثل ھذا الحدیث یحث علی الفقر
ویذم الغنا فلله در العلماء الذین یعرفون الصحیح ویفهمون الاصول انتہی
کلامه ابن القیم کہتے ہین ابن الجوزی نے اس حدیث کے رد مین مبالغہ کیا ہے اسکے ادخال
مین اندر احادیث موضوعہ متعلقہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تجاوز کیا ہے گویا
احتیاس عبد الرحمن کو کہ ایک سابقین اولین مشہود لہم بالجنة سے ہین سبق سے طرف جنت کے
اور دخول کو جنت مین بطور حبو کے امر عظیم سمجھا ہے اور اس امر کو ناقص سبق اور اوس منزلت
کے جانا ہے جو اللہ تعالے نے واسطے اونکے جنت مین طیار کی ہے اور یہہ وہم ہے اونکا ہم نے
مانا کہ اونکو ایک رستہ طرف طعن کے ان دونون حدیثون مین ملگیا ہے کیا کوئی راہ اونکو
طرف قدح کے حدیث ابو ہریرہ مین بھی ملگئی ہے جسمین یہہ آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے یدخل فقراء المسلمین الجنة قبل اغنیائهم بنصف یوم وھو خمسمائة
عام ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث ابن عمر مین نزدیک مسلم کے مرفوعاً آیا ہے
ان فقراء المهاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیامة باربعین خریفا اور مسند احمد
مین ہے ابو ہریرہ سے مرفوعاً ھل تدرون اول من یدخل الجنة قالوا اللہ ورسوله
اعلم قال فقراء المهاجرین الذین یتقی بهم المکاره یموت احدهم وحاجته فی

صدر ۱ لا یستطیع لہا قضاء اور حدیث جابر مین مرفوعاً وارد ہے یدخل فقراء امتی الجنۃ قبل الاغنیاء باربعین خریفا سو یہہ حدیث اور امثال اوسکے صحیح وصریح ہین سبق فقرار صحابہ مین طرف جنت کے اونکے اغنیار پر اور وہ سبق مین متفاوت ہونگے کوئی پانسو برس پہلے جاویگا کوئی چالیس برس قبل داخل ہوگا اور یہہ کچھہ قادح منزلت متاخرین فی الدخول مین نہین ہے اسلئے کہ یہہ کبھی ارفع منزلت ہونگے اون لوگون سے جو جنت مین پہلے جاوینگے اگرچہ بسبب حساب کتاب کے متاخر ہوجاوین کیونکہ امام عادل کو حساب کے لئے ٹہرا وینگے اور جو شخص کسی چیز کا امور مسلمین سے والی نہین ہوا ہے وہ پہلے اوس امام سے جاوے گا پھر جب نوبت دخول امام عادل کی آویگی تو منزلت اوسکی منزلت فقیر سے ارفع ہوگی بلکہ وہ امام اقرب الناس ہوگا منزلت مین اللہ تعالے سے جسطرح صحیح مسلم مین آیا ہے حدیث ابن عمرو سے مرفوعاً کہ المقسطون عند اللہ یوم القیامۃ علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمہم واہلیہم وما ولوا ترمذی مین حدیث ابوسعید خدری سے مرفوعاً آیا ہے کہ احب الناس الی اللہ یوم القیامۃ واقربہم منی مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللہ یوم القیامۃ واشدہم عذابا امام جائر سو امام عادل وغنی کا دخول کبھی بسبب حساب کے متاخر ہوجاتا ہے مگر بعد دخول کے اوسکا درجہ بہ نسبت فقیر سابق کے بلند تر ہوتا ہے احتباس سے عبد الرحمن بن عوف کے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ اگر وہ بسبب کثرت مال کے محاسب ہون پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ سے جاملین تو اونکے مرتبہ مین کچھہ غضاضت ونقصان آوے اور نہ یہہ کچھہ مضاد اونکے سبق ومشہود لہ بالجنۃ ہونے کی ہے ہان حدیث اونکے دخول کی جنت مین بطور زحف ویسے ہی ہے جیسا کہ امام احمد نے کہا ہے یعنی کذب منکر ہے یا جیسا نسائی نے کہا ہے کہ موضوع ہے عبد الرحمن کے مقامات اسلام مین اور مجاہدہ کرنا اونکا اور نفقات عظیمہ وصدقات کثیرہ اونکے مقتضی اسکے ہین کہ وہ داخل جنت ہون ہمراہ اونکے جو مثل برق کے یا طرفہ کے

یا اجاد دیہ خیل کے گزرینگے اور وہ چھوڑے نجاوین کہ بطور زحف داخل ہون انتہی مین کہتا ہون کہ ابن الجوزی نے بنیاد وضع حدیث پر عدم سبق عبد الرحمن کو ضعیف کہا ہے تیہ کہہ مخالف مدعاے ابن القیم کے نہین ہے اسلئے کہ حاصل مقصود تو اسیقدر ٹہیرا ہے کہ سبق موجب افضلیت نہین ہوتا ہے اور نہ مال مانع سبق کے ہے پہر اگر عبد الرحمن سابق ہوئے تو کیا اور نہ ٹہیرے تو کیا رفع منزلت ہونا چاہیے سو وہ دونون شق پر اونکو نزدیک ابن الجوزی وابن القیم کے حاصل ہے واللہ تعالے اعلم *

فصل

اللہ تعالے جسطرح خالق خلق ہے اسیطرح خالق اوس چیز کا ہے جس سے غنائے وفقر خلق ہوتا ہے اور خلق کے غنا وفقر کا بہی وہی خالق ہے غنا وفقر کو واسطے امتحان وابتلاے عباد کے پیدا کیا ہے کہ دیکہین کسکے عمل اچہے ہوتے ہین غنا وفقر کو سبب طاعت ومعصیت کا ٹہیرایا ہے طریق ثواب وعقاب کا بنایا ہے قال تعالے ونبلوکم بالشر والخیر فتنة والینا ترجعون ابن عباس نے کہا بالشدة والرخاء والصحة والسقم والغنی والفقر والحلال والحرام وکلہا بلاء ابن زید نے کہا تمکو آزماتا ہے ساتہ اوس چیز کے جسکو تم چاہتے ہو یا کروہ رکہتے ہو تاکہ دیکہے کہ تمہارا شکر وصبر کیونکر ہے کلبی نے کہا مراد شر سے فقر وبلا ہے مراد خیر سے مال واولاد ہے اللہ سبحانہ نے خبر دی کہ غنا وفقر دو مطیہ ابتلا وامتحان ہین اور فرمایا فاما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ فاکرمہ الآیة معلوم ہوا کہ کبہی مبتلا بنعمت وبسط رزق کرتا ہے جسطرح مبتلا بتضییق وتقدیر رزق فرماتا ہے یہہ دونون کام بطور امتحان ہوتے ہین تیہ جسنے یہہ زعم کیا ہے کہ بسط رزق وتوسع رزق اللہ کا اکرام ہے واسطے بندہ کے اور تضییق رزق اہانت ہے بندہ کی اوسپر اللہ تعالے نے انکار فرمایا کہ یہہ بات یون نہین ہے جیسا کہ انسان سمجہتا ہے بلکہ کبہی مبتلا بنعمت کرتا ہون کبہی انعام مبتلا کرتا ہون آیت شریف کے الفاظ مین تامل کرنے سے

صاف یہہ معنی صفحات بیان یہہ واسطے ستائل کے ظاہر ہوتے ہین وقال تعالی هو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فیما آتاکم وقال تعالی انا جعلنا ما علی الارض زینة لها لنبلوهم ایهم احسن عملا اس آیت مین خبر دی ہے اس بات کی کہ ہم نے زینت دی ہے زمین کو ساتھہ اوس چیز کے جو بالاے زمین ہے مال وغیرہ سے واسطے ابتلا و امتحان کے جسطرح یہہ خبر دی تھی کہ موت وحیات کو بھی اسیلئے پیدا کیا ہے زمین آسمانون کو بھی اسیلئے بنایا ہے یہہ تین موضع ہین قرآن پاک مین جنمین یہہ خبر دی ہے کہ اللہ نے عالم علوی وسفلی کو اور جو کچھہ درمیان اونکے ہے اور اجل عالم واجل اہل عالم و اسباب معایش کو پیدا کیا سونے چاندی مساکن ملابس مراکب زرع ثمار حیوان نسوان بنین وغیر ذلک سے زمین کو آرایش ورونق وزینت بخشی یہہ سب اشیاء واسطے ابتلا و امتحان کے پیدا کئے ہین تاکہ ہم خلق کا اختبار کرین امتحان لین کہ کون اونمین سے زیادہ تر مطیع و رضامند ہے کہ وہی احسن العمل ہوگا یہی ہے وہ حق بات کہ جسکے لئے سارے آسمان وزمین وما بینہما پیدا کئے گئے ہین اسکی غایت ثواب وعقاب ہے اسکا فوت ومعطل ہونا وہی عبث ہے جس سے اللہ نے اپنی ذات پاک کو منزہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ مین عبث سے متعالی ہون میرا ملک حق ہے سو تفرد اللہ کا ساتھہ الٰہیت و ربوبیت ہر شے کے اس ظن باطل وحسبان کاذب کو نفی کرتا ہے کما قال تعالی افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا هو رب العرش الکریم اللہ نے اس آیت مین اپنی تنزیہ عبث سے ارشاد فرمائی جسطرح شریک و ولد وصاحبہ وسائر عیوب ونقائص سے تنزیہ فرمائی تھی جیسے اونگھہ نیند لغوب حاجت اکتراث بحفظ سموات و ارض تقدم شفعا بدون اذن اوسکے جسطرح کہ اعداء اللہ ومشرکین گمان کرتے ہین یا مخفی رہنا بعض امر خلق کا خدا پر جسطرح گمان اون اعداء اللہ کا ہے جو علم جزئیات عالم کو یا کسی شئے کو بھی اوسمین سے خارج از علم الٰہی خیال کرتے ہین سو جسطرح کمال مقدس خدا و کمال اسماء وصفات الٰہی کا اسکے آبی ہے اور اس گمان

فاسد وخیال مختل سے منع کرتا ہے اسیطرح مبطل اس امر کا بھی ہے کہ اوسنے خلق کو عبث پیدا کیا
ہوا اور اونکو مہمل چھوڑ رکھا ہو نہ امر کرے نہ نہی فرماے نہ ردّ کرے نہ محسن کو ثواب اوسکے احسان
کا دے نہ مسیٔ کو عقاب اوسکے اسارت کا کرے یا مبطلین کو آگاہ نکرے کہ وہ جھوٹے تھے اور
اونکو نہ جتلاوے کہ اوسکے رسول اور اتباع رسول اولی بصدق وحق تھے سو جسنے ان امور
کا انکار کیا اوسنے آلہیت و ربوبیت و مُلک بالحق کا انکار کیا یہی عین جحود و کفر باللہ ہے
جسطرح مومن نے اپنے ایک صاحب سے کہا تھا جو کہ معاد کی باتین اوس سے کرتا تھا اور منکر
معاد تھا اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا اس جگہہ
خبر دی ہے کہ انکار کرنا اوسکا معاد کو کفر ہے ساتھہ ذات رب سبحانہ کے اور فرمایا وان تعجب
فعجب قولھم ائذا کنا ترابا ائنا لفی خلق جدید اولئک الذین کفروا بربھم
یہہ اسلیے ہے کہ انکار معاد کا متضمن ہے انکار قدرت وعلم وحکمت وملک وربوبیت والہیت
رب کو جسطرح کہ تکذیب رسل وجحد رسالت متضمن ہے اسی شناعت کو سو جو کوئی مکذب رسل
یا جاحد معاد ہے وہ منکر ربوبیت سبحانہ وتعالے ہے وہ نفی کرتا ہے اسبات کی کہ جہان کا کوئی
رب ہو حاصل یہہ ہے کہ اللہ نے غنا وفقر کو مطیۂ ابتلا وامتحان بنایا ہے کچھہ مال کو زرے مزہے
اوڑانے چین لینے کے لیے نازل نہین کیا ہے جسطرح مسند مین مرفوعًا آیا ہے اللہ تعالے فرماتا
ہے ہمنے اوتارا ہے مال واسطے قائم کرنے نماز و دینے زکوٰۃ کے ابن آدم کے پاس اگر ایک جنگل
مال کا ہو تو وہ دوسرا جنگل مال کا تلاش کرے گا اگر دوسرا ہو گا تو تیسرا جستجو کریگا نہین بھرتی
پیٹ کو ابن آدم کے مگر مٹی ٥

گفت چشم تنگ دنیا دار را	یا قناعت پر کند یا خاک گور

اسجگہہ یہہ خبر دی ہے کہ مال کو اسلیے اوتارا ہے کہ اوس سے استعانت کیجاوے اقامت حق
اللہ پر نماز سے اقامت حق عباد پر زکوٰۃ سے نہ یہہ کہ اوس سے استمتاع وتلذذ حاصل
کیا جاوے جسطرح جانور کھاتے پیتے ہین پھر جب مال اس سے زیادہ ہوا یا ان دونوں مقصود

سے خارج ہوا تو وہ غرض و حکمت جسکے لیے اوسکو اوتارا تھا فوت ہو گئی اوس شخص کے لیے تراب
اولی تر ٹھیری تو وہ اپنے جوف کو جو محبت جمع مال سے پُر تہا لیکطرف مٹی کے بہرا جو اوسکی اصل
ہے نہ مالدار کو کچھ نفع اوس مال سے حاصل ہوا نہ اوس جوف کو جو محبت اوس مال سے ممتلی تہا جوف
تو اسلیے پیدا کیا گیا تہا کہ ایمان و علم و حکمت سے بہرتا معرفت رب و خالق کا ظرف بنتا اللہ پر ایمان
لاتا اوسکی محبت و ذکر مین رہتا اسی لیے اوسکو مال دیا تہا کہ وہ اوس سے استعانت کرے ان امور
پر سو اوسنے جوف کو معطل کیا اوس کام سے جسکے لیے وہ مخلوق ہوا تہا اور محبت جمع مال سے
اور استکثار مال سے اوسکو بہرا مقصد او وہ ممتلی نہوا بلکہ اوسکی حرص و حاجت یہانتک بڑہی
کہ جوف کو تراب سے جس سے وہ پیدا ہوا ہے پُر کیا اپنے مادہ اصلیہ ترابیہ کیطرف رجوع
لایا جس سے کہ اوسکی اور مال کی خلقت ہوئی تھی اوس مادہ کو علم و ایمان سے باملا
جوف کامل نہ کیا حالانکہ کمال و فلاح و سعادت معاش و معاد اوسکی اوسی مین تھی سو
مال جب مالدار کو نفع نہین دیتا ہے تو اوسکو مضرت پہونچاتا ہے یہی حال علم و ملک و قدرت
کا ہے کہ جب نافع نہین ہوتے ہین تو مضر پڑتے ہین کیونکہ یہہ سب امور وسائل ہین طرف
مقاصد کے انکے توسل سے اون تک خیر و شر مین پہونچنا ہوتا ہے پہر جب وہ توسل سے
طرف مقاصد و غایات محمودہ کے معطل ٹہیرے تو اب وسیلہ طرف اضداد اون مقاصد کے
ہوتے ہین پس انفع الالوگون مین وہ شخص ہے جسنے انکو وسیلہ الی اللہ تعالے والی دار الآخرۃ
ٹہیرایا یہی بات اوسکو معاش و معاد مین کچھ کام آویگی پس صاحب خسران لوگون مین وہ
آدمی ہے جسنے اونکو وسیلہ اپنی ہویٰ و نیل شہوت و اغراض عاجلہ کا ٹہیرایا خسر الدنیا والآخرۃ
ہوا کیونکہ اوسنے وسائل کو مقاصد نہ بنایا ورنہ اسکے لیے بہتر ہوتا اوسنے تو اونکو وسائل کسی
غیر مقصود کا ٹہیرایا یہہ ویسی بات ہوئی کہ اسباب لذت کو وسیلہ اعظم الآلام و اد وار کا
بناوے یہہ چار [illegible] ام ہین جنکے لیے پانچوین قسم نہین ہے ایک معطل اسباب و معرض از
اسباب ہے دوم [illegible] سباب واقف ہمراہ جمع و تحصیل اسباب کے ہے سوم متوسل باسباب

بطرف مضرات غیر نافع معاش و معاد کے ہے تو یہہ تینوں قسم خسران مین ہین چہارم متوصل باسباب بطرف منافع معاش و معاد کے ہے یہی رابح و فائدہ مند ہونیوالا ہے قال تعالی من کان یرید الحیاۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وباطل ما کانوا یعملون اس آیت شریف کا سمجھنا اکثر لوگون پر مشکل ہو گیا ہے کیونکہ وہ یہہ بات سمجھے ہین کہ جس کسی شخص کا ارادہ دنیا و زینت دنیا مین ہوتا ہے اوسکے لئے یہہ وعید ہے پہر اوسکے معنی مین اختلاف کیا ہے ایک گروہ نے جنمین ایک ابن عباس رضی اللہ عنہ بہی ہین یون کہا ہے کہ جو شخص ارادہ تعجیل دنیا کا کرتا ہے وہ بعث و ثواب و عقاب پر ایمان نہین رکہتا ہے کہتے ہین یہہ آیت قول ابن عباس پر خاص حق مین کفار کے آئی ہے قتادہ نے کہا جسکی ہمت و نیت و طلب یہی دنیا ہے اللہ اوسکو دنیا مین بدلا اوسکی نیکیون کا دیدیتا ہی جب وہ آخرت مین پہونچتا ہے وہان اوسکی کوئی نیکی نہین ہوتی جسکا ثواب اوسکو ملے مومن کو دنیا مین بہی جزا حسنات ملتی ہے اور آخرت مین بہی اونپر ثواب ملیگا اس گروہ کا بہی یہی قول ہے کہ یہہ آیت حق مین کفار کے ہے اس دلیل سے کہ اولئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار الخ مومن دنیا و آخرت دونون کا ارادہ کرتا ہے تو جس کسی کا ارادہ دنیا پر مقصور ہے وہ مومن نہین ہے ایک روایت مین ابن عباس نے یون کہا ہے کہ یہہ آیت حق مین اہل قبلہ کے اوتری ہے مجاہد نے کہا وہ اہل ریا ہین ضحاک نے کہا جسنے کوئی اچہا کام اہل ایمان مین سے کیا بغیر تقوی کے اوسکے عمل کا ثواب تعجیلاً دنیا مین دیدیا جاتا ہے اسی قول کو فراء نے اختیار کیا ہے اور یہہ کہا کہ اہل قبلہ مین سے جسکا ارادہ ثواب دنیا کا ہوتا ہے اوسکے لئے ثواب دنیا جلد دیدیا جاتا ہے کچہہ کمی اوسمین نہین ہوتی یہہ قول اربع ہے معنی آیت شریف کے اس قول پر یہہ ہوتے ہین کہ جو کوئی اپنے عمل سے حیات و زینت دنیا کو چاہتا ہے وہ البتہ مومن نہین ہوتا ہے کیونکہ عاصی و فاسق کیسا ہی مبالغہ معصیت و فسق مین کیون نکرین مگر اونکا ایمان اونکو

اسباب پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اعمال بر کو واسطے اللہ تعالیٰ کے بجا لاتے ہین مقصود اون کا
اعمال مذکورسے ذات الٰہی ہوتی ہے گو عامل معصیت ہین اور جس کسی نے اپنے عمل سے ارادہ
وجہ اللہ نکیا بلکہ ارادہ دنیا وزینت دنیا کیا تو وہ داخل دائرۂ اہل ایمان نہین ہوتا ہے
یہی بات اس آیت سے معاویہ نے سمجھکر حدیث ابوہریرہ سے اوسپر استشہاد کیا تہا مسلم مین آیا
ہے کہ سب سے پہلے جنسے جہنم کو سلگائین گے دن قیامت کے وہ تین شخص ہین ایک قاری جس نے
قرآن اسلیئے پڑہا کہ لوگ کہین فلان شخص قاری ہے دوسرا متصدق جسنے اپنا مال اس لئے
خرچ کیا کہ لوگ اوسکو سخی جواد کہین تیسرا غازی جو لڑائی مین اسلیئے مارا گیا کہ بہادر کہلائے آہ
جسطرح بہترین خلق خدا انبیاء وصدیقین وشہدا وصالحین ہین اسیطرح بدترین خلق وہ لوگ
ہین جو اونکے مشابہ بنتے ہین اور اونمین سے نہین ہین تستمشبہ اہل صدق واخلاص کہ
ریاکار ہے مثل متشبہ با نبیاء کے ہے اور وہ کاذب ہے ابن ابی الدنیا نے انس بن مالک سے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا میری امت تین فرقے ہوجاویگی ایک وہ
فرقہ جو اللہ کو دنیا کے لئے پوجتا تہا دوسرا وہ فرقہ جو عبادت ریا وسمعہ سے کرتا تہا تیسرا وہ فرقہ
جو خاص واسطے اللہ اور واسطے دار آخرت کے عبادت کرتا تہا اللہ اوس پہلے فرقے سے جو
واسطے دنیا کے اوسکو پوجتا تہا فرماویگا تمکو قسم ہے میرے عزت وجلال ومکان کی تمنے میری عبادت
سے کیا ارادہ کیا تہا وہ کہین گے اسی دنیا کا اللہ کہے گا مینے کچہہ اومین سے قبول نہین
کیا اونکو نار مین لیجاؤ پہر جو لوگ عبادت ریا وسمعہ کرتے تہے اونسے فرماویگا قسم ہے تمکو میری
عزت وجلال ومکان کی تمنے میری عبادت سے کیا چاہا وہ کہین گے ریا وسمعہ فرماویگا مین نے
اومین سے کچہہ قبول نہین کیا لیجاؤ اونکو نار مین پہر اونسے جو عبادت لوجہ اللہ دلدار الآخرہ
کرتے تہے فرماویگا تمکو قسم ہے میری عزت وجلال ومکان کی تمہارا ارادہ میری عبادت سے کیا تہا
وہ کہین گے تیری ذات تیرا گہر اللہ فرماویگا تم سچے ہو لیجاؤ انکو جنت مین ابن القیم نے کہا ہے یہہ
حدیث غریب ہے اسناد سے کیونکہ قرآن وسنت دو شاہد صدق ہین واسطے اوسکے پہر اس قول

کی صحت پر یہہ آیت دلیل ہے نوف الیھم اعمالھم فیھا یہہ اوس قوم کے حق مین ہے کہ اعمال رکہتے تھے مگر مراد اون سے وجہ اللہ نتہا بلکہ دنیا مراد تھی دنیا کے لئے اونہون نے وہ کام کئے تھے سو اللہ نے اونکو ثواب اونکے اعمال کا بغیر نقصان کے دیدیا وہ آخرت مین بغیر عمل کے جسپر مستحق ثواب کے ہون پہونچے تہہ کام اوس شخص سے نہین ہوتا ہے جو آخرت پر ایمان رکہتا ہے یہہ اور بات ہے کہ اوس سے کبائر اعمال عارضی طور پر وقوع مین آجاوین تو وہ اون سے توبہ کر ڈالے توحید کی طرف پہر کر آجاوے ابن الانباری نے کہا اس قول پر یہہ معنی ہوتے ہین کہ ایک قوم اہل اسلام مین سے عمل حسن اسلئے کرتی ہے کہ اونکی دنیا درست رہے کچہہ آخرت کی فکر اونکو نہین ہے نہ منقلب الیہ کی سو اوس قوم کے حسنات کی جزا یہین دنیا مین اونکو جلد دیدیجاتی ہے جب آخرت ہوگی تو جزا اونکی وہان نار ہے اسلئے کہ اونہون نے ارادہ وجہ اللہ کا نہین کیا تہا نہ قصد التماس ثواب و اجر آخرت کا رکہتے تہے پہر اس قول والونکا ایک سوال خود اپنے اوپر قایم کیا ہے وہ یہہ ہے کہ دوسری آیت اس قول پر موجب تخلید مومن کی ہے نار مین جسنے اپنے عمل سے ارادۂ دنیا کیا ہے تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ ظاہر آیت دلیل ہے اسبات پر کہ جسنے اپنا عمل دکہانے کو کیا ثواب آخرت نچاہا بلکہ اوسکی نیت یہی دنیا تہی تو اللہ تعالے وقت موافات کے اوسکے ایمان کو باطل کر دیتا ہے تو وہ اللہ سے ایمان لیکر نملیگا دلیل اسپر قولہ تعالے ہے وحبط ما صنعوا فیھا و باطل ما کانوا یعملون یہہ قول شامل ایمان و فروع ایمان ہے دوسرے فرقہ نے جواب دیا ہے کہ آیت مقتضی خلود ابدی کی نار مین نہین ہے بلکہ اسقدر اقتضا کرتی ہے کہ جس بات کے وہ مستحق ہین آخرت مین وہ نار ہے اور اونکے پاس کوئی عمل صالح نہین ہے جسکے سبب سے امیدوار نجات ہون اگر کسی ایک کے پاس اون مین سے عمود توحید ہوگا تو وہ نار سے باہر نکلیگا ہمراہ دیگر اصحاب کبائر کے جو موحد تہے یہہ جواب ابن الانباری وغیرہ کا ہے آیت بحمد اللہ تعالے بلا اشکال ہے اللہ نے ذکر اونکی جزا کا فرمایا ہے جو اپنے عمل سے ارادہ حیات و زینت دنیا کا کرتے ہین اور وہ جزا نار ہے اور یہہ خبر دی ہے

کہ اوسکا عمل حبط و باطل ہے سو مابہ النجاۃ حبط ہوگیا اور کوئی عمل منجی باقی نرہا مگر ایمان باقی رہا
جس سے ارادہ حیات و زینت دنیا کا نہین کیا تہا بلکہ اللہ و رسول و دار آخرت مراد تہا تو یہہ
ایمان اوس عمل مین جو حبط و باطل ہوگیا ہے داخل نہوگا بلکہ خلود سے بچا دیگا اگرچہ نار مین
بسبب حبوط عمل کے جس سے نجات مطلقہ تہی کیون نہ داخل ہو اسلیے کہ ایمان دو طرح پر ہوتا
ہے ایک [illegible] وہ جو مانع دخول نار سے ہے یہہ وہ ایمان ہوتا ہے جو باعث ہے اس بات پر کہ سارے
عمل واسطے اللہ کے ہون اللہ ہی کی ذات پاک اون سے مراد ہو اوسیکا ثواب مقصود ہو دوسرا
ایمان وہ ہے جو مانع خلود فی النار ہوتا ہو اگرچہ پاس مرائی کے کچہہ اوسمین سے ہے تو خیر ورنہ اہل خلود
سے ہے پس اس آیت کا حکم مثل اوسکے نظائر آیات وعیدہ سے ہے واللہ الموفق ف وکذلک
قولہ تعالے من کان یرید حرث الآخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا
نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب ومنہ قولہ تعالے من کا [illegible]
عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم [illegible]
ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا [illegible] ہم مشکورا
یہہ تین موضع ہین قرآن پاک مین ایک دو [illegible] ہین ایک ہی معنی پر
انکا جماؤ ہے وہ معنی یہہ ہین کہ جسکی مراد [illegible] کے لیے عمل کرتا ہے اور یہی دنیا
اوسکی غایت سعی ہے تو اوسکا حصہ آخرت [illegible] ہین ہے اور جسکی مراد آخرت ہے اور آخرت
کے لیے عمل کرتا ہے اور وہی آخرت [illegible] لی ہے تو اوسکو آخرت ملیگی ف باقی رہی
یہہ بات کہ اوس شخص کا کیا حکم ہے [illegible] آخرت دونون کو ارادہ رکہتا ہے کیونکہ وہ
دونون ارادون کے نیچے داخل [illegible] وہ سے ملیگا کہتے ہین اشکال اسی جگہہ سے
پیدا ہوا ہے بعض مفسرین نے کہا [illegible] آیت حق مین کفار کے ہے کیونکہ کافر ہی ارادہ
دنیا کا کرتا ہے نہ ارادہ آخرت کا [illegible] یہہ [illegible] مطرداً وعکساً لازم نہین ہے اسلیے کہ بعض
کفار مرید آخرت کے ہوتے ہین [illegible] مسلمون کی مراد یہی دنیا ہوتی ہے اور اللہ نے تعلیق

سعادت کی ارادۂ آخرت پر اور شقاوت کی ارادۂ دنیا پر کی ہے تو جب دونون ارادے
متجرد ہونگے تو اونکے موجب ومقتضی بھی متجرد ہونگے اور اگر دونون مجتمع ہوجاوینگے تو حکم اونکی اجتماع
کا وہی حکم اجتماع برّ و فجور وطاعت ومعصیت وایمان وشرک کا ہے بندہ یعنی اللہ تعالے نے
خیر خلق سے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد فرمایا ہے منکم من یرید الدنیا
ومنکم من یرید الآخرۃ یہہ خطاب اون لوگون کے لئے ہے جو ہمراہ حضرت کے حاضر واقعہ تھے
اور ا اونمین کوئی منافق نتھا اسیلئے ابن مسعود نے کہا ہے مجھے معلوم نہوا کہ کوئی شخص صحاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارادہ دنیا کا رکھتا ہو یہانتک کہ دن احد کا ہوا اور
یہہ آیت اوتری اور جو لوگ اس آیت مین مراد ہین یہہ وہی ہین جو اپنا مرکز چھوڑ کر چلے گئے تھے
جسکے حفظ کا حکم اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا اور وہ خیار مسلمین مین سے
تھے لکن اس ارادۂ عارضہ نے اونکو آمادہ ترک مرکز اور توجہ پر طرف کسب غنائم کے کیا بخلاف
اوس شخص کے جسکی مراد اپنے عمل سے دنیا ہوا اور جلد اوسکو لیا چاہے سوان دونون ارادون
ہر لکن ہے ف اس جگہہ ایک تنبیہ ہے کہ ارادہ
دنیا و ... ہے نہ آخرت کا باوجود ایمان رکھنے کے اللہ ورسول و
لقاء خدا پر ہرگز ممکن نہین ... ہوتا ہے کیونکہ ایمان رکھنا اللہ و دار آخرت پر مستلزم ہے اس
بات کو کہ بندہ ارادہ اللہ و دار آخرت کا اپنے اعمال سے کرے سو جب اون اعمال
سے دنیا مراد ٹھیری تو اجتماع او سکا ہمراہ ایمان کے کسی طرح نہین ہوسکتا
ہے اور اگر اقرار و علم جمع بھی ہوا تو ایمان سوا اوسکے ہے کیونکہ اقرار و معرفت اوسکو بھی حاصل
ہے جسکے لئے اللہ نے گواہی کفر کی دی ہے باوجود اوس معرفت کے جیسے فرعون وقوم ثمود
اور وہ یہود جو حاضر بارگاہ عالیجاہ جناب رسالت پناہ تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ایسا پہچانتے تھے جیسے کوئی اپنی اولاد کو پہچانتا ہے حالانکہ وہ اکفر خلق تھے سو دنیا دعالم
دنیا کا ارادہ اعمال سے کرنا ہمراہ اس معرفت وعلم کے جمع ہوجاتا ہے لکن وہ ایمان جو مادر اسکے

ضرور ہے کہ صاحب اوس ایمان کا اپنے اعمال سے اللہ و دار آخرت ہی کا ارادہ کریگا واللہ المستعان

فصل

مقصود یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے غنا و فقر اور ابتلا و امتحان کو واسطے شکر و صبر و اخلاص و شرک کے ٹھیرایا ہے قال تعالے لیبلوکم فیما آتاکم وقال الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین وقال تعالے انما اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم سو اللہ نے دنیا کو ایک عرض و متاع غرور اور آخرت کو ایک دار جزار و ثواب ٹھیرایا ہے کما قال تعالے زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیاۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب۔ آیت شریفہ مین اللہ تعالے نے خبر دی ہے کہ یہہ ملاذ و شہوات و غایت امانی طلاب جس سے دنیا دی گئی ہے اور اوسکو اہل دنیا نے آخرت پر اختیار کیا ہے چھہ چیزین ہین ایک عورت کہ اعظم زینت و شہوات دنیا اور اعظم فتن ہین دوسرے اولاد جنسے جمال و فخر و کثرت و کرم و عز آدمی ہوتا ہے تیسرے سونا چاندی کہ مادہ شہوات ہین ساتھہ اختلاف اجناس و انواع کے چوتھے خیل مسومہ یعنی گھوڑے پلے ہوئے کہ واسطے اصحاب خیل کے عز و فخر و حصون و آلہ قہر اعدا رہوتے ہین پانچوین وہ جانور جنپر سوار ہوتے ہین وہ واسطے اپنے اصحاب کے طعام و لباس و اثاث و امتعہ وغیرہ مصالح ہین چھٹے کھیتی کہ مادہ قوت انسان و انعام و دواب و فاکہہ و آدویہ وغیرہ ہے پہر یہہ خبر دی ہے کہ یہہ سب زندگی دنیا کا برتاؤ ہے پہر اپنے بندون کو شوق متاع آخرت کا دلایا فرمایا کہ وہ متاع اس متاع سے بہتر و باقی تر ہے فقال تعالے قل أؤنبئکم بخیر من ذلکم للذین اتقوا عند ربھم جنات تجری من تحتھا الانھار

خالدین فیہا وازواج مطہرۃ ورضوان من اللہ واللہ بصیر بالعباد پہر اللہ
پاک نے یہہ ذکر کیا کہ مستحق اوس متاع کا کون ہے وہ متاع والے جو اولی تر ہین ساتھہ اوسکے
کرنے ہین کہان ہین فقال الذین یقولون ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا
وقنا عذاب النار الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین
بالاسحار یہہ خبر دی ہے اسبات کی کہ جو کچہہ اللہ نے واسطے اپنے اولیا متقین کے تیار
کر رکہا ہے متاع آخرت سے وہ بہتر ہے اس متاع دنیا سے اور وہ دو طرح پر ہے ایک تو ثواب
آخرت ہے جس سے متمتع ہونگے دوسرے ثواب سے بہی بڑہکر رضوان خدا ہے قال تعالے اعلموا
ان الحیاۃ الدنیا لعب ولہو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد
کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یہیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما اس کریمہ مین
اللہ تعالے نے حقیقت دنیا سے خبر دی ہے مشاہدہ اولی الابصار کو شاہد ٹہیرایا ہے دنیا کو
لہو ولعب بتایا ہے جسکے ساتھہ نفوس وابدان تلہی وتلعب کیا کرتے ہین لہو ولعب کے لئے کوئی
حقیقت نہین ہوتی ہے بلکہ نرے شغلہ نفس مضیع وقت ہوتے ہین جاہل لوگ اپنی عمر اوسی مین بسر
کرتے ہین وہ عمر بیفائدہ برباد وضائع جاتی ہے پہر اللہ تعالے نے یہہ خبر دی کہ دنیا ایک
زینت ہے آنکہون کے لئے اوسکو پر رونق کیا ہے نفوس نے اوسکو مستحسن ومحبوب کر لیا ہی کیونکہ
اگر دل اوسکی حقیقت کو پہچان لیتے اوسکا انجام ونقصان سمجہہ جاتے تو اوسکو دشمن رکہتے آخرت
کو دنیا پر اختیار کرتے کبہی اس عاجل کو اوس آجل پر جو خیر وابقی ہے پسند نکرتے حدیث عبد اللہ
مین مرفوعا آیا ہے ما لی وللدنیا انما مثلی ومثل الدنیا کمثل راکب قال فی ظل شجرۃ فی
یوم صائف ثم راح وترکہا رواہ احمد یعنی مجہکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا
کی وہ مثل ہے جیسے کوئی سوار سایہ مین کسی درخت کے گرم دن مین قیلولہ کرکے چلدے اوس
درخت کو چہوڑ جاوے اس مین دنیا کو مثل سایہ کے ٹہیرایا ہے جسکو کچہہ بقا نہین ہے ترمذی مین
سہل بن سعد سے مرفوعا آیا ہے لو کانت الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی

کافرا منها شربة ماء ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے یعنی دنیا نزدیک اللہ کے اگر برابر
ایک پر پشہ کے ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا اوسمین سے نہ پلاتا معلوم ہوا کہ ساری
دنیا پر پشہ سے بھی زیادہ تر بیقدر ہے جب تو کافرون کو دے رکھی ہے لفظ مستورد بن شداد
کا صحیح مسلم مین مرفوعًا یون ہے ما الدنیا فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه
فی الیم فلینظر بما یرجع واشار بالسبابة ترمذی مین حدیث مستورد سے آیا ہے کہ تہا مین
ہمراہ اوس کاروان کے جو کہڑا تہا ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک گوسفند مرا تہا
پر حضرت نے فرمایا تم دیکہتے ہو اس بکری کو کہ اوسکے اہل نے بسبب اہانت کے اوسکو پہنکدیا ہی کہا
ہان اسی ہوان کے سبب سے اوسکو ڈالدیا ہے فرمایا فو الذی نفس محمد بیدہ للدنیا اھون
علی اللہ من ھذہ علی اھلھا یعنی دنیا اس مردار بکری سے بہی زیادہ تر خوار ہے نزدیک
اللہ کے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے الدنیا ملعونة وملعون ما فیھا الا ذکر اللہ
وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی یہہ دونون حدیثین حسن ہین معلوم ہوا
کہ ساری دنیا سوا ان تین چیزون کے کہ ذکر خدا و علم و تعلم ہی ملعون ہے اس سے مذمت
دنیا کی فضیلت ذکر و علم کی ثابت ہوئی غرضکہ باستثناء علماء دین کے جو متقین موحدین متبعین
ہین سارے اہل دنیا پر خدا کی لعنت برستی رہتی ہے لفظ ما فیھا سے یہہ بات ظاہر ہے —
وللہ الحمد عبد اللہ بن دینار بہرانی کہتے ہین عیسیٰ علیہ السلام نے حوارین سے کہا مین تمسے
سچ کہتا ہون کہ حلاوت دنیا مرارت آخرت ہے تلخی دنیا شیرینی آخرت ہے اللہ کے بندے چین
نہین اوڑاتے ہین تم سے سچ کہتا ہون کہ بدترین تمہارا عمل مین وہ عالم ہے جو دنیا کو چاہتا ہے
اوسکو آخرت پر اختیار کرتا ہے اوسکا بس چلے تو وہ سب لوگون کو اپنی طرح کا کرلے رواہ
احمد مکحول نے کہا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے اے گروہ حوارین کون تم مین سے موج دریا
پر گھر بنا سکتا ہے کہا اے روح اللہ بھلا یہہ کون کرسکتا ہے فرمایا تو پھر بچو تم دنیا سے اوسکو
جائے قرار نہ ٹہراؤ رواہ احمد

نسیم صبح گو یہ این سخن آہستہ در گوشم	اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را

امام احمد نے کتاب الزہد مین کہا ہے کہ عیسیٰ بن مریم فرمایا کرتے تھے کہ سنو مین تم سے سچ کہتا ہون کہ گیہون کی روٹی اور میٹھا پانی اور کتون کے ساتھ مزابل پر سونا بہت ہے واسطے اوسکے جو وارث فردوس بنا چاہتا ہے مسند مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ نے طعام ابن آدم کو ایک مثال دنیا کی ٹھیرایا ہے کہ ظاہر مین تو اچھا ہے مگر نظر کرنا چاہیے کہ انجام اوسکا کیا ہوتا ہے یعنی براز بنجاتا ہے ایسے ہی دنیا بیت الخلا ہے ٭

فصل

پھر اللہ پاک نے یہہ خبر دی ہے کہ دنیا ایک تفاخر کی چیز ہے اوسکو دنیا دار اسی لئے طلب کرتا ہے کہ بعض شخص بعض پر نازش کرے تفاخرت اسی مال یا جاہ یا قوت یا علم یا زہد پر ہوتی ہے مفاخرت دو طرح کی ہے ایک مذموم ایک محمود مذموم مفاخرت اہل دنیا کی ہے ساتھ دنیا کے محمود وہ ہے جس سے مفاخرتِ آخرت مطلوب ہو ایسی مفاخرت جنس منافست مامور بہا سے ہے کہ آدمی اپنے غیر پر اس بات کی غیرت کرتا ہے کہ ایک شے اوسکو ملے غیر کو نہ ملے گو یا ہر ایک یہہ چاہتا ہے کہ مین دوسرے سے بڑھ جاؤن حقیقت منافست کی مراغمہ تامہ و مبادرہ و مسابقہ ہے طرف کسی شے نفیس کے ٭

فصل

پھر اللہ نے یہہ خبر دی کہ دنیا تکاثر ہے اموال و اولاد مین سو ہر واحد یہی چاہتا ہی کہ اوسکے سی جنس کثرت سے ہون اور وہ مال و اولاد مین دوسرون سے زیادہ ہو اس سے نفس اوسکا خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اوسکے حق مین یہہ بات کہین کہ وہ بڑا مالدار صاحب اولاد و احفاد ہے سو یہہ تکاثر سبب زیادہ تلہی نفس ہے طرف سے اللہ و

دار آخرت کے کما قال تعالے الہاکم التکاثر حتی زرتم المقابر یعنی تکاثر ہر شے مین ہوتا ہے سو جس کسی کو کوئی شے غافل کر دے اور تکاثر کسی امر کا امور سے اوسکو خدا اور دار آخرت سے باز رکھے تو وہ داخل و شامل ہے حکم مین اس آیت کے بعض آدمیون کو تکاثر مال ملی ہوتا ہے اور بعض کو تکاثر جاہ یا علم ایسے شخص کے پاس تکاثر و تفاخر دونون جمع ہوتے ہین سو یہہ حال نزدیک خدا کے بدتر ہے حال سے اوس شخص کے جو تکاثر بمال و جاہ ہی کرتا ہے کیونکہ اوسنے اسباب آخرت کو وسیلہ دنیا کا ٹہیرایا ہے اور صاحب جاہ و مال نے استعمال اسباب دنیا کا واسطے دنیا کے کیا ہے اور اوسی سے تکاثر باسباب ہوا ہے ؛

فصل

پہر اللہ تعالے نے انجام و حقیقت دنیا کی خبر دی کہ وہ بمنزلہ ایک باران کے ہے جسکی پیداوار نے کفار کو خوش کر دیا صحیح اس جگہہ انشاء اللہ تعالے یہی ہے کہ مراد کفار سے کفار باللہ ہین کیونکہ عرف قرآن کا اسیطرح پر جاری ہے کہ ہر جگہہ وہ اسی نعت سے مذکور ہوتے ہین اور اگر مراد کفار سے اس جگہہ زراع یعنی کاشتکار لوگ ہوتے تو اونکا ذکر اوسی نام سے ہوتا جس سے وہ پہچانے جاتے ہین جسطرح فرمایا ہے یعجب الزراع تخصیص کفار کی اسجگہہ ساتہہ اعجاب کے اسلئے ہے کہ اونکا اعجاب ساتہہ دنیا کے سخت تر ہے کیونکہ دنیا اونکا گہر ٹہیرا جسکے لئے وہ سب کام کاج محنت مشقت کرتے ہین اسیلئے اونکو زینت دنیا و مافیہا کی بہ نسبت مومنین کے زیادہ تر خوش آتی ہے پہر اللہ نے انجام اوس پیداوار کا بیان کیا کہ وہ آخر کو زرد و خشک ہو جاتی ہے یہی انجام دنیا کا ہے کہ اگر کوئی بندہ ساری دنیا کا اول سے تا آخر مالک ہو جاوے تو نہایت اوسکی یہی اصفرار و یبس ہے آخرت مین وہ دنیا منقلب بعذاب شدید ہو جاویگی یا بسبب مغفرت و حسن ثواب و جزا جسطرح علی بن ابی طالب نے کہا ہے کہ دنیا گہر ہے صدق کا واسطے اوسکے جو اوسکو سچا جانے گہر ہے عافیت کا واسطے اوسکے جو سمجہے مطلب بر آیندہ ہو دانا سے

اوسکے جو اوس سے صلح کرے اسی دنیا مین مسجدین پیغمبرونکی مہبط وحی مصلاے ملائکہ متجر اولیا یہی اسی جگہہ مین اونہون نے اکتساب رحمت کیا ہے عافیت کو پایا ہے بہلا کون اوسکی مذمت کرے سو حقیقت مین کچہہ دنیا مذموم نہین ہے مذموم فعل عبد ہے جو ایک قنطرہ و معبر ہے طرف جنت و نار کے لکن جبکہ دنیا پر غلبہ شہوات و حظوظ و غفلت و اعراض کا اللہ و دار آخرت سے ہوا تو اہل دنیا پر بہی وہی نام غالب آگیا اسلیئے وقت اطلاق کے نام دنیا کا ذم سے لیا جاتا ہے ورنہ یہہ دنیا مزرعۂ آخرت ہے زاد جنت یہین سے ہمراہ لیتے ہین نفوس نے اکتساب ایمان و معرفت و محبت و ذکر و استغفار مرضات خدا کا اسی جگہہ سے کیا ہے بہتر عیش جو جنت والے جنت مین کرینگے وہ عیش اسی جگہہ بو یا تہا دنیا کی مدحت و فضیلت اسیقدر کافی ہے کہ قرت عیون و سرور قلوب و بہجت نفوس و لذت ارواح و لطف نعیم اولیاء اللہ جس سے کوئی نعیم لگا نہین کہاتی ہے اسی دنیا مین ہے ذکر و معرفت و محبت و عبادت خدا و توکل علی اللہ و انابت بسوے خدا و انس باللہ و فرح بقرب الٰہی و تذلل براے رب و لذت مناجات و توجہ بر حق تعالےٰ و اشتغال بخدا و اعراض از ما سوا یہہ سب اسی جگہہ اولیاء کو حاصل ہے اسی دنیا مین اللہ کا کلام آیا تہا اور اوسکی وحی و ہدایت و روح اوتری تہی اوسکے حکم سے جسکو چاہا اپنے بندون مین سے اوسکو پسند کیا خیر دی ابن عقیل وغیرہ نے دنیا کو نعیم جنت پر فضیلت دی ہے اسلیئے کہ یہہ اللہ کے حقوق ہین بندون پر۔ اور جنت حظ و نعمت عباد ہے سو اللہ کا حق اونکے حظ سے افضل ہوتا ہے ایمان و طاعت افضل ہین جزا سے ابن القیم کہتے ہین تحقیق یہہ ہے کہ تفضیل درمیان دو امر کے دو دار مختلف مین صحیح نہین ہوسکتی ہے اگر اجتماع اون دونون کا ایک گہر مین ممکن ہوتا تو طلب تفضیل بہی ہوسکتی تہی طاعت و ایمان اس گہر مین افضل مافیہا ہے دخول جنت و نظر الی وجہ اللہ و سماع کلام و فوز برضاے الٰہی افضل ما فی الآخرۃ ہے پس کس گہر مین یہہ افضل اس گہر مین وہ افضل ٹہیر پہر یہہ کہنا کسطرح صحیح ہوسکتا ہے کہ ان دونون امر مین کون افضل ہے بلکہ یہہ تفضیل اسباب ہے وہ افضل غایات ہے و باللہ التوفیق ؁

فصل

جب اللہ تعالے حقیقت دنیا کو بیان کر چکا اور غایت و نہایت دنیا کی اور انقلاب اوسکا آخرت مین طرف عذاب شدید یا مغفرت و ثواب کے ذکر فرمایا اور بندون کو حکم دیا کہ وہ مسابقت مبادرت کرین طرف اوس چیز کے جو بہتر و باقی تر ہے اور اوسکو فانی منقطع پر جو آلودہ انکادر و تنغیص ہی اختیار کرین تو اب یہہ خبر دی کہ یہہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے اپنے بندون مین سے دے وہ بڑا فضل والا ہے پہر فرمایا واضرب لهم مثل الحياة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شئ مقتدرا پہر یہہ ذکر فرمایا کہ مال و اولاد زینت ہین حیات دنیا کی باقیات صالحات عند اللہ بہتر ہین یعنی وہ اعمال و اقوال صالحہ جنکا ثواب باقی رہتا ہے جنکی جزا دائم ہے بہتر چیز ہے جسکو بندہ آرزو کرے اوسکے ثواب کا امیدوار رہے وقال تعالى انما مثل الحياة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط نبات الارض ياكل الناس والانعام حتى اذا اخذت الارض زخرفها وازينت وظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا ليلا او نهارا فجعلناها حصيدا كان لم تغن بالامس كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون پہر جب اس گہر کی آفتون سے خبر دیدی تو اپنے بندون کو طرف دار السلام کے بلایا جو تغیر و استحالہ و زوال و فنا سے سالم ہے اس دعوت کو براہ عدل واسطے سارے بندون کے عام کر دیا اور جسکو چاہا ساتہہ ہدایت اوس طریق کے ہمراہ فضل خاص کیا یہہ خبر دی کہ مال و اولاد کچہہ خلق کو اللہ سے قریب نہین کرتے ہین جو چیز قریب کرتی ہے وہ تقوی و طہارت و معاملہ خلق ساتہہ خالق کے ہے پہر بندون کو اس بات سے ڈرایا کہ کہین اموال و اولاد اونکو ذکر خدا سے غافل و لاہی نکردین پہر یہہ خبر دی کہ جو کوئی ایسا کرتا ہے وہی حقیقت مین خاسر ہے نہ وہ شخص جو دنیا مین تہوڑا مال تہوڑی اولاد رکہتا ہے پہر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منع کیا اس بات سے کہ وہ طرف

یعنی تشخیص اور تنکدر سے

تمتع اہل دنیا کے جو واسطے اونکے فتنہ و اختبار ہے آنکھہ اوٹھا کر دیکھین اور یہہ خبر دی کہ جو رزق اونکے لیے آخرت مین تیار کیا ہے وہ بہتر و باقی تر ہے اس متاع دنیا سے جو اونکو دی ہی اور یہہ خبر دی کہ ہمنے تمکو سبع مثانی و قرآن عظیم دیا ہے یہہ بہتر و افضل ہے اوس متاع سے جسکو وہ برتتے ہین سو تم اپنی آنکھین اوسطرف دراز نکرو ؛

فصل

جب یہہ بات معلوم ہو گئی کہ غنا و فقر و بلا و عافیت ابتلا ہے طرف سے خدا کے واسطے بندہ کے جس سے اوسکا امتحان صبر و شکر مین لیتا ہے تو یہہ بھی ثابت ہو گیا کہ صبر و شکر دو مطیہ ہین ایمان کے کہ سوا اونکے کسی اور پر لدنہین سکتا ہے اور ہر مومن کو اوسکی ضرورت ہے اپنی اپنی جگہہ مین ہر ایک افضل ہے صبر اپنے مواطن مین افضل ہوتا ہے شکر اپنے مواطن مین افضل ہوتا ہی یہہ جب ہے کہ ہر ایک کی مفاخرت دوسرے سے صحیح ہو اور اگر صبر نام ہے ایک جز رسماے شکر کا یا شکر نام ہے ایک جز رسماے صبر کا اور ہر ایک اونمین سے ایک حقیقت مرکبہ ہے دونون امر سے معاً جسطرح کہ بیان اس امر کا اوپر گزر چکا ہے تو تفضیل درمیان دونون کے صحیح نہین ہو سکتی ہے مگر اوسیوقت کہ ایک دوسرے سے مجرد ٹھیرے اور یہہ ایک امر فرضی ذہنی ہے جسکو ذہن تقدیر کرتا ہے خارج مین وہ پایا نہین جاتا ہاں ایک طرح سے صحیح ہو سکتا ہے کہ بندہ کا صبر کبھی اوسکے شکر پر جو مجرد صبر پر اقوال و اعمال ظاہرہ و باطنہ سے قدر زائد ہے غالب ہو جاتا ہے تو پھر اوسمین گنجایش کسی چیز کی سواے صبر نفس کے کہ جسمین وہ متلبس ہے بسبب قوت وارد و ضیق محل کے باقی نہین رہتی اوسوقت سارے قوی اوسکے متصرف طرف کف و حبس نفس کے واسطے اللہ کے ہو جاتے ہین اور کبھی شکر بندہ کا ساتھہ اقوال و اعمال ظاہرہ و باطنہ کے قوت کف و حبس نفس للہ پر غالب آجاتا ہے تو اوس حال مین قوت ارادہ و عمل کی قوی تر ہو جاتی ہے قوت امتناع و حبس نفس سے اسکا اعتبار یون کر دو کہ دو شخص ہین ایک اونمین حاکم ہے اپنے نفس پر

نفس کو شہوت سے روک سکتا ہے مصیبات کا شکوہ کمتر کرتا ہے یہی بڑا عمل اس شخص کا ہے دوسرا
آدمی کثیر الاعطا رہے واسطے فعل خیر کے قاصر و متعدی سمح النفس ہے ساتھہ بذل معروف کے
دوسرا ضعیف النفس ہے قوت صبر سے کیونکہ نفس کو دو قوتین ہین ایک قوت صبر و کف واسکے
نفس کی دوسری قوت بذل و فعل خیر اور اقدام کی اوس کام پر جس سے اوسکو کمال حاصل
ہوتا ہے سو کمال نفس کا ان دونون قوتون کے اجتماع سے ہے لوگ اس باب مین چار
طرح پر ہین اعلی وہ ہین جنمین ہر دو قوت مجتمع ہین سفلی وہ ہین جنمین دونون قوتین معدوم
ہین پھر کسی کی قوت صبر کامل تر ہے قوت فعل و بذل سے یہہ تیسری قسم ہوئی کوئی بالعکس اسکے
ہے یہہ قسم چہارم ہوئی پھر جب شکر صبر پر فاضل ہوا تو یا باعتبار تجرید ہر ایک امر کے دوسرے
سے ہوگا یا باعتبار قطع نظر کے اوس دوسرے امر سے تمام ایضاح اسکا مسئلہ غنی شاکر و فقیر
صابر سے ہوسکتا ہے جسکو ہم علحدہ باب مین بالخصوص ذکر کرتے ہین ✻

باب ۲۲ بیان مین اختلاف کے درمیان غنی شاکر اور فقیر صابر کے کہ کون اونمین افضل ہے اور صواب کیا ہے

اس مسئلہ مین درمیان فقرا و اغنیا کے نزاع ہے ہر ایک طائفہ نے دوسرے گروہ پر کتاب
وسنت و آثار و اعتبار سے احتجاج کیا ہے جسکا دفع کرنا ممکن نہین ہے اسیلیے متامل کو یہہ بات
ظاہر ہوتی ہے کہ دونون گروہ متماثل یکدیگر ہین کیونکہ دونون مستدل ہین ساتھہ حجج غیر
مدفوع کے اور امر حق مین تعارض بعض کا بعض سے نہین ہوتا ہے بلکہ واجب اتباع کرنا موجب
دلیل کا ہے کہین ہو کسی کے پاس ہو لوگون کا کلام جانبین سے اس مسئلہ مین بہت کچھہ ہر طرفین
سے تصنیف تالیف ہوئی ہے فقہاء و فقرا و اغنیا و صوفیہ و اہل حدیث و تفسیر سبہی نے گفتگو
کی ہے اسلیے کہ یہہ مسئلہ سب ہی لوگون کو از روے معنی و حقیقت کے شامل ہے امام احمد رضی اللہ عنہ

سے دو روایتیں آئی ہیں جنکو امام ابو الحسین نے کتاب التمام میں ذکر کیا ہے **فقال مسئلۃ** الفقیر الصابر افضل من الغنی الشاکر فی اصح الروایتین وفیہ روایۃ اخری الغنی الشاکر افضل اسی کی ایک جماعت قائل ہے منہم ابن قتیبۃ پہلی وجہ کو ابو اسحق بن شاقلانی نے اختیار کیا ہے **قولہ تعالی** اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا محمد بن علی بن الحسین نے کہا مراد غرفہ سے جنت ہے مراد صبر سے صبر کرنا ہے فقر پہ دنیا میں انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یوم القیامۃ جب عائشہ نے کہا یہہ کیلیے تو فرمایا کہ مساکین داخل جنت ہونگے قبل اغنیار کے چالیس برس پھر کہا اے عائشہ تو مت پھیر مسکین کو اگرچہ آدہا ہی ٹکڑا کہجور کا کیوں ندے دوست رکہہ مساکین کو اور نزدیک ہو اونسے نزدیک کریگا تجھکو اللہ دن قیامت کے ابن القیم کہتے ہیں کسی ایک میں بہی اس آیت وحدیث سے حجت نہیں ہے آیت میں اسلیے کہ صبر تنا دل صبر شاکر علی طاعۃ اللہ وصبر علی معصیۃ وصبر مبتلی بفقر وغیرہ بلا پر ہے اگر نرا صبر مراد ہوتا تو بہی دلالت ترجیح پر او پر شکر کے نکرتا کیونکہ قرآن شریف جسطرح دلیل ہے جزاء صابرین پہ اسیطرح دلیل ہے جزاء شاکرین پر **کما قال تعالی** وسیجزی الشاکرین وسیجزی اللہ الشاکرین بلکہ یہہ خبر دی ہے کہ اللہ کی رضا شکر میں ہے رضا اکبر ہے جزاء سے گو وہ جزاء جنات وما فیہا ہو اور اس کہنے سے کہ ہمنے صابرون کو بسبب اون کے صبر کے جزا میں غرفہ دیا ہے یہہ دلیل نہیں ہے اسبات پر کہ شاکرون کو غرفہ نملے بسبب اونکے شکر کے رہی حدیث سو اسمیں دو وجہ سے حجت نہیں ہے ایک یہہ کہ اوسکی اسناد لایق احتجاج نہیں ہے کیونکہ روایت ثابت بن محمد کوفی سے آئی ہے وہ راوی ہیں حارث بن نعمان سے حارث سے اصحاب صحیح حجت نہیں پکڑتے ہیں بلکہ بخاری نے اوسکو منکر الحدیث کہا ہے اسیلیے ترمذی نے اوسکی حدیث کی تصحیح نہیں کی نہ حسن کہا اور نہ سکوت کیا بلکہ حکم غرابت کا لگایا دوسرا جواب یہہ ہے کہ اگر حدیث صحیح بہی ہو تو بہی دلیل مطلوب پر نہیں ہے اسلیے کہ جس مسکنت کو اللہ اپنے بندہ سے چاہتا ہے

وہ کچھ سکنت فقر مال کی نہین ہے بلکہ سکنت قلب ہے یعنی انکسار و ذل و خشوع و تواضع کرنا
واسطے اللہ کے سو یہہ سکنت کچھہ منافی غنی کی نہین ہے نہ اسکے لیے فقر شرط ہے کیونکہ منکسر ہونا
دل کا اللہ کے لیے اور سکنت دل کی واسطے عظمت و جلال و کبریا و اسمار و صفات الٰہی کے
افضل و اعلیٰ ہے سکنت عدم مال سے جسطرح صبر قادر واجد کا معاصی خدا سے طوعاً و اختیاراً
بخوف خدا و محبت خدا اعلیٰ تر ہے صبر فقیر عاجز سے اللہ تعالےٰ نے ایک جماعت انبیار و رسل کو غنا
و ملک بخشا تہا وہ بسبب اوسکے کچہہ سکنت اللہ تعالےٰ سے باہر نہین ہوگئے ابو اسلیل کہتے
ہین داؤد علیہ السلام مسجد مین آتے بنی اسرائیل مین جو اخمص خلق ہوتا اوسکے پاس بیٹھتے کہتے
مسکین بین ظہرانی مساکین یہہ کام باوجود اوس ملک و غنا و بسطت کے جو زائد علی النبوۃ
تہا کرتے رواہ احمد سلیمان علیہ السلام جب پاس کسی مسکین کے بیٹھتے کہتے مسکین جالس
مسکینا بعض سلف سے بہی اسیطرح منقول ہے غنی کا پاس فقیر کے بیٹھنا دلیل ہے خاکساری کی

تواضع زگردن فرازان نکوست		گدا گر تواضع کند خوی اوست	

اللہم ارزقنا ابو ہریرہ اسلمی مرفوعاً کہتے ہین کہ داخل ہونگے فقرار مسلمین جنت مین قبل
اغنیار کے چالیس برس یہانتک کہ اغنیار مسلمین دن قیامت کے تمنا کرینگے کہ وہ دنیا مین فقیر
ہوتے ابن القیم نے کہا یہہ حدیث جناب نبوت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہے ایک جماعت
صحابہ نے اوسکو روایت کیا ہے منہم ابو ہریرۃ و ابن عمرو و جابر بن عبد اللہ اور
ابوسعید و انس بن مالک سے بہی مروی ہے لکن دلیل اسبات پر نہین ہے کہ فقرار کا درجہ بعد
دخول جنت کے قبل اغنیار کے عالی ہوگا بلکہ دلیل ہے اسبات پر کہ وہ بسبب عدم حساب کے جنت
مین پہلے جاوینگے سو اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ ولی امر عادل کا دخول بسبب حساب کے متاخر
ہوگا اسیطرح غنی شاکر کا اس تاخر دخول سے نزول اونکے درجہ کا درجہ فقیر سے لازم نہین
آتا ہے نہ یہی یہہ بات کہ اغنیار تمنار فقر دنیا کرینگے سو اگر یہہ لفظ صحت کو پہونچے تو بہی دلالت
اوسکی انحطاط درجہ پر نہین ہے جسطرح قاضی عدل بعض مواطن روز قیامت مین یہہ تمنا کریگا

کہ کاش وہ درمیان دو شخصون کے بہی ایک تمرین حکم ندیتا یہہ تمنا بسبب دیکہنے شدت امر کے
ہوگی پس منزلت فقر وخمول منزلت سلامت ہے منزلت غنا وولایت منزلت غنیمت یا ہلاکت ہے
ابو الحسین نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ حضرت نے اپنے اصحاب مین کہڑے ہوکر کہا کون
لوگ بہتر ہین بعض نے کہا غنی جو حق نفس ومال ادا کرتا ہے فرمایا ہان وہ آدمی اچہا ہے لکن مراد
نہین بہترین مردم مومن فقیر ہے جو باوجود جہد کے دیتا ہے ابن القیم کہتے ہین اس حدیث کی سند
مین نظر کرنا چاہیے کیونکہ جس حدیث کا حال معلوم نہین ہے وہ محتج بہ نہین ہوتی اور اگر صحیح
بہی ہو تو اوسمین دلالت نہین ہے اسلیئے کہ وہ متضمن تفضیل فقیر متصدق مع الجہد ہے ایسے شخص
کے پاس فقر صابرین وغنا شاکرین دونون ہین اوس نے گویا مرتبہ تفضیل ہیبت دونون کو اپنے لئے
فراہم وجمع کیا ہے اسمین شک نہین کہ یہہ صورت افضل اقسام ثلثہ ہے ایسے آدمی کا ایک درہم
لاکہہ درہم غیر پر سابق ہے جسطرح حضرت نے فرمایا سبق درہم مائۃ الف درہم قالوا یا رسول اللہ فکیف
یسبق مائۃ الف درہم قال رجل کان لہ درہمان فاخذ احدہما فتصدق
بہ واخر لہ مال کثیر فاخذ من عرضہ مائۃ الف درہم فتصدق بہا رواہ النسائی

فضل جہد مقل

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہین تین نفر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آئے ایک نے کہا میرے پاس سو اوقیہ تہے مینے اوسمین سے بیس اوقیہ صدقہ دیئے دوسرے نے
کہا میرے پاس سو دینار تہے مینے دس دینار خیرات کیئے تیسرے نے کہا میرے پاس دس دینار
تہے مینے ایک دینار دیا فرمایا تم سب اجر مین برابر ہو تم سبنے دسوان حصہ مال کا خیرات کیا رواہ
البیہقی حسن کہتے ہین ایک آدمی نے عثمان بن عفان سے کہا اے مال والو تم ساری خیر لے گئے
صدقہ دیتے ہو آزاد کرتے ہو حج کرتے ہو مال خرچ کرتے ہو عثمان نے کہا کیا تم ہمپر رشک کرتے ہو کہا ہم رشک کیا نہین
کرتے کہا واللہ ایک درہم جسکو کوئی جہد سے خرچ کرتا ہے بہتر ہے دس ہزار درہم سے سنن ابو داود
مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون صدقہ افضل ہے
کہا جہد مقل تو شروع کر عیال سے ابو ذر کا لفظ یہہ ہے کہ مینے کہا اے رسول خدا کونسا صدقہ بہتر ہے

فرمایا جھد من مقل رواہ فی المسند وصحیح ابن حبان حدیث عبداللہ بن حبشی مین مرفوعاً آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کون اعمال افضل ہین کہا وہ ایمان جسمین شک نہین و وہ غزا جسمین خیانت نہین وہ حج جو مبرور ہو کہا کونسی نماز افضل ہے فرمایا طول قیام کہا کون صدقہ افضل ہے کہا جھد مقل پوچھا کون ہجرت افضل ہے کہا جسنے چھوڑا اللہ کے حرام کو کہا کون غزا افضل ہے کہا جسکا خون بہایا گیا گھوڑے کی کونچین کاٹی گئین رواہ النسائی یہ سب حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ صدقہ مجھد مقل افضل ہے صدقہ کثیر المال سے جسنے کہ بعض مال اپنا دیا ہے جسکا نقصان اوسپر ظاہر نہوا گو وہ مال بہت ہی کیون نہو اسلئے کہ اعمال کا تفاضل نزدیک اللہ کے تفاضل مافی القلوب سے ہوتا ہے نہ کثرت مال وصور مال سے بلکہ بقوت داعی وصدق فاعل واخلاص عامل وایثار حق بر نفس پھر بہلا کہان صدقہ اوس شخص کا جسنے اللہ کو اپنی جان پر اختیار کیا ایک روٹی اوسکی راہ مین دیدی جو اوس بیچارے کا قوت تھا اور کہان صدقہ اوس شخص کا جسنے ایک لاکھ درہم بعض مال مین سے نکالے وہ بہی بطور غیض از فیض تو ایک روٹی ایک درہم اوسکا میزان مین افضل ہے لاکھ درہم سے واللہ المستعان ؀

فصل

حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا اللھم توفنی فقیرا ولا توفنی غنیا رواہ ابن عدی ابن القیم نے کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے اسکی سند مین خالد بن یزید دمشقی ہے اوسکی ضعف پر اجماع ہے اوسکی حدیث لایق احتجاج نہین ہے امام احمد نے کہا لیس بشیٔ ابن معین نے کہا واہ یحیی نے کہا کذاب ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح سے کسی نے حال اس مسئلہ کا پوچھا تھا کہا بہت سے متاخرین نے غنی شاکر و فقیر صابر مین تنازع کیا ہے کہ کون افضل ہے ایک گروہ نے اسکو دوسرے گروہ نے اوسکو راجح کہا ہے امام احمد سے اس باب مین دو روایتین آئی ہین لیکن صحابہ وتابعین سے تفضیل احد الصنفین کی دوسری صنف پر منقول نہین ہوئی تیسرے

گروہ نے کہا ایک کو دوسرے پر فضیلت نہین مگر تقوی سے سو جس کا ایمان و تقوی بڑھا ہے وہی افضل ہے اور جو اسمین دونون برابر ہین تو فضل مین بہی برابر ہین پہر کہا کہ اصح الاقوال یہی قول ہے کیونکہ نصوص کتاب و سنت جسکو تفضیل دیتے ہین اسی ایمان و تقوی سے دیتے ہین وقد قال تعالی ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما انبیا اور سابقین اولین مین سے ایسے اغنیا رتہے جو اکثر فقرار سے بہتر تہے ٥

	بہ تدبیر عبید اللّٰہی آمد		چو فقر اندر لباس شاہی آمد

اونہین ایسے فقرار تہے جو اکثر اغنیار سے افضل تہے سو جو لوگ کاملین ہین وہ قائم ہر دو مقام مین شکر و صبر کو علی التمام ادا کرتے ہین جیسے حال ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حال ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا تہا تا ان کبہی بعض لوگون کو فقر اور بعض کو غنا انفع ہوتا ہے جسطرح کسی کے لیے صحت کسی کے لئے مرض فائدہ مند پڑتا ہے حدیث مرفوع مین نزدیک بغوی وغیرہ کے آیا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میرے بندون میں وہ ہین جنکو درست نہین کرتا مگر غنا اگر مین اونکو فقیر کردون تو وہ فقر اونکو بگاڑ دیوی اور بعض وہ ہین جنکو درست نہین کرتا مگر فقر اگر مین اونکو غنی کردون تو وہ غنا اونکو بگاڑ دے اور بعض وہ ہین جنکو درست نہین کرتی مگر صحت اگر اونکو بیمار کرون تو سقم اونکو فاسد کر دے اور بعض وہ ہین جنکو درست نہین کرتا مگر سقم اگر اونکو صحت دون تو وہ صحت اونکو فاسد کر دے یہہ اسلئے ہے کہ مین اپنے بندون کی تدبیر کرتا ہون مین اونکے حال سے خبردار اور بصیر ہون ف حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہہ بات ثابت ہے کہ فقرار مسلمین جنت مین اغنیار سے پہلے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب فقرار کو تعلیم ذکر کی پیچہے صلوات کے فرمائی اور اغنیار نے بہی سنکر وہی کام کیا تو فقرا نے حضرت سے کہا فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء سو فقرار کا تقدم جنت مین بسبب خفت حساب کے ہوگا اغنیار کا تاخر بسبب حساب کے ہوگا پہر جب حساب ہو چکیگا تو اگر حسنات غنی کے حسنات فقیر سے اعظم نکلین گے تو درجہ غنی کا جنت مین بالاے درجہ فقیر کے

کسی کے لیے غنا بہتر ہوتی ہے کسی کے لئے فقر

ہو گا اگرچہ دخول مین متاخر تہا جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی جنت مین بغیر حساب کے جاوینگے اونمین سے ایک عکاشہ بن محصن ہین پہر جنت مین کوئی حساب دیکہ جاویگا جو درجہ مین کسی بیحساب سے بہی افضل ہو گا لکن اتنی بات ہو گی نہ وہ لوگ تعب حساب سے استراحت مین رہے اور اسکو حساب دینا پڑا ایہہ حکم اون فقرا کا ہے جو کتاب وسنت مین مذکور ہین تیہہ فقر ضد ہے اوس غنا کی جو بیچ زکوۃ ہے یا موجب زکوۃ نہین ہے **ف** پہر بہت سے لوگون کی اصطلاح مین فقر عبارت ہے زہد وعبادت واخلاص سے جو شخص متصف ہوتا ہے ان صفات سے اوسکو فقیر کہتے ہین اگرچہ مالدار کیون نہو اور جو متصف نہین ہے وہ فقیر نہین ہے گو اوسکے پاس مال ہو اسیکو کبہی تصوف کہتے ہین اور بعض لوگون نے فرق کیا ہے درمیان مسمای فقیر وصوفی کے پہر بعض نے اسم فقیر کو افضل بتایا ہے اسم صوفی سے اور بعض نے اسم صوفی کو اسم فقیر سے افضل ٹہیرایا ہے لکن تحقیق اس بارہ مین یہہ ہے کہ الفاظ محدثہ کیطرف نظر نکرین جو اسما ومعانی کتاب وسنت مین آئے ہین اوسکو دیکہین اللہ تعالے نے ایمان وتقوی کو وصف اپنے اولیا کا ٹہیرایا ہے تو جس کسیکا حصہ ایمان وتقاوت مین اعظم ہے وہی شخص افضل واعظم ہے اسکے سوا کسی بات کا اعتبار نہین ہے واللہ اعلم ❊

باب ۲۳ بیان مین حجت فقرا کے کتاب وسنت واعتبار وآثار سے

فقرا نے کہا اللہ نے ذکر نہین کیا غنا ومال کا قرآن مین مگر کسی طرح پر ایک بطور مذم کقولہ تعالے کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی وقولہ تعالے ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض وقولہ ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکئون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیاۃ الدنیا والاخرۃ عند ربک للمتقین وقال تعالے فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم

انما يريد الله ليعذبهم بها في الحياة الدنيا وتزهق انفسهم وهم كافرون
وقال تعالى المال والبنون زينة الحياة الدنيا وقال زين للناس حب الشهوات
من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة الاية اسکے سوا
اور بہت نظائر ہین دوسری وجہ یہ ہے کہ ذکر مال وغنا کا بوجہ ابتلاء وامتحان فرمایا ہے
کما قال تعالى انما اموالکم واولادکم فتنة وقال تعالى ایحسبون انما نمدهم
به من مال وبنين نسارع لهم في الخيرات بل لا يشعرون وقال تعالى
فاما الانسان اذا ما ابتلاه ربه فاكرمه ونعمه فيقول ربي اكرمن اس
آیت شریف مین خبر دی ہے اس بات سے کہ جسطرح اللہ کسیکو بتلاے فقر کرتا ہے اسیطرح
بعض کو بتلاے غنا فرماتا ہے وقال تعالى ونبلوكم بالخير والشر فتنة والينا ترجعون
تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے خبر دی ہے کہ اموال واولاد کسی شخص کو اللہ سے نزدیک
نہین کرتے ہین مقرب الی اللہ وہی ایمان وعمل صالح ہوتا ہے لقوله تعالى وما اموالکم
ولا اولادکم بالتي تقربكم عندنا زلفى الا من امن وعمل صالحا فاولئك لهم
جزاء الضعف بما عملوا وهم في الغرفات امنون وجہ چہارم یہ ہے کہ اللہ نے
دنیا وغنا ومال کو متعہ کیا ہے یعنی برتنے کی چیز بنائی ہے واسطے اوس شخص کے جسکا حصہ
آخرت مین نہین ہے آخرت کو واسطے متقین کے بنایا ہے فقال ولا تمدن عينيك الى
ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه ورزق ربك
خير وابقى وقال تعالى ويوم يعرض الذين كفروا على النار اذهبتم طيباتكم
في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها اسیطرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ
عنہ کو اشارہ کیا ہے اما ترضى ان يكون لهم الدنيا ولنا الاخرة وجہ پنجم یہ ہے کہ
ذکر نہین کیا اللہ نے مترفین واصحاب ثروت کا مگر ساتھ ذم کے کقوله سبحانه
انهم كانوا قبل ذلك مترفين وقوله واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا

مترفیها ففسقوا فیها وقوله لا ترکضوا وارجعوا الی ما اترفتم فیه ومساکنکم
لعلکم تسألون وجہ ششم یہہ ہے کہ اللہ نے دوستدار مال کی مذمت کی ہے فرمایا وتاکلون
التراث اکلا لما وتحبون المال حبا جما اسمین حب مال پر ذم وعار دلائی ہے وجہ ہفتم
یہہ ہے کہ متمنی دنیا وغنا وسعت کی ذم کی ہے جو اوسکو حظ عظیم سمجھے ہین اور اونکی مدح کی ہے
جنہون نے اونپر انکار اس تمنا کا کیا تہا چنانچہ اپنے زمانہ مین جو شخص اغنی اہل زمان تہا اوسکی
حکایت فرمائی ہے فخرج علی قومه فی زینته قال الذین یریدون الحیاة الدنیا یالیت
لنا مثل ما اوتی قارون انه لذو حظ عظیم وقال الذین اوتوا العلم ویلکم
ثواب الله خیر لمن امن وعمل صالحا ولا یلقاها الا الصابرون اسمین خبر حق
اسبات کی کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ ساری دنیا سے بہتر ہے واسطے مومن عامل بالصالح کے
اور اس وصیت کو قبول نہیں کرتے مگر صبر والے یہہ وصیت وہی کلمہ ہے جو علم ومثوبت جنت
والون نے کہا ہے جسپر لفظ ثواب الله خیر دلیل ہے یا وہ سیرت وطریقہ ہے جسپر لفظ لمن
امن وعمل صالحا دلالت کرتا ہے بہرحال تلقی اوسکی صابرین علی الفقر کرتے ہین جنہون
نے دنیا وشہوات دنیا سے صبر کیا ہے اللہ نے اونکے لیے گواہی دی ہے اسبات کی کہ وہ اہل
علم ہین نہ وہ لوگ جو متمنی دنیا وزینت دنیا ہین آٹھوین وجہ یہہ ہے کہ اللہ نے انکار کیا ہے
اونپر جو یہہ گمان کرتے ہین کہ تفضیل اوسمال سے ہوتی ہے جو محتاج الیہ ہو واسطے اقامت ملک کے پہ جائے
اوس مال کے جو زیادہ وہ فاضل ہو فقال تعالی وقال لهم نبیهم ان الله قد بعث لکم
طالوت ملکا قالوا انی یکون له الملک علینا ونحن احق بالملک منه ولم یؤت
سعة من المال قال ان الله اصطفاه علیکم وزاده بسطة فی العلم والجسم
اللہ نے اونکے قول کو رد کیا اور یہہ خبر دی کہ فضیلت مال سے نہین ہوتی ہے جسطرح اون
لوگون نے توہم کیا ہے بلکہ فضیلت علم سے ہوتی ہے نہ مال سے وقال تعالی قل بفضل الله
وبرحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون سو اللہ کا فضل ورحم علم وایمان و

قرآن ہے اور جو انہون نے جمع کیا ہے وہ مال و اسباب ہے **ومثله قوله تعالیٰ** اھم
یقسمون رحمة ربك نحن قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیاة الدنیا ورفعنا بعضهم
فوق بعض درجات لیتخذ بعضهم بعضا سخریا ورحمة ربك خیر مما یجمعون
وجہ نظم یہہ ہے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ تکاثر نے جمع مال وغیرہ مین لوگون کو غافل اور آخرت
سے شاغل کر رکھا ہے وہ آخرت کے لیے کچھہ طیاری نہین کرتی پہر اسپر وعید فرمائی الهاکم التکاثر
حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون یعنی تکاثر نے اہل دنیا کو اللہ
و دار آخرت سے یہانتک مشغول کیا کہ اونکو موت نے آگہیرا مقابر مین جا پہونچے اپنے خواب غفلت
سے نجاگے غایت اونکی یہی زیارت مقابر ہوئی نہ فقط موت اسمین ایذان ہے اونکو کہ وہ کچھہ
رہنے والے ٹہرنے والے قبور مین نہین ہین بلکہ بمنزلہ زائر کے ہین کہ چندے ٹہیر کر کوچ کرینگے
جسطرح دنیا مین تہے کہ بعد زیارت کے استقرار نہین کرتے تہے دار القرار جنت ہے یا نار پہر اللہ
نے تکاثر بہ کو متعین نہین فرمایا بلکہ اوسکا ذکر چہوڑ دیا یا تو اسلیے کہ مذموم نفس تکاثر بالشئ ہے
نہ تکاثر بہ کما یقال شغلك اللعب واللهو یعنی بدون ذکر ملعب وملہو بہ کے یا ارادہ اطلاق
کا کیا ہے کہ جس چیز سے بندہ تکاثر کرے اسباب دنیا سے جیسے مال یا جاہ یا عبید واما ریا اینار
یا غراس یا علم اور اوس سے وجہ اللہ مراد نہو یا ایسا عمل جس سے تقرب خدا نہو وہ سب داخل تکاثر
ہے جو اللہ و دار آخرت سے غافل و ذاہل کرتا ہے صحیح مسلم مین عبد اللہ بن الشخیر سے آیا ہے کہ مین
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا آپ الهاکم التکاثر پڑہتے تہے فرمایا ابن آدم کہتا ہے
مال میرا مال میرا تیرا مال تو وہی ہے جو تونے خیرات کر دیا وہ صدقہ ہوگیا یا کہا لیا وہ فنا ہوگیا
یا پہن لیا وہ پرانا ہوگیا پہر اللہ نے وعید سخت سنائی اوس شخص کو جسکو تکاثر نے غافل کر دیا ہے
کہ وہ اپنے تکاثر کو ہبا رمنثور دیکہے گا وہ تکاثر اوسکے کچہہ کام نہ آویگا جسطرح اور لوگ
خسران مین رہے اسیطرح یہہ بہی خسران مین رہیگا جو اسکے خیال مین بہی نہ تہا وہ اللہ کیطرف
سے ظاہر ہوگا وہ تکاثر اوسکا جسنے اوسکو اللہ و دار آخرت سے روکا تہا اعظم اسباب عذاب ہے

تفسیر سورۂ الهاکم التکاثر بغایت نفیس و مفید ہے

واسطے اوسکے ہوجاویگا دنیا مین بہی اوس تکاثر کی وجہ سے معذب رہا برزخ مین بہی معذب
ہوا قیامت مین بہی معذب ہوگا وہ توشقی ترین خلق بسبب اوس تکاثر کے ہوگیا کیونکہ اوس
تکاثر نے اوسکو ہلاک کردیا نہ غنیمت ملی نہ سلامتی حاصل ہوئی اوس تکاثر سے یہی فائدہ ہوا کہ قلیین
مین سے ہوگیا وہ علو جو دنیا مین اوسکو تہا اوسنے اسفلین مین سے کردیا فیالہ تکاثرا ما اقلہ
ووزرا ما اجلہ وہ تکاثر بہت ہی قلیل نکلا وہ گناہ بہت ہی جلیل ٹہیرا وہ غنا جالب ہر فقر
کی ہوئی وہ خیر وسیلہ ہر شر کی ٹہیری جب یہ وہ اوٹہیگا کہیگا یا لیتنی قدمت لحیاتی کاش
مین مرنے سے پہلے اللہ کی طاعت پر عمل کرتا رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انہا
کلمۃ ھو قائلہا یہہ کلمہ بغیر اعتماد کے کہیگا رجوع کا سوال کریگا مگر قبول نہوگا پہلے تو رب سے استغاثہ
کیا پہر فرشتون سے التفات کیا جو اوسکو حاضر لائے تہے پہر سبب سوال رجعت کا ذکر کیا کہ مطلب
رجوع سے یہہ ہے کہ نئے سر سے جاکر عمل صالح بجالائے جو مال وجاہ وسلطان وقوت واسباب چہوڑ
آیا ہے اوسکی اصلاح کرے مگر جواب یہہ ملیگا کہ اب پہر کر جانا نہین ہوسکتا ہے تجہکو اتنی عمر دی تہی
کہ اگر تو تذکر کرنا چاہتا تو کرلیتا جو کہ شان کریم رحیم کی یہہ ہے کہ جو کوئی استقالہ چاہے اوسکا سوال
قبول کرے اوسکو مہلت دے کہ وہ اوس فسحت مین تدارک مافات کرلے اسلیے اللہ نے یہہ خبر دی
کہ سوال اس مفرط کا بابت رجعت کے صرف ایک بات ہے جسکو وہ کہتا ہے کوئی حقیقت اوسکی نیچی
نہین ہے اوسکی سجیت وطبیعت اِبا کرتی ہے اسبات سے کہ وہ کوئی عمل صالح کرے
گو اوسکا سوال قبول ہی کیون نکر لیا جاوے تہہ تو وہ فقط اپنی زبان سے کہتا ہے اگر
اوسکو پہیر دیا جاویگا تو بہی وہی منہی عنہ کام کریگا وہ جہوٹا ہے اسلیے حکمت احکم الحاکمین اور
عزت وعلم وحمد رب العالمین اجابت سے اوسکے سوال کے اِبا کریگی کیونکہ اجابت مین کوئی فائدہ
نہین ہے اگر رد بہی کردیا گیا تو حالت ثانیہ اوسکی مثل حالت اولی کے ہوگی کما قال تعالی
ولو تری اذ وقفوا علی النار فقالوا یا لیتنا نرد ولا نکذب بآیات ربنا ونکون
من المؤمنین بل بدا لھم ما کانوا یخفون من قبل ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ

وانهم لكاذبون ابن القیم کہتے ہین اکثر مفسرین اِرد گرد معنی اس آیت کے پہرے اور جو کچھہ
وارد ہوا ہے اوسکو بیان کیا تو اونکے اقوال کیطرف رجوع کرنیوالہ نہ شافی علیل ہین نہ راوی غلیل
معنی آیت شریف اجل و اعظم ہین اونکی تفسیر سے وہ لوگ وجہ اضراب کی بحرف بل نسمجھے نہ اوس امر کو
بوجہے جو اونکو ظاہر ہوا اور وہ اوسکو چہپاتے تہے یہہ گمان کیا کہ جو ظاہر ہوگا وہ عذاب ہے پہر جب
اس معنی کو ما کانوا یخفون من قبل سے کوئی التیام نہ پایا تو ایک مضاف کو محذوف مقدر کیا کہ
وہ جزا ما یخفون من قبل ہے اس وجہ سے اوپر ایک اور امر وارد ہوا جسکا جواب اونکے پاس نہین ہے
وہ امر یہہ ہے کہ وہ قوم اخفار شرک و کفر نکرتی تہی بلکہ مظہر اوسکی تہی اوسکی طرف بلاتی تہی آسپر
محاربہ کرتی تہی پہر جب دیکہا کہ یہہ اعتراض اونپر وارد ہوتا ہے تو کہا کہ قوم بعض موارد و مواطن
قیامت مین اپنے شرک کو چہپاویگی اوسکا انکار کریگی کہیگی واللہ ربنا ما کنا مشرکین پہر جب
اونکو آگ پر لاکر کہڑا کرینگے تو اونکو جزا اوس مخفی کی ظاہر ہوجاویگی واحدی نے کہا اہل تفسیر اوسی
معنی پہ ہین لکن اس قول والون نے کچہہ نہ کیا کیونکہ سیاق واضراب بحرف بل اور اخبار ساتہہ اس
امر کے کہ اگر اونکو پہر پہیر دیا جاویگا تو وہ پہر وہی مشرک کے مشرک بنے رہین گے اس معنی سے پیوند
نہین کہاتا فتامله ف ایک گروہ نے جنمین زجاج ہین یون کہا ہے کہ ظاہر ہوا اتباع کو جو مخفی
رکہا تہا اون سے رؤسا نے یعنی امر بعث کا سو یہہ تفسیر خود محتاج تفسیر ہے اور جو تکلف آمیز
ہے وہ مخفی نہین ہے اس سے جید تر تو وہ ہے جو مبرد نے آیت شریف سے سمجہا ہے یعنی اونکا کفر اونپر
ظاہر نہین تہا اسلئے کہ مضرت اوسکی اونپر پوشیدہ رہی تہی مطلب یہہ ہوا کہ جس صورت مین انجام
وبال مخفی رہا تو گویا خود کفر اونکا اونپر مخفی رہا اوسکی حقیقت ظاہر نہوئی جب عذاب دیکہا تو
حقیقت و خبر اوسکا ظاہر ہوا یہہ ویسی بات ہے جسطرح تو نے کسی شخص سے کوئی بات پیشتر کہی ہو
پہر تو اوس سے کہے کہ جو مین تجہہ سے کہتا تہا وہ امر اب تجہکو ظاہر ہوا یا نہین حالانکہ اوسکو پہلے سے
ظاہر تہا یہہ بات کہنا کچہہ سہل نہین ہے کہ اونکے کفر و شرک سے جسکو وہ علی رؤس اشہاد پکارتے
تہے اور اوسکی طرف ہر حاضر و بادی کو بلاتے تہے تعبیر باخفار کیا ہے بسبب خفار عاقبت کے اونسے

بہلا اگر کوئی شخص ظلم و فساد و قتل نفس و سعی بفساد ظاہر کرے تو کیا اوس سے کہہ سکتے ہین کہ اوسنے
ان کاموںکو مخفی رکہا تہا بسبب جہل کے سوء عاقبت سے اوسپر انجام ان امور کا پوشیدہ تہا غرضکہ
معنی آیت کے واللہ اعلم یہہ ہین کہ وہ مشرکین جب نار پر کہڑے کئے جاوینگے اور معائنہ نار کرینگے
اور جان لینگے کہ اب وہ اوسمین داخل ہونیوالے ہین تو اس بات کی تمنا کرینگے کہ وہ دنیا مین
پہیر دئے جاوین وہان جاکر اللہ و آیات اللہ پر ایمان لاوینگے رسولون کی تکذیب نکرینگے اوسپر
اللہ نے یہہ خبر دی کہ یہہ بات نہین ہے نہ اونکی طبائع و سجایا اسطرح کے ہین کہ وہ ایمان لاوین
بلکہ اونکی عادت و خصلت یہی کفر و شرک و تکذیب ہے اگر رد بہی کئے جاوینگے تو بعد رد کے بہی
اگلی طرح رہین گے وہ اپنے اس زعم مین کہ بصورت رد ایمان لاوینگے تصدیق کرینگے جہوٹے اور کاذب ہین ف جب مقصود آیت کا مقرر ہوگیا اور مراد آیت سے ظاہر ہوگئی تو معنی اضراب
بحرف بل کے اور معنی بدا لہم کے اور معنی ما کانوا یخفون کے اور اس بات کے یا لیتنا نرد
ولا نکذب بآیات ربنا ظاہر ہوگئے اسلئے کہ وہ دنیا مین خوب جانتے تہے کہ وہ باطل پر ہین
اور جو کچہہ رسولون نے اللہ کیطرف سے اونکو بہیجا ہے وہ اوسمین سچے ہین اسکا یقین اونکو حاصل
تہا خوب تحقیق کر لیا تہا کہ بات یون ہی ہے لیکن اوسکو چہپاتے رہے ظاہر نکیا بلکہ اوسکے کتمان کی
وصیت کر گئے سو حاصل اونکو اس جوع و ایمان پر کچہہ معرفت اوس چیز کی نہین ہے جسکو وہ پہچانتے
نہ تہے صدق رسل سے کیونکہ وہ اونکے صدق کو بخوبی جانتے تہے مگر مخفی رکہتے تہے جب قیامت کا
دن آیا تو جس بات کو وہ منطوی رکہتے تہے یعنی اپنا باطل پر ہونا اور رسولون کا حق پر ہونا وہ
بات اونکو ظاہر ہوگئی اب اونہون نے خوب کہلم کہلا اوسکو دیکہہ بہال لیا بعد اسکے کہ وہ اوسکا
کتمان و اخفا کرتے تہے سو اگر دنیا مین دوبارہ پہیر بہی دئے جاوینگے تب بہی اونکے نفوس ایمان
پر مسامحت نکرینگے بلکہ طرف کفر و تکذیب ہی کے عائد ہونگے اسلئے کہ وہ متمنی ایمان کے نہین ہین اسلئے
کہ اوس دن اونہون نے جان لیا ہے کہ حق وہی ہے اور شرک باطل ہے تہہ تمنا تو عذاب دیکہکر
کرینگے جسکے اوٹہانے کی طاقت نہین رکہتے ہین تہہ ویسی بات ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کی محبت

ومعاشرت کو مخفی رکہتا ہو اور وہ جانتا ہو کہ یہہ محبت اوسکی باطل ہے اور رشد اسی مین ہے
کہ اوس محبت سے کنارہ کشی کیجاوے اور جیسے کوئی کہے کہ اگر اوس محبوب کے ولی یا قیم کو تیرے اس
حال کی اطلاع ہوگی تو وہ تجھکو عقاب کریگا حالانکہ وہ خوب اس بات کو جانتا ہے مگر مکابرہ کرتا ہے
اور یہی کہے جاتا ہے کہ محبت ومعاشرت اوسکی صواب ہے پہر جب اوسکے ولی نے اوسکو پکڑکر عقاب
کرنا چاہا اور اسکو بہی یقین عقوبت کا ہوگیا تو اب یہہ تمنا کرنے لگا کہ عقوبت معاف ہوجاوے
اب مین کبہی اوس سے نہ ملونگا مگر دلمین وہی محبت اور حرص اوسکی معاشرت کی ہے جو حامل
ہے معاودت پر بعد معائنہ عذاب کے بلکہ بعد اسکے کہ وہ عقاب اوسکو لگ گیا ہے تو اب اوقت
عقوبت کے اوسکو وہ بات جسے مخفی رکہتا تہا ظاہر ہوگئی وہ بات یہی معرفت اپنی خطا کی اور
صواب ناہی کا ہے سو اگر اوسکو پہیر بہی دین تو بہی وہ وہی کام منہی عنہ کریگا ہرگز کسی طرح
اوس سے باز نرہیگا اب ذرا سطابقت اضراب کو ساتہہ اس معنی کے تامل کرو وہ معنی یہی نفی ہے
اونکے قول کی کہ اگر ہم پہیر دئے جاوین تو ہم ایمان لائینگے تصدیق کرینگے اسلئے کہ اب ہمین
یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ جو کچہہ رسولون نے کہا تہا وہی حق تہا اللہ نے فرمایا یہہ بات نہین ہے
بلکہ تم خوب اوسکو جانتے پہچانتے تہے مگر چہپاتے تہے تمکو کوئی ایسی شئے ظاہر نہین ہوئی ہے جسکو
تم پہلے سے جانتے نہ تہے جو تم اسوقت عذر بیان کررہے ہو بلکہ وہی بات تمکو اب ظاہر ہوئی ہے
جسکو تم پہلے سے جانتے تہے اور اوسکے اخفا وکتمان کی وصیت کرتے تہے واللہ اعلم **ف** یہہ فصل
بطور جملہ معترضہ کے اثنا اس مسئلہ مین آگئی شاید یہہ نفس مسئلہ سے بہی زیادہ اہم وانفع ہو اب
رجوع طرف تمام کلام سابق کے کیا جاتا ہے **قولہ تعالےٰ** کلا لو تعلمون علم الیقین اسکا جواب
محذوف ہے جملہ متقدمہ اوسپر دلالت کرتا ہے یعنی الھاکم التکاثر یہہ تکاثر اور الہار اوس تکاثر
کا تمکو اوس چیز سے جو اولیٰ تر ہے واسطے تمہارے بسبب فقدان علم یقین کے ہے تم سے علم
یقین وہ علم ہے جو اپنے صاحب کو حد ضروریات تک پہونچاوے یعنی وہ ضروریات کہ جن مین
کسیطرح کا شک جنکی صحت وثبوت مین کسیطرح کا شبہ نہین ہے اگر حقیقت اس علم کی دل تک

پہونچ جاتی اور اوسکے ساتھہ رہتی تو موجبات علم یقین سے ہرگز غافل نکرتی بلکہ اوسکا اثر
دلپر مترتب ہوتا مجرد علم کسی شئے کا ساتھہ اوسکے قبح وسوء عاقبت کے واسطے اوسکے ترک کرنے
کے کافی نہین ہوتا ہے جبتک کہ حد علم یقین کو نہ پہونچے جب علم یقین ہوجاتا ہے تو پہر وہ
علم مقتضی اوسکے ترک کا ہوتا ہے جب عین یقین آجاتا ہے تو وہ شئے منجملہ مشاہدات کے ہنجاتی ہے
علی بن ابی طالب نے فرمایا ہے لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا یہہ مرتبہ عین الیقین کا ہے
جب یہہ یقین آجاتا ہے تو پہر تخلف اوسکے موجب سے نادر ترین شئے ہوتا ہے اسی معنی مین حسان
بن ثابت نے کہا ہے ؎

سرنا وسار والی بدر لحینهم		لو یعلمون یقین العلم ما ساروا	

ف قوله تعالے کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون علما نے کہا ہے کہ یہہ دوسرا
جملہ تاکید ہے واسطے حصول علم کے کقوله تعالے کلا سیعلمون ثم کلا سیعلمون کسی نے
کہا تاکید نہین ہے بلکہ علم اول نزدیک معائنہ ونزول موت کے ہوتا ہے اور دوسرا علم قبر
مین یہی قول ہے حسن ومقاتل وابن عباس کا اس قول کی صحت پر کئی وجوہ دلیل ہین ایک
یہہ کہ فائدہ جدیدہ وتاسیس اصل ہے اوسکا اعتبار ممکن ہے باوجود فخامت یقین وجلالت
یقین وعدم اخلال فصاحت کے دوسری وجہ توسط حرف ثم ہے درمیان دونون علم کے یہہ حرف
موذن ہے ساتھہ تراخی مابین ہر دو مرتبہ کے زمانا وخطرا تیسری وجہ یہہ ہے کہ یہہ قول مطابق
واقع کے ہے اسلیے کہ محتضر وقت معائنہ کے حقیقت اپنے حال کی معلوم کرلیتا ہے پہر قبر ومابعد قبر مین
جاکر ایک اور علم بالا علم اول اوسکو حاصل ہوتا ہے چوتھی وجہ یہہ ہے کہ علی بن ابی طالب وغیرہ سلف نے
اس آیت سے عذاب قبر کو سمجہا ہے ترمذی نے مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم ہمیشہ عذاب
قبر مین شک کیا کرتے تہے یہانتک کہ الهاکم التکاثر اتری واحدی نے کہا ان معنی قوله ثم کلا
سوف تعلمون یعنی فی القبور پانچوین وجہ یہہ ہے کہ یہہ جملہ مطابق جملہ مابعد کے ہے لترون الجحیم
ثم لترونها عین الیقین کیونکہ یہہ رویت ثانیہ غیر رویت اولی ہے تاکید لفظی رویت اولی

سکے نہین ہے فرق درمیان رویت اولی وثانیہ کے دو طرح پر ہے ایک یہہ کہ رویت اولی مطلق
ہے اور رویت ثانیہ مقید بعین الیقین دوسر تقدم اولی کا اور تراخی ثانیہ کی پھر اللہ پاک
نے سورت کو ختم فرمایا باخبار موکد ہوا وقسم ولام توکید ونون ثقیلہ سوال کرنے پر نعیم سے سو
ہر کوئی اپنے نعیم سے جسکے اندر دنیا مین تہا سوال کیا جاویگا کہ نعیم کو اوسنے وجہ حلال سے پایا
تہا یا نہین جب اس سوال سے رہائی ہوگی تو پہر دوسرا سوال ہوگا کہ آیا اوسپر شکر اللہ کا ادا
کرکے استعانت طاعت پر کی تہی یا نہین سو اول سوال سبب استخراج نعیم سے ہوگا دوسرا سوال
محل صرف سے جسطرح جامع ترمذی مین حدیث ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے لا تزول قدما ابن
آدم یوم القیامۃ من عند ربہ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ
فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وعن جسمہ فیما ابلاہ ترمذی نے کہا
یہہ حدیث صحیح ہے دوسری روایت ابوہریرہ کی ترمذی مین مرفوعاً یون آئی ہے ان اول
ما یسأل عنہ یوم القیامۃ یعنی العبد من النعیم ان یقال لہ الم نصح لک جسمک و
نروک من الماء البارد تیسری حدیث زبیر بن العوام کی نزدیک ترمذی کے اسطرح پر ہے
کہ جب یہہ آیت اوتری ثم لتسألن یومئذ عن النعیم زبیر نے کہا اے رسول اللہ کس نعیم سے
سوال ہوگا یہان تو یہی کہجور و پانی ہے فرمایا اما انہ سیکون ترمذی نے کہا یہہ حدیث
حسن ہے وعن ابی ہریرۃ نحوہ وقال انما ہو الاسودان والعدو حاضر وسیوفنا
علی عواتقنا قال ان ذلک سیکون مراد سیکون سے یہہ ہے کہ وہ نعیم ہونیوالی ہے تمکو
آسودگی ونعمت ملیگی یا مطلب یہہ ہے کہ وہ سوال ضرور ہوگا گو یہی تمر و ماء ہو کہ یہہ بہی خدا
کی ایک نعمت ہے اسپر حدیث صحیح دلیل ہے جسمین یون آیا ہے کہ ہمنے حضرت کے ساتہہ رطب لحم
کہایا ٹہنڈا پانی پیا آپنے فرمایا ہذا من النعیم الذی تسألون عنہ یوم القیامۃ سو یہہ
سوال شکر کا اوس نعمت پر ہوگا کہ تمنے کیا قیام ساتہہ اوسکے حق کے کیا ترمذی مین انس سے مرفوعاً
آیا ہے کہ بندہ کو دن قیامت کے لاکر سامنے اللہ کے کہڑا کرینگے فرماویگا مینے تجہکو مال دیا تجہپر انعام

کیا تونے کیا کیا وہ کہیگا اے رب جمع کیا بڑہایا جتنا تہا اوس سے زیادہ چھوڑا مجہکو پہیر دے
مین جاکر لے آؤن سو جب بندہ نے کوئی خیر آگے نہ بہیجی ہوگی تو اوسکو طرف نار کے لیجا دینگے دوسری
حدیث ابو ہریرہ و ابی سعید مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لایا جاوے گا
بندہ دن قیامت کے اللہ اوس سے کہیگا کیا مینے تجہکو کان آنکہہ نہین دئے مال و گہر نہین دیا
انعام و حرث کو تیرا مسخر نہین کیا کیا تجہکو رئیس چہارم لینے والا نہین بنایا تو جانتا تہا کہ اسدن
مجہہ سے ملیگا وہ کہیگا نہین فرماویگا آج مین تجہکو بہول جاونگا جسطرح تو مجہکو بہول گیا تہا یہ
حدیث صحیح ہے ف ایک گروہ مفسرین نے زعم کیا ہے کہ یہہ خطاب خاص ہے ساتہہ کفار کے
اونہین سے سوال نعیم کا ہوگا حسن و مقاتل کا قول بہی یہی ہے اسیکو واحدی نے اختیار کیا
ہے حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اسپر حجت ٹہیرایا ہے کہ جب یہہ آیت اوتری کہا اے رسول اللہ
وہ لقمہ جو ہمنے تمہارے ساتہہ گہر مین ابی الہیثم بن تیہان کی نان جو و گوشت و بسر کا کہایا
ہے میٹھا پانی پیا ہے کیا ہم خوف کرین اپنے اوپر کہ وہ اوس نعیم سے ہے جسکا ہم سے سوال ہوگا
فرمایا انما ذلك للکافر پہر یہہ آیت پڑہی وھل نجازی الا الکفور واحدی نے کہا ظاہر قرآن
اسی قول کا شاہد ہے کیونکہ ساری سورت خطاب ہے مشرکین کو تہدید ہے کافرین کو معنی بہی
اسی کے شاہد ہین اسلئے کہ کفار نے حق نعیم کا جو اونپر لازم تہا ادا نکیا شرک بجا لائے غیر اللہ کو
پوجا اسواسطے مستحق سوال کی ٹہیرے یہہ توبیخ ہے واسطے اونکے کہ آیا قائم بواجب ہوئے یا حیف
کو ضائع کیا حق نعمت برباد دیا پہر ترک شکر یہ کہ توحید منعم بجا نلائے معذب ہونگے یہی معنی ہین
قول مقاتل و قول حسن کے کہ لا یسئل عن النعیم الا اھل النار ف ابن القیم کہتے ہین لفظ
قرآن و سنت صحیحہ وادلہ عقل مین کوئی مقتضی اختصاص اس خطاب کا ساتہہ کفار کے نہین ہے
بلکہ ظاہر لفظ و صریح سنت و اعتبار دلیل ہے صحت عموم خطاب پر واسطے ہر متصف بالہاکم التکاثر
کے تو کوئی وجہ تخصیص خطاب کی ساتہہ بعض متصفین کے نہین ہے قول نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کا جو نزدیک قرارت اس سورہ کی فرمایا تہا اسی پر دلیل ہے یقول ابن آدم مالی مالی

وھل لك من مالك الا ما اکلت فافنیت الحدیث یہ حدیث صحیح مسلم مین ہے اس قول کا قائل
کبھی مسلمان ہوتا ہے اور کبھی کافر اگلی حدیثین بھی اسی پر دلالت کرتی ہین سوال صحابہ کا
اور سمجھنا اونکا عموم کو اور یہ کہنا کہ وہ کون نعیم ہے جسکا سوال ہم سے ہوگا بیان تو یہی کھجور
پانی ہے اسی پر دلیل ہے اگر خطاب مختص بکفار ہوتا تو حضرت بیان فرما دیتے اور کہتے ما لکم
ولھا انما ھی فی الکفار صحابہ نے تعمیم سمجھی احادیث بھی تعمیم مین صریح ہین اور جسپر قرآن شریف
اوترا تھا اوسنے بھی صحابہ کو اسی فہم عموم پر مقرر رکھا رہی حدیث ابو بکر سو وہ صحیح نہین ہے
حدیث صحیح جو اس قضیہ مین آئی ہے وہ شاہد اوسکے بطلان کی ہے وہ صحیح مسلم مین بطولہ
آئی ہے اوسمین قصہ ضیافت ایک انصاری کا آیا ہے جسنے بکری ذبح کی جب کھا پی چکے تو حضرت
نے فرمایا والذی نفسی بیدہ لتسألن عن ھذا النعیم یوم القیامۃ سو یہ حدیث صریح
ہے تعمیم خطاب وعدم اختصاص بکفار مین اسکے سوا واقع بھی شاہد عدم اختصاص ہے کیونکہ الہا
بتکاثر اکثر مسلمانون سے بھی واقع ہوتا ہے اور خطاب قرآن کا عام ہے جسکو پہونچے اگرچہ
اول داخلین اوسمین وہی لوگ ہوتے ہین جو معارض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
لکن وہ خطاب متناول ہر من بعد ہم ہوتا ہے اور یہ بات بضرورت دینی معلوم ہے گو بعض
متاخرین نے اوسمین تنازع کیا ہے سو ہم کہ آجکے دن موجود ہین اور جو ہم سے پہلے تھے اور
جو کہ بعد ہمارے آوینگے وہ سب داخل ہین نیچے اس قول حق تعالے کے یا ایھا الذین آمنوا
کتب علیکم الصیام اور جو نظائر اس قول کے ہین جسطرح سارے صحابہ نیچے اوسکے داخل تھے
بضرورت معلومہ دینی بس قول سبحانہ الھاکم التکاثر خطاب ہے ہر شخص متصف بوصف مذکور کو
اور وہ الہا و تکاثر مین درجات رکھتے ہین جنکو سوا خدا کے کوئی شمار نہین کرسکتا **سوال**
مومنین کو تکاثر نے غافل نہین کیا اس لیے وہ اس وعید مین داخل نہین ہین **جواب** اسی بہانہ
نے تو ارباب اس قول کو قائل تخصیص خطاب بکفار کیا ہے کیونکہ وہ حمل اوسکا عموم پر نکرسکے یہ
سمجھے کہ کفار احق ہین ساتھ وعید کے اسلیے خطاب کو اونہین کے ساتھ مخصوص ٹھیرایا جواب اسکا

یہہ ہے کہ یہہ خطاب ہے انسان کو بحیثیت اوسکے انسان ہونیکے طریقۂ قرآن پر کہ ذم متناول
ہر انسان ہوتی ہے من حیث ہو انسان **کقوله** وکان الانسان عجولا وان الانسان
لربه لکنود وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا ان الانسان لکفور نظائر اسکے
بہت ہین پس انسان اس حیثیت سے کہ انسان ہے ہر خیر سے عاری ہے جیسے علم نافع عمل صالح
پہر اللہ پاک اوسکو کامل کرتا ہے علم وعمل دیتا ہے یہہ کمال کچہہ اوسکے نفس سے نہین ہے نفس
کیطرف سے تو وہی جہل مضاد علم ظلم مضاد عدل ہے نہ علم وعدل وخیر جو اوسکے اندر ہے وہ طرف
سے اوسکے رب کے ہے نہ طرف سے اوسکے نفس کے وہ اوس سے باہر نہین نکل سکتا مگر اللہ کے
پاک کرنے سے کہ وہی اوسکو مرید آخرت سوئے آخرت علی التکاثر بناتا ہے اگر اللہ نے دیا بہتر ورنہ
مشکاثر فی الدنیا رہتا ہے باقی رہی یہہ حجت کہ وعید دلیل ہے اختصاص خطاب پر کفار کو سو وعید
مذکور مشترک ہے کیونکہ وہ حاصل ہونا علم کا ہے نزدیک معاینہ آخرت کے یہہ امر ہر ایک کو اوس
دن حاصل ہوگا دنیا مین کسی ایک کو بہی حاصل نتہا سوف تعلمون مقتضی دخول نار کو نہین ہے
یہہ جا سے تخلید فی النار کے اسیطرح رویت جحیم مستلزم دخول جحیم کو نہین ہے کہ جو کوئی اوسکو دیکہے
وہ اوسمین جاوے کیونکہ اہل موقف کو رویت ومشاہدہ جحیم کا عیانا ہوگا اللہ نے قسم کہائی ہے
کہ ساری خلق کا ورود نار پر ہوگا کیا مومن وکافر کیا بر وفاجر غرضکہ کوئی جملہ بہی اس سورت
کا نافی عموم خطاب کا نہین ہے قول حسن کہ سوال نعیم نہوگا مگر اہل نار سے قطعاً باطل ہے یا تو
اونکی طرف سے یا اونپر احادیث صحیحہ صریحہ رادّ قول مذکور ہین وباللہ التوفیق **ف** یہہ سورت باوجود
اعظم شان وشدت تخویف وتضمن تحذیر کے تکاثر ملہی سے اور انطباق معنی کے اوپر اکثر خلق کے
اِبا کرتی ہے اس بات سے از اول تا آخر کہ مختص بکفار ہو اور یہہ اختصاص لائق حال سورت موصوف
بہی نہین ہے اسکے ردّ مین تامل کرنا احادیث مرفوعہ کا کافی ہے واللہ اعلم ذرا اوس عتاب دردناک
مین تامل کرو جو واسطے مستمر علی الہار التکاثر کے ہے کہ ساری عمر اور مدت حیات اوسکی اوسی الہا
مین گزری یہانتک کہ نوبت زیارت قبور کی آئی اور خواب غفلت ونوم الہار سے جاگنا نصیب

نہوا بلکہ تکاثر نے واکو سلادیا جب افاقہ ہوا تو عسکر اموات مین تہا جب اسکی مطابقت حال اکثر خلق سے کیجاویگی
تو یہ بات ظاہر ہوگی کہ عموم ہی مقصود ہے اللہ تعالے نے ذم و وعید کو مطلق تکاثر سے بغیر تقیید کے متعلق
کیا ہی تکاثر بمعین کو بیان نہین فرمایا تا کہ تکاثر بجمع اسباب دنیا باختلاف اجناس و انواع اوسمین
داخل ہی تکاثر مصدر ہے باب تفاعل کا معنی اوسکے یہ ہین کہ ہر ایک دو متکاثرین سے
اس امر کا طالب ہے کہ اپنے صاحب سے بڑہ جاوے جمع اسباب مین بہ نسبت اوسکے اکثر د اکبر ہو جاوے باعث
اسکا یہ توہم ہوتا ہے کہ عزت واسطے کاثر کے ہے نہ واسطے قاصر کے کما قیل ؎

ولست بالاکثر منہم حصی	وانما العزۃ للکاثر

اگر وہ کثرت اوسکو بغیر تکاثر کے حاصل ہوتی تو مضرت نکرتی جسطرح ایک جماعت صحابہ کو کثرت
مذکور حاصل ہوئی تہی مگر کچہہ مضر نہوئی اسلیے کہ اونہون نے اوسکے ساتہہ تکاثر نہ کیا تہا ؎

آنچہ نصیب است بہم میرسد	گر نستانی بستم میرسد

حکایت ایک صوفی بڑے مالدار تہے دوسرے درویش نے اونکو لکہا کہ تم مالدار ہو صحبت
مال صحبت مار ہوتی ہے اونہون نے جواب لکہا کہ صحبت مار کسے را زیان کند کہ افسون مار نداند
ہان جو شخص کسی انسان کے ساتہہ دنیا مین یا جاہ وغیرہ مین مکاثرت کرتا ہی تو وہ اوسکو مکاثرت
اہل آخرت سے باز رکہتی ہے نفوس شریفہ علویہ ہمم عالیہ کا تکاثر اوس چیز مین ہوتا ہے جسکا نفع دائم
قائم رہتا ہے نفس کامل ہوتا ہے صاحب تزکیہ و فلاح بنتا ہے نہین چاہتا کہ اوس باب مین کوئی
دوسرا اوسپر کاثر ہوجاوے آس مکاثرہ مین غیر پر منافست کرتا ہے سابقت چاہتا ہے سو وہ تکاثر
کہ غایت سعادت عبد ہے یہی تکاثر ہے نہ ضد اسکی کہ تکاثر اہل دنیا کا ہے اسباب دنیا سے جو
کہ اللہ و دار آخرت سے ملہی ہوتا ہے اور انجام اوسکا قلت ہوتی ہے کیونکہ عاقبت اس تکاثر
کی یہی قل و ذل و فقر و حرمان و خسران و نقصان ہے اور جو تکاثر با سباب سعادت اخرویہ ہوتا
ہے وہ لازوال ہوتا ہے اللہ کی یاد اور اوسکی ملاقات کا شوق دلاتا ہے انجام اوسکا کثرت
دائمہ ہے کہ نہ زائل ہو نہ فنا ایسے تکاثر والے پر یہہ بات ناگوار نہین گزرتی ہے کہ وہ اپنے غیر کو

دیکھیے کہ اوس سے افضل ہے قول مین احسن ہے عمل مین زیادہ ہے علم مین بلکہ جب غیر کو دیکھتا ہے
کہ کسی خصلت مین خصال خیر سے بڑہکر ہے اور آپکو اوسکے طوق سے عاجز پاتا ہے تو مکاثرت بخصلت
اخری کرتا ہے اور قادر ہے مکاثرت پر سو ایسا تکاثر کچھہ مذموم نہین ہوتا ہے اور نہ قادح ہی خلاص
عبد مین بلکہ حقیقت مین منافست و استباق خیرات ہے یہی حال قبیلۂ اوس کا ساتھہ قوم خزرج
کے تہا کہ سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصاول و مکاثرت در اسباب نصرت و خدمات
مین منافست کرتے تھے یہی حال عمرؓ کا ساتھہ ابو بکرؓ کے تہا جب عمر کو یہہ بات ظاہر ہوگئی کہ وہی ہر طرح
پر سابق ہین تو کہا واللہ لا اسابقک الی شئ ابداً ؎

فصل

ذرا حسن موقع حرف کلا کو بہی اسجگہہ تامل کرنا چاہیے کہ متضمن ردع و زجر ہے تکاثر سے نافی و
مبطل ہے اونکے امل کو نفع تکاثر و عزت و کمال سے یہہ لفظ متضمن ہے نہی و نفی دونون کو اللہ
نے خبر دی ہے کہ وہ ضرور ہی انجام اپنے اوس تکاثر کا علماً بعد علم معلوم کرینگے اور گہر تکاثر مین
دنیا کا جسنے اونکو آخرت سے غافل و شاغل و ذاہل و عاطل کردیا تھا رویۃً بعد رویۃ دیکہین گے
اور اللہ تعالےٰ ضرور ہی اونسے سوال اسباب تکاثر کا کریگا کہ کہان سے اوسکو بہم پہونچایا اور
کس جگہہ اوٹھایا فللّٰہ ما اعظمھا من سورۃ واجلھا واکثرھا فائدۃ وابلغھا موعظۃ
وتحذیرًا وارشدھا ترغیبًا فی الآخرۃ وترھیدًا فی الدنیا علی غایۃ اختصارھا
وجزالۃ الفاظھا وحسن نظمھا فتبارک من تکلم بھا حقا و بلغھا رسولہ عنہ
وحیًا

فصل

ذرا سوچو کہ اللہ نے اونکو وقت نہ پہونچنے کے طرف غایت ہر زندہ کی کسطرح زائر غیر مستوطن ٹہیرایا

بلکہ ایک مدت تک مستودع فی المقابر بتایا اونکے سامنے دار القرار رکھا سو جب وقت وصول الی الغایۃ کے زائر ٹہیرے تو پہر جبکہ اس گہر مین اندر راہ کے ہوئے تو اونکا کیا حال ہوگا وہ تو راہ کے مسافر ہین محل زیارت کو جاتے ہین پہر اوس محل سے مستقر کو جا وینگے یہہ تین امر ہوئے ایک عبور کرنا سبیل کا اس دنیا مین دوسرے غایت زیارت قبور کی تیسرے نقل طرف دار القرار کے ❊

بقیہ مناظرہ بعد ختم تفسیر سورۂ تکاثر

فصل

اب ہم رجوع طرف تمام مناظرہ کے کرتے ہین اغنیار نے کہا اللہ نے اپنے اولیار کو اس دنیا سے بچایا ہے اور اوسمین بے رغبت کیا ہے یہہ اونکی تکریم و تطہیر ہے آلودگی دنیا سے اونکا رفع ہے دنیا کی دنارت سے دنیا کی مذمت اونسے بیان کی ہے دنیا کا ذلیل ہونا ساقط القدر رہونا اپنے نزدیک ظاہر کیا ہے اونکو یہہ بات جتلائی ہے کہ بسط دنیا کا ایک فتنہ ہے سبب ہے طغیان و فساد کا زمین مین تکاثر اوسکا ملہی ہے طلب آخرت سے دنیا ایک متاع غرور ہے اوسکے محب و موثر مذموم ہین جو کوئی مرید دنیا و زینت و حرث دنیا ہے اوسکا نصیب آخرت مین کچھہ نہین ہے کشادگی اس گہر کی فتنہ و ابتلا ہے نہ کرامت و محبت اہل دنیا کو مدد دنیا کچھہ موجب اونکی مسارعت کا خیرات مین نہین ہے نہ دنیا اللہ سے ملاتی ہے نہ مقرب خدا بناتی ہے اگر تتابع لوگون کا کفر مین نہوتا تو اللہ کفار کو اونکی امید و حوصلہ سے زیادہ دیتا خوب ہے وسعت دنیا کی اونپر کردیتا یہانتک کہ اونکے گہرون کی سقوف و ابواب و سُرُر و معارج سونے چاندی کے ہوتے دنیا کی زینت تو واسطے اصدار کے ہے ضعفار العقول جنکا نصیب آخرت مین کچھہ نہین ہے اونکے لئے دنیا کو آرایش و پیرایش بخشی ہے لولا الحمقاء لخربت الدنیا احمق نہوتے تو دنیا کو رونق نہوتی اللہ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو منع کیا ہے کہ وہ طرف دنیا و متاع دنیا کے نظر کرین جسنے دنیا کے مزے اوٹہائے خوب استمتاع کیا اوسکی مذمت فرمائی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا ہے ذرھم یاکلوا و یتمتعوا و یلھھم الامل فسوف یعلمون اسمین شناخت ہے اوس چیز کی

جس سے اپنے اولیاء کو منع کیا ہے وہ چیز یہی تمتع ہے ساتھ دنیا کے اور بہت سا کہانا پینا اوسمین
اور تادیب ہے واسطے اوس شخص کے جسکو دنیا مبسوط ہوکر ملی ہے کہ وہ طغیان نکرے اپنے نفس کو
شہوات سے تمتع نفرماوے جو لوگ مفتخر بدنیا متکاثر بسامان دنیا ہین اور یہہ گمان کرتے ہین کہ
فضل وکرامت اسی وسعت وبسط دنیا مین ہے اونکی مذمت کی ہے اونکو جہٹلایا ہے اور یہہ خبر
دیہی ہے کہ بات اوسطرح پر نہین ہے جیسا وہ کہتے وہم کرتے ہین پہر دنیا کی ایسی مثالین بیان
فرمائی ہین جو ہر لبیب عاقل کو طرف زہد وعدم وثوق ورکون سے طرف دنیا کے بلاتے ہین و دنیا
کی صورت وحقیقت کو اونکے دلون مین حاضر کردیا ہے کما قال تعالےٰ کماء انزلناہ من السماء
فاختلط بہ نبات الارض الآیۃ پہر یہہ خبر دی کہ دنیا فانی وسریع الانقضا ہے بندہ جب
آخرت کو دیکہے گا سمجہے گا کہ گویا دنیا مین ایک ساعت نہار یا ایک دن یا بعض دن رہا تہا ۵

غم وشادمانی بدرویش نیست		کہ دنیا ہمین ساعتے بیش نیست	

اللہ نے اپنے بندون کو منع کیا ہے اس بات سے کہ دنیا کا فریب کہائین وہ تو لہو ولعب وزینت
وتفاخر وتکاثر ومتاع مر درطریق سفر معبر آخرت عرض عاجل ہے اوسکو بقا نہین ہے دنیا کے
مرید کا ذکر کسی جگہہ بخیر نہین کیا ہے بلکہ جہان کہین اوسکا ذکر آیا ہے ذم کی ہے اور یہہ خبر دی
کہ وہ مخالف رب تعالےٰ کے ہے اپنے ارادہ مین اسلئے کہ اللہ تو کچہہ چاہتا ہے مرید دنیا خلاف
اوسکے ارادہ رکہتا ہے تو وہ بنفس ارادہ مخالف خدا کا ٹہیرا یہی بُعد اوسکا اللہ سے کافی ہے پہر
اہل نار کا حال بیان کیا کہ وہ جو داخل نار ہوئے ہین سبب اوسکا وہی غرور دنیا امانی دنیا
ہے غرضکہ یہہ سب تزہید ہے واسطے اونکے اور ترغیب ہے تقلل دنیا مین جہانتک کہ ممکن ہوا اللہ
نے دنیا اور اوسکی کنجیون کو احسب خلق واکرم ناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عرض کیا تہا آپنے
اوسکو اختیار نہ کیا اگر لیتے اور چاہتے تو بہی شاکر ترین خلق ہوتے اللہ کی راہ ومرضی مین قطعاً
اوسکو صرف کرتے سو تقلل دنیا کو اختیار کیا شدت عیش پر صبر فرمایا قصۂ انصاریہ اوپر گزر چکا
ہے کہ اونسے ایک بچہونا بہیجا تہا عائشہ سے کہکر اوسکو واپس کرادیا نہ کہا بلکہ یہہ فرمایا کہ ایکدن

بهوکا رہونگا ایک دن سیر شکم ہونگا جب بہوکا ہونگا طرف تیرے یعنی اللہ کے تضرع کرونگا تجھکو یاد رکہونگا جب پیٹ بہرینگا تیری حمد و شکر بجالاؤنگا رواہ احمد بلکہ اپنے اور گہر والون کے لیے سوال قوت کہا کیا صحیحین مین حدیث ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا دوسری روایت یہہ ہے کہ قسم ہے ابوہریرہ کو اللہ کی کہ پیٹ بہر نہ کہایا نبی اللہ اور انکے گہر والون نے تین دن لگاتار گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ دنیا کو چہوڑا رواہ الشیخان انس کہتے ہین مین نہین جانتا کہ دیکہی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپاتی یا گوسفند بریان یہانتک کہ جاملے اللہ سے یہہ بہی صحیح مین ہے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اور سیر نہوئے نان جو سے صحیحین مین عائشہ سے آیا ہے کہ سیر شکم نہوئے آل محمد جب سے کہ مدینہ مین آئے طعام گندم سے تین رات لگاتار یہانتک کہ مقبوض ہوئے صحیح مسلم مین ہے عمر سے کہ دیکہا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ دن بہر بہوکے خالی پیٹ رہتے دقل بہی نپاتے جس سے پیٹ بہرتے یعنی کہجور ردی مسند و ترمذی مین ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرت اور اونکے اہل بیت راتون لگاتار بہوکے رہتے شام کا کہانا نپاتے اکثر روٹی اونکی وہی جو کی ہوتی ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ترمذی مین دوسری حدیث ابوامامہ کی یہہ ہے حضرت کے اہل بیت کے پاس نان جو بہی نہ بچتی مسند مین عائشہ سے آیا ہے قسم ہے اوسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتہ حق کے بہیجا ہے نہین دیکہا اونہون نے منخل کو یعنی چہلنے کو اور نہ کہائی روٹی منخول جب سے اللہ نے اونکو بہیجا تا قبض ہونے کے یعنی وفات شریف تک عروہ نے کہا پہر تم جو کسطرح کہاتے تہے کہا پہونک لیتے تہے جو اوڑادہ اوڑگیا باقی کو گوندہ لیا صحیح بخاری مین انس سے آیا ہے کہ رہن رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زرہ کو عوض جو کے یہنے اونکو سنا فرماتے تہے ما اصبح لآل محمد صاع ولا اصبح وانھم لتسعۃ ابیات مسند حارث بن ابی اسامہ مین انس سے آیا ہے کہ فاطمہ ایک ٹکڑا روٹی کا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائین فرمایا یہہ کیا ہے کہا ایک روٹی مینے پکائی تہی میرا جی نچاہا کہ مین تنہا اوسکو کہاؤن یہہ ایک ٹکڑا آپکے لیے لائی ہون

فرمایا یہہ اول طعام ہے جو منہہ مین تیرے باپ کے بعد تین دن کے داخل ہوا ہے جابر کہتے ہین
جب حضرت نے خندق کہودا اور صحابہ کو جہد شدید پہونچا تو مارے بہوک کے حضرت نے پیٹ سے
پتہر باندہا رواہ احمد ف ابو حاتم بن حبان نے تقاسیم مین بہت مبالغہ کیا ہے بابت انکار اس
حدیث کے اور یہہ کہا ہے کہ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریم تر ہین اپنے رب پر اس حال سے
ابن القیم نے کہا یہہ اونکا وہم ہے اس حدیث مین کوئی تنقص مرتبہ نبوی کا نزدیک اللہ تعالے
کے نہین ہے بلکہ رفعت منزلت و زیادت کرامت ہے جو خلفا و ملوک بعد حضرت کے ہونگے اونکے
لئے عبرت ہے ابو حاتم نے سائر احادیث معیشت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تامل کیا ورنہ
ایسی بات نہ کہتے یہہ بات تو ایک اعظم شواہد صدق جناب نبوت سے ہے اگر حضرت ویسے ہوتے
جیسا اونکے اعدا اور اعدا الہی کہتے ہین کہ وہ ایک بادشاہ طالب ملک تہے تو عیش آپکا
اور سیرت آپکی مثل عیش و سیرت ملوک کے ہوتی اللہ نے جب آپکو وفات دی تو زرہ آپ کی
نزدیک ایک یہودی کے گرو تہی عوض طعام کے جو واسطے گہروالون کے اوس سے اودہار لیا تہا
حالانکہ اللہ نے بلاد عرب کو آپ پر فتح کردیا تہا اور وہان کے اموال آپکے پاس لائے گئے تہے لکن
جب انتقال فرمایا تو ایک درہم یا دینار یا بکری یا اونٹ یا کوئی لونڈی غلام نہ چہوڑا عائشہ
کہتی ہین ہم پر مہینے کے مہینے گزر جاتے کسی گہر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگ نہ جلتی
عروہ نے کہا اے خالہ پہر کیونکر گزر ہوتی تہی کہا کہجور پانی پر رواہ احمد حدیث ابو ہریرہ
قصہ ابی الہیثم مین پیشتر گزر چکی ہے کہ حضرت اپنے گہر سے باہر نکلے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکہا فرمایا ما
اخرجکما الجوع فرمایا وانا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما حدیث عائشہ
مین آیا ہے کہ نہین کہایا حضرت نے ایک دن مین دو بار نان گندم کو یہانتک کہ مقبوض ہوئے
رواہ احمد بطولہ دوسرا لفظ یہہ ہے کہ سیر نہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نان
جو سے دو دن بہی لگاتار یہانتک کہ مقبوض ہوئے رواہ احمد یہہ دونون حدیثین صحیح ہین
تیسرا لفظ یہہ ہے کہ سیر شکم نہوئی آل محمد خبز تازہ و طعام سے تین دن بہی یہانتک کہ ملے اللہ سے ہوا

احمد صحیحین کا لفظ ابو ہریرہ سے یون ہے کہ سیر نہوئے رسول خدا اور اونکے گھر والے تین دن
لگاتار نان گندم سے یہانتک کہ دنیا کو چھوڑا ابن عباس کا لفظ نزدیک ترمذی کے بہوکے بسر کرتے
تھے رسول خدا لگاتار راتین بہوکے اور اونکے اہل نپاتے تھے عشا اکثر روٹی اونکی جَو تھی انس
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ڈرایا گیا مین راہ خدا مین ایسا کہ نہین ڈرایا جاتا ہی کوئی اور ایذا دیا گیا
مین راہ خدا مین ایسا کہ نہین ایذا دیجاتی ہے کسیکو اور گزرے مجھپر تیس رات دن اور نہین تھا
میرے اور بلال کے لیئے کوئی طعام جسکو کوئی جگر دار کہاوے مگر وہ شئے جسکو بلال نے بغل
مین چھپا رکھا تہا رواہ الترمذی یہہ دونون حدیثین صحیح ہین ابو طلحہ نے کہا شکایت کی
ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہوک کی اور اوٹھایا اپنے پیٹ سے پتھر پس اوٹھائے
حضرت نے دو پتھر اخرجہ الترمذی عبد اللہ کہتے ہین سوئے حضرت بوریے پر جب اوٹھے تو
اوسکا نقش پہلو مین پڑگیا ہمنے کہا ہم آپکے لیئے فرش بنا دین فرمایا مالی وللدنیا وما انا فی الدنیا
الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح و ترکہا اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے علی مرتضی
نے چند تمر پر ایک یہودی کے لیئے دلو[1] کشی کی تہی اسلیئے کہ حضرت کے گہر مین کچہہ کہانا نہ تہا یہہ قصہ
بطولہ ترمذی مین آیا ہے سعد بن ابی وقاص نے کہا ہم لڑتے تہے ساتہہ رسول خدا کے ہمارے
پاس طعام نہتا مگر حبلہ و سمر حبلہ کہتے ہین ثمر درخت خاردار کو یہہ حدیث صحیح ہے حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم رات کو احیاناً نماز پڑہتے ایک کمل تہا جو بعض حضرت پر اور بعض عائشہ پر ہوتا حسن
نے کہا اوسکی قیمت چہہ سات درہم تہی علی کہتے ہین جہیز دیا حضرت نے فاطمہ کو ایک کملی ایک مشک
ایک گدیلا جسکے اندر چہال کہجور کی بہری تہی رواہ احمد ابو بردہ کہتے ہین مین پاس عائشہ کے
گیا اونہون نے ایک تہ بند موٹا نکالا جو یمن مین بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہین پہر
کہا حضرت کا انتقال انہین دو کپڑون مین ہوا تہا ف اگر غنا ہمراہ شکر کے فقر مع الصبر سے افضل
ہوتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسیکو اختیار کرتے کیونکہ دنیا کو آپ پر عرض کیا
تہا بلکہ خود اللہ آپکو حکم کرتا کہ غنا مانگو جسطرح زیادت علم کے سوال کا حکم دیا تہا اور حضرت وہی اختیار

[1] یعنی ڈول

کرتے جو اللہ پسند کرتا اور اللہ آپکے لئے وہی پسند فرماتا جو افضل ہوتا اسلئے کہ حضرت اکمل و
افضل خلق اللہ تھے حضرت نے خبر دی ہے کہ بہتر رزق وہ ہے جو بقدر کفایت عبد ہو نہ کم پڑی
کہ نقصان دے نہ زیادہ ہو جو طغیان والہا دین ڈالے حدیث ابی الدرداء مین مرفوعاً آیا
ہے ما قل وکفی خیر مما کثر والھی رواہ احمد بطولہ سعد بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہتر
رزق وہ ہے جو کفایت کرے بہتر ذکر وہ ہے جو خفی ہو رواہ احمد اس حدیث مین رزق بدن
و رزق قلب کو یکجا جمع کیا ہے رزق دنیا و رزق آخرت کا پتا دیا ہے پھر یہہ خبر دی کہ بہتر
دونون رزق مین وہ ہے جو حد سے تجاوز نکرے ذکر مین اخفا کافی ہے جب اخفا سے زیادہ
ہوگا تو ذاکر پر خوف ریا کا ہے غافلین پر تکبر کریگا اسیطرح رزق بدن جب کفایت پر زیادہ
ہوگا خوف طغیان و تکاثر کا رہیگا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقلل دنیا پر جو غبطہ کیا ہے
وہ غنی پر نہین کیا حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہے اغبط اولیاء نزدیک میرے مومن خفیف الحاذ
ہے صاحب حظ ہے نماز سے اپنے رب کی اوسنے اچھی عبادت کی ہے لوگون مین گمنام تھا انگلیون
سے طرف اوسکے اشارہ نہین کیا جاتا تھا اوسکی موت نے جلدی کی اوسکی میراث تھوڑی تھی
رونیوالے قلیل تھے رواہ احمد اللہ جو اپنے بندے کو دنیا سے بچاتا ہے یہہ اسلئے ہے کہ اوسکو
چاہتا ہے اوسکی بزرگی نزدیک خدا کے ثابت ہے حدیث محمود بن لبید مین آیا ہے کہ حضرت نے
کہا اللہ تعالے بچاتا ہے اپنے بندہ مومن کو دنیا سے اور وہ اوسکو دوست رکھتا ہے جسطرح
تم اپنے بیمار کو طعام و شراب سے بچاتے ہو تمکو اوسپر خوف ہوتا ہے رواہ احمد دنیا کا ملنا
دنیا کی توسیع خالبًا استدراج ہوتا ہے کچھ اللہ کا اکرام واسطے اوسکے نہین ہوتا جسکو اوسنے
دنیا دی ہے عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین جب تو دیکھے کہ اللہ بندے کو دنیا اوسکے معاصی پیہ
دیتا ہے حسب مراد اوسکے تو وہ استدراج ہے پھر یہہ آیت پڑھی فلما نسوا ما ذکروا بہ
فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتے اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون
رواہ احمد دنیا کو جو اللہ نے اکثر اولیاء و احباب سے روکا ہے اسلیے ہے کہ دنیا ایک ذلیل خوار

و بمقدار چیز ہے سالم بن ابی الجعد مرفوعاً کہتے ہیں میری امت مین وہ آدمی ہے کہ اگر تمہارے در
پہ آکر ایک دینار مانگے تو دیا نجاوے اور اگر ایک پیسا مانگے تو وہ بھی اوسکو نہ ملے اور اگر وہ
اللہ سے جنت مانگے تو اللہ اوسکو دے اور اگر دنیا مانگے تو نہ دے یہہ نہ دینا بسبب خواری دنیا
کے ہے دو لتے پہنے ہوئے ہے کوئی اوسکی پروا نہین کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو
سچا کردے رواہ احمد یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ اوسکو دنیا سے اسی لئے منع کیا ہے کہ دنیا خوار
ہے اوسپر اسلئے کہ وہ اللہ پر خوار ہے یہی وجہ ہے کہ جو چیز دنیا سے بہتر ہے وہ اوسکو دیتا ہے
کیونکہ دنیا دوست اور غیر دوست دونون کو دیتا ہے آخرت نہین دیتا مگر اوسیکو جسکو محبوب
رکھتا ہے یہہ بھی خبر دی ہے کہ اقرب تر لوگون مین حضرت سے دن قیامت کے مجلس مین وہ شخص
ہوگا جو تہوڑی دنیا رکہتا ہے استکثار نہین کرتا ابوذر نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان اقربکم
منی مجلسا یوم القیامة من خرج من الدنیا کھیئة ما ترکتہ فیھا رواہ احمد پھر ابوذر
نے کہا تم مین کوئی نہین ہے مگر اوسنے دنیا مین تشبث کیا ہے کسی شے سے سوا میرے سو مین اقرب
تر ہون تم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دن قیامت کے مجلس مین حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے رشک کیا ہے اوس شخص پر جسکا عیش کفاف ہے اوسکی فلاح کی خبر دی ہے فضالہ
بن عبید نے حضرت کو سنا فرماتے تھے خوشی ہو اوسکو جسے راہ ملی طرف اسلام کے اوسکا عیش کفاف
تہا یعنی بقدر کفایت اوس نے قناعت کی رواہ احمد

	کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست		اے قناعت تونگرم گردان	

ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما آتاہ
رواہ احمد تقلل مین اگر اور کچھہ نہوتا تو یہی تخفیف حساب کافی تہی یہی فضیلت غنا پر بس ہے حسن
نے کہا حضرت نے فرمایا ہے تین چیزین ہین جنپر بندہ کا حساب نہوگا ایک جو پردہ جسکے سایہ مین
رہے دوسرے ٹکڑا روٹی کا جس سے پشت مضبوط کرے تیسرے لتّا کپڑے کا جس سے ستر چہپاوے
رواہ عبد اللہ بن احمد ابو عثمان کہتے ہین جب مسلمانون نے جوسلی کو فتح کیا اوسمین چلنے لگے

وہان خرمن طعام کے مثل پہاڑون کے تھے ایک آدمی ہمراہ سلمان کے چلا جاتا تھا اوسنے کہا
اے ابا عبد اللہ تم نہین دیکھتے کہ اللہ نے کیسی فتح ہمکو دی دیکھو اللہ نے کیا کچھہ ہمکو دیا سلمان نے
کہا تو اسکی کیا خوشی کرتا ہے ہر دانہ پر اس خرمن کے حساب ہوگا رواہ احمد حضرت نے اپنی اصحاب
پر گواہی دی تہی اسبات کی کہ وہ دن فقر وفاقہ کے بہتر ہین یوم غنا وبسط دنیا سے حسن کہتے
ہین حضرت نے کہا اے اہل صفہ تم کیسے ہو کہا ہم بخیر ہین فرمایا تم آج خیر سے ہو ایک دن وہ آویگا
کہ صبح وشام ایک تھاب اور ایک حلہ تمہارے پاس ہوگا تم اپنے گہرونکو پردون سے یون چہپاؤگے
جیسے استار کعبہ ہین کہا اے نبی اللہ ہم اوس دن بہتر ہونگے اللہ تبارک وتعالے ہمکو دیگا ہم
اوسکا شکر بجا لائین گے فرمایا بلکہ تم آج بہتر ہو رواہ احمد یہہ حدیث صریح ہے اسبات مین کہ
وقت اونکے صبر کا فقر پر بہتر ہے اونکے وقت غنا سے ہمراہ شکر کے طلحہ بصری نے کہا مین مدینہ کو گیا
وہان کسی سے میری شناسائی نہ تہی دو آدمیون مین ایک مد تمر ملتا تہا ایک دن حضرت نے ہمکو نماز
پڑہائی ایک آدمی نے چلا کر کہا اے رسول خدا تمر سے ہمارے پیٹ جل گئے پسینا پر چلا حضرت نے
خطبہ پڑہا بعد حمد وثنا کے فرمایا واللہ اگر لحم وخبز پاؤن تو تمکو کہلاؤن البتہ تم پر وہ زمانہ آنیوالا
ہے کہ صبح وشام رکابیان تمہارے سامنے آوینگی تمہارے گہر کپڑے پہنائے جاوینگے مثل استار
کعبہ کے کہا اے رسول خدا ہم آجکے دن بہتر ہین یا اوسدن فرمایا آجکے دن تم بہتر ہو اوسدن
بعض تمہارے بعض کی گردن مارینگے رواہ عبد اللہ بن احمد قتادہ نے کہا ہم سے ذکر کیا گیا
ہے کہ حضرت نے اہل صفہ پر داخل ہو کر یہہ ارشاد فرمایا تہا غنا ومال مین اگر کچہہ نہوتا مگر یہی فتنہ
تو کافی تہا ایسے لوگ تہوڑے ہین جو اوسکے پہونچنے سے بچے ہین اوسکی تاثیر اونکے دین مین نہین
ہوئی ہے کما قال تعالے انما اموالکم واولادکم فتنۃ ترمذی مین حدیث کعب بن
عیاض سے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے فتنہ میری امت کا مال ہے یہہ
حدیث حسن صحیح ہے مال وغنا طرف نار کے بلاتے ہین فقر طرف جنت کے بلاتا ہے معبد بن ایمن
کہتے ہین حضرت اپنے اصحاب سے باتین کرتے تھے ایک فقیر آیا پاس ایک غنی کے بیٹہا اوسنے اپنی کپڑے

سیجیئے حضرت نے کہا کیا تو ڈرتا ہے کہ تیری غنا اوسکو لگ جاویگی یا اوسکا فقر تجھکو لگ جاویگا
کہا ہان فرمایا ان غناک یدعوک الی النار وان فقرہ یدعوہ الی الجنۃ کہا پھر کون
چیز مجھکو اوس سے نجات دیتی ہے فرمایا تو مواسات کر ساتھہ اوسکے کہا کرونگا دوسرے نے کہا
مجھکو کچھہ حاجت اوسکی نہین ہے فرمایا استغفار کر اپنے بھائی کے لئے دعا کر رواہ احمد غنا کا بہت
بڑا حق ہے بندہ اوسکا شکر کہان ادا کر سکتا ہے حدیث عثمان بن عفان مین آیا ہے کہ حضرت نے
فرمایا ہے نہین ہے حق ابن آدم کا سوا تین چیز کے ایک گھر جسمین رہے دوسرے کپڑا جس سے ستر چھپاوے
تیسرے سوکھی روٹی و پانی ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے صحیح مسلم مین ابوامامہ سے
مرفوعاً آیا ہے اے ابن آدم تو اگر فضل مال کو بذل کرے یہہ بہتر ہے تیرے لئے اور اگر امساک کریگا
تو برا ہے واسطے تیرے کفاف پر تجھکو ملامت نہین ہے شروع کر تو عیال سے دست بالا بہتر ہے
دست زیرین سے ابوسعید کا لفظ یہہ ہے کہ ہم سفر مین تھے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ایک آدمی راحلہ پر سوار آیا چپ و راست چلتا تھا حضرت نے فرمایا جسکے پاس زیادہ سواری
ہو وہ اوسکو دے جسکے پاس سواری نہین ہے جسکے پاس زیادہ زاد ہو وہ اوسکو دے جسکے پاس
زاد نہین ہے اصناف مال کو ذکر فرمایا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ ہم مین سے کسی ایکو بھی کوئی حق
فضل و زیادتی مین نہین ہے رواہ مسلم یہہ توسیع نظر ہے تفضیل غنی شاکرین بسبب بذل
کل فضل کے اور جو غنی متمتع ہے بانواع فضل اور شکر واجب اور بعض مستحب بجا لاتا ہے وہ کیونکر فقیر
صابر پر فاضل ہوگا کیونکہ وہ فقیر اپنے فقر مین اللہ سے راضی ہے حضرت نے قسم کھا کر اپنے اصحاب سے
جو ائمہ شاکرین تھے فرمایا ہے کہ مجھکو تمپر ڈر فقر کا نہین ہے خوف اسی غنا کا ہے ؎

خوشا جہان تہیدستی و غریبانش		زوال نیست در اقبال بے نصیبانش

صحیحین مین حدیث عمرو بن عوف سے بذیل ذکر مال بحرین آیا ہے فواللہ ما الفقر اخشی
علیکم ولکن اخشی ان یبسط علیکم الدنیا کما بسط علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا فتھلککم
کما اھلکتھم حسن نے کہا جس آدمی کے لئے دنیا بسوط کیگئی اور وہ نہ ڈرا کہ یہہ مکر ہے ساتھ

اوسکے تو سمجھو کہ اوسکا علم ناقص اوسکی رائے عاجز ہے اور نہ روکی گئی دنیا کسی شخص سے اور اوسنے
گمان نہ کیا کہ یہہ بہتر ہے واسطے اوسکے تو اوسکا علم ناقص اوسکی رائے عاجز ہے رواہ احمد
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک فقیر و غنی کا گزر ہوا فقیر کو فرمایا ھذا خیر من ملء
الارض مثل ھذا بخاری مین سہل بن سعد سے آیا ہے ایک آدمی حضرت پر گزرا فرمایا تم اسکے
حق مین کیا کہتے ہو کہا یہہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام بہیجے تو نکاح کر دیا جاوے اگر سفارش کرے
تو قبول کیا جاوے اگر کچہہ کہے تو اوسکی بات سنی جاوے حضرت خاموش رہے پہر ایک آدمی
فقراء مسلمین مین سے گزرا پوچہا اسکے حق مین کیا کہتے ہو کہا یہہ اس قابل ہے کہ اگر پیغام بہیجے
تو نکاح نہ کیا جاوے اگر سفارش کرے تو قبول نہو اگر بات کہے تو سنی نہ جاوے فرمایا ھذا
خیر من ملء الارض مثل ھذا یعنی یہہ فقیر اوس غنی سے زمین بہرکر بہتر ہے حضرت نے فقراء
صابرین کو وہ بشارت دی ہے جو اغنیاء کو نہین دی ترمذی مین حدیث فضالہ بن عبید
سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب نماز پڑہاتے کچہہ لوگ نماز مین مارے بہوک کے
حالت قیام مین گر پڑتے وہ اصحاب صفہ تہے یہانتک کہ اعراب کہتے یہہ لوگ دیوانے ہین
حضرت جب نماز پڑہکر پہرتے اونسے فرماتے اگر تمکو معلوم ہو کہ تمہارے لیے پاس اللہ کے کیا ہے تو تم
اپنے فاقہ و حاجت کا زیادہ ہونا دوست رکہو فضالہ کہتے ہین مین اوسدن ہمراہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہا حضرت نے اونکو بشارت دی اسبات کی کہ وہ اغنیاء سے پہلے
بہشت مین جاوینگے ف سبق کی مدت مین روایات کا اختلاف ہے حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین سبقت کرینگے اغنیاء پر دن قیامت کے چالیس برس پیشتر
اونہون نے کہا ہم صبر کرینگے کسی چیز کا سوال نکرینگے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ
داخل ہونگے فقراء مسلمین جنت مین قبل اونکے اغنیاء کے آدہے دن اور وہ پانسو برس ہوتے
ہین رواہ احمد ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے ابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے کہ فقراء
مہاجرین داخل جنت ہونگے قبل اغنیاء کے پانسو برس رواہ الترمذی و حسنہ جابر بن عبد اللہ

کا لفظ یہہ ہے کہ داخل ہونگے فقرار میری امت کے قبل اغنیار کے چالیس برس اور ترمذی نے حسن
کہا ہے یہہ موافق ہے ساتھ حدیث ابن عمرو و حدیث انس کے کہ مساکین داخل جنت ہونگے پہلے اغنیا
سے چالیس سال یہہ تین صحابی جابر و انس و ابن عمر متفق ہین چالیس سال پر اور ابو ہریرہ و ابو سعید
متفق ہین پانسو برس پر سو ان حدیثون مین کچھ تعارض نہین ہے اسلئے کہ سبق و تاخر کے درجات
ہین مطابق حالت فقر و غنا کے کوئی سابق ہوگا چالیس سال کوئی پانسو سال بلکہ سبق کچھ مقید
ساتھ اس مقدار کے بھی نہین ہے کم و بیش ہوتا ہے سنن ابو داؤد مین حدیث ابوہریرہ سے مرفوعاً
آیا ہے کہ اول امت دخول جنت مین ابو بکر صدیق ہین رضی اللہ عنہ یہہ بات معلوم ہے کہ جو
مدت درمیان اونکے اور فقرار مہاجرین کے ہے وہ کچھ طویل نہین ہے بلکہ اطول ہونا اس
مدت کا درمیان انکے دخول کے اور درمیان اوسکے دخول کے ہوگا جو سب سے پیچھے داخل جنت
ہوگا حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اول جنت مین کون جاویگا
کہا اللہ و رسول جانین فرمایا فقرار مہاجرین جنکی وجہ سے مکارہ سے بچا جاتا ہے اور جب کوئی
مرتا ہے اوسکی حاجت اوسکے سینے مین ہوتی ہے اوسکو پورا نہین کرسکتا فرشتے کہین گے اے
رب ہمارے ہم تیرے ملائکہ و خزنہ ہین تیرے آسمانون مین بستے ہین ہم سے پہلے انکو جنت مین داخل
کرا اللہ فرماتا ہے عبادی لا یشرکون بی شیئا تتقی بہم المکارہ یموت احدہم وحاجتہ
فی صدرہ لا یستطیع لہا قضاء اوسوقت فرشتے اونپر ہر دروازے سے داخل ہوکر یون
کہین گے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار رواہ احمد فی مسندہ ابن عباس نے
مرفوعاً کہا ہے ملاقات کرینگے دو مومن دروازہ جنت پر ایک غنی ایک فقیر جو دنیا مین تھے فقیر
داخل جنت کیا جاویگا غنی محبوس ہوگا جب تک اللہ چاہے پھر بہشت مین جاویگا فقیر کو دیکھکر کہیگا
اے بھائی مین روکا گیا بعد تیرے سخت مکروہ روکنا نہین پہونچا تجھ تک یہانتک کہ اتنا پسینا
بہا کہ اگر ہزار اونٹ آتے تو سیراب ہوکر جاتے رواہ احمد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ داخل
ہونگے فقرار مومنین جنت مین قبل اغنیار کے نصف یوم اور وہ پانسو برس ہین ایک شخص نے کہا کیا

مین اونمین سے ہون اے رسول خدا فرمایا کیا تو دن کا کہانا کہا کر رات کا کہانا کہاتا ہے اور
رات کا کہانا کہا کر دن کا کہانا رکہتا ہے کہا ہان فرمایا تو اونمین سے نہین ہے ایک اور آدمی نے
کہا کیا مین اونمین سے ہون فرمایا تو نے سنا جو مینے اس شخص سے کہا بولا ہان اور مین ایسا نہین
ہون فرمایا تیرے پاس سوا اس کپڑے کے اور بہی ہے کہا ہان ہے فرمایا تو بہی اونمین سے نہین ہے
ایک اور شخص کہڑا ہوا کہا مین اونمین سے ہون فرمایا تو نے سنا جو مینے ان دونون سے کہا بولا
ہان فرمایا تجھکو قرض ملتا ہے جب تو لینا چاہے کہا ہان فرمایا تو اونمین سے نہین ہے ایک اور شخص
اوٹہا کہا کیا مین اونمین سے ہون فرمایا تو نے سنا جو مینے ان لوگون سے کہا بولا ہان فرمایا تو
کمائی کر سکتا ہے کہا ہان فرمایا تو بہی اونمین سے نہین ہے ایک اور آدمی کہڑا ہوا اوسنے کہا کیا
مین اون مین سے ہون پوچہا تو نے سنا جو کچہہ مین نے انسے کہا بولا ہان فرمایا تو شام صبح کرتا ہے
اور اپنے رب سے راضی ہے کہا ہان فرمایا تو اونمین سے ہے پہر کہا سادات مومنین جنت مین وہ لوگ
ہونگے جب دن کو کہا وین تو شام کو نہ پاوین جب شام کو کہا وین تو صبح کا ٹہکانا نہو اگر قرض مانگین
تو قرض نہ ملے سوا بدن کے کپڑون کے اور لباس نہو صبح و شام کے لئے کمائی نکر سکین معہذا صبح
و شام کرین اور خدا سے راضی رہین اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا رواہ الطبرانی یہہ حدیث غریب ہے طریق
سفیان ثوری سے بروایت محمد بن زید آئی ہے اونکو عبدی بہی کہتے ہین عبد الملک ساتہہ اوسکے
متفرد ہین ابن القیم نے کہا یہہ وہی عبدی ہین جنکی ایک قوم نے توثیق دوسرے گروہ نے تضعیف
کی ہے دارقطنی نے کہا لیس بالقوی ابو حاتم نے کہا صالح الحدیث ابن حبان نے ذکر اونکا
ثقات مین کیا ہے ابن ماجہ و ترمذی اونسے راوی ہین اسی طبقہ مین ایک محمد بن زید شامی ہین
جو ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہین وہ متروک ہین یہہ خوف ہے کہ کہین وہی اس حدیث
کے راوی ہون ثوری نے کوئی نسبت اونکی بیان نہین کی اسیقدر کہا ہے یقال ہو العبدی
واللہ اعلم حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے عرض کئے گئے مجہپر تین شخص جو سب سے پہلے جنت مین

جاوینگے اور وہ تین آدمی جو اول داخل نار ہونگے سو جو تین شخص اول جنت مین جاوینگے شہید و عبد مملوک ہے جسکو رق دنیانے طاعت ربّ سے باز نرکہا فقیر متعفف ذو عیال ہے جو تین اول داخل نار ہونگے امیر مسلط صاحب ثروت ہے مال سے جو حق اللہ کا اپنے مال مین سے ادا نہین کرتا ہی اور فقیر فخور رواہ احمد ترمذی نے فقط اون تین کا ذکر کیا ہے جو اول داخل جنت ہونگے فضل فقیر مین اتنا ہی کافی ہے کہ عامۂ اہل جنت یہی فقرا ہونگے اور عامہ اہل نار یہی اغنیار ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے فرمایا مینے جنت مین جہانکا اکثر اہل جنت فقرار کو دیکہا دوزخ مین جہانکا اکثر اہل نار اغنیار و نسار کو پایا رواہ احمد عمران بن حصین نے مرفوعاً کہا ہے نظر کی مینے جنت مین دیکہا کہ اکثر اہل اوسکے فقرا ہین نظر کی مینے نار مین دیکہا کہ اکثر اہل اوسکے نسار ہین رواہ البخاری صحیحین مین اسامہ بن زید سے مرفوعاً آیا ہے کہڑا ہوا مین باب جنت پر عامہ جو اوسمین داخل ہوئے مساکین تہے کہڑا ہوا مین باب نار پر عامہ جو اوسمین گئے عورتین تہین صحیح مسلم مین ابن عباس سے مرفوعاً آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نار مین جہانکا دیکہا تو اکثر اہل نار یہی عورتین ہین جنت مین جہانکا تو دیکہا کہ اکثر جنت والے یہی فقرار ہین ف فضل فقرا سیقدر کفایت کرتا ہے کہ دن قیامت کے سارے اغنیار اوسکی تمنا کرینگے حدیث انس بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے نہین ہے کوئی غنی اور نہ فقیر مگر وہ دن قیامت کے یہہ چاہیگا کہ دیا جاتا دنیا مین مگر قوت رواہ احمد بخاری نے کہا تنقیح مین کلام کیا ہے یہی لایق تر ہے دیکہو حضرت نے بہت سی حدیثون مین فقرار کو فضیلت دی ہے حدیث سہل بن سعد اوپر گزر چکی ابوذر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے اباذر ذرا آنکہہ اوٹہاکر دیکہہ کہ ارفع شخص مسجد مین کون ہے مینے جو دیکہا تو ایک آدمی حلہ پہنے ہوئے بیٹہا ہے مینے کہا یہہ آدمی ہے فرمایا اے اباذر ذرا آنکہہ اوٹہاکر دیکہہ کہ اوضع آدمی اندر مسجد کے کون ہے مینے نظر کی تو ایک ضعیف آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے دیکہا مینے کہا یہہ شخص ہے فرمایا والذی نفسی بیدہ لھذا افضل عند اللہ یوم القیامۃ من قراب الارض من ھذا رواہ احمد دوسرے طریق کا لفظ

فقیر فخور

یہہ ہے لھذا خیر عند اللہ یوم القیامۃ من ملءِ الارض من ھذا ف قول فصل
اور شفاء علیل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ صاحب فقر کا اجر و منزلت نزدیک اللہ کے وافر ہے غنی
اگرچہ شاکر ہو لیکن جو غنا اوسکو دنیا مین ملی ہے اوسکے حساب سے ثواب اوسکا دن قیامت کے
کم ہو جاویگا اگرچہ بوجہ حلال ترکیون نہ پیدا کیا ہو پس قلیل فضل دنیا مین نقصان ہے کثیر
آخرت سے صحیح مسلم مین مرفوعاً ابن عمر سے آیا ہے کہ نہین ہے کوئی گروہ جو غزو کرتا ہے راہ خدا مین
پھر غنیمت پاتا ہے لیکن دو ثلث اجر اپنا اونہون نے آخرت سے پیشتر لیلیا ایک ثلث باقی رہا اور
اگر غنیمت نہ ملی تو پورا اجر اونکو ملیگا صحیحین مین خباب بن الارت سے آیا ہے کہ ہجرت کی ہمنے
ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم التماس کرتے تھے وجہ اللہ کو سو واقع ہوا اجر
ہمارا اللہ پہ ہم مین سے کوئی مرگیا اوسنے اپنے اجر مین سے کچھہ نہ کہایا منجملہ اونکے ایک مصعب
بن عمیر ہین جو دن احد کے مارے گئے ایک پوستین چھوڑ مرے جب ہم اوس سے اونکا سر چھپاتے تو
پاؤن کھلے رہتے جب پاؤن چھپاتے تو سر کھلا رہتا حضرت نے حکم دیا کہ سر چھپا دین اور پاؤن
پر تھوڑا سا اذخر ڈالدین اور بعض کا پھل پک گیا وہ اوسکو کہاتا ہے یہہ بہی بخاری و مسلم
مین ہے کہ قیس بن ابی حازم نے کہا ہم داخل ہوئے خباب پر عیادت کو اونہون نے سات
داغ لگائے تھے کہا ہمارے یار جو چل بسے وہ تو گزر گئے دنیا نے اونکو نقصان نہ دیا الحدیث
ابن عمر نے کہا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ دیجاوے اوسکو کوئی چیز دنیا سے مگر گھٹ جاتا ہے
درجہ اوسکا نزدیک اللہ کے اگرچہ وہ نزدیک اللہ کے بزرگ ہو س واہ سعید بن منصور
بخاری مین آیا ہے کہ کہانا لائے پاس عبد الرحمن بن عوف کے وہ روزہ دار تھے کہا مقتول
ہوئے مصعب بن عمیر اور وہ بہتر تھے مجھہ سے ایک چادر مین اونکو کفن کیا اگر اونکا سر چھپاتے
تھے تو پاؤن کھلے رہتے تھے اور اگر پاؤن چھپاتے تھے تو سر کھلا رہتا تھا مقتول ہوئے حمزہ
اور وہ بہتر تھے مجھہ سے اونکو کفن نہ ملا مگر ایک چادر ہمارے لئے دنیا مبسوط کیگئی مین ڈرتا ہون
کہ کہین جلدی سے ہمارے طیبات اس حیات دنیا مین نہ دیئے گئے ہون پھر روئے اور کہانا چھوڑ دیا

ابوسعید بن الاعرابی نے کہا یہہ بات کچھہ عبدالرحمن وخباب ہی نے نہین کہی ہے بلکہ بہت سے
اکابر صحابہ نے فتح دنیا کو اپنے اوپر مکروہ جانا ہے اور ڈر گئے ہین اور جان چکے ہین کہ جو چیز
اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے اختیار کی ہے وہ افضل ہے اور جو اونکو ملی
وہ ناقص ہے منجملہ اون اکابر کے خلفائے اربعہ و ابو عبیدہ و عمار بن یاسر و سلمان و ابن مسعود
و عائشہ و ابو ہاشم بن عتبہ ہین اور ایک اور جماعت ہے جنکا ذکر اسجگہہ بسبب اختصار نہین کیا
گیا زید بن ارقم کہتے ہین ہم ساتھہ ابوبکر کے تھے پانی مانگا مار و عسل لائے جب مونہہ سے قریب کیا
روئے اور رولایا کوئی سوال نکر سکا جب آنسو پونچھہ چکے کہا اے خلیفہ رسول اللہ تم کیون
روئے کہا مین ہمراہ رسول خدا کے تھا مینے دیکھا کہ کسی شئے کو اپنی جان سے دور کرتے ہین
اونکے ساتھہ کوئی نتھا جب مینے پوچھا کہ آپ کس چیز کو دور کرتے ہٹاتے ہین فرمایا یہہ دنیا
میرے سامنے متمثل ہوکر آئی ہے مین اس سے کہتا ہون تو دور ہو مجھہ سے پھر دوبارہ آئی اور
کہا اگر تم مجھہ سے الگ ہوتے ہو تو جو لوگ بعد تمہارے ہین وہ مجھہ سے علحدہ نہونگے رواہ
ابن ابی الدنیا محمد بن عطا بن خباب کہتے ہین مین پاس ابوبکر کے بیٹھا تھا ایک پرندہ کو دیکھکر
کہا تجھے خوشی ہو اے پرندہ اس درخت سے تو کہاتا ہے پھر جب تو مبعوث ہوگا تو تجھپر کچھہ نہین
نہ کوئی حساب ہے نہ کچھہ اور مین چاہتا ہون کہ تیری جگہہ ہوتا تینے کہا تم یہہ بات کہتے ہو اور تم
دوست رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کنوز کسرے لائے
تو روئے عبدالرحمن بن عوف نے کہا کیون روتے ہو یہہ دن شکر و سرور و فرح کا ہے کہا یہہ
مال کسی قوم کو دیا نہین گیا مگر اللہ نے اونکے درمیان مین عداوت و بغضا رکھا ابو سنان
کہتے ہین عمر کے پاس سامان ایک قلعہ عراق کا آیا تھا اوسمین ایک انگشتری تھی بعض اونکی اولاد
نے اوٹھا کر اپنے مونہہ مین رکھہ لی عمر نے چھین لی پھر روئے کسی نے کہا تم کیون روتے ہو اللہ نے
تمکو فتح دی غالب کیا تمہاری آنکھہ ٹھنڈی کی کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے لا یفتح اللہ دنیا
علی احد الا القی اللہ بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ سو مین اسی بات

ڈرتا ہون حسن نے کہا ہے عمر بن خطاب کے پاس کلاہ کسریٰ لائے قوم مین سراقہ بن مالک بہی تہے
اونکو کنگن کسریٰ کے دیئے وہ منکب تک پہونچے جب اونکو ہاتہہ مین سراقہ کے دیکہا کہا الحمد للہ
سوارے کسریٰ بن ہرمز فی یدی سراقۃ بن مالک بن جعشم اعرابی من بنی مدلج
پہر کہا اے اللہ مین جانتا ہون کہ تیرے رسول یہہ چاہتے تہے کہ مال ملے اور راہ خدا مین صرف
ہو تیرے بندون پہ خرچ ہو سو اونکو تو نملا تونے یہی بات اونکے لئے پسند کی مین تجہہ سے پناہ
مانگتا ہون کہ کہین یہہ تیرا مکر ہو ساتہہ عمر کے پہر کہا ایحسبون انما نمدھم بہ من مال وبنین
نسارع لھم فی الخیرات بل لا یشعرون حاصل یہہ ہوا کہ سعت وبسط دنیا تعجیل اجر آخرت
وتفسیق سعت عاقبت ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہین دن احد کے حضرت نے شہدا کو جو اوسدن
مارے گئے تہے جہانک کر فرمایا مین گواہ ہون انپر کفن کرو اونکو اونکے خون مین رواہ عبد الرزاق
حسن نے کہا حضرت نے فرمایا ھؤلاء قد مضوا وقد شھدت علیھم لم یاکلوا من اجورھم
شیئا وانکم قد اکلتم من اجورکم وانی لا ادری ما تحدثون بعدی دوسرا لفظ حسن
کا یہہ ہے کہ نکلے حضرت طرف بقیع کے کہا السلام علیکم یا اھل القبور لو تعلمون ما نجاکم اللہ
منہ مما ھو کائن بعدکم پہر اصحاب کیطرف موہنہ کرکے فرمایا ھؤلاء خیر منکم یہہ تم سے بہتر
ہین کہا یہہ ہمارے بہائی ہین اسلام لائے ہم جسطرح وہ اسلام لائے ہجرت کی ہمنے جسطرح اونہون نے
ہجرت کی لڑائی کی ہمنے جسطرح اونہون نے لڑائی کی جب اونکی اجل آئی چل بسے ہماری اجل باقی
ہے پہر کسطرح وہ ہم سے بہتر ٹہیرے فرمایا وہ دنیا سے نکلے اونہون نے اپنے اجر سے کچہہ نہ کہایا
مین اونپر گواہ ہون تم نے اپنا اجر کہایا مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے اور کیا ایجاد کروگے جب
قوم نے یہہ بات سنی سمجہہ گئے اور نفع پایا کہنے لگے ہمارا حساب ہوگا اس دنیا پر جو ہمکو ملی ہے بعد
اونکے اور یہہ دنیا ہمارے اجور کو کم کردیگی پہر حلال کہایا انفاق کیا میانہ روی سے جو زیادہ
تہا اوسکو آگے بہیجا رواہ ابن المبارک ابن عمر نے کہا دیا نہ گیا کوئی آدمی دنیا سے مگر گہٹ گیا
درجہ اوسکا اگرچہ اہل جنت سے ہو رواہ عبد اللہ بن احمد ف غور سادات اخیار نے

اسباب کی تصریح کی ہے کہ ہم مبتلا ہوئے ضرار مین صبر کیا اور مبتلا رہوئے سرار مین ہم سے صبر
نہوا عبدالرحمن بن عوف وغیرہ نے یون ہی کہا کہ یہہ قول مصداق روایت مرفوع مصعب بن سعد
عن ابیہ کا ہے مجھکو امن نہین ہے فتنہ سرار پر تین بہ نسبت فتنہ ضرار کے زیادہ تر خائف ہون
تم مبتلی ہوئے فتنہ ضرار مین تمنے صبر کیا دنیا شیرین و سرسبز ہے ف اسجگہہ دو قضیہ صادقہ ہین
جو بیان فصل کرتے ہین ایک یہہ کہ اقلین اکثرین ہین دن قیامت کے دوسرے یہہ کہ اکثرین اقلین
ہین او سکے پہلے قضیہ کی دلیل اوپر گزر چکی ہے دوسرے قضیہ کی دلیل حدیث ابوذر ہے صحیحین مین ہے کہ ایک رات مین نکلا ناگہان رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تنہا چلے جاتے تھے کوئی انسان آپکے ساتھہ نہ تہا مینے گمان کیا کہ
شاید کسی کا ہمراہ ہونا پسند نہین فرمایا ہے مین چاندنی مین چاند کی چلنے لگا التفات فرمایا مجھے
دیکھا کہا کون ہے مینے کہا ابوذر ہے جعلنی اللہ فداک کہا اے اباذر آؤ ایک ساعت مین
ہمراہ آپکے چلا فرمایا ان الاکثرین هم المقلون یوم القیامة الا من اعطاه الله خیرا
فنفح فیه یمینه وشماله وبین یدیه ووراءه وعمل فیه خیرا الحدیث اگر غنی
فقیر سے افضل ہوتا تو زہد فی الدنیا و اعراض عن الدنیا پر ترغیب تحریض نفرماتے حرص ورغبت
دنیا کی مذمت نکرتے بلکہ اکتساب و استکثار دنیا پر تحریض فرماتے جسطرح اکتساب فضائل پر جنسے
بندہ کو کمال حاصل ہوتا ہے تحریض فرمائی ہے جیسے علم نافع عمل صالح سو جب زہد و تقلل پر آمادہ
کیا تو یہہ دلیل ہے اسبات پر کہ زاہدین و متقللین دنیا مین افضل طائفتین ہین چنانچہ یہہ خبر
دی ہے کہ اگر دنیا نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے ہوتی تو اللہ کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ
پانی کا اوسمین سے نہ پلاتا بلکہ اللہ کے نزدیک ساری دنیا ایک گوسفند مردار سے بھی زیادہ تر
ذلیل و خوار ہے دنیا کی شان آخرت مین ایسی ہے جیسے دریا مین سے کوئی انگلی پانی مین تر کرلے
دنیا وما فیہا سب ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جو اللہ سے نزدیک کرے اور عالم و متعلم تہہ دنیا
مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے بندہ کو حکم کیا ہے کہ اوسمین اسطرح رہے جیسے کوئی مسافر غریب
ہوتا ہے اپنی جان کو قبر والون مین سے گنے صبح کرے تو شام کا منتظر نرہے شام کرے تو انتظار صبح کا

کرے جو چیز دنیا مین رغبت دلاتی ہے اوسکے لینے سے منع کیا ہے بندہ دینار و درہم پر لعنت فرمائی ہے ہلاک و سرنگون ہونے کی بد دعا دی ہے؛ لغزش عیش سے ہوتی ہے اوسکے عدم ارقالہ کی خبر دی ہے دنیا کو شیرین و سرسبز فرمایا ہے یعنی اپنی سرسبزی سے آنکھون کو پکڑتی ہے شیرینی سے دلون کو گرفتار کرتی ہے اسلیے یہہ حکم دیا ہے کہ دنیا سے بچو ڈرو جسطرح عورتون سے بچنے اور ڈرنے کا حکم دیا ہے دنیا پر حرص کرنے کو ریاست و شرف کے طالب کرنے کو مفسد دین ٹھیرایا ہے جسطرح کوئی دو گرگ گرسنہ کو گلہ گوسفندون مین چھوڑ دے یا اس سے بھی زیادہ مفسد ہے یہہ فرمایا کہ مین دنیا مین مثل ایک سوار کے ہون کہ وہ گرم دن مین کسی درخت کے نیچے سایہ لیکر چلدے حقیقت مین حال سارے سکان دنیا کا اسیطرح پر ہے حضرت نے اس حال کا مشاہدہ کیا ابناے دنیا کو دنیا سے نہی فرمائی کچھہ لوگ ایک جھوپڑا بنا رہے تھے اونپر گزر ہوا فرمایا ما اری الامر الا اعجل من ذلك یعنی مین موت کو دیکھتا ہون کہ اس گھر کی طیاری سے بھی زیادہ تر شتابکار ہے گھر کے دروازے پر پردہ دیکھا تھا اوسکو اتار ڈالا فرمایا یہہ پردہ مجھکو دنیا یاد دلاتا ہے لوگون کو جتلا دیا کہ سواے تین چیزون کے کوئی حق کسی ایک کا نہین ہے ایک گھر رہنے کو دوسرے کپڑا عورت چھپانے کو تیسرے قوت پشت قایم رکھنے کو پھر یہہ خبر دی کہ مردہ کے ساتھہ اہل و مال و عمل جاتا ہے اہل و مال پھر آتا ہے عمل ساتھہ رہجاتا ہے پھر جو کوئی حسب خواہش نفس اللہ کے مال مین ناحق خوض کرتا ہے اوسکے لیے قیامت مین آگ دوزخ ہے قسم کھائی کہ اصحاب پر خوف فقر کا نہین ہے خوف اسی دنیا کا ہے کہ اوسمین رغبت کرینگے وہ اونکو غافل ذاہل کر دیگی پھر یہہ کہا کہ ابن آدم کا مال وہی ہے جو اوسنے کھا کر فنا کیا پہن کر پرانا کیا صدقہ دیکر خرچ کیا کافی ہین ابن آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدہا رکھین پھر اگر اسقدر پر قصر نکرے تو ایک تہائی واسطے طعام کے ایک تہائی واسطے پانی کے ایک تہائی واسطے سانس کے رکھے اس حدیث مین ارشاد کیا ہے طریقہ صحت قلب و بدن و دین و دنیا کو پھر یہہ خبر دی ہے کہ تونگری بدل ست نہ بمال اللہ سے یہہ سوال کیا ہے کہ بقدر قوت

دے صاحب رزق کفاف پر رشک فرمایا ہے جسکی ہمت دنیا ہے اوسکی محتاجی سامنے اوسکے آنکھون کے ہوتی ہے اوسکی جمعیت مین تفرقہ پڑجاتا ہے اوتنا ہی ملتا ہے جتنا اللہ نے لکھدیا ہے اللہ نے حضرت پر بطحا مکہ کو سونا کرکے عرض کیا فرمایا اے رب نہین ایک دن کہاؤن گا ایک دن بہوکا رہونگا اور یہہ خبر دی کہ جسنے صبح کی اپنی جماعت مین اور وہ تندرست ہے اوسکے پاس ایک دن کا قوت ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے لیے جمع ہوگئی ہے پھر یہہ خبر دی کہ خرچ کرنا مال زائد کا بہتر ہے اور روکنا اوسکا شر ہے آن کفاف پر ملامت نہین ہے امت کو منع کیا ہے کہ دنیا مین من فوق کیطرف ندیکہو من دون کیطرف نظر کرو تہیہ بہی فرماد یا کہ باقی نہین رہا ہے مگر بلا و فتنہ پھر دنیا کی مثال براز سے دی کہ اگرچہ اول طیب و لذیذ ہے مگر آخر اوسکا غلیظ ہے تہیہ بہی فرمایا کہ اللہ کے بندے متنعمین نہین ہوتے اونکے آگے دار نعیم ہے وہ کب نعیم دار دنیا پر عوض اوس نعیم مقیم کے راضی ہوتے ہین پھر یہہ خبر دی کہ نجات اول امت کی زہد و یقین سے ہوگی اور ہلاک آخر امت کا بخل و طول امل سے ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے لبیک لا عیش الا عیش الآخرۃ پھر یہہ خبر دی کہ جسکو اللہ دوست رکہتا ہے اوسکو دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسے کوئی انسان کسی اپنے بیمار کو کہانے پینے سے نگاہ رکہتا ہے عثمان بن مظعون کے پاس آئے اور وہ موت مین تہے جہک کر اونکا بوسہ لیا کہا رحمک اللہ یا عثمن ما اصبت من الدنیا ولا اصابت منک اسبات کا اونپر غبطہ کیا فرماتے تہے زہد دنیا مین قلب و بدن کو راحت دیتا ہے رغبت دنیا مین ہم و حزن کو بڑہاتی ہے جسنے سارے ہموم کو ایک ہم کردیا اللہ اوسکے سب ہموم کو کفایت کریگا اور جسکو ہموم احوال دنیا مین شاغ در شاخ ہوئے اللہ پروا نہین کرتا کہ کس جنگل مین وہ ہلاک ہوگا حدیث مین آیا ہے قیامت کے دن اوس شخص کو لاوینگے جو دنیا مین سب سے زیادہ نعمت مین تہا اللہ تعالے کہیگا اسکو ایک غوطہ آگ مین دو غوطہ دیکر حاضر کرینگے فرماویگا اے ابن آدم تونے کبہی کوئی چین پایا تہا کبہی خنکی چشم دیکہی تہی کوئی خوشی حاصل کی تہی وہ کہیگا لا وعزتک وجلالک

فرماویگا اسکو آگ مین پہیر کر لیجاؤ پہر اوس شخص کو لاوینگے جو دنیا مین سب سے زیادہ بلا وجہد
مین گرفتار تہا اللہ فرماویگا اسکو ایک غوطہ جنت مین دو پہیر لاؤ اوس سے کہیگا اے ابن آدم
تونے کبہی کوئی مکروہ دیکہا تہا وہ کہیگا قسم ہے تیرے عزت وجلال کی مینے تو کبہی ایسی چیز نہین
دیکہی جو مکروہ ہوتی حدیث طویل وہب بن منبہ مین آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا آرایش نہین کی واسطے
میرے بندون نے بڑہکر زہد سے دنیا مین یہی زہد اونکی زینت ہے سکینہ وخشوع کا لباس پہنے
ہوئے ہین سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یہی میرے سچے ولی ہین جب تو اونسے ملے
تو اپنے بازوکو اونکے لئے جہکا اپنے دلکو اونکے لئے ذلیل کر الحدیث رواہ احمد فی کتاب الزہد
فی حدیث مناجاۃ موسیٰ علیہ السلام ثابت نے کہا کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
کہا تہا کہ تم ایک گدہا لوا وسپر سوار ہوا کرو کہا میری کرامت وعزت نزدیک اللہ کے اس سے
زیادہ ہے کہ کوئی شے مجہکو اوس سے مشغول کردے پہر فرمایا تم اپنے خزانے آسمان پہ رکہو بندہ
کا دل وہین ہوتا ہے جہان اوسکا کنز ہوتا ہے فضول دنیا سے بچو کہ وہ نزدیک خدا کے عذاب
ہے اے بنی اسرائیل تم اپنے گہرونکو مہمان خانہ بناؤ تمکو اس جہان مین رہنا بسنا نہین ہی تم
تو مسافر رہگذر رہو غنی مشکل سے بہشت مین جاویگا تم خوار کرو دنیا کو کہ آخرت مکرم ہو تمپر دنیا
کچہہ کرامت کی جگہہ نہین ہے ہر دن طرف فتنہ وخسارہ کے بلاتی ہے حسن نے کہا مجہے کچہہ پروا
نہین ہے کہ مشرق مین ہون یا مغرب مین دنیا نزدیک خدا کے سخت ذلیل ہے تہوڑی دنیا
کافی ہوتی ہے بہت دنیا کفایت نہین کرتی سلف سے متواتر منقول ہے کہ حب دنیا سر ہے خطاؤن
کا اسکو بطور مرفوع بہی روایت کیا ہے مگر رفع ثابت نہین ہان مسیح علیہ السلام سے مروی ہے
کہ راس الخطیئۃ حب الدنیا والنساء حبالۃ الشیطان والخمر جماع کل شر دوسرا لفظ
یہہ ہے حب الدنیا اصل کل خطیئۃ والمال فیہ داء کثیر جب پوچہا کہ بیماری کیا ہے
فرمایا مالدار فخر وخیلا رسے سلامت نہین رہتا کہا بہلا اگر سالم رہے فرمایا تو اصلاح اوسکی ذکر
خدا سے روکے گی غرضکہ یہہ بات تجربہ ومشاہدہ سے بخوبی معلوم ہے کہ حب دنیا داعی ہر طرف

ہر خطیئہ ظاہرہ و باطنہ کے خصوصاً وہ خطا جسپر تحصیل دنیا موقوف ہے عاشق کو نشہ حب دنیا
کا علم خطیئہ اور اوسکی قبح وکراہت اجتناب سی بیخبر کردیتا ہی محبت دنیا کی پہلے شتابہ میں پہر کرتہ بات تیننہ پہر
محرمات مین ڈالتی ہے بلکہ اکثر واقع فی الکفر کردیتی ہے بلکہ جتنی امتون نے اپنے پیغمبرون
کی تکذیب کی ہے باعث اونکو کفر وہلاک پر وہی حب دنیا ہوا ہے کیونکہ جب رسولون نے
اونکو شرک ومعاصی سے جسکے ذریعہ سے کسب دنیا کرتے تہے منع کیا تو محبت دنیا نے اونکو
مخالفت وتکذیب رسل پہ آمادہ کیا سو اصل ہر خطیئہ عالم کی یہی محبت دنیا ہے ذرا انصاف
اوین کو یاد کرو کہ سبب اوسکا یہی حب خلود فی الدنیا تہا خدا سے ابلیس کو بہی نہ بہولو
کہ سبب اوسکا حب ریاست تہا جسکی محبت دنیا کی محبت سے بہی بدتر ہے کفر فرعون وہامان
وجنود کا کفر ابو جہل اور اوسکی قوم کا کفر یہود ونصاری کا سبب اگر یہی محبت دنیا وریاست
نہ تہی تو پہر کیا تہا اسی حبت نے جہنم کو جہنم والون سے آباد کیا ہے نشہ حب دنیا کا نشہ شرب
خمر سے کہین تیز تر ہے یہہ نشہ والا کبہی افاقہ مین نہین آتا ہے مگر ظلمت لحد مین اگر دنیا مین پردہ
کہولدین تو اوس نشہ کو معلوم کرلے جسمین چکنا چور ہے اور نشہ شراب سے سخت تر ہے دنیا کا جادو
عقول پر سب سحر سے اعظم تر ہوتا ہے مالک دینار کہتے تہے بچو تم اس سحارہ یعنی جادوگرنی
سے یہہ علماء کے دلون کو جادو کردیتی ہے یعنی دنیا سے

امین مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز	مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

یحیی بن معاذ رازی نے کہا ہے دنیا خمر ہے شیطان کی جو مست ہوا اوس سے وہ ہوش مین
نہین آتا مگر لشکر موتی مین پشیمان ہوکر اہل خسران مین کمتر بات عیب دنیا مین یہہ ہے کہ وہ غافل
کرتی ہے حب وذکر خدا سے اور جس شخص کو اوسکے مال نے اللہ کے ذکر سے غافل رکہا وہ
خاسرین مین ہے دل جب ذکر خدا سے غافل ولاہی ہوتا ہے تو اوسمین شیطان اتر پڑتا اور جدہر
چاہتا ہے پہیر دیتا ہے خانۂ خالی را دیو میگیرد ایک کارستانی شیطان کی یہہ ہوتی ہے کہ
شر مین راضی کرتا ہے انسان کو ساتہہ بعض اعمال خیر کے تاکہ اوسکو یہہ نظر آوے کہ وہ اچہا

کام کرتا ہے حالانکہ وہ اوسکا عابد ہوجاتا ہے پھر اوس فعل بتہ کا کیا ذکر ہے جو باوجود تعبد
دنیا کے کرتا ہے حضرت نے تو بددعا کی ہے اور یون فرمایا ہے لعن عبد الدینار وعبد الدرہم
اور فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم ان اعطی رضی وان لم یعط سخط یہہ
تفسیر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے بیان عبودیت دنیا کے بعض سلف نے
کہا ہے آخر درہم ہم ہے اور آخر دینار نار حضرت پر ساری دنیا کو تمام عرض کیا تہا اور
دنیا آپکے سامنے آئی تو دونون ہاتھ سے اوسکو ہٹایا اور رد کیا پھر بعد آپکے اصحاب پر عرض
کیگئی اور سامنے آئی اونمین بعض نے اوسکو دفع کیا مثل حضرت کے اور ایسے لوگ تھوڑے
تہے اور بعض نے کہا سمجہہ مین لیا ہے کہا حلال شبہہ مکروہ حرام کہا حلال کو لا باقی کی حاجت
نہین ہے پھر حلال کو لیا پھر سامنے اونکے آئی جو بعد صحابہ کے تہے اونہون نے حلال کو طلب کیا
نپایا شبہہ و مکروہ کو طلب کیا دنیا نے کہا جو تم سے پہلے تہے اونہون نے اسکو لیا تہا کہا چہا
اپنے حرام ہی کو لا پھر اوسکو لیا پھر جو لوگ اونکے بعد آگئے اونہون نے اوسکو طلب کیا کہا ہاتھ
مین ظالمون کے ہے اونہون نے اوسکو اختیار کر لیا ہے تب انہون نے رغبت و رہبت سے
حیلہ اوسکے چہڑانے کا نکالا تسو کوئی فاجر اپنا ہاتھہ طرف کسی شے حرام کے نہین بڑہاتا ہے مگر
یہہ ظاہر ہے اوس ہے حیلہ اوس شخص کو پاتا ہے کہ وہ پہلے سے اوسکو لیچکا ہے غرضکہ طالب دنیا
مہمان ہین اور جو کچھہ اونکے ہاتھہ مین ہے وہ سب عاریت ہے ابن مسعود نے کہا صبح نہین
کی کسی نے دنیا مین مگر مہمان ہے اور جو کچھہ اوسکے پاس ہے وہ عاریت ہے مہمان کوچ کرجاتا ہے
عاریت پھیر دیجاتی ہے **ف** حب دنیا جو راس خطایا اور مفسد دین ہے اسکے کئی وجوہ ہین
ایک یہہ کہ محبت دنیا کی مقتضی ہے تعظیم دنیا کو اور دنیا نزدیک خدا کے حقیر ہے اور تعظیم حقیر کی
اکبر ذنوب ہے دوسری یہہ کہ اللہ نے لعنت کی ہے دنیا پر اور اوسکو مبغوض و دشمن رکہا ہے
مگر وہ چیز جو اوسمین واسطے اللہ کے ہے اور جو کوئی اللہ کی ملعون و مبغوض چیز کو محبوب
رکہتا ہے وہ گویا متعرض ہے لعنت و مقت و غضب خدا کا تیسری یہہ کہ جب دنیا کو دوست

رکھیگا تو اوسکو غایت و وسیلہ ٹھیراویگا اون اعمال کا جو وسائل ہین طرف اللہ و دار آخرت
کے تو یہہ عکس الامر و قلب حکمت ہوگا اس صورت مین دل اوندھا ہوجاویگا اولٹی چال ہوگی
یہان دو امر ہوئے ایک یہہ کہ وسیلہ کو غایت ٹھیرایا دوسرے یہہ کہ اعمال آخرت کو وسیلہ دنیا
کا کیا یہہ شر ہر طرح پر معکوس ہے یہہ دل غایت درجہ منکوس ہے یہہ انطباق ہوا قذہ کا قذہ
سے **قولہ تعالےٰ** من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم وهم
فيها لا يبخسون اولئك الذين ليس لهم في الآخرة الا النار وحبط ما صنعوا فيها
وباطل ما كانوا يعملون **و قولہ تعالےٰ** من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها
ما نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلاها مذموما مدحورا **و قولہ**
تعالےٰ من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه ومن كان يريد حرث الدنيا
نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب یہہ تین آیتین ہین بعض مشابہ بعض کے ہین
ایک ہی مطلب پر دلالت کرتی ہین وہ مطلب یہہ ہے کہ جو کوئی اپنے عمل سے ارادہ دنیا کا
اور اوسکی زینت کا کرتا ہے نہ اللہ و دار آخرت کا اوسکا حظ وہی اوسکا ارادہ ہوتا ہے
وہی اوسکا حصہ ہے اوسکے سوا کچھہ نصیب نہین ہے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اسی کے مطابق اسی کی تفسیر ہین جیسے حدیث ابو ہریرہ کی بیان مین اون تین
شخصون کے جن سے جہنم کو اول آ سلگائین گے غازی و متصدق و قاری جنکا مقصود دنیا
و ناموری تھی یہہ حدیث صحیح مسلم مین ہے نسائی مین ہے ابو امامہ سے کہ ایک آدمی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کہا ایک شخص غزا کرتا ہے اجر و ذکر کا ملتمس ہے اوسکو کیا
ملیگا فرمایا کچھہ نہین پھر تین بار اوسنے یہی پوچھا ہر بار یہی جواب دیا کہ لا شئ له پھر فرمایا
ان الله لا يقبل الا ما كان خالصا وابتغي به وجهه سو ایسے شخص کا اجر باطل
عمل حبط ہوتا ہے باوجودیکہ اوسنے قصد حصول اجر کا کیا تھا مگر جبکہ اوسکے ساتھہ قصد کسب
و ناموری کا بھی ملایا تو وہ عمل اوسکا خالص اللہ کے لئے نہوا اسلئے سارا کیا کرایا اکارت گیا

سند احمد مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا آدمی ارادہ کرتا ہے غزا کا راہ خدا مین اور وہ سامان دنیا کا خواہان ہے فرمایا اوسکو کچہ اجر نہین لوگون کو یہہ بات بہاری معلوم ہوئی اوس شخص سے کہا حضرت سے پہر پوچہہ شاید نہین سمجہے اوس نے پہر وہی کہا آپنے پہر وہی جواب دیا پہر تیسری بار پوچہا پہر وہی ارشاد فرمایا حدیث عبادہ بن صامت مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا من غزا فی سبیل اللّٰہ عز وجل وھو لا ینوی فی غزاتہ الا عقالا فلہ ما نوی رواہ احمد والنسائی سند وسنن مین یعلی بن منیہ سے آیا ہے کہ رسول خدا لشکر روانہ کرتے تہے ایک دن مجہکو ایک لشکر مین بہیجا ایک آدمی خچر پر سوار تہا مینے اوس سے کہا میرے ساتہ چل حضرت نے مجہکو ایک لشکر مین بہیجا ہے اوسنے کہا مین تمہارے ساتہہ نجاؤنگا جب تک کہ تین دینار دینا نکہو مینے کہا اچہا جب مین غزوہ سے پہر کر آیا یہہ ذکر حضرت سے کیا فرمایا لیس لہ من غزاتہ ھذہ ومن دنیاہ واٰخرتہ الا ثلثۃ دنانیر سنن ابو داؤد مین ہے کہ ابن عمرو نے کہا اے رسول خدا خبر دو مجہے غزوہ سے فرمایا اے عبد اللہ اگر قتال کریگا تو صابر ومحتسب ہوکر تو اوٹہاویگا تجہکو اللہ صابر محتسب اور اگر قتال کریگا تو مکاثر و مُرائی ہوکر تو اوٹہاویگا تجہکو اللہ مکاثر مرائی یا عبد اللّٰہ علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللّٰہ علی تلک الحال ؀

فصل

چوتہی وجہ یہہ ہے کہ محبت دنیا درمیان بندہ کے اور درمیان عمل نافع فی الآخرۃ کی معترض ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اوس عمل سے بسبب اس محبوب کے مشغول ہوجاتا ہے لوگ اس امر مین کئی طرح پر ہین ایک وہ جنکو اونکا محبوب ایمان وشرائع سے باز رکہتا ہے دوسرے وہ جنکو وجبات خالق وخلق سے مشغول کردیتا ہے ظاہراً وباطناً ساتہہ اوسکے قیام نہین کرتے تیسرے وہ جنکا محبت اوسکا اکثر واجبات سے روکدیتا ہے چوتہے وہ جنکو ایک واجب سے بسبب کسی عارض التحصیل کے

شاغل کرتا ہے گو اور واجب کے ساتھ قائم ہوں پانچوین وہ کہ جنکو قیام بواجبات ایسے وقت
مین باز رکھتا ہے کہ اوس وقت اوسکا کرنا چاہیے تہا اسلیے وہ تفریط وقت دیگر مستوق مین کرتا
ہے چھٹے وہ کہ اونکو عبودیت قلبیہ واجبات مین اور تفریغ دل سے وقت اداکے واسطے خداکے
باز رکھتا ہے ظاہر مین تو اونہون نے اوسکو کیا مگر باطن مین نہین کیا دنیا کے عشاق و دوستداروں
مین یہہ بات کہان ہوتی ہے نادرا ہوتی ہے **ف** اقل درجات حب دنیا یہہ ہے کہ وہ محبت
اعظم سعادت سے باز رکھتی ہے وہ سعادت یہہ تہی کہ دل واسطے محبت خدا کے زبان واسطے
ذکر اللہ کے خالی ہوتا دل و زبان دونون اللہ کے لیے جمع ہوجاتے سو عشق و دوستی دنیا
کی مضر آخرت ہے جسطرح کہ محبت آخرت کی مضرت دنیا ہے اس مقدمہ مین ایک حدیث مرفوع آئی ہے
من احب الدنیا اضر باخرته ومن احب اخرته اضر بدنیاه فاثروا ما یبقی
علی ما یفنی

فصل

پانچوین وجہ یہہ ہے کہ محبت دنیا کی اکبر کو عبد بنا دیتی ہے ترمذی مین حدیث انس بن مالک سے
آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا من کانت الآخرة همه جعل الله غناه فی قلبه وجمع له شمله واتته
الدنیا راغمة ومن کانت الدنیا همه جعل الله فقره بین عینیه وفرق علیه شمله
ولم یاته من الدنیا الا ما قدر له +

فصل

چھٹی وجہ یہہ ہے کہ محب دنیا کا سب سے زیادہ عذاب مین ہوتا ہے تینون دورہ مین معذب
رہتا ہے دنیا کی تحصیل و سعی و منازعت اہل دنیا ایک عذاب سخت ہے پھر برزخ مین رنج و حسرت
اوسکی فوت کا ایک دوسرا عذاب ہے کیڑے مکوڑے زمین کے جسم کو لگ جاتے ہین پھر جب اللہ

ملیگا تو معذب ہوگا قال تعالےٰ فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم انما یرید اللہ لیعذبھم بہا فی الحیاۃ الدنیا وتزھق انفسھم وھم کافرون بعض سلف نے کہا ہے ایک عذاب جمع دنیا کا ہے پہر جان نکلنے کا اوسکی محبت مین اور وہ کافر ہوئے بسبب منع حق خدا کے اوس مال مین ؛

فصل

ساتوین وجہ یہہ ہے کہ عاشق ومحب دنیا جسنے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہے نادان ترین خلق اور رکیک ترین عقل ہے اسلیئے کہ اوسنے خیال کو حقیقت پر خواب کو بیداری پر سایہ زائل کو نعیم مقیم پہ دار فانی کو دار باقی پہ اختیار کیا ہے حیات ابد عیش ارغد کو اوس حیات سے فروخت کیا ہے جو احلام نوم یا ظل زائل ہے ع ان اللبیب بمثلہا لا یخدع **حکایت** ایک اعرابی پاس ایک قوم کے گیا تہا اوسکو اونہون نے کہانا کہلایا پہر ایک خیمہ کے سایہ مین بٹہایا جب وہ سو گیا تو خیمہ اوکہاڑا اوسکو دہوپ لگی چونک اوٹھا ہوشیار ہوکر کہنے لگا ؎

لمستمسک منہا بحبل غرور		وان امرء دنیاہ اکبر ہمہ

بعض سلف یہہ شعر پڑہا کرتے تہے ؎

ان اغترارًا بظل زائل حمق		یا اھل لذات دنیا لا بقاء لہا

یونس بن عبدالاعلی کہتے ہین دنیا کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص سو جاوے پہر خواب مین مکروہ ومحبوب چیز دیکہی ناگہان آنکہہ کہل گئی کچہہ نہ دیکہا لیث نے کہا ہے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دنیا کو خواب مین ایک بڑہیا کی صورت مین دیکہا جسپر ہرطرح کی زینت تہی اوس سے کہا تو نے کتنے شوہر کیئے ہین کہا بیشمار ہین اونکو گن نہین سکتی پوچہا وہ سب تجہکو چہوڑکر مرگئے یا سبنے تجہکو طلاق دیدی کہا بلکہ سبکو مینے قتل کیا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بؤسًا لازواجک الباقین کیف لا یعتبرون بازواجک الماضین تو تو ایک ایک کو مارتی ہے اور وہ تجہہ سے حذر نہین کرتے

اری اشقیاء الناس لا یسأمونہا		علیٰ انہم فیہا عراۃ وجوع
اراہا وان کانت تحب کانہا		سحابۃ صیف عن قلیل تقشع

ف اشبہ اشیار دنیا سے سایہ ہے خیال کرتے ہین کہ اوسکے لئے حقیقت ہی وہ ٹہیرا ہوا ہے حالانکہ تقلص و انقباض مین ہی آدمی اوسکے پیچہے جاتا ہے کہ اوسکو پالیوے مگر اوس تک نہین ہوپنچتا اشبہ اشیار ساتھہ دنیا کے سراب ہے جسکو پیاسا پانی سمجہتا ہے جب اوسکے پاس آتا ہے کچہہ نہین پاتا وہان اوسنے اللہ کو پایا اللہ نے پورا حساب اوسکا اوسکو سمجہا دیا اللہ سے سریع الحساب پہر اشبہ اشیار بدنیا خواب ہے آدمی نیند مین محبوب مکروہ چیز دیکہتا ہے جب جاگتا ہے جانتا ہے کہ کچہہ حقیقت نہ تہی پہر اشبہ اشیار بدنیا عورت پیر سال بدصورت کریہ منظر ہے جسنے بہت سے ازواج کو دہوکا دیا ہے خضاب کے لئے طرح طرح کا بناو کیا ہے ہر قبح کو چہپایا ہے جسکی آنکہہ نے ظاہر سے تجاوز نہ کیا وہ اوسکے فریب مین آگیا طالب نکاح ہوا اوسنے کہا میرا مہر ہی نقد آخرت ہے ہم دو سوتین مین یکجا جمع نہین ہوسکتین خاطب نے عاجل کو اختیار کر لیا کہا وصل حبیب پر کیا گناہ ہے جب منہہ پر سے گہونگٹ ہٹا یا ازار کہولی دیکہا تو ہر آفت و بلا تہی کسی نے طلاق دی آرام پایا کسی نے رہنا پسند کیا ساری رات عرس کی عویل و صیاح یعنی فریاد و فغان مین گزری مؤذن نے رؤس خلائق پر یہہ اذان دی حی علی خیر الفلاح جو اوسکے مجتہد و مثیلے تہے وہ اوٹہہ کہڑے ہوئے رات دن صبح شام اوسکو طلب کیا فلم یحمد القوم السری عند الصباح یعنی جب صبح ہوئی تو وہ رات کا چلنا پسند نہ آیا ہ

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت		کہ باکہ باختۂ عشق درشب دیجور

شکار کرنے کو اوڑے تہے لکن جب پہر کر آئے تو بازو ٹوٹ گیا تہا اوسکے دام مین پہس کر بہگئے ذابح کے حوالہ کر دیئے گئے ع شکار کرنے کو آئے شکار ہوکے چلے ٭ ابن عباس نے کہا ہے دنیا کو دن قیامت کے صورت مین ایک بڑہیا کی لاوینگے نہایت بدصورت نیلی آنکہین دانت نکلے ہوئے بدہیئت وہ خلائق پر جہانکے گی کہین گے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہین گے نعوذ باللہ اسکی پہچان سے

کہا جاویگا یہہ وہی دنیا ہے جسپر تم آپسمین لڑتے جھگڑتے قطع رحم کرتے حسد وبغض برتتے تہے فریب کہاتے تہے پہر اوس بڑہیا کو جہنم مین پہینکدینگے وہ کہیگی اے رب میرے تابعدار میرے گروہ والے کہان ہین اللہ فرماویگا الحقوابہا اتباعہا واشیاعہا رواہ ابن ابی الدنیا **حکایت**

ابو العلانے کہا مینے دنیا کو خواب مین دیکہا ایک عجوز پیرانہ سال بڑی عمر کا پایا ہرطرح کی آرایش دنیا کیے ہوئے تہی لوگ اوسپر عاکف تہے اوسکی طرف نظر کرتے تہے مین بہی آیا اوسکو مینے دیکہا اور اون لوگون کے دیکہنے سے طرفا اوسکے اور توجہ کرنے سے اوسپر تعجب کیا پوچہا تو کون ہے کہا توجہے نہین پہچانتا مینے کہا نہین کہا مین دنیا ہون مینے کہا اللہ تیرے شر سے بچائے کہا اگر تو چاہتا ہے کہ میری شر سے بچے تو تو درہم کو دشمن رکہہ رواہ ابن ابی الدنیا اسیطرح ابو بکر بن عیاش نے دنیا کو ایک بدشکل بوڑہی عورت کی صورت مین دیکہا کہ تالی بجاتی ہے لوگ اوسکے پیچہے دوڑے جاتے ہین ناچتے ہین تا آخر قصہ اس قصہ کا ترجمہ اسجگہہ اسلیے نہین کیا گیا کہ اصل عبارت کتاب منقول عنہ غلط وساقط تہی جسکو صحیح نسخہ ملے وہ ترجمہ کرکے شامل کردے ؁

فصل

دنیا کی تمثیل منام سے دی ہے عیش دنیا کی حلم سے موت کی بیداری سے دوسری تمثیل کہیتی سے سل کی بیج سے حصاد کی یوم معاد سے تیسری تمثیل اوس گہر سے جسکے دو دروازے ہون ایک سے آویں اور لوگ آوین دوسرے دروازے سے جاوین چوتہی تمثیل سانپ سے کہ ہاتہہ پہیرنے مین نرم چکنا ہے رنگ مین اچہا ہے مگر کاٹنا اوسکا موت ہے پانچوین تمثیل طعام مسموم سے کہ کہانے مین مزہ دار خوشبو مین اچہا جسنے اوسکو بقدر حاجت کہایا وہ بچگیا جسنے زیادہ تناول کیا وہ مرگیا چہٹی تمثیل اوس طعام سے دی ہے جو معدہ مین ہوتا ہے کہ جب اعضانے اوسکو بقدر حاجت لیلیا اب حبس اوسکا قاتل یا موذی ہے جب تک باہر نہ نکلے آرام نہین ساتوین تمثیل عورت سے ہے جو اقبح نسا رہو آنکہون پہ نقاب ڈالکر لوگون کو فتنہ مین ڈالتی ہے اپنے گہر بلاتی ہے

جب وہ گہر مین آئے نقاب اوٹہا دیا چہرہ دکہایا کہا یہین رہو بسو تہر چہری سے ذبح کرکے کسی
گڑہے مین پہینکدیا یہہ دنیا مردار ہمیشہ سے اپنے عشاق پر مسلط ہے اُسکا کام اونکے ساتہہ
قدیماً وحدیثاً یہی ہے تعجب تو اس بات کا ہے کہ اپنے اخوان کو دیکہتے ہین کہ اوفتادہ وجان دادہ
ہین طرح طرح کے آفات اونپر نازل ہوتے ہین سعدا او نہین مصارع مین تنافس کرتے ہین
قال تعالے وسکنتم فی مساکن الذین ظلموا وتبین لکم کیف فعلنا بہم وضربنا لکم
الامثال دنیا کی تمثیل مین جو مثال اللہ پاک نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے وہ اوپر
خوب ہی منطبق ہے ف جب دنیا کی حالت وگت یہہ ٹہیری تو تقلل اوس سے اور زہد اوسین
بہتر ہے استکثار و رغبت سے تہہ تو معلوم ہے کہ رغبت دنیا کی ساتہہ رغبت خدا و دار آخرت
کی کبہی جمع نہین ہوسکتی ہے تہہ دونون رغبتین بہلا کہین ایکمکان مین ساکن ہوسکتی ہین ضرور
ہی ایک رغبت دوسریکو اوس جگہہ سے نکالدیگی اور آپ اکیلی ہو کر رہیگی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی اور عدو اللہ کی دختر نزدیک ایک شخص کے کبہی جمع نہین ہوسکتین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مفاتیح کنوز دنیا کو عرض کیا تہا نہ لیا اگر لیتے تو اشکر خلق ہوتے
مگر ایک دن کی سیر شکمی اور دوسرے دن کی گرسنگی کو پسند کیا خزائن کو نہ لیا ف لوگ بعد رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار قسم ہوگئے ایک وہ جنہون نے ارادہ دنیا کا نکیا نہ دنیا نے اونکا
ارادہ کیا جیسے صدیق رضی اللہ عنہ اور جو کوئی اونکی راہ پر چلا دوسرے وہ جنکو دنیا نے چاہا
مگر اونہون نے دنیا کو نچاہا جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور جو کوئی اونکی راہ پر چلا تیسرے
وہ جنہون نے دنیا کو اور دنیا نے اونکو چاہا جیسے خلفاء بنی امیہ اور جو کوئی سالک اونکے مسلک
پر ہوا سوا عمر بن عبدالعزیز کے کہ دنیا نے اونکو چاہا مگر اونہون نے دنیا کو نچاہا چوتہے وہ جنہون
نے دنیا کو چاہا مگر دنیا نے اونکو نچاہا جیسے وہ شخص جسکے ہاتہہ کو اللہ نے دنیا سے فقیر و خالی رکہا
لکن اوسکے دل مین محبت دنیا کی بسی ہوئی ہے اور جمع دنیا سے اوسکا امتحان لیا ان ہر چہار
اقسام مین قسم اول والے افضل ہین اور قسم ثانی اسلیئے افضل ہوئی کہ اوسنے ارادہ دنیا کا نکیا

پس ملحق بقسم اول ٹھیرے ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ ایسا
عمل بتاؤ کہ جب مین وہ کام کرون تو مجھکو اللہ اور سب لوگ دوست رکھین فرمایا زہد کر دنیا مین
اللہ تجھکو دوست رکھیگا زہد کر اوس چیز مین جو لوگون کے ہاتھہ مین ہے دوست رکھین گے تجھکو
لوگ پس اگر زنا افضل ہوتی تو حضرت اوسیکو بتاتے اللہ نے قتال کفار کو مشروع کیا لکن رہبان
کے قتل کرنے سے روکا اسلیے کہ وہ دنیا سے کنارہ کش ہین زاہد ہین اسیلیے یہہ سنت جاری ہے
کہ اونکو نہین مارتے ہین نہ اونسے جزیہ لیا جاتا ہے حالانکہ وہ اعدا خدا و رسول و دین ہین
اس سے معلوم ہوا کہ زہد کا مرتبہ نزدیک خدا کے بڑا ہے اسیلیے حکمت الٰہی شریعت حقہ مین یون
مقرر ہے کہ عقوبت واجد کی اعظم تر ہوتی ہے عقوبت فاقد سے زانی محصن کی سزا رجم ہے غیر محصن
کی سزا تازیانہ و تغریب ہے اسیطرح ثواب فاقد کا ثواب واجد سے اعظم تر ہوتا ہے بھلا کہین
اللہ کے لیے ذلت و شکستگی و خضوع و تجرع تلخی و تحمل بار و مشقت فقر اختیار کرنا برابر عزت و
ولذت و صولت و تمتع لذاذت و مباشرت حلاوت غنا کے ہوسکتا ہے اللہ دیکھتا ہے کہ فقرا متحمل
تلخی فقر و صبر کے ہین تعمدا اپنے رب سے راضی ہین تو کہان اجر مشقت مجاہدین کا اور کہان
عبادت اونکی جو امن و دعت و راحت مین ہین کیونکر وہ دونون امر یکسان ہوسکتے ہین کہ
ایک اونمین کا جنت کا غلاف ہو دوسرا جہنم کا غلاف کیونکہ اصل شہوات طرف سے مال کے ہوتے
ہین اور اصل مکارہ طرف سے فقر کے فقیر بیچارے کو کبھی چھٹکارا مضض فقر و گرسنگی و برہنگی و
حاجت و آلام فقر سے نہین ہوتا ہے ہر امر انمین سے کفارہ سئیات کا ہے یہہ زیادہ ہے اجر
اعمال بر پر جسمین اغنیا بھی شریک ہین فقرا اسبات مین اغنیا سے ممتاز رہے کہ کفارہ سئیات
کا بھی ہوا اور انفاق و صدقہ و نفع متعدی جسمین اغنیا فقیر سے ممتاز ہین اوسمین فقیر کو بھی
ایک راہ اونسے ملحق ہونیکی اور مثل اونکے اجر پانے کی حاصل ہے وہ یہہ ہے کہ اللہ اونکی نیت
کو جانتا ہے کہ اگر اونکی سی غنا فقرا کو دیجاویگی تو وہ بھی وہی فعل کرینگے جو اغنیا کرتے ہین
فقیر کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی مثل غنی کے اعمال صالح مین صرف کرتا سو وہ اس نیت سے اونکے

مین برابر ہنی کے ہٹیرتا ہے جسطرح حدیث صحیح مین نزدیک امام احمد و ترمذی کے ابو کبشہ انماری سے مرفوعاً آچکا ہے **ف** فقیر دنیا مین بمنزلہ ایک قیدی کے ہے اسلئے کہ ممنوع ہے وصول سے طرف لذات و شہوات کے اور غنی اس سجن سے متخلص ہے حضرت نے فرمایا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر ہین غنی اگرچہ انکو داعی غنا و طغیان غنا سے سجن مین نرسے بلکہ اوسکو میدان شہوات مین چہوڑ دے تو دنیا اوسکے لئے جنت ہوجاتی ہے فضل جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ مشابہ اوس فقیر کے بنے جو قید فقر و سجن فاقہ مین گرفتار ہے اللہ پاک نے اوسکی مذمت کی ہے جسکو طیبات حیات دنیا مین عجلت سے ملگئے وہ عوض ہوئے طیبات آخرت کے یا منقص اوسکے بخلاف اوس شخص کے جسنے استعمال طیبات آخرت کا کیا دنیا مین اوسسے باز رہا حضرت کے سامنے لوزکے ستو لائے تھے اوسکو نہ پیا فرمایا یہہ شراب مترفین کی ہے حسن بصری سے کہا تہا دو آدمی ہین ایک تارک دنیا ہے دوسرا مکتسب دنیا مگر صدقہ دیتا ہے کہا مجھکو تارک دنیا محبوب تر ہے **ع**

	ترک دنیا کا سوچ کیا ناسخ		کچہہ بڑی ایسی کائنات نہین	

اسی مسئلہ کا سوال مسیح علیہ السلام سے کیا گیا تہا کہ دو آدمی گزرے ایک خشت زر پہ ایک تو اوسکو چہوڑکر چلدیا کچہہ التفات نکیا دوسرے نے اوسکو اوٹھا لیا صدقہ کیا کہا جسنے التفات نہین کیا وہ افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گزر بہی اوسپر ہوا تہا التفات نفرمایا اگر لیتے تو راہ خدا ہی مین صرف کرتے فقیر فقیہ کو اپنے فقر مین لحاق غنی کا جمع مال مین بسبب اپنی نیت کے ممکن ہے آجر مین برابر ہوتا ہے عدم حساب مین مال پر ممتاز رہتا ہے ثواب مین یکسان ہوا حساب سے بچگیا جسطرح سبق الی الجنۃ مین پانسو برس ممتاز ہے اور غنی سے باعتبار ثواب صبر کے الم و مضاضت فقر پر امتیاز رکہتا ہے حدیث ابو کبشہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین مین قسم کہا کر اونکا ذکر تمسے کرتا ہون تم یاد رکہو ایک یہہ کہ کم نہین ہوتا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے دوسرے صبر نہین کرتا کوئی بندہ کسی مظلمہ پر مگر زیادہ

کرتا ہے اللہ عزت اوسکی تیسرے نہین کہولتا کوئی بندہ دروازہ سوال کا مگر کہولتا ہے اللہ
اوسپر دروازہ فقر کا پہر فرمایا دنیا واسطے چار آدمیون کے ہے ایک وہ شخص جسکو خدا نے
مال وعلم دیا وہ اللہ سے ڈرتا ہے صلہ رحم کرتا ہے مال مین اللہ کا حق جانتا ہے یہہ شخص
نزدیک اللہ کے افضل منازل مین ہوگا دوسرا وہ شخص کہ اوسکو اللہ نے علم دیا ہے مال
نہین دیا وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بہی فلان شخص کیطرح کام کرتا ان دونون
کا اجر نزدیک اللہ کے برابر ہے تیسرا وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا ہے علم نہین دیا وہ اپنے
مال کو آندہا دہند بغیر علم کے صرف کرتا ہے نہ اللہ سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحم کرتا ہے نہ اللہ کا کچہہ حق
اوسمین پہچانتا ہے یہہ شخص اخبث منازل مین نزدیک خدا کے ہوگا چوتہا وہ شخص ہے جسکو نہ
مال دیا ہے نہ علم وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین مثل فلان کے خرچ کرتا وہ بسبب
اپنی اس نیت کے گناہ مین برابر ہے رواہ احمد سو غنی کو اوسکے غنا سے باوجود تخلف کے کچہہ
نفع نہوا اور فقیر کو ہمراہ حسن نیت کے کچہہ نقصان فقر سے نہ پہونچا ففی ھذا البیان کفاف شاف
فی المسئلۃ حاکم بین الفریقین وباللہ التوفیق ؂

باب ۲۴ بیان مین حجج اغنیاء کے کتاب وسنت وآثار وعقل سے

اغنیاء نے کہا اے فقیرو تم نے تو بہیر سوار وپیادہ ادلہ سے خوب چڑہائی کی ہم جانتے ہین کہ
تمہارے پاس مثل اسکے یا زیادہ اس سے لشکر براہین وادلہ کا موجود ہے لکن تمنے درمیان
تطویل واختصار کے توسط کیا اور یہہ سمجہ لیا کہ اس لشکر نے تمہارا فیصلہ فضل اہل یسار پر کردیا
سواب ہم بہی محاکمہ اس معاملہ کا اوسی سے کرتے ہین جسکی طرف تمنے کیا تہا اور اپنی بضاعت اوسی
پر عرض کرتے ہین جسکے سامنے تم نے پیش کی تہی آپنی تمہاری دلیلین میزان شرع وعقل مین کہتے
ہین اب ظاہر ہوجاویگا کہ فاضل کون ہے اور مفضول کون لکن ہمارے درمیان مین سے
اوس شخص کو نکالدو جو تشبہ ہے ساتہہ فقراء صادقین صابرین کے اور اوسکا سا لباس

پہنتا ہے مگر دل اوسکا سخت حریص ہے دنیا پر نہایت بخیل ہے اوسپر دور تر ہے فقر سے منتظر فقر
بسطن حرص ہے اللہ سے غافل ہوئی کا متبع امر معاد مین مفرط ہے اوسنے زینت فقر کو ایک صناعت
ٹھیرایا ہے لوگونسے تحلّی کو ایک بضاعت بنایا ہے یا فقیر حاجتمند ہے بفقر اضطراری نہ اختیاری
زہد اوسکا زہد اخلاص ہے نہ زہد رغبت فی اللہ و فی الدار الآخرہ یا ایسا فقیر ہے کہ زبان
قال وحال سے شاکر ہے مگر اپنے رب سے اوس فقر مین راضی نہین ہے بلکہ اگر اوسکو کچھہ دیا جاوے
تو خوش ہو نہ دیا جاوے تو خفا ہو شدید اللہف ہے دنیا پر کثیر الحسرۃ ہے اوسپر باوجودیکہ
افقر ناس ہے دنیا سے مگر راغب تر ہے دنیا مین دنیا بڑی زاہد ہے اوسمین اسیطرح اوس
صاحب ثروت کو ہمارے بیچ مین سے نکالڈالو جو جموع منوع مکاثر بمال مستاثر دولت ہے
دنیا کو اوسنے اپنے دانتون سے پکڑا ہے ہاتھون سے تھاما ہے زیادت مال پر خوش ہوتا ہے
نقصان پر رنج کرتا ہے دل اوسکا دنیا سے مشغوف ہے وہ تحصیل مال پر ملہوف ہے اگر کام
خرچ کرنے کا پڑتا ہے تو تھوڑا خرچ کرتا ہے اور اگر ایثار کا وقت آتا ہے تو بھاگ نکلتا ہے اسلیے
ان دونون قسم کو خارج کر کے سابق طائفتین سادات فریقین مین گفتگو ہے جنھون نے اپنے
ایمان واحوال سے اللہ ودار آخرت کیطرف سبقت کی ہے اعمال واموال سے قرب خدا مین
منافست بجا لائے ہین دل اونکے عاکف ہین اللہ پر ہمتین اونکی سابق ہین طرف خدا
کے اونمین کا غنی فقیر کو دیکھکر سبقت طرف عمل صالح کے کرتا ہے تا کہ اوس سے جا ملے اونمین
کا فقیر غنی کو دیکھکر اعمال واقوال وصبر وزہد مین مثل انفاق غنی کے طاعت خدا مین برابر یا زیادہ
ہوا چاہتا ہے یہی ہین وہ اخوان ہمارے جنکی تفضیل مین لوگون نے گفتگو کی ہے کہ کسکا درجہ
انمین اعلی ہے تر ہے وہ دو قسم کے لوگ اونمین یہہ بات دیکھی جاتی ہے کہ کون اونمین تحت
واسفل ہے دوسرے سے عذاب وعقاب مین اعاذنا اللہ منہ ف جب یہہ بات معلوم ہو گئی
تو اب سنو کہ اللہ نے اپنی کتاب عزیز مین بعض اعمال کی مدح کی ہے اون عمل والون پر
ثنا فرمائی ہے وہ اعمال بغیر غنا کے حاصل نہین ہوتی جیسے زکوٰۃ وانفاق کرنا وجوہ خیر مین

اعمال برّ مین غزا کرنا مال سے راہ خدا مین تجہیز کرنا غزاۃ کا اعانت کرنا محاویج کا فک کرانا رقاب کا اطعام طعام کا بزمانۂ قحط اب کہان صبر فقیر کا اور کہان خوشی اوس بلہون کی جو مرنے کو بیٹہا ہے وقت فریاد رسی و نصر غنی کے اوسکے نفع وتخمصہ مین کہان صبر فقیر کا اور کہان نفع غنی کا اوس مال سے جسکو نصرت دین و اعلا رکلمۃ اللہ وکسر اعدار مین صرف کیا ہے کہان صبر ابوذر کا فقر پر اور کہان شکر صدیق کا خرید کرنے مین معذبین فی اللہ کے اور آزاد کرنے مین اونکے اور نصرت کرنا اسلام کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ما نفعنی مال احد ما نفعنی مال ابی بکر بہلا کہان صبر اہل صفہ کا اور کہان انفاقات عظیمہ عثمان بن عفان کے جنکے حق مین حضرت نے فرمایا ہے ما ضر عثمان ما فعل بعد الیوم پہر فرمایا غفر اللہ لک یا عثمان ما اسررت وما اعلنت وما اخفیت وما ابدیت او کما قال ف قرآن پاک مین تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی ثنا اللہ نے فقرار صابرین پر کی ہے مثل اوسکے اضعاف مضاعف اوسکے منفقین پر فرمائی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ شہادت دی ہے کہ ید علیا بہتر ہے ید سفلی سے ید علیا معطیہ ہوتا ہے ید سفلی سائل ہے اللہ نے جہان اور نعمتین اپنے رسول پر گنی ہین اونہین ایک نعمت غنا کی بعد فقر کے بہی شمار کی ہے فقر حالت اولی تہی غنا حالت اخری ہے اللہ ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک حال سے طرف دوسرے حال خیر کے نقل فرماتا تہا تفسیر کریمۂ وللآخرۃ خیر لک من الاولی مین کہا ہے کہ مراد دونون حالتین ہین یعنی تمہاری ہر حالت مابعد بہتر ہے حالت ماقبل سے اسلئے بعد اسکے یہہ فرمایا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی اس آیت مین عطار دنیا وآخرت دونون داخل ہین غنا ہمراہ شکر کے زیادت فضل ورحمت ہے اللہ اپنی رحمت کے ساتہہ جسکو چاہے مختص کرے وہ بڑا فضل والا ہے اغنیار شاکرین سبب ہین طاعت فقرار صابرین کے کیونکہ فقرار کو اغنیار سے تقویت ملتی ہے اغنیار اونپر صدقہ وخیرات واحسان وانعام کیا کرتے ہین ہر طرح کی اعانت وہمدردی سے پیش آتے ہین اسلئے اونکو بڑا حصہ ہے اجور فقرار سے جو حصہ فقرار سے کہین زیادہ

سبب انفاق و بذل کے بلکہ طاعات فقرا رگو یا انہین کی بدولت ہوتے ہین صحیح ابن خزیمہ مین
سلمان فارسی سے مرفوعاً ذکر رمضان مین آیا ہے کہ جو کوئی کسی صائم کو افطار کراتا ہے تو اوسکے
گناہ بخشے جاتے ہین اوسکی گردن آگ سے آزاد ہوتی ہے اوسکو برابر اجر صائم کے ثواب ملتا
ہے صائم کے ثواب سے کچھ کم نہین ہوتا غرضکہ غنی شاکر اپنے صوم کا اور فقیر کے صوم کا اجر پاتا
ہے غنی کے لئے اگر اور کچھ فضل نہوتا مگر یہی صدقہ جو اعمال پر تفاخر کریگا تو یہی فخر کافی تھا حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اعمال صالحہ باہم مباہات کرتے ہین صدقہ کہتا ہے مین
تم سب مین افضل ہون رواہ النضر بن شمیل ف صدقہ رد تا یہ ہے درمیان بندہ
اور درمیان نار کے جو شخص اخلاص واسرار سے صدقہ دیتا ہے وہ قیامت کو سایۂ عرش
مین ہوگا حدیث عقبہ بن عامر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے ان الصدقۃ
لتطفی علی اھلہا حر القبور وانما یستظل المؤمن یوم القیامۃ فی ظل صدقتہ
رواہ عمرو بن الحارث دوسرا لفظ یہ ہے کل امرئ فی ظل صدقتہ حتی یقضی
بین الناس یزید بن ابی حبیب کہتے ہین کہ ابو الخیر پر کوئی دن نہ آتا مگر وہ کچھ نہ کچھ صدقہ
دیتے اگرچہ ایک پارۂ نان خشک کا یا ایک گٹھا پیاز کا ہوتا حدیث معاذ مین مرفوعاً آیا ہے
صدقہ بجھاتا ہے خطا کو جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے انس مرفوعاً کہتے ہین باکروا بالصدقۃ
فان البلاء لا یتخطی الصدقۃ حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جب صدقہ دیتا ہے کوئی شخص کسب طیب سے اور اللہ قبول نہین کرتا مگر طیب کو
تو لیتا ہے اوسکو اللہ اپنے داہنے ہاتھ مین پھر پالتا ہے اوسکو واسطے ایک تمہارے کے جسطرح کوئی
آدمی اپنے بچۂ اسپ یا بچۂ شتر کو پالتا ہے یہانتک کہ وہ مثل ایک بڑے پہاڑ کے ہوجاتا ہے
رواہ البیہقی دوسرا لفظ اسی حدیث کا نزدیک بیہقی کے یون ہے حتی ان التمرۃ او اللقمۃ
لتکون اعظم من احد یعنی ایک دانہ کھجور یا ایک لقمہ کوہ احد سے زیادہ بڑا ہوجاتا ہے
ف محمد بن منکدر نے کہا ہے موجبات مغفرت سے ایک کھانا کھلانا بھوکے مسلمان کا ہے یہ بات

فضل صدقہ

صدقہ روزانہ

کئی طرح سے مرفوعاً آئی ہے اور جبکہ اللہ نے اوس شخص کو بخشدیا جسنے ایک پیاسے کتے کو پانی
پلایا تھا تو پھر جو کوئی کسی بہوکے انسان کو کہلاتا پیاسے کو پلاتا ننگے کو پہناتا ہے اوسکے اجر کا
کیا ٹھکانا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم بچو آگ سے آدہی کہجور ہی دیکر
اگر نپاؤ تو اچھی بات ہی کہو اس حدیث مین کلمہ طیبہ کو عوض صدقہ کے رکہا ہے اوس شخص کے
لئے جو قدرت صدقہ کی نہین رکہتا ہے پھر کہان لذت صدقہ واحسان کی جو مسکین کے دلکو
خوشی پہونچاتی ہے تقویت دیتی ہے اور وہ محبت وتعظیم متصدق کی جسکو اللہ قلوب عباد
مین ڈالتا ہے اور جو دعا اوسکو ملتی ہے اور جو ثنا اوسپر ہوتی ہے اور جو مسرات اونپر
داخل ہوتے ہین اور کہان اجر صبر کا فقر پر مانا کہ فقیر صابر کو اجر عظیم ملیگا لکن اجر کے درجات ہین
نزدیک اللہ کے صدقہ واحسان وعطا وصف ہے رب سبحانہ کا بڑا محبوب اللہ کو وہی شخص
ہوتا ہے جو متصف ہے ساتھہ کسی صفت آلہی کے جسطرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے الخلق عیال اللہ فاحبهم الیه انفعهم لعیاله اللہ نے اصناف سعدا کا ذکر کیا
ہے اونمین شروع انہین متصدقین سے فرمایا ہے فقال ان المتصدقین والمتصدقات
واقرضوا اللہ قرضا حسنا یضاعف لهم ولهم اجر کریم والذین امنوا باللہ ورسله
اولئک هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم یہہ سب اقسام ہین اہل
سعادت کے انہین صدقہ دینے والون کو سب پر مقدم کیا ہے خواہ مرد ہون یا عورت صدقہ مین
وہ فوائد ومنافع ہین جنکو سوا اللہ کے کوئی شمار نہین کرسکتا از انجملہ یہہ ہے کہ بری موت سے
بچاتا ہے بلا کو دور کرتا ہے یہانتک کہ دافع مظالم بہی ہے ابراہیم نے کہا سلف یہہ خیال کرتے تہے
کہ صدقہ دافع ہے رجل ظلوم سے خطا کو مٹاتا ہے مال کو نگاہ رکہتا ہے رزق کو کہینچتا ہے جی کو
خوش کرتا ہے اللہ پر اعتماد وحسن ظن کو واجب کرتا ہے جسطرح کہ بخل بدگمانی ہے ساتھہ اللہ کے
شیطان کو خوار کرتا ہے نفس کو پاک کرتا ہے مال کو بڑہاتا ہے بندہ کو اللہ وخلق کا دوست
بناتا ہے ہر عیب کو چہپاتا ہے جسطرح کہ بخل ہر نیکی کو پوشیدہ رکہتا ہے صدقہ عمر بڑہاتا ہے

لوگون کی دعائین لیتا ہے اپنے صاحب سے عذاب قبر کو دور کرتا ہے قیامت کے دن سر پر سایہ
ہوتا ہے اللہ کے آگے شفاعت کرتا ہے شدائد دنیا و آخرت کو ہلکا کر دیتا ہی سارے اعمال بر
کیطرف بلاتا ہے غرضکہ فوائد صدقات و منافع خیرات کے کہین اس سے زیادہ ہین جو اس جگہہ
لکھے گئے ہین ف غنی کو اگر اور کچھہ نفع احسان مین نہو مگر اتنا ہی کہ غنا صفت اللہ کی ہے
اللہ متصف کو بصفت خود دوست رکھتا ہے تو یہی بس ہے کیونکہ اللہ دوستدار ہے ہر علیم
بردبار حیی ستیر کا مومن قوی محبوب تر ہے اللہ کو مومن ضعیف سے محب ہے عدل و عفو و رحیم و بر
و کریم کا غنا و جود اوسکی صفت ہے وہ محب غنی جواد ہے فضل نفع متعدی بمال مین اسیقدر
کافی ہے کہ جزا اوسیر جنس عمل سے ہوگی جسنے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا ہے اللہ اوسکو حلۂ جنت
پہناویگا جسنے کسی بہوکے کو کھلایا ہے اللہ اوسکو پہل بہشت کا کھلاویگا جسنے کسی پیاسے کو پانی
پلایا ہے اوسکو شراب جنت پلاویگا جسنے کوئی بردہ آزاد کیا ہے اللہ اوسکا ہر ہر عضو عوض
ہر ہر عضو آزاد کے آگ دوزخ سے آزاد کریگا یہانتک کہ شرمگاہ اوسکے عوض شرمگاہ عتیق
کے جسنے آسانی کی ہے کسی نادار پر آسانی کرتا ہے اللہ اوسپر دنیا و آخرت مین جسنے دور کی
ہے کوئی کربت کسی مومن سے منجملہ کرب دنیا کے دور کریگا اللہ کربت اوسکی دن قیامت کے
اللہ عون عبد مین ہے جبتک کہ عبد عون مین اپنے بہائی مسلمان کے ہے ف ہم اسکا انکار
نہین کرتے کہ صبر علی الفقر کو فضیلت ہے لاکن کہان وہ فضیلت اور کہان یہہ فضائل وقد
جعل اللہ لکل شیٔ قدرا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طاعم شاکر کو بمنزلۂ صائم صابر
کے ٹہیرایا ہے اور یہہ بات معلوم ہے کہ جب اوسکا شکر متعدی طرف احسان الی الغیر کے ہوگا
تو ایک درجہ اوسکا اور بڑھ جاویگا ع سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا پ کیونکہ تضاعف
شکر کا بے نہایت ہے بخلاف صبر کے کہ اوسکی ایک حد ہے جس تک وہ رہتا ہے اور یہہ ایک
دلیل مستقل ہے اس مسئلہ کی ایضاح اس دلیل کا یون ہے کہ شکر افضل ہے رضا سے
رضا اعلیٰ ہے صبر سے سو جب شاکر افضل ہوا راضی سے جو افضل ہے صابر سے تو دو درجہ

بڑہکر ہوا صحیحین مین سالم عن ابیہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ نہین حسد مگر دو شخصون پر ایک
وہ جسکو اللہ نے قرآن دیا وہ راتدن اوسکو پڑہتا ہے دوسرا وہ آدمی جسکو مال دیا
وہ راتدن اوسکو خرچ کرتا ہے اس حدیث مین غنامع الانفاق کو بمنزلہ قرآن مع القیام
کے ٹہیرایا حدیث ابو کبشہ انماری مین صراحت ہے اسبات کی کہ صاحب مال جب اپنے مال
مین مطابق علم کے عمل کریگا اللہ سے ڈریگا صلہ رحم فرماویگا اللہ کا حق نکالیگا تو وہ نزدیک
اللہ کے اعلی منازل مین ہوگا یہہ صریح ہے تفضیل مین غنا کے فقیر صادق جب یہہ نیت کریگا
کہ اوسکا سا عمل کرے تو اوسکو بہی اجر اوسکی نیت کا ملیگا کیونکہ غنی و فقیر دونون نے نیت
خیر کی اور جسپر قدرت تہی وہ عمل مین لایا غنی نے نیت کرلی نفاذ اوسکا اپنے عمل سے کیا فقیر عالم
نے نیت کرکے نفاذ اوسکا اپنی زبان سے کیا اس جہت سے اجر مین دونون برابر ٹہیرے لکن اجر
استوا سے اصل اجر مین یہہ بات لازم نہین آتی ہے کہ کیفیت و تفاضل مین بہی دونون
مستوی و برابر و یکسان ہون اسلیے کہ جو اجر عمل و نیت پر ملتا ہے اوسکو مزیت ہوا وسپر
اجر پر جو مجرد نیت پر ہاتہہ آتا ہے مقارن قول ہوتا ہے ایک آدمی نیت حج کی کرے اور اسکے
پاس مال نہو جس سے حج بجا لائے اگرچہ اس نیت پر اوسکو ثواب ملیگا لکن ثواب اوس شخص کا
جسنے حج مع النیۃ کیا ہے اعمال حج بجا لایا ہے زیادہ ہے ثواب پر اوس اگلے شخص کے ف
تو اگر اس بات کا اچہی طرح سمجہنا چاہتا ہے تو قول نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تامل کر
من سال اللہ الشہادۃ صادقا من قلبہ بلغہ اللہ منازل الشہداء وان
مات علی فراشہ اسمین شک نہین کہ جو ثواب شہادت کا مقتول فی سبیل اللہ کو حاصل
ہوا ہے اوسکی کیفیت و صفت زائد ہے اوس ثواب پر جو نری نیت کرنیوالے کو دیا ہے اور
وہ اپنے گہر مین فراش پر مرگیا ہے گو منزلت شہدا کو کیون نہ پہونچے یہان دو باتین ہین
ایک اجر دوسرے قرب سو اگر اصل اجر مین دونون برابر ہوئے تو کیا ہوا وہ اعمال جو
عامل بجا لایا ہے مقتضی ہین اثر زائد قرب خاص کو وہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان تلوار لیکر سامنے آتے ہین تو قاتل
ومقتول دونون جہنم مین جاوینگے کہا قاتل کا جانا تو معلوم ہے بہلا مقتول کیون جاویگا
فرمایا اسلیے کہ اوسنے اپنے صاحب کا قتل کرنا چاہا تہا سو دخول نار مین تو دونون برابر
ہوے لکن اس سے مساوی ہونا اون دونون کا درجہ مین لازم نہین آتا اور نہ مقدار
عذاب مین تو الفاظ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق اونکا دے اور اون الفاظ کو
اونکی جگہہ مین اوتار مراد اوس ارشاد کی تجہکو بخوبی ظاہر ہوجائیگی ایضاح اسکا یہہ ہے کہ
فقراء مہاجرین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکوہ کیا کہا اہل دثور سارے
اجور لیگئے ہماری طرح نماز پڑہتے ہین ہماری طرح روزہ رکہتے ہین اونکے پاس اموال فضول
ہین جس سے حج وعمرہ کرتے ہین غزو وصدقہ بجا لاتے ہین فرمایا کیا نہ سکہاؤن مین تمکو وہ
چیز جس سے تم اپنے سابق کو پالو اور پس بعد پر سابق ہوجاؤ تم سے کوئی افضل نہو مگر وہ جو
تمہارا سا کام کرے کہا ہان فرمایا تسبیح تحمید تکبیر کرو پیچہے ہر نماز کے تینتیس تینتیس ۳۳ بار فقراء
مہاجرین نے پہر آکر کہا کہ ہمارے اخوان اہل اموال نے ہمارا فعل سنا مثل اوسکے اونہون نے
بہی کیا فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء پس اگر مقدار اجر مین بمجرد نیت کے اون سے
مل سکتے تو حضرت یون فرماتے کیا اونہون نے یہہ نیت کی ہے کہ مثل اونکے فعل کے کرین تاکہ
مثل اونکے اجر کے اجر پاوین لکن جبکہ بعوض فوت ثواب صدقہ وعتق وحج وعمرہ کے اذکار کو
بتایا تاکہ بسبب اوسکے برابر اغنیاء کے اجر پاوین تو معلوم ہوا کہ اغنیاء اوپر بسبب انفاق
کے فاضل ہین مگر جبکہ اغنیاء ذکر مین بہی مشارک فقراء ہوئے جسطرح صوم وصلوۃ مین تہے تو
یون خبر دی کہ یہہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اگر واسطے فقراء کے کوئی راہ طرف مساوات
کے ہر طرح پر نیت سے نکل سکتی تو اوسیطرف راہنمائی کرتے فقراء نے کہا یہہ حدیث تو ہماری
حجت ہے اگر حقیقت مین سمجہو اسلیے کہ معنی اس حدیث کے یہہ ہین کہ اگرچہ اغنیاء برابر تمہارے
ہین ایمان واسلام وصلوۃ وصیام مین پہر تمپر فاضل ہین بسبب انفاق کے لکن تکبیر وتسبیح وتہلیل

تمکو اونکے درجہ سے ملحق کردیتی ہے اور تم حسن نیت مین برابر اونکے ہو اسلیے کہ اگر ممکن ہوتا
تو تم بہی اونکی طرح انفاق کرتے اور بعض الفاظ مین اس حدیث کے یون آیا ہے ان اخذ تم
بہ سبقتم من قبلکم ولم یلحقکم من بعدکم یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ اغنیار ملحق
نقرار نہین ہوسکتے ہین گو مثل اونکے قول کے یہہ بہی کہین ذلک فضل اللہ الخ کے یہہ معنی
ہین کہ اللہ کا فضل کچہہ تمہین پر مقصور نہین ہے جسطرح اللہ نے بسبب فقر کے تمپر فضل کیا ہے
اسیطرح جب وہ مثل تمہارے عمل کرینگے تو اونکو بہی اجر دیگا اسمین کچہہ دلالت اس بات پر
نہین ہے کہ وہ تم سے افضل ہین بلکہ مطلب یہہ ہے کہ جو فضل آلہی بسبب ذکر کے تمہارے
شامل حال ہے مثل تمہارے اونکو بہی تناول ہے تمنے فضل سے تخصیص سمجہی اوسکو غیر موضع مین کہا
حالانکہ اوسکے معنی عموم و شمول کے ہین کہ اوسکا فضل عام و شامل ہے اغنیار و فقرار کو
تم اونکو چہوڑکر کسی اور طرف نجاؤ پس اس حدیث مین تفضیل تمہاری ہمپر کہان ہے فضل
اللہ محتمل ہے تین امر کو ایک سبقت اونکی تمپر انفاق مین دوسرے مساوات تمہاری اونسے
فضیلت ذکر مین کچہہ تمہین اونکو چہوڑکر مختص ساتہہ اس فضل کے نہین ہو تیسرے سبقت
تمہاری اونپر طرف جنت کے بمقدار نصف یوم اسکا ذکر اگرچہ اس روایت مین نہین ہے لکن
بعض طرق مین آیا ہے مسند بزار مین ولید بن عمر سے روایت ہے کہ فقرار مہاجرین نے حضرت
سے شکوہ کیا کہ اغنیار ہمپر فاضل ہوگئے ہین ہمارے ان اخوان نے ہماری ہی سی تصدیق کی ہے
ہمارا ہی سا ایمان لائے ہین ہمارا ہی سا روزہ رکہا ہے اونکے پاس اموال ہین جنکو تصدق
کرتے ہین صلہ رحم بجالاتے ہین راہ خدا مین خرچ کرتے ہین ہم مساکین کسی بات پر قدرت نہین
رکہتے فرمایا کیا خبر نہ دون مین تمکو ایسی ایک چیز کی کہ جب تم اوسکو کرو تو مثل اون کے
فضل کے پاؤ تم اللہ اکبر کہو پیچہے ہر نماز کے گیارہ بار الحمد للہ بہی مثل اوسکے کہو لا الہ الا اللہ بہی
مثل اوسکے کہو سبحان اللہ بہی برابر اوسکے کہو تم بہی فضل مثل اونکے فضل کے پاؤگے اونہون نے
یون ہی کیا اسکا ذکر اغنیار سے ہوا اونہون نے بہی اسیطرح کیا فقرار نے پاس رسول خدا صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم کے آکر یہہ حال کہا کہ ان بہائیون نے بہی مثل ہمارے قول کے فعل کیا فرمایا یہہ
اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے آے گروہ فقیرون کے کیا بشارت نہ دون مین تمکو
اسبات کی کہ فقرار مسلمین داخل ہونگے جنت مین قبل اغنیار کے آدہے دن جسکے پانسو برس ہوتے
ہین پہر موسی بن عبیدہ نے یہہ آیت پڑہی وان یوما عند ربك کالف سنة مما تعدون
یہہ حدیث واحد ایک کلام متصل ہے جسکو بطور بشارت فقرا سے ذکر کیا جبکہ اونہون نے مساوات
اغنیار کی اپنے ساتہہ قول مذکور مین بیان کی اشبہ یہہ ہے کہ یہہ فضل راجع ہو طرف سبق
فقرار کے اغنیار پر کہ وہ ساتہہ اس بشارت کے مخصوص ہین گویا کہ یہہ سبق خاص اونہین کے
لئے ہے نہ واسطے غیر کے اگرچہ اغنیار برابر اونکے ہین قول مین اور فقرار برابر اغنیار کے ہین
انفاق مین بسبب نیت کے جسطرح حدیث ابی کبشہ مین پہلے گزر چکا ہے فقرار کو ایک مزیت فقر
کی حاصل ہے اغنیار نے کہا تمنے مبالغہ کیا صرف حدیث مین مقصود حدیث سے اپنی طرف حالانکہ
وہ صریح ہے تفضیل مین ہماری جانب کی اگر انصاف کرو واسطے کہ یہہ قول ذلك فضل اللہ
یوتیہ من یشاء جواب ہے فقرار کی بات کا کہ اہل دثور اجر لیگئے اور ذکر مین مساوی ہوگئے
جسطرح صلوۃ وصوم وایمان مین یکسان تہے باقی رہی مزیت انفاق اوسکے لئے ہمارے پاس
کوئی ایسی چیز نہین ہے جس سے ہم اونکے ساتہہ ملحق ہون اور جو ذکر آپنے ہمکو سکہایا ہے وہ
اونہین ہم سے ملحق ہوگئے ہین اوسوقت حضرت نے یہہ ارشاد کیا تیہہ صریح ہے ہمارے مقصود مین
کیونکہ جب قوم بسبب تحقق سبق بالانفاق کے شکستہ خاطر ہوئی تو اونکے جبر خاطر کے لئے بشارت
سبق الی الجنة بنصف یوم فرمائی کہ یہہ سبق واسطے تمہارے بمقابلہ فوت فضیلت غنا وانفاق
کے ہے لکن اس سے کچہہ رفعت منزلت و درجہ فقرار کے اوپر اغنیار کے لازم نہین آتی وہ ستر
ہزار آدمی جو بے حساب جنت مین جاوینگے اون سے بعض وہ لوگ جو واسطے حساب کے روکے جاوینگے
افضل و اعلی ہونگے درجہ مین اللہ تعالے نے قرآن شریف مین بہت جگہہ مال کا نام خیر رکہا ہے
کقولہ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترك خیرا الوصیة وقولہ تعالے

انه لحب الخیر لشدید۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ الخیر یاتی الا بالخیر شر جو آتا ہے تو اسطرح پر آتا ہے کہ خیر مین معصیت خدا کرے نہ نفس خیر مین واللہ اعلم اللہ نے مال کو قوام الانفس ٹھیرایا ہے اوسکے حفظ کا حکم دیا ہے سفہا کے حوالہ کرنے سے جیسے نساء و اولاد وغیرہم منع کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کی مدح کی ہے نعم المال الصالح مع المرء الصالح سعید بن المسیب نے کہا ہے نہین خیر ہے اوس شخص مین جو مال کا حلال سے جمع کرنا نہین چاہتا اوسکے سبب سے اپنی آبرو یا ہاتھ سے لوگون کے بچاوے صلہ رحم کرے حق دے ابو اسحق سبیعی کہتے ہین سلف سعت کو دین پر عون جانتے تھے محمد بن منکدر نے کہا ہے اچھا عون تقوی پر غنا ہے سفیان ثوری نے کہا مال ہمارے زمانے مین سلاح مومن ہے یوسف بن اسباط نے کہا نہ تھا مال کسی زمانے مین جب سے دنیا پیدا کی گئی ہے نافع تر اس زمانہ سے خیر مثل خیل کے کسیکے لیے اجر ہے اور کسی کے لیے ستر اور کسی پر وزر اللہ نے مال کو سبب حفظ بدن کا کیا ہے بدن کا حفظ سبب ہے واسطے حفظ نفس کے کہ وہ محل ہے معرفت خدا و ایمان باللہ و تصدیق رسل و محبت خدا و انابت بسوے خدا کا پس اس بنیاد پر مال سبب ہے آبادی دنیا و آخرت کا مذموم وہ مال ہے جو وجہ ناجائز سے لیا جاتا ہے غیر حق مین صرف ہوتا ہے مالدار کو اپنا بندہ بنا لیتا ہے اوسکے دل کا مالک بن بیٹھتا ہے اللہ و دار آخرت سے مشغول کر دیتا ہے جب مال وسیلہ ٹھیرا مقاصد فاسدہ کا اور شاغل ہوا مقاصد حسنہ محمودہ سے تو وہ آپ ہی مذموم ہوگا تہہ ذم طرف جاعل کے جاتی ہے نہ طرف مجعول کے جسطرح حضرت نے فرمایا ہے۔ تعس عبد الدرهم تعس عبد الدینار سو درہم و دینار کی مذمت نہین کی ہے بلکہ عباد دراہم و دنانیر کی ذم فرمائی ہے امام احمد نے یزید بن میسرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ماضی نے مال جمع کیا تھا پھر اوسکو بند کر رکھا پھر اپنے جی سے اپنے گھر والون مین کہا اب تو سالہا سال چین کر ملک الموت نے ایک مسکین کی صورت مین آکر دروازہ ٹھونکا گھر والے باہر آئے کہا صاحب خانہ کو بلاؤ کہا بھلا وہ تجھ سے آدمی کے پاس آویگا ذرا تھم کر پھیر وہ آیا

اور دروازہ کہڑکہڑایا اور وہی اگلی بات کہی پہر یہہ خبر دی کہ مین ملک الموت ہون جب اونہے یہہ سنا تو ڈر گیا کہا تم اوس سے نرم بات کرو گہر والون نے کہا بہلا کسی اور کو سوا ہمارے سید کے بیاہتے ہو بارک اللہ فیک کہا نہین پہر اوسکے پاس آکر کہا اوٹھہ تجہکو جو کچہہ وصیت کرنا ہو کرے مین تیری جان قبض کرونگا نکلنے سے پہلے گہر والے چلانے روئے اوسنے کہا صندوق کہولو مال کے برتن کہولو سبکو کہولا وہ مال پر متوجہ ہو کر لعن و دشنام کرنے لگا کہا تو ہی وہ مال ہے جسنے میرے رب کو مجہہ سے بہلا دیا عمل آخرت سے باز رکہا یہانتک کہ میری موت آگئی مال نے کہا تو مجہکو گالی نہ دے کیا تو لوگون کی آنکہہ مین وضیع و حقیر نتہا مینے تجہکو رفیع کر دیا اس ٹہاٹہہ کو تو اپنے اوپر نہین دیکہتا ہے تو آستانہ ملوک و سادات پر جاتا تو اندر داخل ہوتا تیرے پاس عباد صالحین آتے تو اندر داخل نہوتے کیا تو دختر ان ملوک و سادات کو پیغام نہ بہیجتا تہا پہر نکاح کیا جاتا جب عباد صلحا تجہکو پیغام بہیجتے تو اونسے نکاح نکرتا کیا تو مجہکو راہ خبیث مین خرچ نکرتا تہا مین تیرا عاصی نہوتا اگر تو مجہکو راہ خدا مین صرف کرتا تو بہی مین تیرا عصیان نکرتا تو مجہہ سے بہی زیادہ ملوم ہے ہم تم اے بنی آدم مٹی سے بنے ہین کوئی نیکی لیجاتا ہے کوئی گناہ مال اسطرح کہتا ہے تم بچتے رہو بعض آثار مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے ہمارے مال ہمارے پاس آگئے کوئی سعید ہو گیا کوئی شقی بنگیا ف فوائد مال سے ایک یہہ ہے کہ مال توام عبادات و طاعات ہے اسی مال سے بازار حج و غزو کا گرم ہوتا ہے اوسی سے انفاق واجب و مستحب حاصل ہوتا ہے اوسی سے قربات عتق و وقف و بنا ر مساجد و قناطیر وغیرہا حاصل ہوتے ہین اوسی سے وصول طرف نکاح کے ہوتا ہے جو کہ افضل ہے تخلی سے واسطے نوافل عبادت کے قیام مروت کا بہی اوسی کے ساتہہ ہے ظہور صفت جود و سخا کا بہی اوسی سے ہے وقایہ آبرو بہی اسی مال سے ہوتا ہے بہائی بند و دوست آشنا اسی کی بدولت ہاتہہ آتے ہین وصول ابرار کا درجات اعلے کو موافقت منعم علیہم کی بہی اسی دولت سے حاصل ہوتی ہے غرضکہ مال کیا ہے ایک مرقاۃ صعود ہے طرف اعلی غرف جنت کے ہبوط طرف اسفل سافلین کے بہی اسی کے سبب ہو جاتا ہے یہہ مال

معلوم ہے تجد ماجد کا جسطرح بعض سلف نے کہا ہے اللھم انہ لا مجد الا بفعال ولا فعال الا بمال
اور بعض یون کہتے تہے اللھم انی من عبادک الذین لا یصلحھم الا الغنا مال جسطرح سبب
سخط خدا کا اسیطرح سبب ہے اللہ کی رضا کا وہ تین آدمی جنکو اللہ نے مبتلا فرمایا تہا ایک اعمی دوسرا
اقرع تیسرا ابرص اونمین اعمی کو اللہ کی رضا اسی مال کے طفیل مین ملی ابرص و اقرع پر خفگی بدولت
اسی مال کے ہوئی غزا کہ ایک چوٹی ہے سنام عمل کی کبہی جان سے ہوتی ہے کبہی مال سے بلکہ کبہی
غزا بالمال آکد وانفع ہوتی ہے بنسبت غزا بالنفس کے خیال کرو عثمان کو مرتضی پر کس چیز سے فضیلت
حاصل ہوئی حالانکہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان سے اکثر غزو کیا تہا عثمان سے پہلے اسلام لائے
تہے زبیر و عبد الرحمن بن عوف کو دیکہو کہ جمہور صحابہ سے افضل ہین باوجود غنا کے اونکی تاثیر دین
مین تاثیر اہل صفہ سے کہین بڑہکر تہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اضاعت مال سے نہی فرمائی
ہے یہہ ارشاد کیا ہے کہ آدمی کا اپنے ورثہ کو اغنیار چہوڑنا بہتر ہے اس سے کہ اونکو فقیر چہوڑے
پہر یہہ خبر دی کہ صاحب مال کوئی نفقہ اللہ کے لئے نہین کرتا مگر اللہ اوسکا ایک درجہ بڑہاتا و بلند
کرتا ہے حضرت نے محتاجی و فقر سے پناہ مانگی ہے فقر کو قرین کفر کیا ہے فرمایا اللھم انی اعوذ بک
من الکفر والفقر کیونکہ خیر دو طرح کی ہوتی ہے ایک خیر آخرت اوسکی ضد کفر ہے دوسری خیر
دنیا اوسکی ضد فقر ہے پس فقر سبب ہے عذاب دنیا کا کفر سبب ہے عذاب آخرت کا اللہ نے زکوۃ کا دینا
وظیفہ اغنیار کا ٹہیرایا ہے زکوۃ کا لینا وظیفہ فقرا کا بنایا ہے اور دونون ہاتہون مین قدراً
و شرعاً فرق کیا ہے معطی کے ہاتہہ کو علیا آخذ کے ہاتہہ کو سفلی فرمایا ہے زکوۃ کو مال کا چرک کہا ہے
اوسکو رسول خدا اور اونکی آل امجاد پر براہ تشریف و رفع قدر حرام فرمایا ہے ہم اس بات کا ب
انکار کرتے ہین کہ پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقیر تہے پہر اللہ نے اونکو غنی کر دیا فتوح
بخشی توسیع کی نعمتین دین اپنے اہل کے لئے ایک سال کا قوت ذخیرہ فرماتے تہے اور وہ عطایا
دیتے تہے جو کسی نے سوا اونکے نہین دئے اسطرح بیدریغ داد و دہش کرتے تہے کہ بالکل خوف فقر کا
نفرماتے جب انتقال فرمایا فدک و نضیر و اموال خاصہ چہوڑ گئے قال تعالی ما افاء اللہ علی

رسوله من اهل القری فلله وللرسول ولذی القربی غرضکہ اللہ نے جناب رسالت
کو اوس فقر سے منزہ و پاک رکھا جو اخذ صدقہ کو جائز کرتا ہے اوسکے عوض اشرف واجل وافضل
مال عطا فرمایا جو بذریعہ ظل رمح وسیف قائم کے اعداء اللہ سے حاصل ہوا تھا وہ اللہ کا مال
تھا جو براہ ظلم وعدوان ہاتھہ مین دشمنون کے تھا اوسکو اللہ نے لیکر اپنے رسول مقبول کو دیا
کیونکہ مال اسلئے پیدا کیا گیا ہے کہ اوس سے استعانت طاعت خدا پر کرین اور وہ ہاتھہ مین
کفار و فجار کے براہ ظلم وعدوان تھا جب پہر کر ہاتھہ مین اولیاء خدا اور اہل طاعت کے آیا
تو مال فیٔ ہوا کہ جس لئے بنایا گیا ہے اوسی جگہہ صرف ہو لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تونگری وآسودگی اوس جنس کی نتھی جیسے املاک ابناء دنیا کی ہوتی ہے اسلئے کہ وہ لوگ غنی
بالشیٔ ہوتے ہین حضرت غنی عن الشیٔ تھے غناء عالی یہی ہے تونگری بدل ست نہ بمال بخلاف
اونکی ملک کے کہ وہ اوسمین بحسب اپنے ارادہ کے تصرف کرتے ہین حضرت کا تصرف اوسطرح پر تھا
جسطرح کوئی بندہ بموجب اپنے سید وآقا کے صرف کرتا ہے ف فقہاء نے فیٔ مین اختلاف
کیا ہے کہ ملک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا یا نہین اسمین دو قول ہین اور وہ دونون
روایتین امام احمد سے مروی ہین تحقیق یہہ ہے کہ آپکی ملک ایک دوسری نوع تھی ملک کی جسمین
تصرف بالامر فرماتے تھے کما قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لا اعطی احدا
ولا امنع احدا انما انا قاسم اضع حیث امرت یہہ کمال مرتبہ عبودیت کا ہے اسی لئے
کوئی اوس مال کا وارث نہ ٹھیرا کیونکہ آپ تو ہرطرح پر عبد محض تھے اپنے رب سبحانہ کے عبد کا
کوئی مال نہین ہوتا ہے جسکا کوئی شخص وارث بنے سو اللہ نے آپکے لئے اعلی انواع غنا اور
اشرف انواع فقر کو جمع کردیا تھا اس بنیاد پر سارے مراتب کمال آپکے لئے مکمل ہوگئے تھے اہل صوفیت
مین ایک گروہ اسی تردد مین ہے کہ گروہ سے نہین ہے حضرت اپنے فقر مین اصبر خلق اللہ غنا
مین اشکر خلق اللہ تھے اللہ نے اونکو قدوہ اغنیاء وفقراء بنایا تھا کون غنا اس سے بڑھکر
ہوگی کہ مفاتیح کنوز ارض عرض کئے جاوین کوہ صفا کو سونے کا پہاڑ واسطے اونکے کیا جاوے

یہہ اختیار دیا جاوے کہ ملک نبی ہنو یا عبد نبی پہر وہ عبد نبی ہونا اختیار کرین نہ ملک نبی معہذا
اموال جزیرۂ عرب و یمن نزدیک آپکے لائے گئے اون سبکو خرچ کر دیا کچہہ بہی اوسمین سے آپ
نہ لیا بلکہ عیال و دَین مسلمین کو اپنے اوپر لیلیا فرمایا من ترك مالا فلورثته ومن ترك كلا
فالىّٰ وعلى اللّٰہ نے اونکی قدر و منزلت اس سے زیادہ بلند کی تہی کہ وہ منجملہ اون فقرار کے
ہون جنکو صدقہ حلال ہے جسطرح اس بات سے منزہ کیا تہا کہ وہ منجملہ اون اغنیار کے ہون جو مال
موروث سے غنی بنتے ہین بلکہ اونکو غنی کیا ماسوی اپنے سے اور اونکے دلکو پوری پوری تونگری
بخشی اور نہایت درجہ کی سخا دی چنانچہ غایت مرتبہ کا آپنے انفاق کیا اجل عطایا کو برتا مال کو
نہ لیا نہ زمین رکہی نہ کہیتی نہ کوئی بکری اونٹ چہوڑا نہ کوئی لونڈی غلام نہ کوئی درہم و دینار
سو جب کوئی غنی شاکر حضرت کے حال سے احتجاج کرے گا تو یہہ بات ممکن نہین ہے مگر اوسیوقت
کہ آپکا سا صبر بہی کرے اور دنیا کو اختیاراً نہ اضطراراً چہوڑ دے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے ہر ایک مرتبۂ فقر و غنا کا پورا پورا حق ادا کیا تہا عبودیت کو اوسکی حد تک پہونچا دیا
تہا پہر اللہ نے آپکے طفیل سے فقرار کو اغنیار کر دیا امت کو یہہ غنا آپ ہی کے صدقے سے ملی
بڑا اغنی تو وہی شخص ہے جسکے سبب سے اور لوگ غنی ہوجاوین ف علی بن رباح لخمی کہتے ہین مین
پاس مسلمہ بن مخلد انصاری کے تہا وہ اوسدن مصر پر حاکم تہے اونکے پاس عبداللہ بن عمرو بن
عاص بیٹہے ہوئے تہے مسلمہ نے ایک شعر ابوطالب کا پڑہکر کہا اگر ابوطالب اس نعمت و کرامت خدا کو
دیکہے جسمین ہم آجکے دن ہین تو جانتے کہ اونکا بہتیجا سید ہے خیر و برکت لایا ابن عمرو نے کہا وہ اوس
دن بہی سید کریم تہے خیر کثیر لائے تہے مسلمہ نے کہا کیا اللہ نے نہین فرمایا ہے الم يجدك يتيما فآوى
ووجدك ضالا فهدى ووجدك عائلا فاغنى ابن عمرو نے کہا یتیم کے یہہ معنی ہین کہ مان
باپ کیطرف سے یتیم تہے عائل کے یہہ معنی ہین کہ عرب کے ہاتہہ مین مال کم تہا یہانتک کہ اللہ نے حضرت کو
فتح دی اور جو عرب اسلام لائے تہے اونکو فتحیاب فرمایا وہ اللہ کے دین مین فوج فوج داخل ہوئے
پہر اللہ نے حضرت کو وفات دی پہلے اس سے کہ وہ متلبس ہون ساتہہ کسی شئے کے سب چہوڑ کر چلدیے

مال سے تحذیر فرما گئے فتنۂ مال سے ڈر گئے یہہ معنی ہین اس قول کے عائلا فاغنی رہا یہہ قول
ولسوف یعطیک ربک فترضی سو وہ کچھہ دنیا سے راضی نہ تھے نہ اپنے لئے ندامت کے لئے نہ دنیا
اونکو کچھہ خوش کرتی تہی بلکہ دنیا سے تحذیر فرماتے تھے جب دنیا کو آپ پر عرض کیا انکار فرمایا اس
عطا سے تو ثواب مراد ہے اور جو فتح آپکو ہوئی اور جو ملک کسریٰ و قیصر کا امت پر مفتوح ہوا اور
لوگ اسلام مین داخل ہوئے دین غالب ہوا یہی بات اونکی رضا و خوشی و محبت کی تہی صلوات اللہ
وسلامہ علیہ ابن عباس سے مرفوعاً آیا ہے رایت ما ہو مفتوح بعدی کفرا کفرا فسر فی
ذلک فنزلت والضحی الی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال اعطی الف قصر من
لؤلؤ ترابہا المسک فی کل قصر ما ینبغی لہ رواہ سفیان الثوری ف اور وہ جو تم نے
ذکر کیا زہد دنیا و تقلل دنیا کا سو زہد کچھہ منافی غنا کے نہین ہے بلکہ زہد غنی کا اکمل ہوتا ہے زہد
فقیر سے کیونکہ غنی زہد با وجود قدرت کے کرتا ہے اور فقیر کا زہد بسبب عجز کے ہوتا ہے دونون مین
بون بعید ہے اسیلیے جب بعض سلف سے ذکر ایک جماعت زہاد کا آیا تو کہا زاہد عمر بن عبدالعزیز
تھے جنکے زیر قدم دنیا آئی اونہون نے اوسمین زہد کیا اسیطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حال غنا مین ازہد خلق تھے اسیطرح ابراہیم خلیل اللہ با وجود کثرت مال ازہد الناس تھے
دنیا مین ترمذی مین حدیث ابی ذر سے مرفوعاً آیا ہے کہ الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال
ولا اضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی یدیک اوثق مما فی
ایدی اللہ تعالیٰ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فی ثوابہا لو انہا
بقیت لک یعنی زہد و بے رغبتی دنیا مین کچھہ اسکا نام نہین ہے کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلے
مال کو برباد و تباہ کرے بلکہ زہد یہہ ہے کہ تمہکو اپنے مال پر بہروسا نہو اللہ کے ہاتھہ مین جو چیز ہے
اوسپر اعتماد ہو ثواب مصیبت مین زیادہ تر رغبت ہو کہ اگر وہ مصیبت باقی رہیگی تو اجر زیادہ ملیگا
امام احمد سے کسی نے پوچھا ایک شخص کے پاس ہزار دینار ہین کیا وہ زاہد ہو سکتا ہے کہا ہان مگر
اس شرط سے کہ اگر زیادہ ہون تو کچھہ خوش نہو اگر کم ہوجاوین تو کچھہ رنج نکرے بعض سلف نے

کہا ہے الزاھد من لا یغلب الحلال شکرہ ولا الحرام صبرہ یہہ تعریف زہد کی احسن حدود ہے
کیونکہ زہد حقیقت مین مرکب ہے صبر و شکر سے سو جو کوئی متصف ساتھہ ان دونون وصف کے نہین ہے
وہ مستحق اسم زاہد کا نہین ہوتا ہے پس جسکا شکر غالب ہوا سعت حلال پر صبر غالب ہوا حرام عارض
پر وہی درحقیقت زاہد ہے بخلاف اوس شخص کے کہ حلال اوسکا شکر پر حرام اوسکا صبر پر غالب ہوا
شکر و صبر دونون مغلوب ہوئے کہ ایسا آدمی زاہد نہین ہوتا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رضی اللہ
عنہ فرماتے تہے زہد یہہ ہے کہ تو اوس چیز کو چھوڑ دے جو تجھکو فائدہ نہین دیتی ورع یہہ ہے کہ
تو اوس شئے کو ترک کردے جو تجھکو نقصان پہونچاتی ہے پس زہد خالی ہونا دلکا ہے دنیا سے
نہ خالی ہونا ہاتھہ کا دنیا سے اسکے مقابلہ مین شح و حرص ہے وہ تین قسم ہے ایک زہد کرنا حرام مین
دوسرے زہد کرنا شبہات و مکروہات مین تیسرے زہد کرنا فضلات مین اول فرض ہے دوسرا
فضل ہے تیسرا متوسط ہے درمیان دونون کے بحسب درجہ شبہ کے اگر قوی ہوا تو اول سے جا ملا
ورنہ تیسرے سے ملحق ہوگا پہر کبہی تیسرا واجب ہو جاتا ہے یعنی اوس بغیر چارہ نہین ہوتا ہے یہہ اوس
شخص کے لئے ہے جسنے طیاری کی ہے واسطے اللہ و دار آخرت کے اوسکا زہد فضل مین ضروری ہے
کیونکہ دنیا کا ارادہ تعاوج ہے ارادہ آخرت مین بندہ کے لئے مقام ارادہ جب ہی صحیح ہوتا ہے کہ جب وہ
اپنے طلب و ارادہ و مطلوب کو الگ تہلگ کرلے مطلوب و طلب کو منقسم نکرے توحید مطلوب یہہ ہے
کہ طلب و ارادہ اوسکا متعلق بغیر اللہ نہو اوسی سے متعلق ہو جو اللہ سے قریب و نزدیک کرتا ہے
توحید یہہ ہے کہ طلب و ارادہ کو وارع شہوات و جواذب ہوی سے مستاصل کرے ارادہ اوسکا
نفس مین ساکن ہو کر اوسکو پر کردے سوائے انجذاب الی الحق کے کوئی فضل واسطے غیر کے نچھوڑے
ارادہ محض اللہ کے لئے رہجاوے سو جب ارادہ محض ہو جاویگا تو صاحب ارادہ کو ضرورت زہد
کی ہوگی کیونکہ وہ اپنے نفس کو واسطے عمارت وقت و جمع قلب کے خالی کریگا اسلئے کہ وہ درپے قطع
مواد طمع کے ہے کہ اوس سے بڑہکر کوئی شئے مفسد قلب نہین ہے بلکہ جڑ سارے معاصی و فساد و فجور
کی یہی طمع ہے زہد اوسکے مواد کو قطع کرتا ہے دلکو خالی بناتا ہے جوارح کو حث کرتا ہے جو وحشت

درمیان بندہ ورب کے ہے وہ جاتی رہتی ہے انس آجاتاہے رغبت ثواب مین قوی ہوتی ہو اگرچہ رغبت قرب دونو کی اور ذوق حلاوت معرفت ومحبت کا ضعیف ہی ہو اسیلئے زاہد سبسے زیادہ راحتمند ہوتاہے اپنے بدن وقلب مین پہر اگر وہ زہد وفراغ دنیا سے قوت ہے واسطے اوس کے ارادہ خدا ودار آخرت مین اسطرح پر کہ دل اللہ کے لئے خالی ہوگیا ہے حرص اگر ہے تو اللہ ہی کے تقرب کی ہے تنجل ہے تو اس بات کا ہے کہ وقت ضائع نہجاوے صرف وقت اوسی کام مین ہو جو ارضی اللہ احب الی اللہ ہو تو ایسا زاہد سب لوگون سے زیادہ انعم العیش اقر العین اطیب النفس افرح القلب ہوتاہے کیونکہ رغبت کرنا دنیا مین مشتت قلب مشبد وشمل مطیل ہم وغم وحزن ہے یہہ وہ عذاب حاضر ہے جو طرف اشد عذاب منتظر کے پہونچا دیتاہے اضعاف اون نعمتون کو جسکے حاصل کرنے کا قصد رغبت دنیا سے رکہتا تہا بندہ پرفوت کر دیتاہے حدیث طاؤس مین مرفوعاً آیاہے ان الزھد فی الدنیا یریح القلب والبدن وان الرغبۃ فی الدنیا تطیل الھم والحزن رواہ احمد ف حصول ہموم وغموم واحزان کا دو طرف سے ہوتاہے ایک رغبت و حرص کرنے سے دنیا مین دوسرے کوتاہی کرنے سے اعمال بر وطاعت مین حدیث حکم مین مرفوعاً آیاہے کہ جب تقصیر کرتاہے بندہ عمل مین تو مبتلا کرتاہے اللہ اوسکو ہم مین رواہ عبد اللہ بن احمد اور جسطرح رغبت کرنا دنیا مین اصل ہے سارے معاصی ظاہرہ کی اسیطرح اصل ہے سارے معاصی قلب کی جیسے تسخط وحسد وکبر فخر خیلا تکاثر یہہ سب معاصی جب ہی ہوتے ہین کہ دل اوس رغبت سے بہرجاتاہے نہ یہہ کہ ہاتہہ ممتلی ہو دل کا امتلا رمنافی شکر کے ہے سر شکر کا خالی کرنا دلکا ہے اوس رغبت سے وباللہ التوفیق ف مال کا امتداد مثل امتداد عمر وجاہ کے ہوتاہے بہتر آدمی وہ ہے جسکی عمر زیادہ ہو عمل اوسکے اچہے ہون اسیطرح وہ شخص ہے جسکا مال زیادہ اوسکی خیر بہی زیادہ ہے پس بہتر شخص اور مال وجاہ وہی ہے کہ یا تو رفع درجات کرے یا کفارہ سیئات ہووے تتمہ مسئلہ یہہ ہے کہ طریق فقر وتقلل طریق سلامت مع الصبر ہے اور طریق غنی وسعت غالباً طریق عطب وہلاک ہے پس اگر اپنے مال مین اللہ سے ڈرا صلہ رحم کیا اللہ کا حق نکالا اور نری زکوٰۃ دینے پر

قصر نکیا بلکہ بہوکے کو کہلایا ننگے کو پہنایا ملہوف کی فریادرسی کی محتاج کی اعانت کی مضطر کی دادرسی
کی تو یہہ طریقہ اوسکا بہت غنیمت ہے فوق سلامت ہے صاحب فقر کی مثال مثل مریض کے ہے
جو بسبب بیماری کے اپنے اغراض سے محبوس ہو رہا ہے اوسکو اس حسن صبر پہ بوجہ حبس مذکور
کے ثواب ملیگا ہان غنی کو بڑا خطر ہے کسب وجمع وصرف مال مین اگر بسلیم وحسن کیا ہے اور مال کو
ٹہکانے سے لیا ہے اور جہان چاہیئے تہا وہان صرف کیا ہے تو اوسکے لیئے انفع ہوگا فقیر مثل متعبد
منقطع عن الناس کے ہے اور غنی جو وجوہ خیر مین انفاق کرتا ہے مثل مفتی ومعلم ومجاہد کے ہے
اسیلیے حضرت نے اوسکو قرین اوس شخص کا ٹہیرایا ہے جسکو حکمت دی گئی ہے اور وہ اوس
حکمت کے موافق حکم وتعلیم کرتا ہے پس وہ ایک ہے اون دو محسودین مین جنکے لیے تیسرا نہین ہے
جاہل اوسپر غبطہ کیا کرتے ہین جو کہ منقطع متخلی مقصور النفع اپنے نفس پہ ہوتا ہے اوسکو بہ نسبت غنی
منفق وعالم معلم کے اولی تر بحسد ٹہیرا تے ہین ق اگر کوئی یہہ بات کہے کہ بہلا پہر کون افضل ہے
وہ آدمی جسنے غنا کو واسطے صدقہ وانفاق کے وجوہ بر وخیر مین اختیار کیا ہے یا وہ شخص
جسنے فقر وتقلل کو بغرض تبعد کے فتنہ سے اور سلامت رہنے کی آفت سے اختیار کیا ہے اور اپنے
دل کو واسطے آخرت کے مستعد کیا ہے دنیا مین مشغول نہین کیا یا وہ شخص افضل ہے جسنے نہ اوسکو
اختیار کیا نہ اسکو بلکہ یہہ اختیار کیا کہ جو مختار خدا ہے وہی درست ہے آپنے اختیار سے کسی ایک
فریق کو بہی اوسنے پسند نہین کیا ہے ٥

کار خود را بخدا باز گزار		کرت مے نمی بینم ازین بہتر کار	

یہہ ایک ایسی بات ہے جسمین حال سلف صالح کا مختلف تہا کسی نے اونمین سے مال کو اختیار کیا تاکہ
غزا و وجوہ بر مین انفاق کرے جیسے عبدالرحمن بن عوف وغیرہ بیاسیر صحابہ قیس بن سعد کہتے تہے
اے اللہ مین تیرے اون بندون مین ہون جنکو درست نہین کرتی مگر تونگری کسی نے فقر و
تقلل کو اختیار کیا جیسے ابو ذر وغیرہ ایک جماعت صحابہ کی اونہون نے طرف آفات دنیا کے نظر
ڈالی فتنہ سے ڈرے نظر مصالح انفاق وثمرات عاجلہ وآجلہ پر نکی تیسرے گروہ نے کوئی چیز جی

اختیار نکی بلکہ مختار ۔ انکا وہی رہا جو اللہ نے انکے لیے اختیار کیا اسیطرح مسئلہ اختیار طول بقار
کا دنیا مین ہے و ارطلہ و تامت دین عبادت خدا کے اس مسئلہ مین اختلاف ہے ایک گروہ نے اوسکو اختیار
کیا اور تمناے درازی زندگی کی دوسرے گروہ نے موت و لقار خدا کو دوست رکہا کہ اسمین
دنیا سے راحت ملتی ہے تیسرے گروہ نے نہ حیات کو اختیار کیا نہ ممات کو بلکہ اللہ پاک کے اختیار
پر چہوڑ دیا کہ جو اوسے منظور ہو وہی ہمین پسند ہے انکا اختیار اللہ کے ارادہ سے متعلق رہا
کوئی مراد معین نہ تہیری صدیق رضی اللہ عنہ کا یہی حال تہا اسلئے کہ جب مرض موت مین اونسے
بات کہی کہ ہم طبیب کو بلائین تو کہا طبیب نے مجہکو دیکہ لیا ہے پوچہا پہر کیا کہا فرمایا یہ کہا انی فعال لما یرید یہلا حال
موسیٰ علیہ السلام کا حال تہا کہ جب ملک الموت آئی ایک طمانچہ اونکو مار دیا جس سے آنکہہ اونکی
پہوٹ گئی یہہ کام اونہون نے کچہہ محبت دنیا کے سبب سے نہین کیا تہا نہ زندہ رہنے کے لیے ولکن
اسلئے کیا کہ اوامر الٰہی کا نفاذ کرین دین حق کو قائم فرماوین اعدا سے غزا کرین گویا ملک الموت
سے یہہ بات کہی کہ تو ایک بندہ مامور ہے اور مین بہی ایک بندہ مامور ہون اور تنفیذ اوامر
رب و اقامت دین مین مشغول ہون پہر جب اونپر حیات طویلہ کو عرض کیا اور اونکو یہہ بات معلوم
ہوئی کہ بعد اوسکے بہی موت آویگی تو وہی بات اختیار کی جو اللہ نے اختیار کی تہی تیسرے ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس اللہ نے فرشتہ بہیجکر اختیار دیا وہ اعلم خلق تہے ساتہہ
اللہ کے اونہون نے معلوم کر لیا کہ اللہ اونسے ملنا چاہتا ہے اور اسی لقار کو اونکے لیے اللہ نے
اختیار فرمایا ہے پس لقار خدا کو اختیار کیا اور اگر یہہ بات جانتے کہ اللہ کو یہہ پسند ہے کہ وہ ابہی
دنیا مین رہین اوامر الٰہی کو جاری و نافذ فرماوین اقامت دین کرین تو آپ اوسی بات کو اختیار
فرماتے کیونکہ آپکا اختیار کرنا تابع اختیار رب عز وجل تہا جسطرح کہ اللہ نے جب اونکو مختار کیا
اس بات مین کہ وہ پیغمبر بادشاہ ہون یا بندہ بنے تو بندہ نبی کا ہونا پسند کیا رسول بادشاہ ہونا
اختیار نکیا کیونکہ یہہ بات جان لی تہی کہ اللہ تعالےٰ کو اونکے لیے یہی امر پسند ہے کہ وہ بندہ نبی
ہوون نہ ملک نبی اسلئے سارے امور مین اختیار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع اختیار خدا

رہتا تہا اسیلیے حدیبیہ کے دن اون شروط کا احتمال کیا اور پورا حق اوسکا بجا لائے اور راوس
بات پر سوا صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی ایک بہی ثابت نرہا غرضنکہ حضرت کو کوئی اختیار بہی نتہا
سوا اوسکے کہ جسے اللہ تعالے اونکے اور صحابہ کے لیے اختیار فرماوے پس جس حالت پر کہ وہ
امر مقرر ٹہیرا اوسیکے ساتھ راضی ومختار رہے اپنے رب کے مختار کو اختیار کیا یہی ہے غایت عبودیت
اللہ نے اس بات کا شکر ماننا شکریہ اوسکا اسطرح پر ادا فرمایا کہ اول سورہ فتح مین مبارکباد
کامیابی کی دی یہانتک کہ صحابہ نے آپکو تہنیت کی کہا ھنیئاً لک یا رسول اللہ بے شک حضرت
اسی لایق تہے کہ جو تہنیت کسی بشر کو نہ سجاوے وہ آپکو دیجاتی صلوات اللہ وسلامہ علیہ ؛

فصل

جتنے خصال فضل ہین اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلی محل مین اونکے اوتارہی
اونکے ذروہ سنام کے ساتھ آپکو خاص کیا ہے تو جب کوئی فرقہ اون فرقون مین جنمین وہ
خصال متفرق ومنقسم ہین اپنے فضل پر حضرت کے حال شریف سے احتجاج کریگا اور یہہ کہیگا کہ مین
غیر سے افضل ہون تو دوسرے فرقہ کو بہی یہہ بات ممکن ہے کہ وہ بہی حضرت ہی کے حال سعادت
اشتمال سے اپنی فضیلت پر اوپر غیر کے حجت لاوے مثلاً اگر غازی ومجاہد یہ حجت کرین کہ وہ افضل
طوائف ہین تو علمار وفقہار بہی مثل اونکے احتجاج کرسکتے ہین یا زاہد ومتخلی عن الدنیا اپنے فضل
پر حجت لاوین تو جو لوگ داخل دنیا وسیاست رعیت وولایت ہین واسطے اقامت دین خدا و
تنفیذ اوامر شرع کے وہ بہی اسطرح کی حجت لاسکتے ہین یا جسطرح کا احتجاج فقرار صابرین اپنے
فضل پر کرتے ہین اوسیطرح کا استدلال اغنیار شاکرین بہی کرسکتے ہین یا جو حجت ارباب تواضع
وحلم کی اونکے فضل پر ہے اوسیطرح کی حجت ارباب عز وقہر مبطلین واصحاب غلظت وبطش کفار
پر بہی اپنے فضل کے لیے رکہتے ہین یا جسطرح کا احتجاج عباد فضل وترجیح نوافل عبادت پر کرتے ہین
اوسیطرح کا احتجاج اہل معرفت فضل معرفت پر پیش کرسکتے ہین یا جو حجت ارباب وقار وہیبت

ورزانت کی اونکے فضل پر ہے ویسے ہی حجت ارباب حسن خلق و مزاح مباح جو خارج دائرۂ حق و حسن عشرت اہل و اصحاب سے نہو حاضر لاسکتے ہین یا جو احتجاج اصحاب صادع بالحق و تارکین حق کا مشرب و مغیب ہین ہے اوسیطرح کا استدلال اصحاب مدارات و حیا و کرم بھی اپنے تفضل پہ کرسکتے ہین کہ کسی کے مونہہ پہ حرف ناخوش اپنی زبان پر نہین لاتے یا جو احتجاج مستورعین کا ورع محمود پہ ہے ویسا ہی استدلال میسرین مسہلین کا ہے جو سعت و یسر شریعت و سہولت دین سے باہر نہین ہین یا جو حجت اون لوگون کی ہے جو متوجہ ہین طرف اصلاح دین و قلب کے ویسے ہی حجت اونکی ہے جو رعایت صلاح بدن و معیشت و دنیا کرتے ہین کیونکہ حضرت صلعم واسطے صلاح دین و دنیا دونون کے مبعوث ہوئے ہین یا جو استدلال اہل عفو و صفح و احتمال کا اپنے فضل پہ ہے ویسا ہی احتجاج منتقمین کا موضع انتقام مین ہے یا جسطرح کا استدلال اون لوگون کا ہے جنہون نے اپنے دلکو متعلق باسباب نہین کیا ہے نہ طرف اسباب کے میل کرتے ہین ویسا ہی استدلال اونکا ہے جو قائم باسباب ہین اور اسباب کو اوسکی جگہ مین رکھتے ہین اور حق اوسکا ادا کرتے ہین یا جو حجت گرسنہ و صابر کی فضل جوع پہ ہے ویسے ہی حجت سیر شکم و شاکر کی شبع پر ہے یا جو احتجاج اوس شخص کا ہے جو اللہ کے لئے دیتا اور دوست رکھتا ہے ویسا ہی احتجاج اوس شخص کا ہے جو اللہ کے لئے نہین دیتا اور کسیکو دشمن رکھتا ہے یا جو حجت اوس شخص کی ہے کہ جو کوئی چیز کل کے لئے نہین رکھتا ہے ویسے ہی حجت اوس شخص کی ہے جو ایک سال کا قوت اپنے اہل کے لئے رکھتا ہے یا جو استدلال اون لوگون کا ہے جو موٹا کھانا بغیر سالن کے کھاتے ہین جیسے روٹی جو کی اور سرکہ ویسا ہی استدلال اوس شخص کا ہے جو طعام لذیذ طیب کھاتا ہے جیسے بریان و حلوے و فاکہہ و طبیخ وغیرہ یا جو حجت اوسکی ہے جو پیاپے روزے رکھتا ہے ویسے ہی حجت اوس شخص کی ہے جو پیاپے افطار کرتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اتنے روزے رکھتے کہ یہہ بات کہی جاتی کہ اب افطار نکرینگے اور اسقدر افطار کرتے کہ یہہ کہا جاتا کہ اب روزے نرکھینگے یا جو استدلال وہ شخص کرتا ہے جو طیبات و مشتہیات سے بیزار ہے ویسا ہی استدلال

وہ شخص بھی کرتا ہے جو اطیب ما فی الدنیا کو دوست رکھتا ہے جیسے نسا و خوشبو یا جو کوئی احتجاج
کرتا ہے الانت ہا نب و خفض جناح پر اپنی بی بیون سے ویسے ہی احتجاج کرتا ہے دوسرا شخص جو اونکو
ادب سکھاتا ہے ایلا کرتا ہے طلاق دیتا ہے یا جدائی رکھتا ہے یا جسنے احتجاج کیا ہے ترک مباشرت
اسباب معیشت پر بذات خود تو ویسا ہی احتجاج اوسنے بھی کیا ہے جو مباشر اسباب بذاتہ ہوا ہی
کبھی اجیر بنا اور کبھی دوسرے کو اوسنے اجیر بنایا بیع و شرا کی سلف کیا دین دیا رہن رکھا
یا جسنے احتجاج کیا کہ وہ متجنب ہے عورتون سے بالکل حیض و صیام مین احتجاج کیا دوسرے نے مثل
اوسکے مباشرت اہل پر وقت حیض کے بغیر وطی کے یا بوسہ لیا اور وہ صائم ہے یا کسی نے احتجاج
کیا ترحم پر واسطے اہل معاصی کے قدر و قضا سے تو اوسیطرح کا احتجاج کیا اوس شخص نے جس نے
اللہ کی حدود کو قائم کیا چور کا ہاتھ کاٹا زانی کو رجم کیا شارب کو پیٹا اسیطرح جب ارباب
حکم بالظاہر احتجاج کرتے ہین تو ارباب سیاست عادلہ بھی احتجاج کرتے ہین قرائن ظاہرہ کی بنیاد
پر کیونکہ تہمت مین حبس و عقاب آیا ہے سلیمان علیہ السلام نے ایک عورت کے لئے حکم فرزند کا قرینہ
ظاہرہ پر دیا تہا باوجودیکہ اوسنے اعتراف کیا کہ وہ بچہ دوسری عورت کا ہے لکن اونہون نے
اوس اعتراف پر حکم ندیا کیونکہ بطلان اوسکا قرینہ سے معلوم ہو گیا تہا ابو عبد الرحمن نے اس
حدیث کے لئے دو ترجمہ لکھے ہین ایک اس عبارت سے التوسعة للحاكم ان يقول للشيء
الذى لا يفعله افعل ليستبين به الحق دوسرا اس لفظ سے الحكم بخلاف ما يعترف به المحكوم
عليه اذا تبين للحاكم ان الحق غير ما اعترف به اسیطرح صحابہ نے عمل کیا ہے قرائن پر حیات
مین حضرت کے اور بعد آپکے علی رضی اللہ عنہ نے اوس عورت سے جو خط حاطب بن بلتعہ کا لئے جاتی
تہی یہ کہا تو خط نکالکر دے ورنہ ہم تیری جامہ تلاشی کرینگے کپڑے اوتار کر عمر رضی اللہ عنہ نے زنا
مین حمل پر حد ماری خمر مین بوے شراب پر حد دی کیا اللہ تعالےٰ نے شاہد یوسف علیہ السلام
سے حکایت مقرر بغیر منکر فرمائی ہے کہ بقرینۂ شق قمیص جو جانب پشت سے چاک تہا حکم برات
یوسف کا دیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ابی الحقیق سے فرمایا کہ عہد قریب

اور مال کثیر تہا پہر یہہ بات کسطرح ہو سکتی ہے کہ وہ سارا مال حیی بن اخطب کا خرچ ہو گیا غرضکہ
بنیاد پہ دو قرینۂ دال بر بقاء مال کی عقوبت فرمائی یہانتک کہ اوسنے اقرار کیا اور اولیاء مقتول
کے لیے یہہ بات جائز رکہی کہ وہ سب ملکر ایک شخص پر حلف کرین کہ اوسنے فلان آدمی کو قتل کیا ہی
اور بناء قرائن مرجحہ صدق پر اوسکو قتل کرین اور اللہ نے رجم کرنا عورت کا جبکہ شوہر اوسکا
شہادت دے لعان مین اور وہ ملاعنہ کرنے سے انکار کرے مشروع کیا ہے اسلئے کہ قرینہ ظاہر
صدق شوہر پر موجود ہے شریعت حقہ اس قسم کے مقاصد سے طافح و مشحون ہے اگر کوئی تامل
کرے پس حکم کرنا قرائن ظاہرہ پر نفس شریعت ہے اور جس چیز کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
لائے ہین وہ حجت ہے واسطے قضاۃ عدل وولاۃ حق کے جسطرح کہ وہ حجت ہے قضاۃ سوء
وولاۃ جور پر واللہ المستعان ابن القیم نے اس باب مین ایک کتاب مبسوط طرق حکمیہ نام لکہی
ہے اوسمین سارے دلائل قضا کا پورا استقرار کیا ہے مقصود اس فصل کا اسجگہ اسیقدر ہے
کہ فقراء صابرین کچہہ زیادہ تر احق ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہ نسبت اغنیاء
شاکرین کے نہین ہین بلکہ احق الناس ساتہہ حضرت کے وہ شخص ہے جو اعلم بسنت و کتاب و اتبع
للحدیث والقرآن ہے وباللہ التوفیق **ف** شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے بہی کتاب گلستان
مین ایک مناظرہ درمیان غناء و فقر کے منعقد کیا ہے جسکا عنوان باب ہفتم گلستان مین یون ہے
جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی یہہ مباحثہ چند ورق مین ہے
عبارت حضرت شیخ کی مسلم الثبوت ہے فصاحت لفظ و بلاغت معنی مین لکن بعض استدلال
اخبار ضعیفہ بلکہ موضوعہ سے کیے ہین جیسے یہہ خبر الفقر سواد الوجہ فی الدارین یا
الفقر فخری کہ یہہ دونون عبارتین قول کسی شخص کا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نہین ہے شیخ رح شافعی المذہب تہے اس مناظرہ مین اونہون نے جانب توانگری کو اپنے خیال
عالی مین ترجیح دی ہے فقر پر لکن کچہہ قید فقیر صابر یا غنی شاکر کی صاف صاف نہین لگائی مطلق
فقر و غناء پر ابتداء بحث کی ہے فقراء کا عجز اعمال بر و خیر سے ثابت کیا ہے اغنیا کی قدرت صالحہ

باتقیات پر پایۂ ثبوت کو پہونچائی ہے بعض مطالب دونون فریق کی زبان سے بہت خوب مطابق
براہین شرعیہ و قواعد دینیہ کے لکھے ہین از بعض مقاصد محض عرف و رواج کی بنیاد پر حوالہ قلم
فرمائے ہین تیہہ بات بھی نہین ہے کہ خوبی فقر سے علی الاطلاق انکار کیا ہو بلکہ فقر مذموم سے وہ
فقر مراد لیا ہے جو محض ریا و سمعہ ہوتا ہے آیسے ہی اغنیا سے وہ لوگ مراد لئے ہین جو نیکوکار
رضا جوے پروردگار تابع شرع نامدار ہین نہ نرے عبد الدرہم والدینار تذییل تقریر دلپذیر
مذکور اشعار فارسی ابیات تازی نہایت دلچسپ مناسب ہر موقع و محل زیب تحریر کئے ہین شروع
جدال مین یہہ عنوان رکہا ہے یکے بصورت درویشان نہ بر صفت ایشان در محفلے دیدم
نشستہ و شنعتے در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم توانگران آغاز نہادہ **الی قولہ**
مرا کہ پروردۂ نعمت بزرگانم این سخن سخت آمد الی آخرہ خاتمۂ جدال مین یہہ لکہا ہے کہ القصہ مرافعت
این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم **الی قولہ** قاضی پس از تامل بسیار
سر برآورد و گفت ایکہ توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتے بدان ہر جا کہ گلیست
خارست و با خمر خمارست و بر سر گنج مارست آنجا کہ در شاہوارست نہنگ مردم خوارست لذت
عیش دنیا را لدغۂ اجل در پے ست و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش ہمچنین در زمرۂ توانگران
شاکرند و کفور و در حلقۂ درویشان صابر اند و ضجور **الی قولہ** قاضی چون سخن بدین
غایت برسانید بمقتضاے حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم

مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش	کہ تیرہ بختی اگر ہمبرین نسق مردے
توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست	بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردے

انتہی حاصل اس جدال و قیل و قال کا آخر کو یہی ٹھیرا کہ فقیر کو صابر غنی کو شاکر ہونا چاہیے کہ
اس صورت مین دونون بہتر ہین ورنہ خیر مین کہتا ہون قول فیصل اسیقدر ہے کہ ان اکرمکم
عند اللہ اتقاکم ٭

فصل بیان مین آیات مصرف مال اور آیات غنے کے

سورۂ بقرہ مین فرمایا ہے نیکی یہی نہین ہے کہ تم اپنا مونہہ طرف مشرق یا مغرب کے پہیرو یعنی جسطرح
نصاری کا قبلہ طرف مشرق کے ہے یہود کا طرف مغرب کے کہ یہہ مونہہ طرف بیت المقدس کے
کرتے ہین بیت المقدس جانب غرب مین ہے یا مراد مغرب سے قبلہ اہل اسلام ہے لیکن نیکی یہہ ہے
کہ ایمان لائے اللہ پر دن آخرت پر فرشتون پر کتابون پر جنمین قرآن بہی داخل ہے پیغمبرون
پر جنمین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہی شامل ہین دیوے مال کو اللہ کی محبت مین
با وجود محبت مال کے کنبے کو یتیمون کو مسکینون کو راہ کے مسافر کو سوال کرنیوالون کو گردن
چہوڑانے کو نماز پڑہے زکوۃ دے جب عہد کرے یعنی اللہ سے یا لوگون سے تو اوسکو پورا کرے
سختی محتاجی بیماری دکھہ درد مین وقت لڑائی کے راہ خدا مین صبر کرے یہی لوگ ہین سچے
یہی ہین خدا سے ڈرنیوالے معلوم ہوا کہ مصرف مال کا یہی ہے جو اسجگہہ مذکور ہوا ہے یا کسی
اور جگہہ قرآن یا حدیث مین آیا ہے مال صرف کرنے کے لئے دیا جاتا ہے نہ جوڑنے کے لیے
جسنے مال جوڑا ان جگہون مین صرف نکیا اوسکا ایمان ناقص ہے قال تعالی ترجمہ آیت مثال اون
لوگون کی جو اپنا مال اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین جیسے ایک دانہ مین سات بال لگین ہر بال مین
سو دانے ہون اللہ دگنا کرتا ہے جسکو چاہے مراد راہ خدا سے غزا ہے یا ہر اچہا کام معلوم
ہوا کہ جسکے پاس مال ہو وہ اوس مال کو خدا کی راہ مین صرف کرتا رہے کوئی راہ کیون نہو نیت
صالحہ چاہیے ہر ایک مال کا اجر سات سو گنا بلکہ زیادہ ہے جیسی نیت جیسا اخلاص ویسا اجر
یہہ نکرے کہ مال جوڑ کر رکہے خدا کی راہ مین کچہہ نہ دے قال تعالی ترجمہ آیت جو لوگ اپنا مال راہ خدا
مین خرچ کرتے ہین پہر پیچہے اس خرچ کے احسان نہین رکہتے ایذا نہین پہونچاتے انکے لئے پاس
خدا کے اجر ہے انکو نہ کچہہ خوف نہ کچہہ غم معلوم ہوا کہ کسیکو کچہہ دیکر اوسپر احسان رکہنا یا ایذا دینا
اجر کو باطل کر دیتا ہے جسطرح دوسری آیت شریف مین فرمایا ہے کہ تم اپنے صدقات کو منت رکہکر

اپنے اوپر برباد نکرو قال تعالے مثال اوسکی جو خرچ کرتا ہے مال لوگون کے دکھانے کو ایمان نہین لاتا اللہ پر اور نہ پچھلے دن پر ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہوا وسپر خاک پڑے پھر اوس پتھر پر پانی برسے وہ اوسکو دہو کر صاف کر دے اسیطرح یہہ لوگ کچہہ قدرت نہین رکھتے ہین اپنے کسبکے اجر پر معلوم ہوا کہ ریاکار کا مال بالکل برباد جاتا ہے جسطرح پتھر پر کی مٹی پانی سے دہل جاتی ہے کورا پتھر باقی رہجاتا ہے اسیطرح ریاکار کا عمل باطل ہوجاتا ہے مال گیا کچہہ ہاتہہ نہ آیا قال تعالے مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین مال اپنا خدا کی مرضی کے لئے جی مضبوط کر کے ایسی ہے جیسے ایک باغ ہو کسی ٹیلے پر اوسکو پانی پہونچا وہ باغ اپنا میوہ لایا دُگنا پہر اگر اوسکو پانی نہ پہونچا تو شبنم ہی پہونچیگی یعنی بہرحال بہت یا تہوڑا پہل حاصل ہوگا اسیطرح جب کوئی مومن اپنا مال راہ خدا مین صرف کرتا ہے تو اوسکا اجر سات سوگنا یا دس گنا ضرور ہی ملیگا قال تعالے اگر صدقہ دو تم ظاہر کر کے تو بہی اچہا ہے اور جو چہپا کر فقیرونکو دو تو بہت اچہا ہے تمہارے گناہون کو کفارہ ہوگا معلوم ہوا کہ صدقہ دینا دونون طرح بہتر ہے مگر پوشیدہ دینا اولیٰ تر ہے صدقہ دینا سیئات کا کفارہ ہوجاتا ہے قال تعالے جو لوگ خرچ کرتے ہین اپنے مال رات دن چہپے کہلے اونکے لئے اجر ہے نزدیک اونکے ربکے نہین کچہہ ڈر اوپر اور نہ وہ غم کرین معلوم ہوا کہ صدقہ دینا آدمی کو خوف و حزن آخرت سے بچالیتا ہے قال تعالے خیال نکرین وہ لوگ جو کنجوسی کرتے ہین اوس چیز سے جو خدا نے اونکو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہہ بخل کچہہ اونکے لئے بہتر ہے نہین بلکہ بہت بدتر ہے اب طوق پہنائے جاوینگے اوسی چیز کا جسکے ساتہہ بخل کیا تہا دن قیامت کے بخل یہہ ہے کہ حق واجب شرعی ادا نکرے یعنی زکوٰۃ ندے یا جسکا نفقہ اسپر واجب ہے اوسکو نفقہ ندے جو کوئی ایسا کرتا ہے اوسکا مال سانپ بنکر اوسکے گلے کا ہار ہوگا قال تعالے دو عورتون کو مہر اونکا دین سمجہکر یا دین سمجہکر پہر اگر وہ کچہہ اپنی خوشی سے تمکو چہوڑ دین تو کہاؤ تم رچتا پچتا معلوم ہوا کہ معافی مہر کی کل ہو یا جز عورت کی خوشی پر ہے نہ مرد کی زبردستی پر قال تعالے مت دو بیوقوفونکو مال اپنا جسکو خدا نے قیام تمہاری معیشت کا بنایا ہے ہان روٹی کہلا دو کپڑا پہنا دو اچہی بات

مراد بیوقوفون سے مرد عورت بچے ہین بچون عورتون کی بے عقلی بیہوشی تو سبکو معلوم ہے رہے
مرد سو یہ انہین خرچ کرنا مال کا موقع سے نہین جانتے ہین وہ حکم مین صبیان و نسوان کے ہین اونکو
بہی مال نہ دے فقط روٹی کپڑے پر رکہے امرا اپنی اولاد اور اقربا کو بالغ سفیہ یا پیر نابالغ
کیون نہون ہزارون لاکہون روپیہ کا مال نقد وجنس دیتے ہین وہ سارا مال ہمیشہ بیجا صرف
ہوا کرتا ہے اس اسراف کا گناہ دینے والے کے نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے **قال تعالے** امتحان
لیتے رہو یتیمون کا جب یہہ بالغ ہو جاوین اور تم اونہین رشد پاؤ یعنی عقل و دین تو اونکا مال اونکے
سپرد کر دو یہہ نکرو کہ تم اسراف و جلدی کرکے اونکے بڑے ہونے سے پہلے اونکا مال کہا جاؤ اور اوس
جو ولی یتیم آسودہ ہو وہ عفاف کرے جو فقیر ہو وہ موافق رواج کے کہاوے پہر جب تم اون کا
مال اونکے سپرد کرو تو گواہ کرلو اللہ حساب لینے کو کافی ہے معلوم ہوا کہ بالغ ہو یا نابالغ جبتک
عقل و دین نہو تب تک اوسکو مال ندے **قال تعالے** اے ایمان والو بہت سے مولوی درویش بلا
مشایخ کہاجاتے ہین مال لوگون کا ناحق رکہتے ہین راہ سے اللہ کی مراد دنیا دار عالم و فقیر ہین
جو عبادات معاف کردیتے ہین مال کمانے کے لئے حرام کو حلال ناجائز کو جائز بنا دیتے ہین یہہ
روکنا ہے راہ خدا سے یہہ بلا اکثر اہل فقہ و رائے و سلوک مین مدت سے گہس گئی ہے اہل سنت
و اہل قرآن غالبًا اس آفت سے محفوظ رہتے ہین **قال تعالے** جو لوگ گاڑتے ہین سونا چاندی
خرچ نہین کرتے اوسکو راہ خدا مین تو خوش خبری سنادے اونکو عذاب الیم کی اوسدن اس مال کو
آگ جہنم مین تپا کر اونکے ماتہے پہلو پیٹہہ اوس سے داغ دین گے کہین گے یہہ وہ مال ہے جو تمنے اپنے
لئے گاڑا تہا اب اسکا مزا چکہو مراد کنز سے اسجگہہ وہ مال ہے جسکی زکوۃ نہین دیجاتی ہے یا
اوس مین سے کوئی حق واجب نفقہ وغیرہ نہین نکالا جاتا ہے جسطرح حال اکثر خزائن سلطنت و
ریاست کا ہے قید گاڑنے کی اتفاقی ہے اگر نہ گاڑا مگر زکوۃ بہی ندی تب بہی یہی حکم ہے جسطرح
اگر گاڑا مگر زکوۃ دی تو وہ کنز نہوا **قال تعالے** کا فرون نے ایمان والون سے کہا کونسا فریق
بہتر ہے گہر مین مجلس مین یعنی کسکا گہر بار دربار اچہا ہے ہمارا یا تمہارا خدا نے فرمایا تم سے پہلے ہمنے

بہت سے قرن مٹا دیئے جو تم سے بہتر تھے سامان و بنا ؤ مین جو کوئی شخص ہے گمراہی مین رحمن اوسکو
چھوڑ دیتا ہے یہانتک کہ جب یہہ دیکہینگے وہ چیز جسکا انکو وعدہ دیا گیا ہے عذاب یا قیامت
تو جلدی جان لینگے کہ کسکا گہربار برا ہے کسکا لشکر کمزور ہے جنکو ہدایت ملی ہے اللہ اونکی ہدایت
کو بڑہاتا ہے باقیات صالحات یعنی وہ طاعات جو سعادت ابدی تک پہونچادین بہتر ہین نزدیک
تیرے رب کے ثواب و واپسی مین معلوم ہوا گہربار دربار محل مکان مجلس کی رونق ظاہری پر
غرہ کرنا کبہی یہان کسی بلا مین مبتلا کر دیتا ہے کبہی وہان جہنم کی سیر کراتا ہے یہہ فخر امرا رؤسا رین
ہر جگہہ موجود ہوتا ہے بڑے بڑے محل بناتے ہین اوسکی تعریف ہوا کرتی ہے بڑی بڑی محفلین
ہوتی ہین مرد عورت بلائے جاتے ہین سب بن ٹہن کر آتے ہین اوس محفل کا فخر بیان کیا جاتا ہے
غریبون کے لئے خدا نے باقیات صالحات کو بتادیا ہے یہان کی دولت نواب سراب ہے وہانکی
راحت بے زوال ہے اللہ اونکو وہی دے ہمکو بہی دے آمین قال تعالی تونے دیکہا اوس
شخص کو جسنے انکار کیا ہماری نشانیون کا اور کہا مجہکو ملیگا مال و اولاد یعنی جسطرح مین یہان
مالدار با اولاد ہون اسیطرح وہان بہی آسودہ حال ہونگا خدا نے فرمایا کیا اسنے غیب کو
جہانک لیا ہے یا کوئی عہد رحمن سے کر لیا ہے ہم لکہتے جاتے ہین جو کچہہ یہہ کہتا ہے اور مدد
دیتے ہین اسکو عذاب کی یعنی مال و اولاد بڑہا کر استحقاق عذاب کا زیادہ کرتے جاتے ہین
جو یہہ کہتا ہے کیا وہی اوسکو دینگے یہہ تو کل کے دن اکیلا ہمارے پاس آویگا یعنی نہ مال ہوگا
نہ اولاد ہوگی نہ کنبا ہوگا قال تعالی کیا یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم جو انکو مال و اولاد سے بڑہاتے
ہین انکے لئے بہلائیون بہتریون کی جلدی کرتے ہین بلکہ یہہ نہین جانتے یعنی مال و اولاد کی
زیادتی کو یہہ یون خیال کرتے ہین کہ اللہ انسے بہت خوش ہے جب تو انکو اتنا مال دیا ہے اتنی
اولاد دی ہے سو اللہ نے فرمایا کہ یہہ بے شعور ہین یہہ کچہہ انکے لئے بہلائی کی جلدی نہین ہے
بلکہ استدراج ہے کہ یہہ خوب سا گناہ کر لین تو پہر اونکی سزا بہی پا دین یعنی آپ بے شعوری مین مثل
بہائم کے ہین قال تعالی تونے دیکہا کہ ہم نے جو انکو سالہا سال بہتنے دیا پہر آیا انکو وعدہ یعنی عذاب

وہلاک کا تو کچہہ کام نہ آئی انکی وہ متاع انکے یعنی دنیا مین دولت دی عمر زیادہ کی مدت درازتک
خوب ہی چین اوڑائے سو یہہ اس بہروسے پر نڈر ہین کہ وہان بہی یہی چین ملیگا بلکہ جب یہان یا وہان
کوئی عذاب آجاتا ہے تو یہہ سارا ڈہکوسلا کچہہ کام نہین آتا ہا تہہ ملکر رہجاتے ہین قال تعالے
کیا نہین سیر کی انہون نے زمین مین کہ دیکہتے اپنی آنکہون سے انجام اون لوگون کا جو انسے پہلے
تہے وہ تہے زیادہ تر انسے یعنی گنتی مین اور سخت تر قوت مین اور زمین کی نشانیون مین یعنی
وہ عدد مین جسم مین مال مین عمارتون قلعون کے بنانے مین انسے کہین زیادہ تہے مگر کچہہ کام
نہ آیا اونکے وہ جو کمایا اونہون نے جب آئے اونکے پاس رسول حجتین لیکر یہہ خوش ہوئے اوس
علم پہ جو انکے پاس تہا گہیر لیا اونکو اوس چیز نے جسپر ہنسی ٹہٹہا کیا کرتے تہے اب بہی یہی حال ہے کہ ملوک
کفر جسم و مال و عدد پہ اپنے صنائع و بدائع و تدابیر پہ مغرور ہین اپنے علم دنیا کو علوم نبوت پہ
ترجیح دیکر خوش ہوتے ہین علوم اسلام کو ناچیز سمجہتے ہین سو جسطرح انکے اگلون کا حال ہوا کہ
یہہ زور و زر اونکے کچہہ کام نہ آیا اسیطرح ایک دن انکا بہی یہی انجام ہونیوالا ہے خاطر جمع
رکہین قال تعالے چہوڑ دے مجہکو اور اوسکو جسے پیدا کیا مینے اکیلا پہر دیا اوسکو بہت سا مال
بہت سے بیٹے جو اوسکے پاس موجود ہین پہر اوسکو یہہ طمع ہے کہ اور بہی زیادہ ہو ہہ تو ہماری
نشانیون کا دشمن تہا اب ہم اوسکو عذاب پہ چڑہاوینگے معلوم ہوا کہ جو کوئی مالدار اولاد والا
ہو کر خدا کی نعمتون کا شکر نہین کرتا ہے بلکہ انکار کرتا اتراتا ہے اوسکو عذاب ہوگا یہہ غرہ اوسکا
وہان ٹوٹ جاویگا جب جہنم کے پہاڑ پہ چڑہایا جاویگا قال تعالے انسان کا جب خدا امتحان
لیتا ہے اوسپر اکرام و انعام کرتا ہے یعنی مال دیتا ہے رزق بڑہاتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب
نے میری بزرگی کی یعنی یہہ مال و رزق مجہکو میرے استحقاق سے ملا ہے مین اسی لایق تہا اور
جب اوسکا امتحان یون لیا جاتا ہے کہ رزق کو اوسپر تنگ کر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے
رب نے میری اہانت کی یعنی اس بے وقوف کے نزدیک مال و رزق کا ہونا دلیل اکرام ہے حالانکہ اوسکا نفس الامر مین
دونون حالتون مین امتحان منظور ہوتا ہے کہ شاکر ہے یا کافر یہہ بات نہین ہے کہ غنی نزدیک

اللہ کے معزز ہے فقیر حقیر ہے بلکہ مومن فقیر مکرم ہے غنی کافر ذلیل وخوار ہے **قال تعالیٰ** خرابی ہے
ہمّازون لمّازون کی یعنی اون لوگون کی جو رو برو اور پیٹھہ پیچھے غیبت و برائی کیا کرتے ہین
وہ شخص جسنے مال جمع کیا گن گن کر رکھا وہ خیال کرتا ہے کہ یہہ مال اوسکو ہمیشہ باقی رکھیگا کوئی
نہین وہ تو پہینکا جاویگا حطمہ مین تو جانتا ہے کہ حطمہ کیا چیز ہے اللہ کی آگ ہے سلگتی ہوئی جالگتی
ہے دلونکو معلوم ہوا کہ مال پر غرہ کرنا دولت پر اترانا جہنم مین لیجاتا ہے اس غرہ سے کوئی دولتمند
مالدار مستمول خالی نہین مگر جسکو خدا بچاوے ؎

بادہ نوشیدن وہشیار نشستن سہل ست		گر بدولت رسی ومست نگردی مردی

قال تعالیٰ ٹوٹین ہاتھہ ابولہب کے کچھہ کام نہ آیا اوسکے مال اوسکا اور جو اوسنے کمایا تھا اب
قریب ہے گھسے گا آگ مین جو شعلہ مارتی ہے معلوم ہوا کہ مال ومنال دنیوی ہمراہ کفر کے موجب ہلاکت
کا ہوتا ہے جتنے کافر مالدار ہین سبکا حکم وہی ابولہب کا حکم ہے کہ بھڑکتی آگ مین جاوینگے ایسا ہی
حال اون مسلمانون کا ہے جو اللہ کا حق اپنے مال مین سے ادا نہین کرتے یا اللہ کا دیا ہوا مال
ناحق خرچ کرتے ہین مسرف مبذر شیطان کے بھائی ہین شیطان اپنے بھائیون سمیت جہنم مین جاویگا
یہہ عجوزۂ دنیا عجب مکارہ محتالہ ہے جب کسی کے پاس آتی ہے مکر سے آتی ہے جب کسی کے پاس سے
جاتی ہے حیلہ کرکے چلی جاتی ہے ایک جہان اسکے دام تزویر مین گرفتار ہے ؎

دام مین لائی زمانے کو یہہ زال دنیا		ہین مگر تا دم آخر وہی مردار کے ہوش

حافظ شیرازی نے ساری حقیقت اس کٹنی بڑھیا کی ایک شعر مین کیا خوب ادا کردی ہے جسکی شرح
کے لئے ایک دفتر کافی نہین ہوسکتا ؎

امین مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز		مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

فصل بیان مین قلّت مال و فقر کے

سورۂ بقرہ مین یہہ قصہ آیا ہے کہ جب شمویل پیغمبر نے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا

توبنی اسرائیل نے کہا یہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہوسکتا ہے یعنی یہہ خاندان شاہی سے نہین ہے ملک کے مستحق ہم ہین اسکے پاس کچہہ مال کی گنجایش بہی نہین ہے شمویل نے کہا اللہ نے اسکو تمپر چنا ہے علم و بدن مین اسکو زیادہ کیا ہے اللہ اپنا ملک جسکو چاہے دے معلوم ہوا کہ محتاجی اور قلت مال کی کوئی عیب نہین ہے پادشاہی کے لئے علم درکار ہے جسم سے یہہ مراد ہے کہ قوت لڑائی کی قاعدہ دانی جنگ کی زیادہ ہو بادشاہی مین کسیکا ایسا حق نہین ہے کہ سوا اوسکے خاندان کے دوسرے کو نہ ملے بلکہ جسکو اللہ چاہے دے اسمین کسی کا کیا اجارہ ہے یہی سبب ہے کہ دولت وحکومت ہمیشہ اولٹتی پلٹتی رہتی ہے ایک گہرانے ایک قوم ونسل مین ہمیشہ نہین رہتی آج تیرے پاس ہے کل میرے پاس ہے

سیاست دولت تا کجا خیزد کجا افتد		نہ از روے بصیرت سایہ بال ہما افتد

قال تعالے تم جان لو کہ اللہ غنی وحمید ہے شیطان تم سے وعدہ محتاجی کا کرتا ہے تمکو بیحیائی وخلاف شرع کامون کا حکم دیتا ہے یعنی گناہ وبخل سکہاتا ہے کلبی نے کہا مراد بیحیائی سے یعنی لفظ فحشا رسے سارے قرآن مین زنا ہے مگر اسجگہہ کہ مراد اوس سے معاصی ہین اللہ تم سے وعدہ مغفرت وفضل کا کرتا ہے یعنی حسنات سے سئیات دور ہو جاتے ہین سخاوت سے رزق زیادہ ملتا ہے قال تعالے صدقہ اون فقیرون کے لئے ہے جو روکے گئے ہین راہ خدا مین نہین چل پہرسکتے زمین مین یعنی کمائی کے لئے مراد اہل صفہ ہین یہہ چارسو مہاجر تھے انہین کسی کا مدینہ مین نہ گہر تہا نہ بار جاہل انکو غنی سمجہتا بسبب پارسائی کے تو انکو انکے پانے سے پہچانتا ہے یہہ سوال نہین کرتے لوگون سے پیچہے پڑکر معلوم ہوا کہ ایسونکو صدقہ دینا بہتر ہے بہ نسبت بہیک مانگنے والون کے قال تعالے صدقات واسطے فقراء ومساکین وعاملین صدقات ومؤلفۃ القلوب کے ہین اور گردن چہڑانے مین اور قرضدارون کے لئے اور خدا کی راہ مین اور مسافر کے لئے یہہ فرض ہے اللہ کا یعنی زکوۃ کا مال ان آٹھ جگہون مین صرف کرنا چاہیے چار جگہہ اول مین تملیک ہے چار جگہہ ثانی مین تملیک نہین سمجہی جاتی عموم نکلتا ہے سبیل اللہ مین غازی مرابط حاجی معتمر طالب علم

بنا ریل بنا و قلعہ بنا و مساجد تکفین موتی تزویج یتامیٰ وغیرہ جمیع وجوہ خیر داخل ہین بعض نے
کہا نہین بلکہ فقط غزاۃ و مرابطین یا حجاج عمار مراد ہین واللہ اعلم قال تعالیٰ ان سے دو
مردون کی کہاوت کہہ کہ ایک کو ہمنے دو باغ دیے تہے انگور کے اونکے گرد کہجور تہی دونون کے
بیچ مین کہیتی ہوتی دونون باغ میوہ لائے کچہ کمی نہوئی دونون باغون کے درمیان نہر
بہتی تہی ایک باغ والے کے پاس فقط پہل تہے ایک نے جو کافر تہا اوس دوسرے سے جو مومن تہا
باتون باتون مین یہہ کہا مین تجہہ سے مال مین بہت زیادہ ہون انفار مین غالب ہون یعنی
میرے پاس آدمی و مال کی کثرت ہے پہر اپنے باغ مین آیا اور یہہ ظالم تہا اپنے نفس کا یعنی بسبب کفر
و غرور کے کہا مین نہین خیال کرتا کہ باغ کبہی اوجڑ سکے مجہکو گمان نہین کہ قیامت قائم ہو اور اگر
مین پاس رب کے گیا بہی تو اس سے بہتر وہان مجہکو ملیگا اوس مومن نے کہا کیا تو انکار کرتا ہے اوسکا
جسنے تجہکو مٹی سے پیدا کیا ہے پہر نطفہ سے ایک آدمی بنا کر کہڑا کر دیا یعنی قیام ساعت کے انکار سے
خدا کا انکار ثابت ہوتا ہے میرا اللہ وہی رب ہے مین کسیکو اپنے رب کے ساتہہ شریک نہین کرتا تونے
جبکہ باغ مین آیا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیون نہ کہا تو اگر یہہ دیکہتا ہے کہ مین تجہہ سے مال
و اولاد مین کم ہون تو قریب ہے کہ دیگا مجہکو رب میرا بہتر تیرے باغ سے یعنی دنیا یا آخرت مین
اور بہیجیگا تیرے باغ پر حکم آسمان سے تو وہ چٹیر ہو جاویگا یا پانی اوسکا سوکہہ جاویگا پہر تو اوسکو
نکال نہ سکیگا پہر یہی ہوا کہ سارا مال گہیر لیا گیا یعنی نقد و مویشی وغیرہ وہ کافر ہاتہہ ملنے لگا کہ
سارا خرچ برباد گیا باغ اوندہا ہو کر اپنے چہپرون پر گر پڑا کہنے لگا کاش مین کسیکو شریک اپنے
رب کا نکرتا معلوم ہوا کہ جس کسیکو غرہ اپنی دولت کا ہوتا ہے وہی کفر بہی کرتا ہے اور اوسکا انجام
کبہی یہان کبہی وہان یہی ہوتا ہے جو اس شخص کا ہوا آیا نادار مفلس جسکا بہروسا خدا پر ہو اوسکو کبہی یہان
کبہی وہان بدلا ایمان و صبر کا دولتمند سے بڑہکر ملجاتا ہے و للہ الحمد اے اللہ ہم غریبونکو بہی سامنے
ان دولتمندون کے شرمندہ نکرنا ہر بلا سے بچانا ایمان پہ جلانا مارنا قال تعالیٰ ذکر کر
انکے لئے مثال زندگی دنیا کی یہہ پانی کیطرح ہے جسکو ہم نے آسمان سے اوتارا اوس سے زمین

پیدا وار ملگئی پہر وہ روندن ہو گئی اوسکو ہوا اوڑ ائے پہرے ہے یعنی ابتدا دنیا کی اچہی ہے انتہا فنا و بربادی ہے پہر فرمایا کہ مال و اولاد زینت ہین زندگی دنیا کی مگر باقیات صالحات یعنی اعمال خیر بہتر ہین نزدیک تیرے رب کے ثواب اور امید مین یعنی جو کچہہ امیدین ان مال اولاد والون کو ہین اون سے بہتر اونکے لئے ہے جو مال اولاد نہین رکہتے اعمال صالحہ طاعات فاضلہ رکہتے ہین علی مرتضی نے کہا ہے مال و بنون دنیا کی کہیتی عمل صالح آخرت کی کہیتی ہے یعنی یہہ فانی ہے وہ باقی ہے قال تعالے موسی علیہ السلام نے کہا اے رب جو خیر تو نے مجہپر اوتاری ہے یعنی ہاتہہ سے فرعون کے نجات دے مین اوس بہلائی کا محتاج ہون ابن عباس نے کہا موسی اکرم خلق تہے نزدیک اللہ کے مگر اوسوقت آدہی کہجور کے محتاج تہے بہوک کے مارے پیٹ لگ گیا تہا اس دعا مین طعام کا سوال کیا ہے یا ایک ٹکڑے روٹی کا جو سوکہی ہو معلوم ہوا کہ محتاجی اللہ کی آبرو عزت بخشی سے نہین روکتی ہے بلکہ فقیر مومن نزدیک خدا کے دولتمند کافر یا فاسق سے کہین زیادہ تر بزرگ و عزیز و محبوب ہوتا ہے گو جاہل بیوقوف اوسکو بنظر حقارت دیکہین و قال تعالے اے لوگو تم فقیر ہو یعنی محتاج طرف اللہ کے یعنی سارے کامون مین دین دنیا کے اور اللہ ہے غنی حمید وہ اگر چاہے تم سبکو لیجا وے یعنی معدوم کر دے اور لا دے ایک اور ہی نئی مخلوق یعنی عوض تمہارے جو اوسکی اطاعت کرے نا فرمانی نکرے یہہ بات کچہہ اللہ پر مشکل نہین ہے معلوم ہوا کہ امیری فقیری باہم خلق کی گئی ہے خالق کے سامنے سارے امیر فقیر ہین اونکو گناہ کرنے مین اتنا دہیان نہین کہ کہین اس نا فرمانی پر ایسا نہو کہ یہہ مٹا دئے جاوین اونکی جگہہ اور لوگ آجاوین حالانکہ یہہ کام خدا پر کچہہ دشوار نہین ہے وقال تعالے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو جسکے لئے چاہتا ہے یعنی گو اوسکے لئے کوئی حیلہ یا قوت نہو اور تنگ کرتا ہے رزق کو یعنی جسپر چاہے گو وہ قوی سخت حیلہ دار کیون نہو یہہ دونون کام بطور امتحان و ابتلا کے ہوتے ہین معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کوئی باسط قابض نہین ہے ہم دیکہتے ہین کہ حال لوگون کا سعت و ضیق رزق مین مختلف ہے اسمین ضرور کوئی حکمت و سبب ہے یہہ تو ظاہر ہے کہ یہہ

بسبب آدمی کی عقل وجہالت کے نہین ہے کیونکہ ہم عاقل قادر کو نہایت تنگ رزق پاتے ہین جاہل
ضعیف کو بہت فراغت وآسودگی مین دیکھتے ہین اسیلئے بعد اسکے فرمایا ہے کہ اس امر مین یعنی
وسع وضیق رزق مین نشانیان ہین واسطے قوم ایماندار کے ایمان کی تخصیص اسلئے کی ہے
کہ نفع آیات الٰہی کا اور تفکر کرنا اونمین بدون ایمان کے نہین ہوسکتا قال تعالےٰ
تم بلائے جاتے ہو اسلئے کہ خرچ کرو راہ خدا مین سو تم مین کوئی بخل کرتا ہے سو جسنے بخل کیا اوسنے
اپنی جان سے کیا اللہ غنی ہے تم فقیر ہو یعنی بخل کرنے سے کوئی امیر نہین ہوجاتا ہے کتنا ہی آسودہ
کیون نہو پہر اللہ کا محتاج ہے اللہ کے سوا کوئی غنی نہین ہے قال تعالےٰ انہ ھو اغنی
واقنی یعنی اللہ ہی غنی کرتا ہے جسکو چاہے محتاج کرتا ہے جسکو چاہے قال تعالےٰ جو چیز فیٔ
مین دلوائی اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون سے وہ ہے واسطے اللہ ورسول و
قرابت والون اور یتیموان اور مسکینون اور ابن السبیل کے تہہ چہہ گروہ ہوئے پہر فرمایا اور
ہے واسطے فقیرون کے جنہون نے ہجرت کی ہے اپنے گہرون اور مالون سے باہر نکالے گئے یہہ
اللہ کا فضل ورضوان ڈہونڈتے ہین اللہ ورسول کی مدد کرتے ہین یہی ہین سچے اب وہ
زمانہ نرہا جسمین مال فیٔ ہاتہہ آوے مگر یہہ فیٔ والے ہر زمانے مین موجود ہوتے ہین ایسون
کو مال زکوٰۃ سے دے یا بیت المال سے قرابت والون سے بنی ہاشم وبنی مطلب مراد ہین فیٔ
مین انکا حصہ تہا اسلئے کہ زکوٰۃ کا لینا یا انکو دینا حرام ہے اب عوض اوسکے عین المال سلطنت
سے بقدر کفاف دینا چاہئے جسطرح سب مسلمانون کا حق بیت المال مین ہوتا ہے اوسیطرح
انکا حق بہی ہے بلکہ صلہ رحم نبوی اپنی قوم کے صلہ رحم سے بلاشبہہ افضل ہے ف یہہ دونون
فصلین بیان غنا وفقر مین جو اسجگہہ لکہی گئی ہین اصل کتاب ابن القیمؒ مین نہین ہین کتاب
عزیز سے آیات کو منتخب کرکے ایک جگہہ بطور ترجمہ لکہدیا گیا ہے ایک مدت دراز سے یہہ آرزو
تہی کہ مباحثہ تفضیلت فقر وغنا کا بجمیع ادلہ کتاب وسنت یکجا لکہا جاوے فرصت تتبع براہین و
حجج کی ہاتہہ نہ آتی تہی اتفاقاً ایسا وقت پیش آیا کہ اہل دنیا کے ہاتہہ سے تکلیف سخت پہونچی نگ

زمانہ کا اور حال اپنا منقلب ہو گیا اگرچہ یہہ انقلاب شروع سنہ چودہ صدی سے آغاز ہوا تھا
لکن سنہ ۱۳۱۰ ہجری سے صدمات متواتر ہوئے الحمد للہ علی کل حال و فی کل حال جو کہ بجز صبر و شکر کے
کوئی چارہ کار واسطے مومن کے نہیں ہے چند روز سے حالت خاموشی و فراموشی مین اوقات
بسر ہوتی ہے ماہ ربیع الآخر سنہ مذکور مین کتاب ابن القیم رحمہ اللہ تائید غیبی سے ہاتھ آئی گویا زخم
پہ مرہم لگا اسلیے کہ مناسب حال حاضر و ملائم قال ظاہر تھی اوسکے ترجمہ مین وقت موجود کو بسر
کیا اس عمل صالح کو وسیلہ ثواب و اجر آخرت کا سمجھا اللہ پاک کا شکر ہے کہ بیس دن کے اندر اس
ترجمہ کو پورا کیا امید ہے کہ عاقبت بخیر ہو صبر کا انجام یہان اور وہان دونون جگہہ بہتر ہوے

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا		ہم کیا ہین جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے		جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

جس مصیبت کا انجام بہتر ہو جو راحت آخر کو راحت ہو وہ درحقیقت کوئی آفت نہین ہوتی

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست		مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

باب ۲۵ بیان مین اون امور کے جو منافی و قادح صبر ہین

جب صبر عبارت اس بات سے ٹھیرا کہ زبان کو شکوے سے روکا جاوے سوا اللہ کی کسی سے گلا
اپنی مصیبت و تکلیف کا نکرے دلکو خفگی و ناخوشی سے باز رکھے جوارح کو طمانچہ زنی و گریبان
دری وغیرہ سے روکے تو جو صبر کی ضد ہے وہ ان سب چیزون پر واقع ہوگی مثلاً مخلوق
سے شکوہ کرے اسلیے کہ جب بندہ نے اپنے رب کا شکوہ مخلوق سے کیا جو کہ مثل اس بندہ کے ہے
تو اوسنے رحیم کا شکوہ غیر رحیم کے سامنے پیش کیا ہان اللہ سے شکوہ اپنی مصیبت کا کرنا کچھ
منافی صبر کے نہین ہے جسطرح کہ اوپر گزر چکا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے شکوہ مذکور کیا تھا
باوجود اس قول کے کہ فصبر جمیل لکن مخلوق کو اپنے حال کی خبر دینا اگر اس غرض سے ہے کہ
وہ اعانت کرے یا کوئی راہ بتاوے یا مدد کرے اور ایک وسیلہ واسطے زوال ضرورت کے ہو

تو یہہ بھی کچھ قادح صبر مین نہین ہے یہہ ویسی بات ہے جسطرح بیمار اپنا حال طبیب سے کہتا ہے یا
مثلاً مظلوم اپنا ماجرا اوسکی منتصر کے سامنے ہوتا ہے یا مبتلا اپنے حال زار کو اوس شخص سے ذکر کرتا ہے
جسکے ہاتھہ بہ امید کشادگی کی رکہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار کے پاس آکر اوسکا حال
دریافت فرماتے تہے کہتے تہے کیف تجدک یہہ استخبار و استعلام تہا اوسکی کیفیت وحالت
کا ان چیخنا چلانا ہاے ہاے وائے وائے کرنا قادح ہے صبر مین اسمین امام احمد سے دو روایتین
آئی ہین اصح کراہت ہے قال ابو الحسین یہہ اسلئے کہ طاؤس سے مروی ہے کہ وہ نالہ کرنے
کو مرض مین مکروہ رکہتے تہے مجاہد نے کہا ہر بات ابن آدم کی جو وہ کرتا ہے اوسپر لکہی جاتی ہے
یہانتک کہ نالہ کرنا اوسکا بیماری مین آن لوگون نے کہا ہے کہ شکوہ کرنا زبان حال سے منافی
صبر کے ہے عبد اللہ بن احمد کہتے ہین مجہہ سے میرے باپ نے اپنے مرض موت مین کہا نکال لا میرے
پاس کتاب عبد اللہ بن ادریس کی مین لے آیا کہا اسمین احادیث لیث بن ابی سلیم کو نکال مینے
وہ حدیثین نکالین کہا مجہکو پڑہکر سنا مینے کہا طلحہ کہتے ہین ان طاؤسا کان یکرہ الانین
فی المرض فما سمع لہ انین حتی مات فما سمع پہر میرے باپ نے زاری نکی یہانتک کہ وفات
پائی دوسری روایت یہہ ہے کہ لا یکرہ ولا یقدح فی الصبر بکر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت
کیا ہے کہ امام احمد سے پوچہا مریض شکوہ اپنے درد کا کرتا ہے اس باب مین کوئی شے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہے کہا ہان حدیث عایشہ مین آیا ہے وارأساہ اور
اوسکو مستحسن کہنے لگے مروزی نے کہا ہے مین پاس ابو عبد اللہ کے گیا وہ بیمار تہے مینے حال
پوچہا اونکے آنسو بہر آئے رات کو جو کچہہ کیفیت علت کی گزری تہی وہ مجہہ سے بیان کرنے لگا ابن القیم
کہتے ہین تحقیق یہہ ہے کہ انین دو طرح پر ہے ایک شکوی یہہ مکروہ ہے دوسرے استراحت و
تفریح یہہ مکروہ نہین واللہ اعلم ایک اثر مین آیا ہے کہ جب بیمار الحمد للہ کہکر اپنا حال بیان
کرتا ہے تو یہہ شکوی نہین ہوتا شقیق بلخی نے کہا ہے جسپر کوئی مصیبت نازل ہوئی اور اوسنے
شکوی غیر اللہ سے کیا تو وہ کبہی حلاوت طاعت خدا کے اپنے دل مین نہ پاویگا ٭

فصل

شکوہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک بزبان قال دوسرا بزبان حال اور شاید یہ اخیر اعظم تر ہے اسیلیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسپر انعام کیا گیا ہے اوسپر لازم ہے کہ اظہار اللہ کی نعمت کا اپنے اوپر کرے اس سے بڑہکر وہ شکوہ ہے کہ اپنے رب سبحانہ کا گلہ کرے اور وہ خیر سے ہو ایسا شخص ممقوت تر ہوتا ہے نزدیک اللہ کے کعب احبار کہتے ہین احسن عمل سبحہ حدیث ہے شر عمل تحذیف ہے پوچہا سبحہ حدیث کیا ہے کہا سبحان اللہ و بحمدہ کہنا اثنار کلام مین کہا تحذیف کیا ہے کہا لوگ خیر سے صبح کرین جب سوال کیا جاوے تو یہی زعم کرین کہ وہ شر مین ہین ؁

فصل

منجملہ منافیات صبر کے ایک پہاڑنا کپڑون کا ہے وقت مصیبت کے اور دلانچہ مارنا موںہہ پہ اور مارنا ایک ہاتہہ کا دوسرے ہاتہہ پر اور مونڈانا سر کا اور پکارنا ویل کا اسیلیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہوئے ہین اوس شخص سے جو چلاوے وقت مصیبت کے سر منڈائے کپڑے چیرے پہاڑے ہان رونا و غم کرنا منافی صبر کے نہین ہے اللہ تعالی نے یعقوب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے وابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم قتادہ نے کہا ہے کظیم علی الحزن فلم یقل الاخیرا ابن عباس مرفوعا کہتے ہین جو آنکہہ و دل سے ہے وہ اللہ کیطرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتہہ و زبان سے ہے وہ طرف سے شیطان کے ہے رواہ حماد بن سلمۃ حبان بن ابی جبلہ کا لفظ یہ ہے من بث فلم یصبر خالد بن ابی عثمان کہتے ہین میرا لڑکا مر گیا تہا سعید بن جبیر نے مجہکو دیکہا کہ متقنع ہون کہا خبردار جو تونے مونہہ چہپایا کہ یہ تکان سے ہے بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہین یون کہا جاتا تہا کہ استکانت مین سے ایک بیٹہنا ہے گہر مین

بعد موت کے عبید بن عمیر نے کہا جزع یہہ نہین ہے کہ آنسو بہین دل دکہے جزع تو یہہ ہے کہ موونہہ
سے بری بات نکلے بعض قضاۃ بصرہ کا لڑکا مر گیا تہا علما رفقہا رآئے آپسمین چرچا ہوا کہ
جزع وصبر مین کیا فرق ہے سبنے اسبات پر اجماع کیا کہ اذا ترك شيئا مما يصنعه فقد
جزع حسین بن عبد العزیز جوزی نے کہا ہے میرا ایک اچہا لڑکا مر گیا تہا مینے اوسکی مان سے کہا
اتقى الله واحتسبيه واصبري فقالت مصيبتي به اعظم من ان افسدها بالجزع
ابن مبارک نے کہا ایک آدمی یزید بن یزید کے پاس آیا وہ نماز پڑہتے تہے اونکا لڑکا حالت
موت مین تہا کہا تمہارا لڑکا قضا کرتا ہے تم نماز ادا کرتے ہو کہا آدمی جب کوئی عمل کرتا ہو
پہر اوسکو ایک دن ترک کردے تو اوسکے عمل مین خلل پڑتا ہے ثابت کہتے ہین عبد اللہ بن مطرف
پر ایک مصیبت آئی مینے دیکہا کہ وہ بہت اچہے کپڑے پہنے ہوئے خوشبو لگائے ہوئے ہین مینے
اونسے دریافت کیا کہ یہہ کیا روپ ہے کہا اے ابا محمد کیا تم مجھکو یہہ حکم کرتے ہو کہ مین کفن پہنون
واسطے شیطان کے اور اوسکو یہہ بات دکہاؤن کہ مجھکو مصیبت پہونچی ہے واللہ اے ابا
محمد اگر ساری دنیا مجھکو ملے پہر وہ مجھہ سے لیجاوے پہر مجھکو دن قیامت کے ایک گہونٹ پانی
کا پلایا جاوے تو بہی مین اوسکو قیمت اوس گہونٹ کی نجانون ف ایک قادح صبر مین اظہار
مصیبت وتحدث آفت ہے راس صبر یہہ ہے کہ اوسکا کتمان کرے حدیث ابن عمر مین مرفوعا آیا
ہے کہ من البر كتمان المصائب والامراض والصدقة وذكر الله ومن بث لم يصبر
رواه الحسن بن الصباح ف

باشد کہ از خزانۂ غیبم دوا کنند		در روم نہفتہ بہ ز طبیبان مدعی

انس کا لفظ مرفوع یون ہے من كنوز البر كتمان المصائب وما صبر من بث عطا کی ایک
آنکہہ مین پانی اوتر آیا تہا بیس برس تک کسی نے نجانا ایک دن اون کا بیٹا اوسی آنکہہ کیطرف سے
آیا تب اوسکو معلوم ہوا کہ آنکہہ پر آفت آئی ہے ایک آدمی داؤد طائی کے فراش پر آیا دیکہا
پڑے کانپ رہے ہین اوس نے کہا انا لله وانا اليه راجعون اونہون نے کہا بس کتنی کہنا

مغیرہ کہتے ہین احنف نے اپنے چچا سے درد دندان کا شکوہ کیا جب مکرر سکرر کہا تو بولے کہ کیا
تو بار بار مجھسے کہتا ہے چالیس برس سے میری آنکھ جاتی رہی ہے مینے کسی سے کچھ شکوہ نہین کیا

فصل

ایک مضاد صبر ہلع ہے یعنی جزع کرنا وقت درد و مصیبت کے منع کرنا ہمت . ہمت رد منعہٗ قال
تعالے ان الانسان خلق هلوعا اذا مسه الشر جزوعا واذا مسه الخیر منوعا
یہ تفسیر ہے ہلوع کی جوہری نے کہا ہے ہلع کہتے ہین افحش جزع کو هلع بالکسر فهو هلع و
هلوع حدیث مین آیا ہے شر ما فی العبد شح هالع وجبن خالع یہان دو امر ہین ایک
لفظی ایک معنوی لفظی یہہ ہے کہ شح کا وصف ہالع کیا ہے حالانکہ ہالع صاحب شح ہوتا ہے نہ شح
اور اکثر اوسکو ہلوع کہتے ہین نہ هالع له اسلیئے کہ متعدی نہین ہوتا ہے اسکی دو وجہین ہین
ایک یہہ کہ بطریقہ نسب کہا گیا ہے کقولهم لیل نائم وسر کاتم ونهار صائم ویوم
عاصف یہہ سب الفاظ نزدیک سیبویہ کے نسب ہین یعنی ذو کذا لما قالوا تامر ولابن
دوسری وجہ یہہ ہے کہ لفظ اپنے باب سے متغیر کردیا گیا ہے واسطے ازدواج کے ساتھ خالع کے
اسکے بہی بہت نظائر ہین رہا امر معنوی سو شح وجبن دو بدتر وصف ہین آدمی مین خصوصًا
جبکہ اوسکا شح ہالع ہو یعنی ہلع مین ڈالدے اور جبن خالع ہو یعنی دل کو اوسکی جگہ سے الگ
کردے پھر نہ سماحت باقی رہی نہ شجاعت نہ مال کا نفع رہا نہ بدن کا فائدہ کما یقال لاطعنه
ولاخفته ولا یطرد ولا یشرد بلکہ شح وخوف نے اوسکو صغیر وحقیر کردیا طمع وفزع دیدیا
ہلوع کی پہچان یہہ ہے کہ جب الم پہونچا تو جلدی سے اوسکو ظاہر کرکے شکایت کرنے لگا جب قہر
پہونچا تو اظہار استطالت واستکانت کرنے لگا جب کوئی وجع پہونچا تو جلد چارپائی پر پڑگیا
شکایت ظاہر کرنے لگا جب کوئی ماخذ طمع ظاہر ہوا تو جلد اوسطرف دوڑنے لگا جب اوسپر
قابو پایا تو جان کیطرح اوسکو لیلیا نہ احتمال ہے کسی بات کا نہ افضال ہے کسی شئے کا یہہ سب

کام صغر و ذلت نفس سے ہوتے ہین واللہ المستعان ؂

باب ۲۶ اس بیان مین کہ صبر و شکر داخل ہین صفات رب جل جلالہٗ

اللہ پاک کا نام صبور و شکور ہے اگر صبر و شکر کے لئے اور کچھ فضیلت نہوتی تو اتنی ہی کافی تھی کہ شریک نام باریتعالےٰ ہے صبر کا اطلاق اللہ پر اوسنے کیا ہے جو ساری خلق سے زیادہ عارف باللہ ہے سب سے بڑہکر اللہ کی تنزیہ کو جانتا پہچانتا ہے وہ بہی بصیغۂ مبالغہ صحیحین مین ابو موسیٰ سے مرفوعاً آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ما احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل یدعون لہ الولد وھو یعافیھم و یرزقھم منجملہ اسمار حسنی کے ایک صبور ہے ابنیۂ مبالغہ سے وہ ابلغ ہے صابر سے بلکہ صبّار سے اللہ کا صبر مقارن صبر مخلوق سے لکن مماثل اوسکے نہین کئی وجہ سے ایک یہہ کہ اللہ کا صبر قدرت تامہ سے ہے دوسرے یہہ کہ اوسکو خوف فوت نہین ہے آدمی جو جلدی کرتا ہے تو اوسکو فوت کا ڈر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ اللہ کو صبر کرنے سے نہ کوئی الم لاحق ہوتا ہے نہ کوئی حزن اور نہ کوئی نقص باقی رہا ظہور اثر اسم کا عالم مین سو وہ مشہود بالعیان ہے جیسے ظہور اسم حلیم کا فرق درمیان صبر و حلم کے یہہ ہے کہ صبر ثمرہ ہے حلم کا اور موجب حلم ہے بندہ مین جسقدر حلم ہوتا ہے اوتنا ہی وہ صبر کرتا ہی اور حلم صفات الٰہی مین وسیع تر ہے صبر سے اسیلئے اسم حلیم قرآن کریم مین بہت جگہہ آیا ہے اور بوجہ اوسکی سعت کے اللہ نے حلیم کو قرین علیم کیا ہے **کقولہ تعالےٰ** وکان اللہ علیما حلیما واللہ علیم حلیم اثر مین آیا ہے کہ حاملان عرش چار ہین دو یون کہتے ہین سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک دو یون کہتے ہین سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک کیونکہ مخلوق کا حلم جہل سے عفو عجز سے ہوتا ہے اللہ کا حلم کمال علم سے عفو تمام قدرت سے ہوتا ہے کوئی شئے مضاف طرف کسی شئے کے نہین ہوتی زیادہ تر زینت و زیب مین حلم سے طرف علم کے اور عفو سے طرف اقتدار کے اسیلئے دعاے کرب مین

وصف اللہ کے علم کا ساتھ عظمت کے آیا ہے سو اللہ کو حلیم ہونا لوازم ذات پاک سے ہی رہا صبر خدا کا سو وہ متعلق ہے ساتھ کفر و شرک و سباب عبادہ اور اونکے انواع معاصی و فجور کے کہ یہہ کام اوسکو طرف تعجیل عقوبت کے نہین پہیرتے بلکہ حق تعالیٰ صبر کرتا ہے اور مہلت دیتا ہے اور استصلاح چاہتا ہے اور نرمی و رفق فرماتا ہے اور حلم کرتا ہے یہانتک کہ جب کوئی جگہہ بہی درستی کار اور اصلاح کی باوجود امہال و رفق و علم کے باقی نہین رہتی ہے اور نہ طرف اپنے رب کے رجوع لاتا ہے اور نہ باب احسان و نعم سے اوسپر داخل ہوتا ہے اور نہ باب بلا و نقم سے تب کہین جا کر اوسکو ایسا پکڑتا ہے جسطرح کسی عزیز مقتدر کی پکڑ ہوتی ہے وہ بہی بعد عذر و نصیحت اور دعوت کے ہر طرح پر یہہ سب کام موجبات سے اوسکی صفت علم کے ہین یہہ صفت اللہ کی ذاتی ہے کسیطرح زائل نہین ہوتی باقی رہا صبر سو جب متعلق اوسکا زائل ہوجاتا ہے تو مثل سائر افعال کے رہجاتا ہے کہ وقت وجود حکمت کے موجود ہوتا ہے زوال حکمت سے زائل ہوجاتا ہے ف یہہ ایک ایسا فرق لطیف ہے کہ بڑے بڑے حاذق اوسکے عشر عشیر کو بہی نہین پہونچے ایسے لوگ تہوڑے ہین جو اس فرق پر متنبہ ہوئے ہین اور دوسرون کو اوسپر متنبہ کیا ہے ورنہ بہت سے اشخاص پر معنی اس اسم کریم کے مشکل ہوگئے یہانتک کہ یون کہنے لگے کہ یہہ نام قرآن مین نہین آیا ہے اسکے معنی مین مشغول ہونا کچہہ ضرور نہین ہے پہر صبر عبد و اقسام صبر مین کلام کرنے لگے اور اگر کبہی اس نام کو اوسکا حق دیتے تو یہہ جان لیتے کہ اللہ پاک سے زیادہ کوئی مخلوق مستحق اس نام مبارک کی نہین ہے اس نام کا استحقاق اللہ کو ویسا ہی ہے جیسا استحقاق اسم علیم و رحیم و قدیر و سمیع و بصیر و حی و ملک و سائر اسماء حسنیٰ کا ہے کہ ساری مخلوق سے زیادہ احق ساتھ ان اسماء کے وہی ذات پاک حق سبحانہ و تعالے ہے اور تفاوت درمیان صبر عبد و صبر معبود کے ویسا ہی ہے جیسا تفاوت درمیان حیات و علم و سمع و سائر صفات خلق اور خالق کے ہے جب اعرف خلق باللہ نے اسبات کو جان لیا تب کہین یہہ فرمایا لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ

سو علم ارباب بصائر کا ساتھہ صبر سبحانہ کے ویسا ہے جیسے علم اوسکا ساتھہ رحمت وعفو وستر خدا
کے حالانکہ یہہ صبر اللہ کا ہمراہ علم وقدرت وعظمت وعزت کے ہے یہہ صبر ہے اعظم مصبور علیہ
سے کیونکہ مقابل کرنا اعظم العظما رملک الملوک اکرم الاکرمین کا جسکا احسان فوق ہر احسان ہے
ساتھہ غایت قبیح واعظم فجور وافحش فواحش کے اور نسبت کرنا اوسکا طرف ہر نالائق بات کے اور
قدح کرنا اوسکے کمال اور اسماء وصفات مین اور الحاد کرنا اوسکی آیات مین اور تکذیب
کرنا اوسکے رسولون کی ایک ایسا امر ہے جسپر سواے اوس صبور کے کوئی دوسرا صبر نہین کرسکتا
جس سے بڑھکر کوئی صابر نہین ہے ساری خلق کے صبر کو از اول تا آخر کوئی نسبت بھی اوسکے
صبر سے نہین ہوسکتی ہے اگر اللہ کے صبر وحلم کا پہچاننا اور دونون کا فرق معلوم کرنا منظور
ہو تو اس آیت مین تامل کرو ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا
ان امسکہما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا وقولہ تعالی وقالوا اتخذ الرحمن
ولدا لقد جئتم شیئا ادا تکاد السموات یتفطرن وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا
ان دعوا للرحمن ولدا وقولہ تعالی وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال بفتح
لام اللہ نے خبر دی کہ اوسکا حلم ومعرفت مانع زوال سماوات وارض ہین حلم نے اونکو
روک رکھا ہے اونکا امساک اس بات سے کہ بسبب کفر بنی آدم کے زائل ہوجاوین صبر ہے سو
اپنے حلم کے سبب سے معاجلہ اعدا سے صابر ہے آیت مین اشعار ہے اسبات کا کہ آسمان وزمین
ارادہ کرتے ہین اور اذن چاہتے ہین زوال کا بسبب عظم اعمال عباد کے لکن اللہ اونکو اپنے
حلم ومغفرت کے سبب سے روکے ہوئے ہے حلیم اللہ کا حبس عقوبت ہے اونسے یہی حقیقت ہے اللہ
کے صبر کی پس جس سے صدور امساک ہوا ہے وہ صفت حلم ہے اور وہ امساک صبر ہے یعنی
حبس عقوبت پس درمیان حبس عقوبت کے اور درمیان اوسکے جس سے حبس صادر ہوتا ہے
فرق ہے فی مسند احمد مین مرفوعا آیا ہے کہ ما من یوم الا والبحر یستأذن ربہ ان
یغرق بنی آدم یعنی دریا ہر دن اللہ سے اجازت غرق کرنے بنی آدم کی مانگتا ہے یہہ

استیذان مقتضا ہے طبیعت بحر کا اسلئے کہ کرہ پانی کا بالطبع عالی ہے کرہ خاک پر ولکن اللہ اسکو اپنی قدرت وحلم وصبر سے روکے ہوئے ہے اسیطرح حال گرجانے پہاڑون اور پھٹ جانے آسمانون کا ہے کہ اللہ اونکو اپنے صبر وحلم سے حبس کئے ہوئے ہے کیونکہ جو کچھ کفار ومشرکین وفجار بمقابلہ عظمت وجلال واکرام خدا کے کرتے ہین وہ مقتضی اسی پھٹنے گرنے کو ہے اللہ نے بمقابلہ ان اسباب کے اور اسباب بنائے ہین جنکو دوست رکھتا پسند کرتا اون سے خوش ہوتا ہے تو مقابلہ ان اسباب کا جو بسبب زوال وخراب عالم ہین کرتے ہین اور مدافعت ومقاومت سے پیش آتے ہین یہ آثار ہین مدافعت رحمت کے غضب کو اور غلبہ رحمت کے غضب پر اور سبقت رحمت کی غضب پر سو جسطرح رحمت غضب پر غالب ہے اسیطرح اثر رحمت اثر غضب پر غالب ہے اسیلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ صفت رضا کے صفت سخط سے اور ساتھ فعل معافات کے فعل عقوبت سے پناہ مانگی ہے پھر ان دونون امر کو ذات مین جمع کیا اسلئے کہ یہ دونون قائم ہین ساتھ اوسکے فقال اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذ بک منک کیونکہ جس چیز سے استعاذہ کیا جاتا ہے وہ صادر ہے اللہ کی مشیت سے مخلوق ہے اللہ کی اذن وقضا سے اوسی نے تو اذن دیا ہے وقوع اون اسباب کا جس سے پناہ مانگی جاتی ہے خلقاً وکوناً پھر وہی اللہ اونکی شر کو دور کرتا ہے خلقاً وکوناً تو سبب ومسبب دونون طرف سے اللہ کے ہوتے ہین اوسی اللہ نے انفس وابدان کو حرکت دی ہے اور قوای تاثیر بخشی ہین سو حید ومعدم وممد ومسلط اونکا جسپر چاہے اللہ ہے جب چاہتا ہے روک رکھتا ہے جب چاہتا ہے درمیان اونکے اور درمیان اونکے قوی وتاثیرات کے حائل ہوجاتا ہے ذرا سوچو کہ بیچ اعوذ بک منک کی کیا توحید محض وقطع التفات بطرف غیر وتکمیل توکل علی اللہ اور استعانت باللہ وافراد خدا بالخوف ورجا ودفع ضر وجلب خیر ہے اللہ ہی جسکو چاہے مس بالضر کرے جس سے چاہے دفع ضر بمشیت خود فرماوے خدا ہی مستعاذ بمشیت از مشیت ہے اور وہی معیذ از فعل بفعل خود اللہ ہی نے اون چیزون کو پیدا کیا ہے جنپر صبر کیا جاتا ہے یا وہ پسندیدہ ہین پر جب معاصی

وکفر و شرک و ظلم خلق اللہ کو غضب و غصہ مین لاتے ہین تو ملائکہ و عباد و مومنین کے تسبیح و تحمید و
طاعت اوسکو راضی کر دیتی ہے وہ رضا سبقت از غضب ہو جاتی ہے ابن مسعود نے کہا ہی لیس
عند ربک لیل ولا نہار نور السموات والارض من نور وجهه وان مقدار یوم من
ایامکم عنده ثنتا عشرة ساعة فتعرض علیه اعمالکم بالامس اول النهار الیوم
فینظر فیها ثلاث ساعات فیطلع منها علی ما یکره فیغضبه ذلک فاول من یعلم بغضبه
حملة العرش وسرادقات العرش والملائکة المقربون وسائر الملائکة حتی ینفخ
جبریل فی القران فلا یبقی شیئ حتی یسمع صوته فیسبحون الرحمن ثلاث ساعات حتی
یمتلی الرحمن رحمته فتلک ست ساعات قال ثم یوتی بالارحام فینظر فیها ثلاث
ساعات فذلک قوله تعالی هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء یهب لمن یشاء
اناثا ویهب لمن یشاء الذکور او یزوجهم ذکرانا واناثا ویجعل من یشاء عقیما
فتلک تسع ساعات ثم یوتی بالارزاق فینظر فیها ثلاث ساعات فذلک قوله
تعالی یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر وقوله تعالی کل یوم هو فی شان قال هذا
شانکم وشان ربکم رواه ابو القاسم الطبرانی فی السنة وعثمان بن سعید
الدارمی وشیخ الاسلام الانصاری وابن منده وابن خزیمة وغیرهم پہر جب
اللہ پاک نے سورۂ انعام مین ذکر اپنے اعدا اور اونکے کفر و شرک و تکذیب رسل کا کیا تو
بعد اوسکے حال اپنے خلیل جلیل ابراہیم علیہ السلام کا بیان فرمایا ارارت ملکوت سموات وارض
کا ذکر کیا قوم سے جو کچھ محبت اظہار دین خدا و توحید مین ہوئی اوسکا ذکر کیا پہر انبیا کا ذریت
ابراہیم سے ہونا بیان کیا پہر یہہ ارشاد کیا کہ ہم نے اون پیغمبرون کو ہدایت کی تہی کتاب دی
تہی حکم و نبوت بخشی تہی پہر یہہ کہا فان یکفر بها هؤلاء فقد وکلنا بها قوما لیسوا بها بکافرین
یہہ خبر ہے اسبات سے کہ جسطرح زمین مین کافر و جاحد توحید پیدا کئے ہین جو مکذب رسل ہین اسیطرح
اوس زمین مین ایسے لوگ بہی پیدا کئے ہین کہ جسکا وہ منکر انکار کرتے ہین اوسپر یہہ ایمان لاتے

ہین جسکی وہ تکذیب کرتے ہین اوسکی یہہ تصدیق فرماتے ہین جو حرمات اونہون نے ضائع کئے
ہین یہہ اونکی حفاظت کرتے ہین اس سبب سے تماسک عالم علوی وسفلی ہے ورنہ اگر حق تابع اہوار
اعدا رہو تو سارے آسمان وزمین اور ما فیہا فاسد ہو کر عالم تباہ و برباد و ویران ہوجاوے
اسیلئے اللہ نے اون اسباب کو جو موجب خراب عالم ہین رافع اسباب ممسکہ زمین ٹہیرایا ہے
وہ اسباب ممسکہ یہی اللہ کا کلام و نبی و دین ہے اور وہ لوگ ہین جو قائم ہین ساتھہ اوسکے
موجب واسطے اون اسباب مقتضیہ خراب عالم کے اسباب متقادم و ممانع باقی نرہینگے تو
عالم بہی باقی نرہیگا اور جبکہ نام حلیم کا دخل اوصاف مین اور نام صبور کا دخل افعال مین
زیادہ تر ہے تو حلم اصل صبر ٹہیرا اسلئے قرآن پاک مین بسبب مذکور ہونے اسم حلیم کے استغنا ہوا
اسم صبور سے واللہ اعلم ؂

فصل

اللہ کا نام شکور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے قرآن شریف مین شاکر بہی آیا ہے قال تعالے
وکان اللہ شاکرا علیما اور شکور بہی ہے قال تعالے واللہ شکور حلیم وقال تعالے
ان ھذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا اللہ نے دوامر اس جگہہ جمع کئے ایک
اونکی سعی کو مشکور ٹہیرایا دوسرا اونکو ثواب دیا اللہ حسن طاعت پر اپنے بندہ کا شکر مانتا ہے
توبہ کرنے پر مغفرت کرتا ہے بندہ کے لئے دو امر جمع ہوجاتے ہین ایک قبول شکر عوض احسان کے
دوسرے مغفرت عوض عصیان کے کیونکہ اللہ غفور و شکور ہے باب بستم مین ذکر حقیقت شکر
عبد اور اسباب و وجوہ شکر کا گذر چکا ہے باقی رہا شکر رب تعالے کا اوسکی شان دوسری
ہے جسطرح اللہ کے صبر کی شان اور ہی کچہہ تہی سو اللہ تعالے اولی تر بصفت شکر ہے بہ نسبت
ہر شکور کے بلکہ شکور حقیقی وہی ہے کیونکہ بندہ کو دیتا ہے پہر توفیق بخشتا ہے اداے شکر کی
تہوڑے سے عمل و عطا پر اوسکا شکر مانتا ہے اوسکو تہوڑا نہین جانتا ہر نیکی پر دس گنا شکر

قبول فرماتا ہے پہر اضعاف مضاعف اوسکے دیتا ہے اللہ کا شکر بحق عبد یہہ ہے کہ درمیان اپنے ملائکہ کے ملاء اعلیٰ مین اوس بندہ پر ثنا کرتا ہے اوسکے لئے درمیان عباد کے القاء شکر فرماتا ہے اوسکے فعل پر شکر قبول کرتا ہے جب بندہ اللہ کے لئے کسی چیز کو چہوڑ دیتا ہے تو اللہ بہتر اوس چیز سے اوسکو عطا فرماتا ہے اور جب کوئی چیز واسطے اللہ کے صرف کرتا ہے تو اضعاف مضاعف اوسکے اللہ اوسپر رد فرماتا ہے توفیق ترک و بذل دنیا اللہ ہی کا کام ہے شکر ادا کرنا بہی اوسی کا فعل ہے پہر خود اوس شکر کو منظور فرماتا ہے سلیمان علیہ السلام نے جب ذکر خدا سے مشغول ہوگئے غصہ مین آکر گہوڑون کی کونچین کاٹ ڈالین اور یہہ چاہا کہ پہر دوبارہ ایسی غفلت ذکر الٰہی سے نہو تو اللہ نے عوض اوسکے اونکو پشت ہوا کو دیا جسپر وہ سوار ہوکر جا بجا دور دور تک تہوڑی مدت مین پہونچ جاتے تہے ٥

نہ بر باد رفتی سحرگاہ و شام		سریر سلیمان علیہ السلام	

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب گہر بار ردیار اللہ کے لئے چہوڑ دیا وطن وعطن وسکن سے واسطے رضامندی حق سبحانہ تعالےٰ کے باہر نکلے تو اللہ نے عوض اس کام کے اونکو سارا ملک دنیا کا دیا فتح پر فتح بخشی یوسف صدیق علیہ السلام نے جب تنگی قید کو اوٹہایا اللہ نے اونکا شکر مانکر اونکو زمین کا حاکم بنادیا جہان چاہین جاوین چلین پہرین شہدا نے جب اپنے ابدان کو راہ خدا مین بذل کیا دشمنون نے اونکو چیر پہاڑ ڈالا تو اللہ نے اونکا شکر مانا بعوض اوس بذل کے پرندگان سبز مین اونکی ارواح کو رکہا وہ انہار جنت پر آتے بہشت کے پہل میوے تا یوم بعث کہاتے ہین پہر دن قیامت کو اکمل سے اکمل اجمل سے اجمل اجسام وابدان مین اونکو واپس فرماویگا اور جب رسولون نے اپنی آبرو کو اوسکی راہ مین صرف کیا اور دشمنون نے اونکو قید وقتل کیا ہر طرح کی بے آبروئی وذلت اونکی روا رکہی تو بعوض اس فعل کے یہہ ہوا کہ اللہ نے اونپر درود بہیجا اللہ کے ملائکہ بہی اونپر درود خوان ہوئے ساری سموات وخلق مین اونپر ثنا ہوئی اونکو خاص الخاص اپنا بنالیا انا اخلصناھم بخالصة ذکری الدار اللہ کسی شخص کا اجر جسنے

عمل صالح کیا ہے ضایع نہین کرتا گو برابر ایک ذرہ کے کیون نہو اللہ کا شکر ماننا ایک یہہ ہے کہ
جب اللہ کا کوئی دشمن دنیا مین عمل خیر فعل معروف کرتا ہے تو اوسکو دن قیامت کے جزاء
خیر دیگا تخفیف عذاب کریگا یہہ نہوگا کہ وہ عمل حسن اوسکا برباد جاوے حالانکہ وہ دشمن ترین
خلق ہے نزدیک خدا کے ایک شکر خدا کا یہہ ہے کہ اوسنے ایک عورت زناکار کو اتنی بات پر بخشدیا
کہ اوسنے ایک پیاسے کتے کو جو مارے پیاس کے زمین کی تر مٹی کہاتا تہا پانی پلا دیا ایک شخص نے
ایک شاخ خاردار کو طریق مسلمین سے الگ کردیا تہا اوسکو بخشدیا سو اللہ اپنے بندہ کا شاکر
ہوتا ہے جب کہ وہ اپنی جان سے کوئی احسان کرتا ہے مخلوق اوسیکا شکرادا کرتی ہے جو کوئی
اوسکے ساتہہ احسان سے پیش آتا ہے اس سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ اللہ نے بندہ کو اسبات
کی توفیق دی ہے کہ وہ اپنی جان کے ساتہہ احسان کرے اور اسبات کا اوس بندہ سے
شکر مانتا ہے بلکہ قلیل پر براہ قبول شکر اضعاف مضاعف دیتا ہے جسکے ساتہہ کوئی نسبت احسان
عبد کی طرف اپنی جان کے نہین ہے سو اللہ ہی محسن ہے باعطاء احسان و اعطاء شکر اوس سے
زیادہ کون مستحق اسم شکور کا ہوگا ذرا اس آیت مین تامل کرو ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم
وامنتم وکان اللہ شاکرا علیما ضمن اس خطاب مین یہہ بات بتائی ہے کہ اللہ کا شکر تعذیب
عباد سے انکار کرتا ہے کہ بلا جرم کیونکر اونکو ستاوے جسطرح اسبات سے بہی آبی ہے کہ اونکی
سعی کو باطل ٹہیراکر ضائع کردے پس شکور نہ کسی محسن کے اجر کو برباد کرتا ہے نہ کسی غیر مسیئی
کو عذاب دیتا ہے اوسمین رد ہے اوس شخص کے قول کا جسکو یہہ زعم ہے کہ اللہ مکلف عباد ہے
تکلیف مالا یطاق دیتا ہے پہر اوسکو تعذیب کرتا ہے اوس امر پہ جو داخل اوسکے قدرت مین
نہین ہے تعالی اللہ عن ھذا الظن الکاذب والحسبان الباطل علوا کبیرا غرضکہ شکر
حق سبحانہ وتعالے مقتضی ہے اس بات کا کہ کسی مومن شکور کو معذب نکرے نہ اوسکے عمل کو برباد
فرماوے اور یہہ لوازم سے ہے اس صفت کے اللہ کی ذات پاک منزہ ہے اسکے خلاف سے جسطرح
کہ سارے عیوب و نقائص سے جو منافی کمال و غنا و حمد ہین منزہ ہے ایک شکر اوس شکور کا یہہ ہے

کہ اگر بندہ مین ذرہ برابر خیر ہوگی تو اوسکو آگ دوزخ سے نکالیگا اسقدر قلیل کو بہی ضائع نکریگا
دوسر شکر اوس شاکر کا یہہ ہے کہ اگر کوئی بندہ اوسکا درمیان لوگون کے ایسی جگہہ کہڑا ہوتا ہے
جس سے اللہ راضی ہو تو اللہ اوسکا شکر مانتا ہے اور اوسکا ذکر اپنے گروہ مین فرماتا ہے ملائکہ وعباد
مومنین کو اوسکے حال کی خبر کردیتا ہے جسطرح مومن آل فرعون کا شکر یاجت اوس قیام کے مانا
اور اوسپر ثنا فرمائی اور اپنے بندون مین اوسکا چرچا کیا اسیطرح صاحب یسین کا شکر مانا
کہ اوسنے اللہ کیطرف دعوت کی تہی غرضکہ اللہ کے شکر ومغفرت کے درمیان وہی ہلاک ہوتا ہے
جو ہالک ہے کیونکہ اللہ غفور وشکور ہے زلل کثیر کو بخشتا ہے قلیل عمل کا شکر مانتا ہے اور جبکہ اللہ
پاک شکور حقیقی ٹہیرا تو احب خلق طرف اللہ کے وہی شخص ہوگا جو کہ متصف ہے ساتہہ صفت شکر کے
جسطرح کہ دشمن ترین خلق نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو اس صفت سے معطل ہے متصف ہے ساتہ
ضد اس صفت کے یہی شان ہے سارے اسمار حسنی کی جو اونکے ساتہہ اور بموجب اونکے اقتضا ہ
کے متصف ہوتا ہے وہی محبوب تر ہے اور جو کوئی متصف باضداد صفات مذکورہ ہے وہی مبغوض
تر ہے اسلیئے اللہ کفور ظالم جاہل قاسی قلب بخیل جبان مہین لئیم کو دشمن رکہتا ہے خود جمیل
ہے اسلیئے جمیل کو محبوب رکہتا ہے علمار ورحمار ومحسنین کا محب ودوستدار ویار غار ہے شکور
ہے اسلیئے شاکرین کو چاہتا ہے صبور ہے صابرین سے محبت رکہتا ہے جواد ہے اہل جود کا دوستدار
ہے ستیر ہے اہل ستر کا محب ہے قادر ہے عجز پر ملامت کرتا ہے مومن قوی نزدیک اوسکے دوستتر ہے
ہر مومن ضعیف سے عفو ہے عفو کو دوست رکہتا ہے وتر ہے وتر کا محب ہے غرضکہ جس کسی شے کو محبوب
رکہتا ہے وہ اوسکے آثار اسمار وصفات وموجبات آثار سے ہے اور جس شے کو مبغوض رکہتا ہی وہ
مضاد ومنافی آثار مذکور ہے ؛

خاتمہ

اے سفر کرنیوالے طرف اللہ ودار آخرت کے تیرے سامنے یہہ علم لاکر رکہا گیا ہے تو کمر باندہ کیونکہ

طیاری ممکن ہے درمیان مطالعۂ منن آلہی و مشاہدۂ غبن نفس و عمل و تقصیر کے سیر و تماشا کرو ئی شہد
نعمت و ذنب کا ایسا باقی نہین ہے جسکا حسن و قبح عارف پر ظاہر نہوا ہو ہر حسنہ مبنی ہے عذاب سعیر سے
اعتماد نہین مگر اللہ کی عفو و مغفرت پر جسکی طرف ہر کوئی فقیر ہے اے رب مین تیری نعمت کا مقر اپنے
گناہ کا معترف ہون تو مجھکو بخشدے کہ مین مذنب مسکین ہون تو غفور و رحیم ہے **ف** اے
شخص تیرے اعمال اگر مبطل سے سالم ہون تو بھی برابری ایک ادنی نعمت کی اللہ کی نعمتون مین
سے جو تجھپر کی ہین نہین کر سکتے ہین تو اوس نعمت کے شکر مین گرو ہی اوسی دم سے جب سے کہ اللہ
نے اوس نعمت کو تیرے پاس بھیجا ہے آپ تو ہی کہہ کہ تو نے کیا حق رعایت اوس نعمت کا جیسا کہ
چاہیے تہا ادا کیا حالانکہ وہ نعمت تیری تصریف و دستگاہ مین ہے اب تجھکو چاہیے کہ امید کی
رسی پکڑ کر باب توبہ و عمل صالح سے اندر داخل ہو کیونکہ اللہ غفور و شکور ہے **ف** اللہ نے
اپنے بندہ کے لیے رستہ نجات کا صاف کر دیا ہے دروازے نجات کے کھولدیے ہین طریقہ تحصیل
سعادت کا بتا دیا ہے اسباب سعادت کے رستہ پر لگا دیا ہے و بال معصیت سے ڈرا دیا ہے خود
اوسی بندہ کو اوسکی جان پر اور اوسکے غیر پر گواہ شوم و عقاب معصیت کا ٹھہرا دیا ہے فرمایا اگر
میری اطاعت کریگا تو یہہ میرا فضل ہے مین اوسکا شکر مانون گا اور اگر میری نافرمانی کریگا تو
یہہ میرا حکم ہے مین اوس گناہ کو بخشدونگا ان ربنا لغفور شکور **ف** علل کو بندہ سے دور
کیا عجز و کسل سے پناہ مانگنے کو فرمایا اسبات کا وعدہ کیا کہ ہم عمل قلیل کا شکر مانین گے زلل کثیر کو
بخشدینگے ان ربنا لغفور شکور **ف** بندہ کو اللہ نے وہ چیز دی جسپر وہ اللہ کا شکر بجالاتا
ہے پھر بندے کے احسان کرنے پر ساتھہ اوسکے جان کے نہ اپنے احسان کرنے پر اوسکے ساتھہ شکر
مانا اور یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ اپنی جان سے احسان کریگا تو ہم بھی اوسکو جزاء حسن دینگے اوسکو اپنا مقرب
بنا وینگے جب وہ گنا ہون سے توبہ کریگا تو ہم سارے گناہ اوسکے بخشدینگے اوسکو اپنے روبرو
رسوا نکرینگے ان ربنا لغفور شکور **ف** عفو خدا سے سارے ہفوات مذنبین بند ہے تھے اونکو
وسیع کر دیا اوسکے کرم سے آمال محسنین لٹکے تھے اونکی طمع کو قطع نہ کیا دعوات تائبین و سائلین نے

سبع طباق کو پہاڑا اوسکو سنا عفو و مغفرت و رزق نے سارے خلائق کو سما لیا ما من دابۃ
فی الارض الا علی اللہ رزقھا و یعلم مستقرھا و مستودعھا ان ربنا لغفور شکور ف
اللہ تعالے بندہ پر اپنا نوال قبل سوال کے کرتا ہے سائلین و متوکلین کو اونکی آمانی و آمال
سے بڑھکر عطا کرتا ہے تائب کی مغفرت فرماتا ہے گو اوسکے گناہ برابر شمار امواج و حصا و تراب ریال
ہی کیون نہون ان ربنا لغفور شکور ف اللہ تعالے بندون پر اوس سے بھی زیادہ رحیم
ہے جو رحم کہ مان کو بچے پر ہوتا ہے جو خوشی اوس شخص کو حاصل نہین ہوتی جو اپنی سواری گمشدہ
کو پاتا ہے جسپر اوسکا کہانا پینا تہا اوس سے زیادہ خوشی اللہ کو بندہ کے توبہ کرنے سے ہوتی
ہے ساری خلق سے تہوڑی چیز پر شکر مانتا ہے جو کوئی ذرہ برابر خیر سے اوسکا تقرب چاہتا ہے
اوسکا شکر گزار ہوتا ہے اوسکی حمد کرتا ہے ان ربنا لغفور شکور ف بندون نے اللہ تعالے
کو اوصاف و اسماء حسنیٰ سے پہچانا ہے اسطرح سے آپکو اونہین پہچنوایا ہے حلم و آلار کی وجہ سے
محجوب عباد ہو گیا ہے کیونکہ معاصی کے سبب سے اپنی نعمتون کو اونسے نہین روکا جو کوئی اوسکی
طرف آتا ہے حسن طاعت بجالاتا ہے اوسکے ساتھ وعدہ مغفرت ذنوب کا دن ملاقات کے کیا ہی
ان ربنا لغفور شکور ف ساری سعادت مندی اللہ کی طاعت مین ہے سارے منافع اوسی
سے معاملہ رکہنے مین ہین سب محن و بلا اللہ کی معصیت و مخالفت سے ہوتے ہین بندہ کے لئے اس سے
زیادہ کوئی نفع کی بات نہین ہے کہ اللہ کا شکر بجالائے توبہ کرے ان ربنا لغفور شکور ف
خلق پر نعمت کا دریا بہا دیا اپنے نفس پر رحمت کو لازم کر لیا اپنی کتاب مین یہہ لکھہ رکہا کہ ان رحمتی
سبقت غضبی ان ربنا لغفور شکور ف جب اللہ کی طاعت کیجاتی ہے تو وہ شکر مانتا ہی
طاعت کرنا بہی اوسی کی توفیق و فضل سے ہوتا ہے جب نافرمانی اوسکی ہوتی ہے تو حلم کرتا ہے
بندہ کا معصیت کرنا بندہ کے ظلم و جہل کے سبب سے ہوتا ہے مگر جب کوئی فاعل قبیح توبہ کر لیتا ہے تو
پہر اوسکو ایسا بخشدیتا ہے گو یا کبہی وہ گنہگارون مین ہی نہتا ان ربنا لغفور شکور ف
ایک نیکی نزدیک خدا کے دس گنی بلکہ سیکڑون گنی بلکہ بے گنتی و بے شمار ہوتی ہے ایک بدی نزدیک

اللہ کے ایک ہی ہوتی ہے پہر اوسکا انجام بہی عفو وغفران ہے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہے جب سے
کہ زمین و آسمان بنے ہین اور آخر زمان تک ویسا ہی کہلا رہیگا ان ربنا لغفور شکور ف
اللہ کا باب کریم مناخ آمال محط اوزار ہے اوسکا آسمان عطا کبہی باران سے خالی نہین ہوتا بلکہ
ہمیشہ بد بار رہتا ہے اوسکا یمین مالا مال ہے خرچ کرنے سے کچہہ کم نہین ہوتا سحا ر اللیل والنہار ہے
ان ربنا لغفور شکور ف اللہ کی وصیت ماننے والے یہی صابرین ہین اوسکی عطا یا کو پہونچنے
والے یہی شاکرین ہین اوسپر ہلاک ہونیوالے وہی ہالکین ہین اوسکے عذاب سے شقی ہونیوالے وہی
متمردین ہین ان ربنا لغفور شکور ف اے متمرد ڈر اسی اس بات سے کہ کہین وہ دہوکے
سے تجہکو پکڑ نہ لے کیونکہ اللہ غیور ہے اور جب تو اوسکی معصیت کیے جاتا ہے اور وہ تجہکو نعمت دیے جاتا ہے
تو ذرا حذر کر کہ یہہ اوسنے تجہکو کچہہ مہلت نہین دی ہے ولکن وہ صبور ہے ان ربنا لغفور شکور
ف اے محسن تائب تجہکو مغفرت و رحمت کی بشارت ہو کہ وہ غفور و شکور ہے جسنے یہہ بات جانلی ہے
کہ اللہ شکور ہے وہ اپنے معاملہ مین تنوع کرتا ہے جسنے یہہ پہچان لیا ہے کہ رب واسع المغفرۃ ہے
وہ اوسکے دامن بخشش سے لٹکا ہوا ہے جسکو یہہ بات معلوم ہے کہ اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر
سابق ہے وہ کبہی اوسکی رحمت سے نا امید نہین ہوتا ہے ان ربنا لغفور شکور ف جب کوئی
شخص اللہ کی کسی صفت کے ساتہہ متعلق ہوجاتا ہے تو وہ صفت اوسکا ہاتہہ پکڑ کر پاس اللہ کے
لیجاتی ہے اور جو کوئی اسماء حسنی لیکر سیر کرتا ہے تو وہ اللہ تک پہونچ جاتا ہے اور جو کوئی اللہ کو
دوست رکہتا ہے تو وہ اوسکے اسماء و صفات کو بہی دوست رکہتا ہے جسکے زیادہ مختار اوسکو
وہی صفات ہوتے ہین ان ربنا لغفور شکور ف دلون کی زندگی معرفت و محبت خدا سے
ہوتی ہے کمال جوارح کا تقرب بطاعت و قیام بخدمت مین ہوتا ہے زبانین اوسی کے ذکر و ثنا
مین رہتی ہین وہان اوسی کے اوصاف مدحیہ سے تر ہین شکر والے اہل زیادت ہین ذکر والے
اہل مجالست ہین طاعت والے اہل کرامت ہین معصیت والے اہل مغفرت ہین اونکو اپنی رحمت سے
بصورت توبہ و استغفار مایوس نہین فرمایا ہے بلکہ اگر توبہ بہی نصیب نہین ہوئی ہے مگر ایمان سلامت ہے

توحید قائم ہے تو بہی امید بخشش کی لگی ہوئی ہے جسے چاہے پکڑے جسے چاہے بخشے وہ تو اپنے بندون کے لیے حبیب و طبیب ہے تب بہی تو یہ بہی بخشتا ہے انواع مصائب مین مبتلا کرکے تکفیر خطا یا تطہیر معائب فرماتا ہے ان ربنا لغفور شکور ف الحمد للہ تعالے کہ یہہ ترجمہ دہم ربیع الآخر روز شنبہ کو شروع ہوا تہا آج روز یکشنبہ دوم جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۳ ہجری کو تمام ہوا تیئیس ۲۳ دن مین اول سے آخر کو پہونچا اسمین تین دن تعطیل جمعہ کے نکل گئے تو کل مدت تحریر کی بیس دن باقی رہے اللہ تعالے سے امید ہے کہ اسکو خالص اپنے وجہ کریم کے لئے کرے اور مولف و ترجمان کو واصل جنت نعیم فرمائے اللہم آمین اصل کتاب مین یون لکہا تہا کہ تالیف سے اس کتاب کے اثناء شہور سنہ ۶۹ ہجری مین فراغت حاصل ہوئی منقول مین یہہ لکہا ہے کہ خادم سنت نبویہ عبد اللہ بن محمد بن اسمعیل امیر عفا اللہ سبحانہ عنہم کو تحریر اس نسخہ سے صبح چہار شنبہ ۱۶ ر صفر سنہ ۱۲[illegible] ہجری کو فراغت ملی وللہ الحمد فقط

تمت

اشعار تصنیف جناب افتخار الشعراء حافظ محمد رضا خان صاحب شہید سلمہ اللہ

قبلۂ جود و کرم خواجۂ خورشید علم — میر افلاک حشم سید عالی دربار

ابر مدرار سخا قلزم زخار عطا — جان تمکین و حیا کوہ گرانبار وقار

تیرے بیحد تفضل کا نہ کچھہ اور نہ چھور — تیرے دریاے تبحر کی نہ غایت نہ کنار

تیرے انعام سے محتاج ہوئے دولتمند — تیرے الطاف سے مجبور بنے ہین مختار

تیری شوکت جو کنیزک ہے تو دولت خادم — بخت بندہ ہے تو اقبال ترا خدمتگار

کسو کی عامر سے علاقہ ہے نہ خالد سے ملاپ — زید سے کوئی تعلق نہ عمر سے سروکار

ق

خاص اک خادم دیرینہ ہیں اور تو مخدوم — خالص اک بندہ کہ ناچیز ہین اور تو [illegible]

تجھکو بہاتا ہی کسیوقت خور و خواب نہ عیش
تیرے خامے کو کسیوقت سکون ہے نہ قرار

کہتے ہین جسکو نسیم سحری ہے وہ ترے
رہگذار فرس خامۂ مشکین کا غبار

ہرطرف تیری ہدایت کی گھٹا چھائی ہے
چار سو ہے ترے باران قلم کی بوچھار

وہ ترا دور ہدایت ہے کہ کیسی تحصیل
علم لوگون کے گلے کا ہوا خود آکے ہار

اہل دین وجد مین آتے ہین تھی شورشین عدو
فتنۂ خلق ہوئی تیری قلم کی رفتار

تیری تحریر قلم ہے تری تقریر سند
کیا خطر تجھکو اگر بکنے لگین چند گنوار

اللہ اللہ مین ترے حسن بیانکے صدقے
بارک اللہ مین ترے لطف اشارت کے نثار

صبر اور شکر مین کیا خوب رسالہ لکھا
جس سے ظاہر ہے ترے حسن عمل کی مقدار

صابریت کے ہین محفوظ قواعد مطلق
شاکریت کے بھی مذکور ہین سارے اسرار

یعنی جو صبر کرے اوسکا بڑا رتبہ ہے
اور اگر شکر بھی کر جاے تو سو بیڑا پار

صبر ہنگام مصیبت کے فضائل سنکر
کیا عجب عیش و تنعم سے جو ہو دل بیزار

اب دعا کر کے مناسب ہے قناعت کیجے
بلبل نطق بس اب بند کر اپنی منقار

دوستون پر ترے ہر وقت ہو رحمت نازل
دشمنون پر ترے ہر دم رہے اللہ کی مار

تقریظ بندۂ گمنام احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام

حمد یکہ بر صحیفۂ اطباق نہ فلک
توقیع بر کشیدہ کہ الکبریار ملک

سبحان اللہ وبحمدہ اوس وحدہٗ لاشریک لہ کے انعام و اکرام ہم گنہگارون کے اوپر صبح و شام اس کثرت سے جاری ہین کہ جسکے اداے شکر مین ہم سب عاجز و قاصر ہین اگر کسیوقت اوسکی مشیت سے ہمپر کوئی بلا آجاتی ہے تو اوسپر ہمارا ثابت قدم رہنا اوسکی شان رحیمی دکھاتی ہے پھر بلا مین صبر و شکر نعمت خدا داد ہے اولئک علیھم صلوات

من ما بعد ور حمام اوسیکا ارشاد ہے صبر و بلا مرآت دل کے لیے مصقلہ و زنگار ہین اور
چمن وجود کے لیے گل و خار ہیہ دونون ایک ہی صدف کے دو گوہر اور ایک ہی شجر کے
دو ثمر ہین بلا بلا صبر کی تیغ بے جوہر ہے جسکا زخم دل و جگر کے اوپر مگر دونون کا ظہور ایک
ہے وقت پر نور اعلیٰ نور ہے جیسے کہ حضرت نظامی کا یہ مقولہ مشہور ہے ؎

بلائیکہ باشم درو نا صبور	زمن دور دارای زبیداد دور
بلائیکہ باشم درو مبتلا	نخستین صبورے وہ انگہ بلا ؎

خالق کون و مکان نے جبکہ سبحان ملا ر اعلیٰ کو خلعت وجود عنایت فرمایا اور کنوز
مصائب و بلیات کو دکھایا تو مثل بید کانپنے لگے سب نے خائف ہو کر عرض کیا کہ یا کاشف الکرب
وہ کون خلقت ہے جو اسکی برداشت کریگی حکم آیا کہ اشرف المخلوقات حضرت آدم کی ذریات
طیبات ان تمام مصائب و بلیات کی متحمل ہوگی ہر پیغمبر کی ذات اقدس اس بار گران کو اوٹھا کر
خوشحال ہوگی و للہ در من قال ؎

اللہ نے پیدا جو کیا رنج و بلا کو	تقسیم ہوا سب وہ محبان خدا کو
پر سب سے سوا حصہ ملا آل عبا کو	تحریر کا فرمان ہوا کلک قضا کو
آغاز مصیبت تو لکھا نام نبی پر	اور خاتمہ بالخیر حسین ابن علی پر

جو جو مصائب و بلیات محبان خدا پر گذرے ہین وہی نفوس زکیہ میدان امتحان
مین پورے اوترے ہین اور محک امتحان پر کامل العیار خواص کے مقام پر عوام کا کیا اعتبار

سر دعم عشق بو الہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند

آرہ سے ایک درخت کے اندر دو نیم ہونا اور صبر و شکر کی صراط المستقیم پر ثابت قدم رہنا
حضرت زکریا علیہ السلام ہی کا کام تھا تمام بدن کا سڑنا اور اوسمین کیڑے پڑنا طرح طرح
کی اذیت اوٹھانا مگر زبان کو ذکر الٰہی کے لیے بچانے کو یہ دعا فرمانا کہ ربی انی مسنی الضر
حضرت ایوب ؑ کا مقام تھا حضرت یعقوب علیہ السلام کی گریہ و زاری پسر گم شدہ کے لیے

بیقراری بینائی کا جانا فصبر جمیل فرمانا اونکے صبر و شکر کا افسانہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا قیدخانہ مین رہنا قال رب السجن احب الی [illegible] صبر کی دلیل ہے اور اسی کا نام صبر جمیل [illegible] ل انبیا ر
مکرم ہدف تیر قضا رہے اور [illegible] سے [illegible] دان پر
توسب مصائب و بلیات کا خا [illegible]

برخوان غم چو عالمیان را صلا	اول صلا بسلسلۂ انبیا زدند
نوبت با ولیا چو رسید آسمان	زان ضربتے کہ بر سر شیر خدا زدند
وانکہ سراد قے کہ ملک محرمش	کندند از مدینہ و در کربلا زدند
وز تیشۂ ستیزہ دران دشت کوفہ	بس نخلہا ز گلشن آل عبا زدند

الغرض کہانتک عرض کرون [illegible] کہ [illegible] ختم ہو بیان کتاب کی آخر نہایت مختصر ہے ورنہ یہہ بیان دلخراش بھی ایک دفتر ہے پس صابرین اندوہگین کو مژدہ اور شاکرین با تمکین کو نوید کہ اند نون یہہ رسالہ جدیدہ جسکی ہر سطر رگ جان کے لیے نشتر اور ہر ایک نقطہ شرارہ و اخگر ہے تازہ تالیف اعلیحضرت شوکت شکوہ ثروت پژوہ عرفان اساس حقایق شناس مفسر کلام ربانی محدث لاثانی ذو المجد والافتخار مولانا سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام اقبالہ و اجلالہ سے ہے کہ آجتک کوئی کتاب بسوط فارسی اردو مین اس جامعیت کے ساتھہ جسمین آیات و احادیث صبر و شکر کی ایک جگہہ فراہم پائین یا اس بیان کے فصول و ابواب جدا گانہ اور حقیقت و ماہیت صبر و شکر سے کما حقہ آگاہ ہو جائین معدوم تہی اور وہ کتاب عربی جسکا ترجمہ کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھہ مولف ہمہ دان نے اردوے معلے مین کیا ہے بہت لوگونکو کم معلوم تہی الحمد للہ کہ اب یہہ کتاب صبر و شکر کے لیے ایک دستاویز مکمل ہے اور ہر ایک بیان اس کتاب کا آیات و احادیث سے مدلل خداوند تعالے اسکے پڑہنے والون کو اجر عظیم عطا فرماوے اور عاملین کو اپنا

محبوب بناوے مؤلف ممدوح ہم آغوش شاہد مرادرہے اور بخت روزافزون سے مسرور
وشاد باالنبی وآلہ الامجاد ؐ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد فقط

صحت نامہ ادامۃ الشکر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱	اونکی	اونکی	۲۱	۴	محظورکے	محظورپر
۵	۸	اللہ	اللّٰہ	۳۲	۱۰	ذوات وصفات	ذوات
۶	۱۰	صبیر	اصبر	۳۳	۱۵	ذریت	ذریت آدم کی
۸	۸	بندی کی	بندی کی یکسان	۳۵	۸	گورکا	گورکا ہوتا ہے
۸	۹	سے وسیع	سے بہی وسیع	۴۰	۴	مع	من
۹	۱	بتلی	مبتلی	۵۳	۱۶	محادثت	محادثت نفس
۱۱	۱۹	ہوباتی	ہوجاتی	"	۱۸	خواہ	خواہ وہ
۱۲	۱۵	امزا	المزا	"	۱۹	مغبون	مغبون
۱۳	۲	ہے	بہی	۵۴	۱۰	رحمۃ	رحمتہ
"	۸	مصابرت	مصابرت	"	۱۳	اسلئے	اسلئے کہ
۱۷	۲۱	اور	الوندہ بسبب امیر قہر و تسلیم	۵۵	۱۶	شاکلۃ	شاکلتہ
۱۸	۱	تفویض کرنے اپنے	+	۵۸	۱۵	الشر	آشر
۲۱	۷	کسیقدر	کسی قدر	"	۱۶	بجی	بطر
۲۴	۱۳	اتفاق	انفاق	۵۹	۲	سورسے	سورپر
۲۸	۱۶	باتمم	یا اہتم	۶۰	۲	تیت	نیت
۲۹	۱۸	البعید	العبید	۶۱	۱۵	ہوگیا ہے	ہوگئی ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
٦٤	١	ایک دوسرے	ایک کا دوسرے	١٤٠	١٧	اتقی الله	اتقی لله
٦٦	١٩	تفکر	تفکّر	״	٢١	[illegible]	لعربي
٨٣	٣	صدع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]ضنت	افترضت
٨٥	١٨	پونچی	[illegible]	١٤٣	١٧	مناکر	مناکیر
٨٧	٧	غزانون	[illegible]	״	٢٠	شئے	بشئے
٨٩	٨	متضوضع	[illegible]	١٥٣	١٧	کوارادہ	کاارادہ
٩٢	٢٠	متعین	[illegible]	١٦٦	١٠	مايتة	مائة
٩٦	١٠	انغاه	[illegible]	١٧٨	١٢	تروّك	نروّك
٩٧	٩	مجمول	[illegible]	١٨٤	٧	آوناس	آدناس
״	١٦	مجمول	مجموں	״	١٢	اثبلار	ابتلار
١٠٣	٣	نہی عن المنکر	غزو	״	١٩	رسول	الله نے رسول
١٠٥	١٠	تغیر منکر	غزو	١٨٨	١٤	حیلہ	حبلہ
١٠٧	١٣	نکلتا ہے	نکالتا ہے	٢٠١	١٧	کہ	کر
١١٥	٨	کا نلث	انلث	״	״	کہ	کر
״	״	انلث	کا نلث	٢٢٥	٣	اتفس	انفس
١١٩	١	پہنچوایا	پہچنوایا	٢٣٢	٦	الله	لله
١٢٠	١٥	روکدین بازرکہین	روکتی بازرکہتی	٢٥٣	٢١	پس	بس
١٣٢	٨	اسیغ	اسبغ	٢٥٦	٢	عبار	عباد
[illegible]	[illegible]	باغتبار	باعتبار	٢٥٨	٤	بیٹھنے	پھٹنے